MAIS412DST

عربی زبان

Arabic Language

ایم اے (اسلامک اسٹڈیز)

(چوتھا سمسٹر)

مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد-32، تلنگانہ-انڈیا

© Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad
Course: Arabic Language
ISBN: 978-81-981943-4-3
First Edition : **November, 2024**

Publisher	:	Registrar, Maulana Azad National Urdu University
Publication	:	2024
Copies	:	**1100**
Price	:	**230**/-(The price of the book is included in admission fees of distance mode students)
Copy Editing	:	Dr. Syeda Amina, CDOE, MANUU, Hyderabad
Cover Designing	:	Dr. Mohd Akmal Khan, CDOE, MANUU, Hyderabad
Printer	:	S.R Towers (India) Private Limited, Guntur, Andhra Pradesh

Masters in-Islamic Studies
Arabic Language
(4th Semester)

On behalf of the Registrar, Published by:
Centre for Distance and Online Education
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad-500032 (TS), India
*Director:*dir.dde@manuu.edu.in*Publication:*ddepublication@manuu.edu.in
Phone number: 040-23008314 Website: manuu.edu.in

© All right reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronically or mechanically, including photocopying, recording or any information storage or retrieval system, without prior permission in writing form the publisher (registrar@manuu.edu.in)

Editor | ایڈیٹر

Prof. Syed Alim Ashraf
Head Dept. of Arabic, MANUU, Hyderabad

پروفیسر سید علیم اشرف
صدر شعبہ عربی، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

Language Editors | لینگویج ایڈیٹرس

Dr. Mohammad Haziq
Assistant Professor(Contractual), / Guest Faculty (Islamic Studies), CDOE MANUU

ڈاکٹر محمد حاذق
اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچول)/گیسٹ فیکلٹی (اسلامک اسٹڈیز)، سی ڈی او ای، مانو

Dr. Mohd. Akmal Khan
Assistant Professor(Contractual), / Guest Faculty (Urdu), CDOE, MANUU

ڈاکٹر محمد اکمل خان
اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچول)/گیسٹ فیکلٹی (اردو)، سی ڈی او ای، مانو

Editorial Board	مجلس ادارت
Prof. Abdul Ali *Former Head, Dept. of Islamic Studies, AMU, Aligarh*	پروفیسر عبدالعلی سابق صدر، شعبہ اسلامک اسٹڈیز، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ
Prof. S. M. Azizuddin Husain *Former Head, Dept. of History & Culture JMI, New Delhi*	پروفیسر ایس۔ایم۔ عزیزالدین حسین سابق صدر، شعبہ تاریخ و ثقافت، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
Prof. Mohammad Ishaque *Prof. of Islamic Studies, JMI, New Delhi*	پروفیسر محمد اسحاق پروفیسر، شعبہ اسلامک اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
Prof. Mohd. Fahim Akhter *Dept. of Islamic Studies, MANUU*	پروفیسر محمد فہیم اختر شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
Prof. Ghazanfar Ali Khan *Prof., of Islamic Studies, Kashmir Campus, MANUU*	پروفیسر غضنفر علی خان پروفیسر، شعبہ اسلامک اسٹڈیز، کشمیر کیمپس، مانو
Dr. Abdul Majeed Qadeer Khwaja *Asst. Prof., Islamic Studies, CDOE, MANUU*	ڈاکٹر عبدالمجید قدیر خواجہ اسسٹنٹ پروفیسر، اسلامک اسٹڈیز، سی ڈی او ای، مانو
Dr. Mohammad Haziq *Assistant Professor(Contractual)/ Guest Faculty (Islamic Studies), CDOE, MANUU*	ڈاکٹر محمد حاذق اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچول)/گیسٹ فیکلٹی (اسلامک اسٹڈیز)، سی ڈی او ای، مانو
Dr. Syeda Amina *Assistant Professor(Contractual)/ Guest Faculty (Islamic Studies), CDOE, MANUU*	ڈاکٹر سیدہ آمنہ اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچول)/گیسٹ فیکلٹی (اسلامک اسٹڈیز)، سی ڈی او ای، مانو

کورس کوآرڈی نیٹر

پروفیسر سید علیم اشرف
صدر شعبہ عربی، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

مصنفین	اکائی نمبر
ڈاکٹر سیدہ آمنہ (اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹر یکچول)/گیسٹ فیکلٹی(اسلامک اسٹڈیز)، سی،ڈی او،ای مانو)	1,2, 11,12,14
ڈاکٹر محمد فضیل (اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹر یکچول)/گیسٹ فیکلٹی (عربی)، سی،ڈی او،ای، مانو)	3 , 8,
ڈاکٹر محمد فضیل، ڈاکٹر عبدالعلیم (اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹر یکچول)/گیسٹ فیکلٹی (عربی)، سی،ڈی او،ای، مانو)	4,7,9, 15
ڈاکٹر عبدالعلیم (اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹر یکچول)/گیسٹ فیکلٹی (عربی)، سی،ڈی او،ای، مانو)	5,6
ڈاکٹر عبدالعلیم، ڈاکٹر سیدہ آمنہ (اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹر یکچول)/گیسٹ فیکلٹی (عربی واسلامک اسٹڈیز)، مانو)	10
پروفیسر عبدالمعز (سابق صدر شعبہ عربی مانو)	13,16

نوٹ: زیر نظر کتاب علمی مواد (Study Material) مختلف مصنفین نے لکھا ہے اور اس سے کوآرڈی نیٹر واڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

پروف ریڈرس:

اول : ڈاکٹر سیدہ آمنہ
دوم : ڈاکٹر محمد حاذق

فہرست

پیغام	وائس چانسلر	7
پیغام	ڈائرکٹر	8
کورس کا تعارف	کورس کوآرڈی نیٹر	9

بلاک 1 : عربی زبان-1

اکائی1	عربی زبان: تعارف،ارتقاءاور خصوصیات	11
اکائی2	حروف الہجاء، حروف علت، حروف شمسی، حروف قمری	27
اکائی3	سبق1-2	40
اکائی4	سبق3-4	63
اکائی5	سبق5-6	83
اکائی6	سبق7-8	107

بلاک 2 : عربی زبان-2

اکائی7	سبق9 - 10	125
اکائی8	سبق11-12	150
اکائی9	سبق13-14	172
اکائی10	سبق15-16	187
اکائی11	سبق17-18	210
اکائی12	سبق19-20	235

بلاک 3 : عربی قواعد-1

اکائی13	کلمہ	255
اکائی 14	جملہ	269

بلاک 4 : عربی قواعد-2

اکائی15	اسم اشارہ اور ضمائر	288
اکائی16	مرکب اضافی مرکب وصفی	302
	نمونہ امتحانی پرچہ	317

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی 1998 میں وطنِ عزیز کی پارلیمنٹ کے ایکٹ کے تحت قائم کی گئی۔اس کے چار نکاتی مینڈیٹس یہ ہیں۔ (1)اردو زبان کی ترویج و ترقی (2)اردو میڈیم میں پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کی فراہمی (3)روایتی اور فاصلاتی تدریس سے تعلیم کی فراہمی اور (4) تعلیم نسواں پر خصوصی توجہ۔ یہ وہ بنیادی نکات ہیں جو اِس مرکزی یونیورسٹی کو دیگر مرکزی جامعات سے منفرد اور ممتاز بناتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری اور علاقائی زبانوں میں تعلیم کی فراہمی پر کافی زور دیا گیا ہے۔

اُردو کے ذریعے علوم کو فروغ دینے کا واحد مقصد و منشا اُردو داں طبقے تک عصری علوم کو پہنچانا ہے۔ ایک طویل عرصے سے اُردو کا دامن علمی مواد سے لگ بھگ خالی رہا ہے۔ کسی بھی کتب خانے یا کتب فروش کی الماریوں کا سرسری جائزہ اس بات کی تصدیق کر دیتا ہے کہ اُردو زبان سمٹ کر چند ''ادبی'' اصناف تک محدود رہ گئی ہے۔ یہی کیفیت اکثر رسائل واخبارات میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ اُردو قاری اور اُردو سماج دورِ حاضر کے اہم ترین علمی موضوعات سے نابلد ہیں۔ چاہے یہ خود ان کی صحت وبقا سے متعلق ہوں یا معاشی اور تجارتی نظام سے، یا مشینی آلات ہوں یا ان کے گرد و پیش ماحول کے مسائل ہوں، عوامی سطح پر اِن شعبہ جات سے متعلق اردو میں مواد کی عدم دستیابی نے عصری علوم کے تئیں ایک عدم دلچسپی کی فضا پیدا کر دی ہے۔ یہی وہ چیلنجز ہیں جن سے اُردو یونیورسٹی کو نبرد آزما ہونا ہے۔ نصابی مواد کی صورت حال بھی کچھ مختلف نہیں ہے۔ اِسکولی سطح پر اُردو کتب کی عدم دستیابی کے چرچے ہر تعلیمی سال کے شروع میں زیرِ بحث آتے ہیں۔ چوں کہ اُردو یونیورسٹی کا ذریعہ تعلیم اُردو ہے اور اس میں عصری علوم کے تقریباً سبھی اہم شعبہ جات کے کورسز موجود ہیں لہٰذا اِن تمام علوم کے لیے نصابی کتابوں کی تیاری اِس یونیورسٹی کی اہم ترین ذمہ داری ہے۔

مجھے اِس بات کی بے حد خوشی ہے کہ یونیورسٹی کے ذمہ داران بشمول اساتذہ کرام کی انتھک محنت اور ماہرین علم کے بھرپور تعاون کی بنا پر کتب کی اشاعت کا سلسلہ بڑے پیمانے پر شروع ہو چکا ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب کہ ہماری یونیورسٹی اپنی تاسیس کی 25 ویں سالگرہ منا رہی ہے، مجھے اس بات کا انکشاف کرتے ہوئے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ یونیورسٹی کا نظامتِ فاصلاتی تعلیم از سرِ نو اپنی کارکردگی کے نئے سنگِ میل کی طرف رواں دواں ہے اور نظامتِ فاصلاتی تعلیم کی جانب سے کتابوں کی اشاعت اور ترویج میں بھی تیزی پیدا ہوئی ہے۔ نیز ملک کے کونے کونے میں موجود تشنگانِ علم فاصلاتی تعلیم کے مختلف پروگراموں سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ گرچہ گزشتہ برسوں کے دوران کووڈ کی تباہ کن صورتِ حال کے باعث انتظامی امور اور ترسیل و ابلاغ کے مراحل بھی کافی دشوار کن رہے تاہم یونیورسٹی نے اپنی حتی المقدور کوششوں کو بروئے کار لاتے ہوئے نظامتِ فاصلاتی تعلیم کے پروگراموں کو کامیابی کے ساتھ روبہ عمل کیا ہے۔ میں یونیورسٹی سے وابستہ تمام طلبا کو یونیورسٹی سے جڑنے کے لیے صمیم قلب کے ساتھ مبارک باد پیش کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار کرتا ہوں کہ ان کی علمی تشنگی کو پورا کرنے کے لیے مولانا آزاد اردو یونیورسٹی کا تعلیمی مشن ہر لمحہ ان کے لیے راستے ہموار کرے گا۔

پروفیسر سید عین الحسن

وائس چانسلر

پیغام

موجودہ دور میں فاصلاتی طریقۂ تعلیم کو پوری دنیا میں ایک انتہائی کارگر اور مفید طریقۂ تعلیم کی حیثیت سے تسلیم کیا جاچکا ہے اور اس طریقۂ تعلیم سے بڑی تعداد میں لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی نے بھی اپنے قیام کے ابتدائی دنوں ہی سے اردو آبادی کی تعلیمی ضروریات کے پیش نظر فاصلاتی طرز تعلیم کو متعارف کرایا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا آغاز 1998 میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم سے ہوا اور 2004 میں باقاعدہ روایتی طرز تعلیم (Regular Courses) کا آغاز ہوا اور بعد ازاں متعدد روایتی تدریس کے شعبہ جات قائم کیے گئے۔

ملک میں تعلیمی نظام کو بہتر انداز سے جاری رکھنے میں یو جی سی کا مرکزی کردار رہا ہے۔ فاصلاتی تعلیم (ODL) کے تحت جاری مختلف پروگرام UGC-DEB سے منظور شدہ ہیں۔ UGC-DEB اس بات پر زور دیتا رہا ہے کہ فاصلاتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات کو روایتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات سے کماحقہ ہم آہنگ کر کے فاصلاتی تعلیم کے طلبا کے معیار کو بلند کیا جائے۔ چوں کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی فاصلاتی اور روایتی طرزِ تعلیم کی جامعہ (Dual Mode University) ہے، لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لیے یو جی سی۔ ڈی ای بی کے رہنمایانہ اصولوں کے مطابق Credit Based Credit System (CBCS) نظام متعارف کرایا گیا اور خود اکتسابی مواد (Self Learning Material) از سرِ نو، جس میں یو جی اور پی جی طلبا کے لیے چھ بلاک چوبیس اکائیوں اور چار بلاک سولہ اکائیوں پر مشتمل نئے طرز کی ساخت پر تیار کیا گیا ہے۔

مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ کورسز پر مشتمل جملہ اٹھارہ (18) کورسز چلا رہا ہے۔ ساتھ ہی تکنیکی ہنر پر مبنی کورسز بھی شروع کیے جا رہے ہیں۔ متعلمین کی سہولت کے لیے ملک کے مختلف حصوں میں 9 علاقائی مراکز بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر اور 6 ذیلی علاقائی مراکز حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح، وارانسی اور امراوتی کا ایک بہت بڑا نیٹ ورک موجود ہے۔ اس کے علاوہ وجے واڑہ میں ایک ایکسٹنشن سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ ان مراکز کے تحت سرِ دست 160 سے زیادہ متعلم امدادی مراکز (Learner Support Centres) نیز 20 پروگرام سنٹرس (Programme Centres) کام کر رہے ہیں، جو طلبا کو تعلیمی اور انتظامی مدد فراہم کرتے ہیں۔ نظامت فاصلاتی تعلیم اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا بھرپور استعمال کرتا ہے، نیز اپنے تمام پروگراموں میں داخلے صرف آن لائن طریقے ہی سے دے رہا ہے۔

مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم کی ویب سائٹ پر متعلمین کو خود اکتسابی مواد کی سافٹ کاپیاں بھی فراہم کی جارہی ہیں، نیز آڈیو۔ ویڈیو ریکارڈنگ کا لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ متعلمین کے درمیان رابطے کے لیے ای میل اور وہاٹس ایپ گروپ کی سہولت فراہم کی گئی ہے، جس کے ذریعے متعلمین کو پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس کے رجسٹریشن، مفوضات، کونسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔ پچھلے دو سال سے ریگولر کاؤنسلنگ کے علاوہ ایڈیشنل ریمیڈیل آن لائن کاؤنسلنگ مہیا کی جارہی ہے تاکہ طلبا کے تعلیمی معیار کو بلند کیا جاسکے۔

امید ہے کہ ملک کی تعلیمی اور معاشی حیثیت سے پچھڑی اردو آبادی کو عصری تعلیم کے مرکزی دھارے سے جوڑنے میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم کا بھی نمایاں رول ہوگا۔ آنے والے دنوں میں تعلیمی ضروریات کے پیش نظر نئی تعلیمی پالیسی (NEP-2020) کے تحت مختلف کورسز میں تبدیلیاں کی جائیں گی اور امید ہے کہ یہ فاصلاتی نظام کو زیادہ مؤثر و کارگر بنانے میں مددگار ثابت ہوگی۔

پروفیسر محمد رضاءاللہ خان
مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم

کورس کا تعارف

مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد کے لیے یہ بات انتہائی باعث مسرت ہے کہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی)، ڈسٹنس ایجوکیشن بیورو (ڈی ای بی) کے 2017 ضابطوں اور دوسرے ترمیمی ضوابط 2018 کے مطابق اسلامک اسٹڈیز کے موضوع پر اردو زبان میں درسی مواد تیار کیا گیا ہے۔ یو جی سی ہدایت کے تحت یونیورسٹی کے روایتی اور فاصلاتی نظام تعلیم کے لیے ایک ہی نصاب لازمی قرار دیا گیا ہے؛ تاکہ نہ صرف ان دونوں نظام تعلیم کے طلبہ کا معیار یکساں ہو، بلکہ حصول تعلیم کے لیے فراہم کی جانے والی مختلف سہولیات کے اس دور میں ایک نظام تعلیم کے طلبہ کے لیے دوسرے نظام تعلیم کی طرف منتقلی بھی قابل عمل ہو۔

ان ضوابط کے تحت یونیورسٹی میں فراہم کیے جارہے تمام مضامین میں روایتی اور فاصلاتی نظام تعلیم کا ایک ہی نصاب تیار کیا گیا، اور اس کے مطابق درسی مواد کی تیاری کی گئی جو بیک وقت دونوں نظام تعلیم کے طلبہ وطالبات کے لیے ذریعہ استفادہ بن سکے۔ یہ مواد بی اے کے تین سالہ (چھ سمسٹر) کورس اور ایم اے کے دوسالہ (چار سمسٹر) کورس کے لیے تیار کروایا گیا ہے۔ اس درسی مواد کی تیاری میں ملک بھر کے ماہرین اسلامیات، دانشوران اور اسلامی علوم پر گہری نظر رکھنے والے علما کی معیاری خدمات یونیورسٹی کو حاصل رہیں، اور اس میں اسلامیات کے تقریباً تمام ہی موضوعات اور پہلوؤں کا جامع احاطہ کیا گیا۔ اس طرح یونیورسٹی کے ذریعے تیار ہونے والا یہ درسی مواد ایک معیاری، ہمہ گیر اور اسلامیات کے پورے کورس پر محیط بن کر تیار ہوا، جس سے نہ صرف یہ کہ اسلامک اسٹڈیز کے طلبہ وطالبات کی ایک بڑی ضرورت کی تکمیل ہوئی بلکہ اسلامی مطالعات کے میدان میں قابل قدر اضافہ ہوا۔ اس نصاب کی تیاری میں قدیم نصاب کی خوبیوں کو باقی رکھتے ہوئے ضروری حذف واضافہ اور جدید تحریر کے ساتھ مضامین کی ایسی ترتیب اختیار کی گئی جو دونوں روایتی اور فاصلاتی تعلیم کے نظام کی ضرورت بیک وقت پوری کرسکے۔

یکساں نصاب کی تیاری کے بعد اسی کے مطابق درسی مواد کی تیاری بھی مطلوب تھی جس میں نئے نصاب کے مطابق پرانے تحریر شدہ مواد میں کہیں کم اور کہیں زیادہ حذف وترمیم اور تبدیلی کی ضرورت تھی۔ کئی مقامات پر کم یا زیادہ اضافہ بھی مطلوب تھا۔ بعض ذیلی عناوین پر بالکل نئی تحریر لکھنے کی ضرورت تھی اور بعض جگہوں پر مکمل اکائی کے اضافہ کی بھی ضرورت پیش آئی۔ ان سب کے علاوہ مواد کی ترتیب کو نئے نصاب کے مطابق بنایا گیا۔ نیز ہر اکائی کے تحت اکتسابی نتائج اور متنوع قسم کے سوالات کے تفصیلی نمونے شامل کیے گئے۔ ان تبدیلیوں کے بعد تیار ہونے والا مواد قدیم وجدید کا مجموعہ بن کر سامنے آیا ہے۔

ہمیں خوشی ہے کہ ہم ایم اے کے کورس کی یہ کتاب آپ کے لیے پیش کررہے ہیں۔ چوتھے سمسٹر کے اس پرچہ کا عنوان 'عربی زبان' ہے۔ یہ روایتی تعلیم کے تحت ایم۔اے سمسٹر چہارم کے لیے ہے۔ اس پرچہ میں کل سولہ اکائیاں ہیں، جن کو چار بلاکس میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان بلاکس میں عربی زبان کی تاریخ، اس کے مبادیات لکھنے اور پڑھنے کے طریقہ اور عربی زبان کی خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں عربی زبان کے بول چال کی مشق کے لیے عربی کتاب 'دروس اللغة العربية' حصہ دوم سے اسباق لیے گئے ہیں اور ان اسباق پر مشتمل تمارین اور ان میں استعمال ہونے والے قواعد کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس پرچہ کا پہلا بلاک عربی زبان کے تعارف تاریخ، خصوصیات حروف الہجا، حروف علت حروف شمسی اور قمری کے علاوہ عربی بول چال کے آٹھ (8) اسباق پر مشتمل ہے۔ دوسرے بلاک میں بھی بول چال کی عربی مع قواعد اور تمارین پر مشتمل 12 اسباق دیے گئے ہیں۔ تیسرا اور چوتھا بلاک عربی زبان کی بنیادی گرامر پر مشتمل ہے جس میں کلمہ اس کی اقسام، مرکب تام اور ناقص کے ساتھ ساتھ اسماء اشارہ اور ضمائر کو بھی مثالوں پر بھی گفتگو کی گئی ہے اس کتاب میں آپ کے لیے اوپر ذکر کیے گئے سبھی عنوانات کے متعلق تحریری مواد کے ساتھ ساتھ امتحان کی تیاری میں معاون نمونہ امتحان کا پرچہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

پروفیسر سید علیم اشرف

کورس کوآرڈی نیٹر

عربی زبان

Arabic Language

اکائی 1: عربی زبان: تعارف، ارتقاء اور خصوصیات

اکائی کے اجزا:

1.0 تمہید
1.1 مقاصد
1.2 عربی زبان کا تعارف
1.3 عربی زبان کا آغاز
1.4 عربی زبان کا ارتقاء
1.5 عربی زبان پر اسلام کی آمد کے اثرات
1.6 عربی زبان کی خصوصیات
1.7 اکتسابی نتائج
1.8 نمونہ امتحانی سوالات
1.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات
1.8.2 مختصر جوابی سوالات
1.8.3 طویل جوابی سوالات
1.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد

1.0 تمہید

دنیا میں مختلف زبانیں بولیں جاتیں ہیں۔ ہر بدلتا دور نئی نئی زبانوں کو فروغ دیتا ہے۔آج دنیا کے مختلف علاقوں میں مختلف زبانیں بولیں جاتیں ہیں۔ماہر لسانیات نے دنیا بھر کی زبانوں کو ان کی مشترکہ خصوصیات اور آپسی قرابتوں کی بنیاد پر مختلف خاندانوں میں تقسیم کیا ہے۔ جن کی تعداد بیس سے زیادہ ہے۔ان لسانی خاندانوں میں ہندیورپی اور حامی سامی خاندان اہم ترین لسانی خاندان شمار ہوتا ہے۔

ہندیورپی خاندان میں ہندوستان کی آریائی زبانیں، ایرانی زبانیں اور براعظم یورپ کی تقریباً تمام زبانیں شامل ہیں۔

یہ لسانی خاندان اپنی جغرافیائی وسعت اور کثیر زبانوں کی شمولیت کی بنا پر زبانوں کا سب سے بڑا خاندان شمار کیا جاتا ہے۔ کیونکہ موجودہ دور میں اسی خاندان کی زبانیں آسٹریلیا اور جنوبی و شمالی امریکہ میں بھی بولی جاتیں ہیں۔

زبانوں کا دوسرا خاندان حامی—سامی زبان کا خاندان ان میں حامی زبانوں کا مبدع برآعظم افریقہ ہے اور مصر کہ قدیم وجدید زبانیں نیز بربری اور دیگر قبائل کی زبانوں کا اصل حامی زبان ہے

سامی زبان کا جو لسانی گروہ ہے، اس کا مبدع جزیرۃالعرب کے علاوہ شام، یمن، عراق اور حبشہ وغیرہ کا علاقہ ہے۔ اس لسانی خاندان میں عربی عبرانی کنعانی، آرامی، اور حبشی زبانیں شامل ہیں۔ ان زبانوں کی بھی کئی دیگر شاخیں ہیں۔ ان زبانوں کو سامی زبانیں کہنے کی وجہ تسمیہ بائبل میں کتاب پیدائش میں بیان کیا گیا ایک واقعہ کہ جس میں نوحؑ کے تین بیٹوں حام سام اور یافث کا ذکر ہے جو طوفان نوح کے بعد مختلف علاقوں میں جا کر رہائش پذیر ہوئے۔ اس طرح سام بن نوح کی اولاد کو سامی اقوام اور ان اقوام کے ذریعہ بولی گئیں زبانوں کو سامی زبانوں کے نام سے موسوم کیا گیا۔

اس اکائی میں ہم عربی زبان جو کہ سامی زبانوں میں سے ایک ہے کے آغاز وارتقا اور اس کی انفرادی خصوصیات نیز اسلام کی آمد پر اس کے عروج واہمیت کے بارے میں تفصیل سے جانیں گے .

1.1 مقاصد

اس اکائی کا مقصد یہ ہے کہ آپ :

☆ عربی زبان کا تعارف حاصل کر سکیں۔

☆ عربی زبان کے آغاز وارتقاء کا تاریخی احاطہ کر سکیں۔

☆ عربی زبان کی خصوصیات کے بارے میں گفتگو کر سکیں۔

☆ قرآن کے نازل ہونے کے عربی زبان پر اثرات کا تنقیدی جائزہ لے سکیں۔

☆ اور حدیث اور اسلامی ادب کے عربی زبان پر اثرات کے سے واقف ہو سکیں۔

1.2 عربی زبان کا تعارف

عربی زبان دنیا کی وسیع ترین، شیریں، سلیس اور خوبصورت زبان ہے۔ عربی زبان دیگر زبانوں کے مقابلے میں نہایت جامع اور آسان ہے۔ یہ زبان عرب ممالک کے علاوہ دنیا کے تقریباً تمام علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ یہ زبان دنیا بھر کے تقریباً پانچ ملین لوگ بولتے ہیں۔ یہ مشرق وسطی اور افریقہ کے 22 ممالک کی سرکاری زبان ہے۔ اقوام متحدہ کی چھ معتمدہ زبانوں میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ سب سے اہم

بات یہ ہے کہ یہ زبان اسلامی مذہب کی مقدس کتاب قرآن کی زبان بھی ہے۔ جس نے اسے بابرکت، فعال اور کثیر الاستعمال بنادیا ہے۔

عربی زبان میں 28 حروف تہجی (Alphabets) ہوتے ہیں۔ یہ داہنی جانب سے لکھی جاتی ہے۔ عربی زبان نے براہ راست یا بالواسطہ دنیا کی مختلف زبانوں پر اپنا گہرا اثر مرتب کیا ہے۔ دنیا کے ہر خطے کے متبعین اسلام کے ذریعہ بولی جانے والی تمام زبانوں میں عربی کے الفاظ اور اس کے اثرات سرائیت کر چکے ہیں۔

جیسے کہ آپ نے اوپر پڑھا کہ عربی ایک سامی زبان ہے۔ عربی لفظِ 'عرب' سے ماخوذ ہے۔ قدیم اسوری زبان میں لفظ عرب کا مطلب خانہ بدوش ہے۔ عربی زبان کا مسکن جزیرہ نما عرب ہے۔ زمانہ قدیم میں یہ خطہ مختلف قبائل کا گھر تھا جو عربی کی مختلف بولیاں بولتے اور اس کے مختلف لہجوں کا استعمال کرتے تھے۔ آج عربی میں 22 سے زیادہ علاقائی بولیاں اور ایک سرکاری معیاری شکل ہے۔ عربی زبان بنیادی طور پر گفتگو، تجارت، شاعری اور کہانی سنانے کے لیے استعمال کی جاتی تھی۔

شعر گوئی، خطابت، امثال اور قصہ گوئی عربی ادب کا ہمیشہ سے حصہ رہے۔ خاص طور پر شعر گوئی کو عربوں میں خاص مقام حاصل تھا۔ ان کی شعر گوئی کے بارے میں مثل مشہور تھی کہ 'الشعر دیوان العرب' (شعر عربوں کا رجسٹر ہے) یعنی اگر عربوں کے بارے میں کچھ معلوم کرنا ہے تو ان کے اشعار سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔

7 ویں صدی میں، جب عرب میں اسلام کا ظہور ہوا، اس وقت تک عربی اپنی فصاحت اور بلاغت کے مراحل سے گذر کر ایک معیاری زبان شمار کی جاچکی تھی یہاں تک کہ عرب اپنی فصاحت اور بلاغت کے معیار کے کی بنا پر اپنے علاوہ تمام دوسری زبان والوں کو عجمی شمار کرتے تھے۔ اسلام کی آمد کے ساتھ ہی عربی زبان میں کتاب قرآن نازل ہوا تو اس زبان کے معیار میں چار چاند لگ گئے اور خود عرب بھی اس کی تمثیل پیش نہ کر سکے اور عربی زبان کی شہرت جزیرہ نما عرب سے نکل کر دیگر ممالک اور اطراف واکناف میں بھی ہو گئی اور اس زبان کو عربوں کے علاوہ دیگر اقوام و ممالک میں بھی نمایاں اہمیت حاصل ہو گئی۔

قرآن کلاسیکی عربی میں لکھا گیا ہے، جو عربی زبان کی معیاری شکل مانی جاتی ہے۔ اور اس نے اس زبان میں مختلف علوم کے دروازے وا کر دیے۔ اسلام کے پھیلنے اور مختلف علاقوں میں مسلمانوں کی حکومتوں کے قیام کی وجہ سے عربی زبان تجارت کے ساتھ ساتھ انتظامیہ کی زبان بھی بن گئی۔ اور علوم و فنون میں مسلمانوں کی سرپرستی کی بنا پر اسلام کے سنہری دور (8 ویں-13 ویں صدی) کے دوران عربی زبان سائنس، فلسفہ اور ادب کی زبان بن گئی۔ عربی زبان میں دنیا بھر کے اسکالرز نے ایسی تصانیف تحریر کیں جن کا آج بھی مطالعہ اور ترجمہ کیا جاتا ہے۔ جن کے ذریعہ ترقی، انکشافات اور ایجادات اور تجربات کی راہیں ہموار ہوئیں۔

19 ویں اور 20 ویں صدی میں، عرب دنیا نے بڑی سیاسی اور سماجی تبدیلیاں دیکھیں اس کا اثر عربی زبان نے بھی قبول کیا۔ استعماری اور سامراجی طاقتوں سے آزادی اور نئے عالمی سیاسی نظام، اور جدید ٹکنالوجی جدید کاری کی کوششوں کی وجہ سے نئے الفاظ عربی زبان میں متعارف ہوئے اور عربی زبان کے استعمال کے انداز میں بھی تبدیلیاں آئیں۔

موجودہ دور میں عربی دنیا کی سب سے زیادہ بولی جانے والی زبانوں میں سے ایک ہے، جس کے بولنے والوں کی تعداد 400 ملین سے زیادہ ہے۔ یہ مصر، سعودی عرب اور مراکش سمیت 26 ممالک کی سرکاری زبان ہے۔ یہ زبان اپنے بھرپور ثقافتی اور لسانی ورثے کو برقرار رکھتے ہوئے جدید معاشرے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ارتقاپذیر(Evolving)اور موافقت پذیر(Adaptable)ہے۔اور یہی وہ زبان ہے جو علمی،ادبی،سیاسی،تاریخی، فنی، تکنیکی اور دیگر ضرورتوں میں عرب ملکوں میں استعمال ہوتی ہے۔

1.3 عربی زبان کا آغاز

عربی زبان اپنی اصلی شکل میں کس طرح وجود میں آئی اس کے بارے میں ماہر لسانیات اور علما کے مختلف اقوال موجود ہیں بعض علما کا ماننا ہے کہ عربی چونکہ جنت کی زبان ہے اس لیے آدمؑ کی زبان بھی جنت میں عربی تھی۔اس لیے جو زبان دنیا میں ادمؑ کے ذریعہ آئی وہ عربی تھی اور نوحؑ کے زمانے تک تمام اقوام عربی زبان ہی بولتی تھیں۔جب آبادی بڑھی تو ان کے لہجے اور رفتہ رفتہ زبانیں مختلف ہو گئیں۔ابن عساکر اپنی کتاب تاریخ دمشق میں لکھتے ہیں کہ سفینہ نوح میں بھی عربی بولنے والا ایک شخص جرہم موجود تھا جس کی بیٹی سے ارم بن سام نے شادی کی اور وہ لوگ عرب کے علاقے میں آباد ہوئے اور اس طرح ان علاقوں میں عربی پھیلی۔ان قبائل کو تاریخ میں عرب بائدہ کے نام سے موسوم کیا ہے اور مسلمہ طور پر ان کی زبان عربی تھی اور یہ اول ترین عرب تھے جن میں عاد وثمود اور طسم اور جدیس کی قومیں شامل تھیں البتہ ان کی تاریخ قرآن وحدیث کے علاوہ دستیاب نہیں ہوتی۔ عرب بائدہ کے بعد عرب عاربہ بھی عربی بولنے والے قبائل تھے جو بنو قحطان کہلاتے ہیں۔ان کے بعد عرب مستعربہ ہیں۔

بعض مفکرین اس بات پر متفق ہیں کہ دنیا میں سب سے پہلے سریانی زبان بولی گئی کیوں کہ جنت میں ادم اور حواؑ سے لغزش سرزد ہونے پر ان کو سریانی زبان دے دی گئی اور چونکہ عالمی تاریخ کے اعتبار سے بھی میسوپوٹامیائی تہذیب اولین تہذیب شمار ہوتی ہے اور ان کی زبان کو سریانی زبان کے طور پر دریافت کیا گیا ہے اس اعتبار سے بعض مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ اولین زبان سریانی ہے لیکن وحی ہمیشہ عربی زبان میں ہی نازل کی گئی۔البتہ جس قوم میں نبی یا رسول نازل ہوئے ان پر آسمانی کتابیں اور صحیفے ان کی اپنی مروجہ زبان میں نازل کیے گئے۔

کچھ مورخین کا ماننا ہے کہ عربی زبان پہلی دفعہ اسمعیلؑ نے استعمال کی۔ایک اور روایت کے مطابق یعرب نام کے ایک شخص نے سب سے پہلے عربی زبان میں گفتگو کی تھی اس لیے اسی کے نام سے یہ زبان(عربی)موسوم کی گئی۔لیکن اس سلسے میں کوئی حتمی ثبوت اور شواہد یا حدیثیں نہیں ملتیں اس لیے اصلا عربی زبان اپنی اصلی شکل میں کس طرح وجود میں آئی اس کا یقینی پتہ لگانا بڑا مشکل کام ہے۔البتہ اس بات پر سب متفق ہیں کہ اسلام کی آمد اور قرآن کے عربی میں نزول نے عربی زبان کو ایک نئی تعبیر دی۔جو عربی آج کل بولی جاتی ہے اس کا تعلق سامی زبانوں کی اہم شاخ عربی کی شمالی فرع سے ہے۔قدیم بولیوں اور لہجوں میں سے اب کوئی لہجہ باقی نہیں ہے۔اس کی اہم وجہ عربی میں قرآن کا نزول ہے اور اسلام کی تاثیر سے وہ سب موجودہ عربی میں ضم ہو گئے ہیں۔

1.4 عربی زبان کا ارتقاء

علمی تحقیقات کی بنیاد، تاریخی شواہد اور اور جدید لسانی اصول و قواعد کی روشنی میں اس زبان کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جہاں سے ہم اس کی تاریخ پر گفتگو کا آغاز کر سکتے ہیں وہ ماہر لسانیات کی تحقیقات کی تحقیقات کی روشنی میں کیا جائگا۔ان کے مطابق جو قومیں جزیرہ نما عرب اور شام وغیرہ کے علاقے میں آباد ان اقوام کی زبانیں سامی زبانیں کہلاتی ہیں۔ان گروہوں کی مشہور زبانیں ہیں: بابلی، اشوری، فینقی، عبرانی، سریانی، عربی اور حبشی۔ان زبانوں میں آج عربی حبشی سریانی اور عبرانی زبانیں آج زندہ ہیں اور باقی زبانیں ناپید ہو چکی ہیں۔

سامی زبان کی دو اہم شاخیں ہیں حبشی اور عربی جو بالترتیب جنوبی اور شمالی زبانوں کے گروہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ عربی سامی زبان کے شمالی گروہ سے متعلق ہے۔اسے اس لیے عربی کہا گیا کیوں کہ اس کے بولنے والے جزیرہ نما عرب کے رہنے والے تھے۔ پھر عربی کے لہجوں اور بولیوں کے اعتبار سے بھی ماہرین نے عربی زبان کی دو اہم فروع (branches) متعین کی ہیں۔

- العربية البائده: یہ وہ عربی لہجے اور بولیاں تھیں جو کہ زمانے کے ساتھ مٹ گئیں اور ان میں ان قبیلوں کی زبانیں شامل تھیں جو حجاز کے شمال میں شام کی سرحدوں کے قریب رہتے تھے۔ یہ قبائل اصل عربی زبان کے مرکز یعنی حجاز سے دور رہتے تھے اس لیے ان زبانوں اور بولیوں پر آرامی زبان کی آمیزش ہوئی اور رفتہ رفتہ یہ بولیاں آرامی زبان میں مدغم ہو گئیں۔ یہ زبان بولنے والے اسلام کی آمد سے قبل ہی ناپید ہو چکے تھے۔ان میں سے بعض کا ذکر قرآن میں بھی ملتا ہے جس میں قوم عاد، قوم ثمود ار جدیس وغیرہ شامل ہیں۔ محققین کے مطابق جس قدیم ترین عربی سلطنت کا پتہ چلتا ہے،اس کا بادشاہ حمورابی تھا، جس نے بابل میں اپنی ایک عظیم الشان سلطنت قائم کی تھی۔

دور حاضر میں مستشرقین اور آثار قدیمہ کے ماہرین نے یمن، شام، اور حجاز کے مختلف علاقوں سے دریافت شدہ کتبوں، پتھروں، عبادتگاہوں لاٹھوں دیواروں گنبدوں اور نقوش دریافت ہوئے ہیں۔اس سلسلے میں سب سے قدیم نسخہ حمورابی (1785-92ق م) کا ہے جو تحقیق کے مطابق قانون حمورابی جو عیسیٰؑ سے بھی تین چار صدیوں قبل مرتب کیا گیا تھا۔'العرب قبل الاسلام' کے مصنف جرجی زیدان کے مطابق: ''یہ اولین قدیم و کامل علمی نسخہ عربی الفکر ہے۔''

ان دریافتوں کی بنا پر ہمیں عربی کے مختلف لہجوں (Dialects) کے بارے میں پتہ چلتا ہے۔ جنوبی عربی لہجہ (اس زبان کے کتبے یمن کے علاقے قتبان، معین اور سبا میں ملے ہیں)، شمالی عربی لہجے (اس زبان کے کتبے حجاز کے شمال میں قوم ثمود کی رہائش کے مقام پر ملے ہیں۔ ان زبانوں کو 'عربیۃ النقوش' کہتے ہیں۔

- العربیہ الباقیه: اسلام کی آمد سے پہلے العربیہ الباقیہ مضر کی زبان کے طور پر معروف تھی۔اور لسانی محققین کے اعتبار سے اس وقت تک اس زبان کو دو ہزار برس ہو چکے تھے۔ یہ زبان جزیرہ عرب کے شمالی حصے میں استعمال ہوتی تھی، جنوب کے حصے میں حمیر زبان تھی اور اسلام کی آمد سے قبل پورے عرب علاقے میں مضر اور حمیر کی زبانوں کا غلبہ تھا۔

پانچویں صدی عیسوی سے قبل ہی مضر زبان بہت سی بولیوں اور لہجوں میں منقسم ہو گئی لیکن زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ جوں جوں عرب قبائل میں تجارت، میلوں، حج کعبہ اور دوسرے ذرائع سے آپس میں میل جول بڑھا تو لہجوں کا یہ اختلاف رفتہ رفتہ مٹ گیا۔اور ایک نئ اور خوبصورت زبان نکل آئی جو "لہجه قریش" میں تھی۔العربیه الباقیه کے جو قدیم نمونے ملتے ہیں جنہیں اب ادب الجاہلی کے نام سے جانا جاتا ہے یہ تمام آثار قریش کے لہجے میں ہیں کیوں کہ تمام دوسرے لہجے اور بولی بولنے والے عرب بھی ادبی تعبیر کے لیے قریش کی بولی کو ہی استعمال کرتے تھے۔ان آثار میں شعرا کا کلام، حکما کے اقوال و مقررین کے خطبات محاورے وغیرہ شامل ہیں۔ان تمام اثار میں ایک بات نہایت قابل توجہ ہے کہ عربی ادب اس میں اپنی پورے فصاحت و بلاغت اور پورے شباب پر نظر آتا ہے۔اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس معیار تک پہنچنے کے لیے عربی زبان و لہجہ قریش نے ارتقا کے کئی ادوار طئے کیے ہوں گے۔

لہجہ قریش کو تمام علاقوں میں مشترکہ زبان (Lingua Franca) کی حیثیت ملنے کے پیچھے کئی اسباب و عوامل شمار کیے گئے ہیں۔جن میں دینی، اقتصادی سیاسی لسانی عوامل شامل ہیں جن کی بناپر قریش کی بولی کو تمام بولیوں پر فوقیت عطا کی اور اسے سارے عرب کی ادبی زبان بنادیا اور اس لہجہ میں قرآن شریف بھی نازل ہو گیا تو یہ لہجہ ارتقا کی آخری منزلوں سے ہمکنار ہو گیا اور یہ لہجہ اور بولی عربی زبان کے مترادف بن گئی اس لہجہ کے اندر تمام لہجہ سرائیت کر گئے۔آج سامی زبانوں میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ زبان عربی ہے۔

تاریخی پس منظر میں آج جب ہم عربی زبان کے مصادر یعنی جن ذرائع سے عربی زبان تشکیل پاتی ہے اس کا جائزہ لیں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عربی زبان کے معیار اور اس کی فصاحت کو جانچنے کے لیے جن پر بھروسہ کیا جاتا ہے وہ ادب الجاہلی، قرآن کریم، حدیث نبوی ﷺ اور اسلامی ادب ہیں۔عربی زبان انہیں سے اخذ کی جاتی ہے اور اس کی صحت اور معیار کے لیے انہی پر اعتماد کیا جاتا ہے۔

معروف انگریز مورخ فلپ کے حتی (1886ء-1978ء) اعتراف کرتا ہے کہ: "قرآن پاک کی عربی اتنی ہمہ گیر اور مکمل ہے کہ مختلف عربی لب و لہجے کے باوجود عربی زبان کے ٹکڑے نہیں ہوئے حالانکہ خود رومی زبان بھی بعد میں کئی حصوں میں تقسیم ہو گئی تھی۔بے شک ایک عراقی ایک یمنی کا عربی لہجہ سمجھنے میں مشکل محسوس کرے گا لیکن وہ اس کی لکھی عربی کو بآسانی سمجھ لے گا۔"

اسی طرح ایک اور امریکی مستشرق و مؤرخ مائیکل ایچ ہارٹ (1932ء) نے لکھا ہے کہ "قرآن نے مسلم تہذیب میں مرکزیت پیدا کی ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اسے عربی میں لکھا گیا۔شاید اسی وجہ سے عربی باہمی ناقابل فہم مباحث میں الجھ کر منتشر نہ ہوئی۔"

1.5 عربی زبان پر اسلام کی آمد کے اثرات

عربی زبان دنیا کی سب سے پہلی زبان ہے جو چھ سو دس (610) عیسوی میں اسلام کے ظہور سے پہلے جزیرہ نمائے عرب میں نہ صرف موجود تھی بلکہ اپنے ارتقاء اور کمال کی بہت ساری منزلیں طے کر چکی تھی۔محمد ﷺ کا عرب میں پیدا ہونا اور اسلام کے بنیادی ماخذ قرآن کا عربی میں نازل ہونا ان وجوہات نے عربی زبان کو نئی جہت اور معنویت اور رعنائی بخشی۔عربی زبان پر قرآن کریم کا اثر یہ ہوا کہ اس نے عربوں کے دلوں میں جاگزیں ہو کر انہیں نرم کر دیا اور ان کی عقلوں میں داخل ہو کر انہیں وزنی اور ٹھوس بنادیا۔

قرآن عربی زبان کی پہلی مدون کتاب ہے جس کو خلیفہ اول حضرت ابو بکر الصدیق کے دور میں مدون کیا گیا۔ قرآن کی عربی ہر دور میں فصحی کے لیے معیار قرار پائی جس کی روشنی میں عربی زبان کی صحت وخوبی کو پرکھا جاتا ہے۔ ہر دور کے عربی خطیب و مصنفین کے لیے قرآنی عربی ہی معیار رہی اور انہوں نے اس کے اسلوب کی پیروی کی اور اس کی تعبیرات سے اخذ واستفادہ کیا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید کے اس اصول نے ان کی زبان میں حسین الفاظ، خوبی تراکیب، نزاکت اسلوب، قوت گویائی، زور بیان، نیر نگی معانی، کثرت مضامین و مطالب کی صفات کو جنم دیا۔ اس میں نت نئے الفاظ کا کیا زبان کے دائرہ کو نئے دینی الفاظ تراش کر مثلاً "الصلوٰۃ"، الزکوٰۃ، القیام، الرکوع، السجود، القنوت، الوضوء، المومن، الکافر ودیگر الفاظ تک وسعت دی۔

قرآن نے عربی زبان کو نئی نئی تمثیلات اور تلمیحات سے روشناس کیا مثلاً 'انا للہ و انا الیہ راجعون'، ماشاء اللہ ، ان شاء اللہ وغیرہ۔ اسی طرح قرآن نے ثواب کی بڑھوتری اور اضافہ کو بتانے کے لیے مثال اس طرح دی، 'مَّثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍۗ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ' (بقرہ 261)۔ جسکا ترجمہ ہے: "ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، ایک دانے کی مثال کی طرح ہے جس نے سات خوشے اگائے، ہر خوشے میں سو دانے ہیں اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے"۔

عربی زبان کے الفاظ کو ایک نئے معنی ملے اور لفظی ترکیب میں وسعت اور تنوع بھی آیا۔ مثال کے طور پر 'قاب قوسین' شجرۃ الزقوم 'وغیرہ جو کہ ایک عام مثال تھی اس کی معنویت آفاقی کر دی۔ قرآن نے عربی زبان کو ایسے موضوعات سے روشناس کرایا جن سے عربی زبان کی شناسائی نہ تھی مثال کے طور پر قانون سازی، اصول سازی، تاریخ نویسی، فلسفہ مابعد الطبیعیات وغیرہ۔

قرآن کے اسلوب اور طرز کلام جو کہ نہ مکمل نثر ہے اور نہ مکمل نظم، اس نے عربی زبان کی نثر و نظم کو یکساں طور پر متاثر کیا۔ ان کی شاعری اور خطبات وقصوں کو ایک نئی جہت ملی۔

عربی زبان پر قرآن کریم کے علاوہ 'احادیث' نبی ﷺ کا بھی نمایاں اثر ہے۔ کیوں کہ تمام علما اس بات پر متفق ہیں کہ محمد ﷺ 'افصح العرب' تھے۔ اس لیے نبی ﷺ کے اقوال بھی عربی زبان کا اہم مصدر شمار ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے اقوال نے عربی زبان کو نئے نئے الفاظ کا ذخیرہ فراہم کیا۔ محمد ﷺ کی اقوال اور افعال کو جب کتابی شکل دی گئی تو اس کی بنا پر عربی زبان کے ادب میں اضافہ ہوا اور حدیث کی صحت کو پرکھنے کے لیے نئے علم درایت، روایت، سند وغیرہ جیسے علوم کا آغاز ہوا اسی طرح علم حدیث جمع کرنے والوں کی حیات و خدمات کا احاطہ کرنے کے لیے 'علم الرجال' کا فن ایجاد ہوا۔ جس کی بنا پر ہزاروں انسانوں کی زندگی کو قلمبند کیا ایسا انوکھا فن کسی اور زبان میں نظر نہیں آتا۔

اسلام کی بحیثیت دین آمد نے نئے علوم کو عربی زبان میں فروغ دیا جس میں علم تفسیر، حدیث، فن اسماء الرجال، روایت درایت، فقہ، تاریخ، منطق تصوف ریاضیات کیمیا وفسفہ وغیرہ شامل ہیں۔

خلاصہ یہ کہ قرآن اور حدیث نے اپنی فصاحت و بلاغت کے ذریعے عربی زبان کے تمام شعبوں کو متاثر کیا۔ چنانچہ اس زبان کے اغراض و مقاصد، الفاظ و، معانی اور افکار و اسالیب سبھی پر ان کے نمایاں اثرات ظاہر ہوئے۔

1.6 عربی زبان کی خصوصیات

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ عربی زبان قدیم ہونے کے ساتھ ساتھ بہت قوی ہے کہ ہزار ہا سال سے قائم ہے۔ اور اس کی خوبصورتی ضرب المثل ہے کہ اس کو نہ جاننے والے گونگے شمار ہوتے رہے۔ یہ زبان بہت آسان ہے کہ اس کے قواعد کی تعداد بہت کم ہے۔ بہت منظم ہے کہ اس میں لغت و بیان کے مستقل نظام موجود ہیں۔ انسانی جذبات کی ترجمانی کے لیے عربی غالباً دنیا کی سب سے زیادہ مالدار زبان ہے۔ عربی زبان کی خوبیاں دیگر زبانوں کے مقابلے میں زیادہ ہیں، آیئے اس کی کچھ انفرادی خصوصیات پر گفتگو کریں۔

صوتی خصوصیت(Vocal uniqueness)

عربی زبان کی صوتی خصوصیات میں یہ ہے کہ اس کے مخارج صرف لسانی اور شفوی نہیں بلکہ حلق کی انتہا تک پھیلے ہوئے ہیں اور اس کی آوازیں آج بھی اپنی حالت پر قائم ہیں۔ عربی کے حروف تو اٹھائیس ہیں لیکن ان کی آوازوں کی تیرہ صفتیں ہیں جن سے ملکر یہ آوازیں بے حد متنوع ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح عربی زبان میں حروف کی ترتیب و جمع میں ایک خاص نظم پایا جاتا ہے اور بعض حروف ایک ہی کلمے میں جمع نہیں ہوتے مثلا :'زا' اور 'ظاء'، 'سین اور صاد)،' ضاد 'اور 'ذال' وغیرہ ایک ہی کلمے میں جمع نہیں ہوتے۔ اسی طرح 'ھاء' 'عین' سے پہلے اور ' راء ' 'نون ' سے پہلے نہیں آتا۔

عربی زبان کے بعض الفاظ کا یہ اعجاز ہے کہ ان کے پہلے حرف کی صفت اس مکمل لفظ میں بھی پائی جاتی ہے۔ مثلا حرف 'شین' کی آواز میں کھنچاؤ اور پھیلاؤ پایا جاتا ہے۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے شباب، شہاب، شارع اور شعور وغیرہ کے سے الفاظ میں بالترتیب جذبات کے بڑھنے، شعلے کے بلند ہونے، راستے کی طوالت اور نسبتاً ارفع فراست کا مفہوم ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح 'غین' کی آواز پوشیدگی پر دلالت کرتی ہے مثلا: غاب (غائب ہونا)، غار ، غاص (ڈبکی لگانا)، غرب (ڈوبنا) وغیرہ اس وصف کو ظاہر کرتے ہیں۔

نحوی(Syntax) خصوصیت

معرب ہونا قدیم تمدن کی زبانوں کی خصوصیت رہی ہے۔ عربی کی خصوصیت اس کا 'اعرابی' ہونا ہے۔ 'اعراب' سے مراد کلمات کے اواخر کا زیر، زبر، پیش اور مختلف عامل حروف لگنے سے تبدیل ہونا ہے۔ اور یہ تبدیلی عبارت میں اس کلمے کی حیثیت اور دوسرے کلموں سے اس کے تعلق کو ظاہر کرتی ہے۔ عربی زبان کا یہ اعرابی نظام اس قدر وسیع اور گہرا اور مستحکم ہے کہ بہت سے مستشرقین کو اس کے حقیقی ہونے میں شبہ ہوتا رہا ہے۔

عربی زبان کی نحوی خصوصیت میں اس کے گرامر یعنی قواعد وضوابط کی وسعت ہے جو شاید ہی کسی اور زبان میں اتنی گہرائی اور گیرائی پائی جاتی ہو۔ گرامر کے ہر مسئلے اور قاعدے پر علمائے نحو کی طویل بحوث، متون اور حواشی ملتے ہیں۔

صرفی خصوصیات(Morphology)

عربی زبان کے تمام افعال کے لیے عربی میں تین سے چار حرفی مصدر ہوتا ہے، اس مادہ یا مصدر سے کئی معنی، اور سینکڑوں الفاظ تشکیل پاتے ہیں۔ اور اسی طرح اگر ان پر حروف جار داخل کیے جائیں تو اس کے معنوں میں مزید تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

عربی زبان کے تثنیہ، جمع کے قواعد نیز جمع تکثیر کا نظام اس کی ایک صرفی خصوصیت جو حبشی اور یمنی کے علاوہ دوسری سامی زبانوں میں نہیں پائی جاتی لیکن ان دونوں زبانوں میں اس کا استعمال بہت محدود ہے جبکہ عربی میں جمع تکسیر کا قاعدہ بہت عام ہے اور ایک ایک مفرد کی کئی کئی جمع تکثیر آتی ہیں بعض جمع قلت کے لیے آتی ہیں تو بعض جمع کثرت کے لیے آتی ہیں جس سے اس زبان کا دائرہ اور وسیع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تانیث کی علامات اور صیغے بھی ایک منفرد شناخت رکھتے ہیں۔

ایک ہی لفظ صرف اعراب کی تبدیلی اور کسی حرف کے حذف و اضافے کی بنا پر درجنوں معانی دیتا ہے۔ ان میں بعض ماضی سے مضارع میں بدلتے جاتے ہیں اور بعض مضارع سے ماضی میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً عربی علم کے تین حروف سے متعدد معانی حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ کسی اور زبان میں حروف سے استقاق کا ایسا نظام موجود نہیں ہے۔

ایک اور صرفی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے صرفی اوزان مخصوص معانی میں استعمال ہوتے ہیں۔ جس میں اسم فاعل، اسم آلہ، اسم ظرف، اسم تفضیل اسم ظرف وغیرہ کے لیے مخصوص اوزان ہیں صرف ان اوزان کو دیکھکر لفظ کے معانی بڑی حد تک سمجھ میں آجاتے ہیں۔

اسم آلہ

عربی کی طرح اور زبانوں میں اسم فاعل اور اسم مفعول تو ہوتا ہے، مگر 'اسم آلہ' خاص عربی زبان سے متعلق ہے۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ 'اسم آلہ' کو سنتے ہی مخاطب کسی الجھن میں نہیں پڑتا کہ یہ کس بلا کا نام ہے، وہ مخصوص اوزان میں ڈھلے لفظ کی بنیاد پر فوراً سمجھ جاتا ہے کہ بات 'آلہ' سے متعلق ہے۔

یہ اوزان 'مِفْعَلْ ، مِفْعَالْ اور مِفْعَلَة' ہیں۔ جو اسم آلہ ہو گا وہ ان تین میں سے کسی ایک کے وزن پر ہو گا۔ اب اس بات کو مثال سے سمجھیں: عربی مصدر 'فَتْحُ' کے معنی 'کھولنا' کے ہیں، اس فتح سے لفظ 'مِفْتَاحُ' ہے، جس کے لفظی معنی کھولنے والا اور اصطلاحی معنی 'چابی' ہیں۔ ایسے ہی 'صبح' سے 'مِصباح' یعنی 'چراغ' ہے، اس مصباح کے لفظی معنی صبح بنانے والا کے ہیں، چوں کہ چراغ بھی ایک درجے میں اندھیرا دور کرتا ہے، سو اس رعایت سے 'مصباح' کہلاتا ہے۔

عربی زبان میں جو بھی نو بنو چیزیں ایجاد ہوتی ہیں، ان کے نام یا ان آلات کے استعمال سے مشابہت کا کوئی بھی پہلو عربی میں 'اسم آلہ' کے اصول پر ایک نیا نام تشکیل دینے کا سبب بنتا ہے اور ہمہ وقت نئے الفاظ کا بننا اور ڈھلنا لگا رہتا ہے۔

مثلاً پریس عربی میں 'مَطْبَعَۃٌ'، تھرمامیٹر 'مقیاس' ہے، اور توپ 'مِدفَع' کہلاتی ہے۔ یہ 'مَدفَع' لفظ 'دفع' سے ہے، جس کے معنی دور کرنے کے ہیں، کیوں کہ توپ بھی گولا دور پھینکتی اور اس رعایت سے 'مِدفَع' کہلاتی ہے۔

اسم ظرف

عربی کی ایک اور امتیازی شان 'اسم ظرف' ہے۔ عربی کے چند مخصوص اوزان میں ڈھلنے والے الفاظ اس کے اسم ظرف یا اسم مکان ہونے کا پتا دیتے ہیں۔

مخاطب لفظ کی بنیاد پر شے کا اسم ظرف ہونا جان لیتا ہے۔ دوسری زبانیں اس طرح کی حیرت انگیز خصوصیات سے یکسر خالی ہیں۔ مثلاً اگر فارسی میں اسم ظرف بنانا ہو تو لفظ کے ساتھ 'گاہ یا خانہ' کا لاحقہ لگاتے ہیں، جیسے کتب خانہ کارخانہ یا عبادت گاہ اور درس گاہ وغیرہ۔ جبکہ عربی صرف حرکات (زیر، زبر، پیش) ہی سے اسم ظرف پیدا کر لیتی ہے۔

مثلاً عربی مصدر 'مرور' کے معنی 'گذرنا' کے ہیں، عربی نے اس مرور سے 'ممر' یعنی گزر گاہ بنا لیا، ایسے ہی 'کحل' یعنی سرمہ سے 'مکحل' یعنی سرمہ دانی اور 'ملح' یعنی نمک سے 'مملح' یعنی نمک دانی ہے۔

پھر جس طرح نئی نئی ایجادات کے نام مخصوص اوزان کے مطابق 'اسم آلہ' میں ڈھالے جاتے ہیں ایسے ہی تمدنی ترقی کے نتیجے میں تعمیر پانے والے نئے نئے مقامات مثلاً تھیٹر اور سٹیشن وغیرہ کو 'اسم ظرف' کے مطابق خوبصورت ناموں میں ڈھال لیتے ہیں۔

جیسا کہ انگریزی تھیٹر عربی میں 'مَسْرَح اور مَلْہٰي' ہے، پھر سٹیشن 'محطۃ'، ایئرپورٹ 'مَطَار'، ہیڈکوارٹر 'مَقَرُّ اور مرکز' اور بینک کو 'مَصْرِف' کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

اسی طرح جدید ٹکنالوجی کے لیے بھی الفاظ کشید کیے گئے ہیں جیسے کہ فائل کے لیے 'ملف' شاشہ کمپوٹر اسکرین، ویب سائٹ کے لیے المواقع، براوزر کے لیے المتصفح' وغیرہ۔ دوسرے لفظوں میں کہیں تو ہر نئی ایجاد اور مخصوص ادارے عربی میں اسم آلہ اور اسم ظرف کے تحت نئے نئے الفاظ کی تشکیل کا سبب بنتے ہیں۔

بلاغی (Rhetoric) خصوصیت

عربوں کا بنیادی وصف زبان دانی اور فصاحت و بلاغت تھا اپنے اس وصف پر ناز ہونے کی بنا پر وہ اپنے سوا ہر کسی کو عجم یعنی گونگا کہتے تھے۔ جاحظ کا شمار فن بلاغت کے ابتدائی مصنفین میں ہوتا ہے۔ عربی کی وسعت فصاحت و بلاغت کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ حروف تہجی میں سے کوئی سے تین حروف کسی بھی ترتیب سے ملا لیے جائیں تو ایک بامعنی لفظ بن جاتا ہے۔ عربی زبان کی چند بلاغی خصوصیات پر یہاں روشنی دالتے ہیں۔

اختصار وایجاز

'ایجاز'یعنی مختصر الفاظ سے کثیر معنی پر دلالت کی جاتی ہے۔ عربی کی انفرادیت میں اس کے لفظوں، فقروں اور جملوں کا دنیا کی کسی بھی دوسری زبان کے مقابلے میں مختصر ہونا ہے۔ عربی میں نطق، تحریر، کلمے، اور جملے سب میں ایجاز سے کام لیا جاتا ہے۔

دنیا کی اکثر زبانوں میں تلفظ کے اعتبار سے الفاظ تحریر کیے جاتے ہیں جس میں بہت سے حروف مکرر بھی لکھے جاتے ہیں جبکہ عربی میں مکرر لفظ کے لیے تشدید کا استعمال کیا جاتا ہے مثلاً 'عن ما' کو عمّا 'لکھا جاتا ہے۔

حروف کی مانند کلمہ میں بھی ایجاز سے کام لیا جاتا ہے مثلاً 'ام' کے لیے انگریزی میں 'Mother' چھ حروف پر مشتمل ہے لیکن عربی میں اس کے لیے صرف دو حرف میں لفظ موجود ہے اسی طرح 'اب'، اخ' وغیرہ۔

عربی کی تحریری زبان بھی بے حد ایجاز واختصار پر مبنی ہوتی ہے مثلا سورۃ الفاتحہ جو کہ جملہ اکتیس (31) کلمات پر مشتمل ہے اس کے ترجمہ کے لیے دوسری زبانوں میں کم از کم دوگنے ہو جاتے ہیں۔ اس سلسلے کا ایک خوب صورت لفظ 'صفن' ہے جس کے معنی ہیں 'گھوڑا زمین پر تین پاؤں سے کھڑا ہوا اور چوتھا پاؤں آہستہ سے اس نے زمین پر رکھا'۔ مختصر یہ کہ عربی میں بعض بسا اوقات ایک لفظ ایک جملے کا قائم بن جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض زبانوں میں جو بات ایک مکمل فقرے یا جملے ادا ہوتی ہے، عربی زبان فقط ایک لفظ کی ادائیگی سے وہ مدعا پالیتی ہے۔ مثلاً 'استرجع' کے معنی ہیں 'اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا'۔

عربی زبان کے قواعد بھی ایجاز پر مبنی ہوتے ہیں مثلا تثنیہ کے لیے دو (2) کا عدد نہیں لکھنا پڑتا صرف ان / ین کے اضافے سے ایک ہی کلمے میں یہ مفہوم ادا ہو جاتا ہے۔ مثلا کتابٌ سے کتابان

عربی میں کسی چیز کو مضاف کرنے کے لیے کسی نئے لفظ کی ضرورت نہیں پڑتی۔ جیسے کتاب زید زید کی کتاب،(The book of the student)

عربی میں فعل کی خصوصیت ہوتی ہے کہ اس میں فاعل چھپا ہوتا ہے جیسے 'اکتب' میں نے لکھا(I wrote)۔ ,کتب اس نے لکھا (He wrote)، نکتب ہم لکھ رہے ہیں(We are writing /we will write)،اکتب تم لکھو(You write)۔

اسی طرح عربی میں فعل مجہول (Passive) کو بنانے کے لیے صرف اعراب کی تبدیلی کافی ہوتی ہے جبکہ دوسری زبانوں میں الفاظ الگ سے اضافہ کیے جاترے ہیں مثلاً 'کتب' سے مجہول 'کُتِبَ'، جس کے معنی ہونگے اسے لکھا گیا(It was written)۔

عربی کا ایک اعجاز یہ بھی ہے کہ اس میں ایک لفظ کئی معنی میں استعمال ہوتا ہے اور معنی کی یہ وسعت دسیوں مفاہیم کا احاطہ کرتی ہے، جو عربی کا ذوق رکھتے ہیں وہ سیاق سباق کو دیکھتے ہی لفظ میں پوشیدہ معنی کو پالیتے ہیں۔ مثلاً لفظ 'عین' کو دیکھیں، یہ دو درجن سے زیادہ معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ معنی درج ذیل ہیں:

سونا، نقد، بارش، آنکھ، کنویں کا دہانہ، نیزہ، فوارہ، قبلہ کا داہنا پہلو، ترازو کے پلوں کا برابر نہ ہونا، نفس شے، گھُٹنا، جاسوس،

ابر، نظر لگنا، چشم آب، مشکیزہ کا دہانہ، داد (جلدی بیماری)، منتخب چیز، صاحب خانہ، پیش نظر مال، ایک پرندہ کا نام، کوہان، ماموں، ویرانہ، تل، غرور، ایک قسم کی لمبی چادر، مینڈک، سخی، پہاڑی، تنہا، زانو کا ایک حصہ، شخص اور کوڑے کی شکن۔

کثرت مفردات/مترادفات اور اضداد

عربی زبان اصول کلمات اور مفردات کی کثرت و تنوع کے اعتبار سے نہ صرف سامی زبانوں بلکہ عالمی زبانوں میں بھی ممتاز ہے۔ کسی بھی شئے کے متعدد نام اور متعدد صفتیں۔ اسی طرح مترادفات(Synonyms) یعنی ایک معنی کے لیے کئی الفاظ کی موجودگی جیسے شیر کے لیے پانچ سو، سانپ کے لیے دو سو،، تلوار کے لیے ہزار، شہد کے لیے اسی نام ہیں۔

اسی طرح فیاضی، بخل، شجاعت، بزدلی وغیرہ کے لیے درجنوں الفاظ ہیں۔ پروفیسر ڈی ہامر (De Hammer) نے اونٹ اور اس سے متعلق اشیاء اور صفات کے لیے مستعمل الفاظ کو جمع کیا تو ان کی تعداد 5644 الفاظ تک پہنچ گئی۔

اسی طرح 'نزاکتِ تعبیر' یعنی ہر معنی کے لیے ایک خاص لفظ ہے۔ دن کی مختلف گھڑیوں کے لیے 15 سے زائد الفاظ ہیں، مہینے کی ہر رات کے لیے خاص نام ہے۔ جبکہ قوتِ بصارت کے لیے زائد از دس الفاظ مستعمل ہیں۔ اسی طرح ایک ہی شئے کی حجم، ساخت وزن، اور شکل کے اعتبار سے الگ الاگ نام ہوتے ہیں مثلا جانداروں کے بیٹھنے کو الگ الگ لفظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ انسان کے بیٹھنے کو 'حدوس'، بھیڑ بکری کے بیٹھنے کو 'ربوص' کہتے ہیں اور اونٹ کے بیٹھنے کو 'بروک' پرندوں کے بیٹھنے کو 'جثوم' وغیرہ

عربی زبان کی انفرادیت میں 'اضداد' (opposites) یعنی ایک لفظ کے دو متضاد معنی بھی شامل ہیں۔ اور معنی کا یہ اختلاف محض واجبی سا نہیں بلکہ سرد و گرم کی طرح بھرپور ہے۔ ان متضاد معنی کے حامل الفاظ میں سے چند یہ ہیں:

جلل: چھوٹا اور بڑا۔	صارخ: فریاد سننے والا اور فریاد کرنے والا۔
ربوۃ: بلندی اور پستی۔	اہماد: چلنا اور ٹھہرنا۔
مولیٰ: آقا اور غلام۔	حرام: محترم/مقدس اور ممنوع/ناجائز۔

یہ بات عام آدمی کے لیے چونکا دینے والی ہو سکتی ہے مگر جو اہل زبان ہیں وہ موقع کی مناسب سے جان جاتے ہیں کہ اس وقت اس لفظ کو کن معنی میں برتا گیا ہے۔ 'اضداد' کے باب میں عربی بالکل ہی منفرد ہے۔

اظہارِ جزیات

عربی کی ایک خوبی جزیات نگاری ہے۔ اس حوالے سے بھی عربی کا قدم دوسری زبانوں سے بہت آگے ہے۔ عربی میں شب و روز کے ہر پہر کے لیے ایک الگ لفظ ہے، چاندنی راتوں میں ہر رات کو ایک الگ نام سے پکارا جاتا ہے۔ ایسے ہی سر کے مختلف حصوں کے بالوں کے لیے جداگانہ الفاظ ہیں۔ مثلاً سر کے بالوں کو 'شعر' کہتے ہیں، بالوں کے بڑے حصے کو 'فروۃ' کہتے ہیں، سر کے اگلے حصے کے بالوں کو 'ناصیہ'

کہتے ہیں، جب کہ سر کے پچھلے حصے کے بال 'دَؤابة' کہا جاتا ہے۔

ملتی جلتی مختلف صورتوں کے لیے مختلف الفاظ

عربی زبان میں مختلف اشیا کی کثرت کے لیے مختلف الفاظ آئے ہیں۔ مثلاً کثرت مال کی ہو تو 'الدثر'، چیونٹی کی ہو تو 'ویلم'، پانی کی ہو تو 'الغمر'، بارش کی ہو تو 'جفال'، فوج کی ہو تو 'مجر'، درختوں کی ہو تو 'غیظل'، اونٹوں کی ہو تو 'عرج'، گھاس کی ہو تو 'کیسوم'، اولاد کی ہو تو 'خشیلة' اور اگر کثرت جماعت کی ہو تو 'قبصٌ' کہلاتی ہے۔

'مجاز' عربی زبان کی اہم بلاغی خصوصیات میں سے ایک ہے۔ اور یہ دنیا کی ہر زبان میں مستعمل ہے۔ عربی زبان میں اس انفرادیت سب سے جدا ہے۔ اس میں ایک چیز کی تشبیہ دے کر کوئی اور معنی مراد لیے جاتے ہیں مثال کے طور پر 'یخرجھم من الظلمات الی النور' اس آیت میں ظلمت سے مراد گمراہی ہے اور نور سے مراد ہدایت ہے۔

ضرب الامثال

'الامثال' اس سے مراد وہ بلیغ و سبق آموز کلام ہے جو طویل انسانی تجربات کا نچوڑ ہوتا ہے۔ چنانچہ عربی کے کچھ مشہور مقولہ اس طرح ہیں۔ الخطا زاد العجول- یعنی غلطی عجلت کا توشہ ہے۔ من سلك الجددا من العثار— جو سیدھی سڑک چلتا ہے ٹھوکروں سے محفوظ رہتا ہے۔ عی صامت خیر من عی ناطق— خاموش نادانی ناطق بے وقوفی سے بہتر ہے۔ یہ تمام مقولہ جو اوپر نقل کیے گئے ہیں۔ وہ ما قبل اسلام ادب سے لیے گئے ہیں۔

اسلام کی آمد نے عربی ادب کی بلاغت میں نئے راہیں کھولی اور عربی بلاغت اپنی اوج پر پہنچ گئی۔ یہاں ایک اور بات بھی قابل گور ہے کہ اللہ نے ہر نبی کو کلام کے اسرار و رموز سے آراستہ کر کے بھیجا تھا، چنانچہ عہد نامۂ عتیق (Old Testament) میں امثال (Proverbs) کے نام سے ایک کتاب موجود ہے۔ اسرائیلی انبیاء جیسے حضرت ایوب، حضرت داؤ، حضرت سلیمان اور حضرت عیسیٰ بھی تماثیل یا ضرب الامثال با کثرت استعمال کیا کرتے تھے۔ یہ وصف نبی ﷺ میں اوج کمال پر تھا، کیوں کہ آپ کو جوامع الکلم دیے گئے تھے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "مجھے 'جوامع الکلم' (مختصر الفاظ میں بہت سے معانی کو سمو دینا) کے ساتھ بھیجا گیا ہے (صحیح بخاری: 7273)۔

جوامع الکلم جو نبی ﷺ سے منقول ہیں وہ اس قدر ایجاز پر مشتمل ہیں ان میں سے بعض تو صرف ایک کلمہ دو یا تین کلمات پر مشتمل ہیں۔ ان کی کچھ مثالیں اس طرح ہیں۔ ازہد— دنیا سے بے رخی اختیار کرو، العدة دَین- وعدہ قرض کے برابر ہے، اَلدِّیْنُ اَلنَّصِیْحَةُ دین خیر خواہی کا نام ہے۔ إنما الأعمال بالنیات- سارے اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ امام شافعیؒ کا قول ہے کہ یہ حدیث کل علم دین کے ایک تہائی حصے پر مشتمل ہے۔ اور فقہ کے ستر ابواب میں داخل ہے۔

ابتداء سے ہر زمانے میں جس ملک و قوم، زبان و تہذیب سے عربی زبان کا واسطہ رہا، وہاں پر اس نے ضروری الفاظ اور روزمرہ

محاورات، اصطلاحیں کو اپنی زبان میں جگہ دی اور پھر انہیں اپنی ترکیبوں میں سمو کر نت نئے بیسیوں الفاظ اخذ کیے اور انہیں اپنے قلب میں ڈھال لیا۔ اس خصوصیت نے نہ صرف اس زبان کو وسعت دی بلکہ اس زبان کو ہمہ گیری اور ترقی عطا کی اور یہ زبان آج ایک زندہ ترقی یافتہ ایسی زبان شمار ہوتی ہے جو گذرتے وقت کے ساتھ وسعت اختیار کرتی جاتی ہے اور الفاظ اور معانی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

1.7 اکتسابی نتائج

اس اکائی میں ہم نے درج ذیل نکات سیکھے:

- عربی زبان سامی زبانوں میں سب سے اہم اور بڑی زبان ہے۔ اس زبان کا ایک شاندار ماضی ہے اور یہ زبان دنیا کے ہر خطے میں آج بھی پوری فعالیت کے ساتھ بولی جاتی ہے۔ اس زبان نے دنیا کی کئی زبانوں پر اپنے گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔
- تاریخی اعتبار سے عربی شمالی عرب کے علاقوں میں بولی جانے والی زبان ہے جسے اسلام کی آمد سے قبل مضر کی زبان کہتے تھے، چونکہ عربوں میں لکھنے پڑھنے کا رواج کم تھا اس لیے اس زبان میں قدیم آثار بہت کم دستیاب ہوئے ہیں۔ ان دستیاب آثار کی بنا پر علمائے لسانیات اس بات پر متفق ہیں کہ اسلام کی آمد سے قبل اس زبان کی پیدائش کو دو ہزار سال سے زیادہ گذر چکے تھے۔
- عربی کے قدیم ادب کے نمونوں کو 'جاہلی ادب' کہا جاتا ہے اور جس میں خطبے، حکیمانا اقوال اور محاورے شامل ہیں۔ یہ سب نمونے قریش کی بولی میں ہیں کیوں کہ اہل عرب قریش کے لہجے اور بولی کو ادبی تعبیر کے لیے استعمال کرتے تھے۔ اسی بولی اور لہجے میں قرآن بھی نازل ہوا اور یہ لہجہ ہمیشہ کے لیے عربی کے لیے معیار بن گیا اور اس کے بعد تمام عربی لہجے اور بولیاں یا تو ختم ہو گئیں یا قریشی لہجہ میں ضم ہو گئیں۔
- قرآن اور حدیث نے عربی کو بے حد متاثر کیا۔ اس زبان کے اغراض و مقاصد اور افکار و اسالیب سبھی پر قرآن کے اثرات نمایاں ہیں۔
- عربی زبان کے بنیادی طور پر چار مصادر ہیں، جاہلی ادب، قرآن، حدیث اور ادب اسلامی۔ اس زبان کی صحت اور معیار کے لیے انہیں مصادر کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔
- عربی زبان اپنے مخارج اور صفات کے تنوع کے لحاظ سے بھی ایک بے مثال زبان ہے۔ اس میں ایک ایک معنی کے لیے سیکڑوں الفاظ ملتے ہیں، اور ایک ایک لفظ درجنوں معانی پر دلالت کرتا ہے۔ اشتقاق الفاظ کا جو نظام عربی بان میں ہے ایسا نظام کسی اور زبان میں نہیں پایا جاتا۔
- یہ زبان اپنے قواعد کی گہرائی اور گیرائی کے علاوہ ایک ایسی نحوی خصوصیت کی حامل جسے اعرابی نظام سے جانا جاتا ہے جو اس زبان کی منفرد شناخت ہے۔ جمع تکثیر اور اضافت وغیرہ جیسے قواعد کسی اور زبان میں مشکل ہی سے نظر آتے ہیں۔
- عربی کی بلاغی خصوصیات میں ایجاز کلام سر فہرست ہے۔ جس میں نطق، کلمے جملے، تحریر سبھی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے استعارہ، کنایہ وغیرہ میں بھی عربی زبان ممتاز ہے۔

1.8 نمونہ امتحانی سوالات

1.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. عربی زبان نے کن زبانوں کو متاثر کیا؟

(a)اردو (b)انگریزی (c)فارسی (d)سب صحیح

2. عربی زبان کتنے ملکوں کی سرکاری زبان ہے۔

20(a) 40(b) 64(c) (d)سب غلط

3. عرب بائدہ کسے کہتے ہیں؟

(a)عرب کے وہ پرانے باشندے ہیں جن کا اب نام ونشان نہیں رہا (b)یمن اور اس کے قرب وجوار کے باشندے ہیں

(c)یہ حجاز اور نجد وغیرہ کے باشندے ہیں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہیں۔(d)سب صحیح

4. عربی زبان بولنے والوں میں سب سے مقبول اور غالب لہجہ کس کا تھا؟

(a)قریش (b)بنو غطفان (c) بنو عبس (d)بنو قینقاع

5. 'جوامع الکلم' کس کے ساتھ مخصوص ہیں؟

(a)قرآن (b)نبی ﷺ (c)صحابہ (d)سب صحیح

6. قرآن نے عربی کو کن نئے موضوعات سے روشناس کیا؟

(a)عروض وبلاغت (b)لغت نویسی (c)نحو وصرف (d)سب صحیح

7. جاحظ کا شمار کس فن کے ابتدائی مصنفین میں ہوتا ہے؟

(a)علم بلاغت (b)علم تفسیر (c)علم قرآت (d)علم فقہ

8. عرب عاربہ کی بنیادی شاخیں کون سی ہیں؟

(a)حمیر و کہلان (b)ایاد والضحاک (c)بنو نضیر و بنو تمیم (d)عیلان وغطفان

9. قرآن کی تدوین اول کس کے عہد میں ہوئی؟

(a)حضرت ابو بکرؓ (b)حضرت عمرؓ (c)حضرت عثمانؓ (d)حضرت علیؓ

10. عربی زبان وادب کے اہم مقابلے کہاں منعقد ہوتے تھے؟

(a)سوق عکاظ (b)کعبۃ اللہ (c)یمن کے دربار میں (d)سب صحیح

1.8.2 مختصر جوابی سوالات

1. عربی زبان پر ایک تعارفی نوٹ تحریر کیجیے؟
2. قرآن کریم نے عربی زبان پر کیا اثر ڈالا؟
3. عربی زبان کے مصادر پر ایک نوٹ تحریر کیجیے۔
4. اسلامی علوم کے سمجھنے میں عربی زبان کی اہمیت پر ایک نوٹ تحریر کیجیے۔
5. عربی علوم کے ارتقا پر ایک نوٹ تحریر کیجیے۔

1.8.3 طویل جوابی سوالات

1. عربی زبان کے آغاز وارتقا پر ایک تبصراتی مضمون قلمبند کیجیے۔
2. عربی زبان کی انفرادی خصوصیت پر ایک تعارفی مضمون تحریر کیجیے۔
3. عربی زبان پر اسلام کی آمد اور قرآن وحدیث کے ثرات کا جائزہ لیجیے۔

1.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد

1. تاریخ الادب العربی : دکتور احمد حسن زیات
2. تاریخ ادب عربی : محمد عبدالحلیم ندوی
3. تاریخ الادب العربی : شیخ احمد الاسکندری
4. القراۃ العربیہ العثمانیہ للبکلاریوس تلنغانہ
5. عربی زبان (بی اے) : مولانا ازآداردویونیورسٹی

اکائی 2: حروف الہجاء، حروف علت اور حروف شمسی، حروف قمری

اکائی کے اجزا:

2.0 تمہید

2.1 مقاصد

2.2 حروف الہجاء

2.3 صوتی اعتبار سے یکساں لگنے والے حروف

2.4 حروف علت

2.5 اعراب و حرکات

2.6 حروف شمسی و حروف قمری

2.7 اکتسابی نتائج

2.8 کلیدی الفاظ

2.9 نمونہ امتحانی سوالات

2.9.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

2.9.2 مختصر جوابی سوالات

2.9.3 طویل جوابی سوالات

2.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد

2.0 تمہید

دنیا میں رسم الخط کا موضوع خاصا دقیق اور اُلجھا ہوا ہے۔ اس ضمن میں ماہرِین لسانیات نے اپنی اپنی تحقیقات کی روشنی میں متنوع نظریات پیش کیے ہیں۔ ماہرین کی تحریروں میں اس خیال کا اظہار صاف نظر آتا ہے کہ رسمِ الخط کی اصطلاح بالعموم ''کسی زبان کو لکھنے کی معیاری

صورت کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

لسانی اصولوں کے تحت حروف در حقیقت اصوات کا اظہار ہوتے ہیں اور ان حروف کی مدد سے لفظ کی تحریری شکل بنتی ہے حروف کی دو قسمیں کی گئی ہیں۔ایک وہ جو دوسرے حرف کو ملا کر آواز قائم کرنے کے لیے آتی ہیں۔ جنھیں عربی میں حروف علت کہتے ہیں اور دوسرے وہ جو بغیر ان حروف کے آپس میں مل کر آواز پیدا نہیں کر سکتے وہ حروف صحیح کہلاتے ہیں۔

پچھلی اکائی میں آپ نے عربی زبان کا تعارف،آغاز وارتقاء کا مطالعہ کیا۔اس اکائی میں آپ عربی زبان کے بنیادی عناصر جیسے کہ اس کے حروف اس کی اقسام،اس کے اعراب وغیرہ کے بارے میں جانیں گے۔

2.1 مقاصد

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ

☆ عربی زبان کے حروف الہجاء (Alphabets) سے واقفیت حاصل کریں گے۔

☆ عربی زبان کے حروف علت (Vowels) اور اس کے استعمال کے طریقوں سے آگاہی حاصل کر سکیں گے۔

☆ عربی زبان میں مستعمل اعراب اور اس کی انفرادیت پر گفتگو کر سکیں گے

☆ عربی زبان کے حروف کی انفرادی شناخت حروف شمسی (Sun Letters) اور حروف قمری (Moon Letters) اور اس کے ترکیب استعمال کا تقابلی جائزہ لے سکیں گے۔

2.2 حروف الہجاء

عربی زبان دنیا کی ان وسیع ترین سلیس اور خوبصورت زبانوں میں سے ہے جن کی مثال مشکل سے ملے گی۔ اس زبان میں بعض حروف جیسے کہ 'ض' ایسے ہیں جو دوسری زبانوں میں نہیں ملتے اور نہ دوسری قومیں ان کا صحیح تلفظ ادا کر سکتی ہیں،اسی لیے عرب فخر یہ کہتے ہیں کہ ''نحن الناطقون بالضاد''یعنی دنیا میں صرف ہم ہی ضاد کا صحیح تلفظ کر سکتے ہیں۔

عربی حروف الھجاء کی تعداد 28 ہے یا 29 ہے۔فرق "ء" ہمزہ کا ہے۔جو لوگ الف اور ہمزہ کو ایک ہی حرف شمار کرتے ہیں ان کے نزدیک حروف الھجاء کی تعداد 28 ہے اور جو ان (ہمزہ اور الف) کے درمیان فرق کرتے ہیں ان کے لیے حروف الھجاء 29 ہو جاتے ہیں۔ انہیں حروف ابجد بھی کہا جاتا ہے۔یہ زبان دائیں سے بائیں طرف کو لکھی جاتی ہے۔

اس زبان کی خاصیت دیگر سامی زبانوں کی طرح یہ ہے کہ یہ حروف ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر لکھے جاتے ہیں۔ان کو الگ الگ لکھنے میں اور ان کو الفاظ بنانے کے لیے جوڑ کر لکھنے میں ان کی شکلیں تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔کچھ حروف ایسے بھی ہیں جو ہمیشہ پورے لکھے جاتے ہیں جب کہ کچھ کو صرف ان کے نقطوں سے ہی پہچانا جاتا ہے۔ عربی کے حروف الھجاء یہ ہیں:

ا	ب	ت	ث
ج	ح	خ	
د	ذ	ر	ز
س	ش		
ص	ض		
ط	ظ		
ع	غ		
ف	ق	ک	
ل	م	ن	
و	ہ	ء	ی

عربی زبان میں حروف کو لکھنے اور سمجھنے کے سلسلے میں کچھ نکات کا خیال رکھنا نہایت اہم ہے۔ جس میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ عربی تحریر میں اکثر حروف کبھی مکمل اور کبھی مختصر لکھے جاتے ہیں۔ کچھ حروف جب ابتدا میں لکھے جاتے ہیں تو ان کی شکل مختلف ہوتی ہے اور جب وہ درمیان یا آخر میں آتے ہیں تب بھی ان کے طرز تحریر میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

مکمل شکل کے حروف

عربی کے ایسے حروف جو ہر حال میں اپنی اصلی شکل برقرار رکھتے ہیں اور ان کی کوئی مختصر شکل نہیں ہوتی چاہے وہ لفظ کے شروع میں آئیں، درمیان میں یا آخر میں۔ وہ حروف یہ ہیں۔

ا	د	ذ	ر	ز
ط	ظ	و		
ہ	ء			

ان حروف کی نصف یا جزوی شکل نہیں ہوتی ہے۔ یہ ہر حال میں اپنی شکل برقرار رکھتے ہیں۔ جب کسی لفظ میں ان حروف کے بعد کوئی دوسرا حرف لکھنا ہو تو 'طا' اور 'ظا' کے علاوہ اس حرف کو الگ لکھنا پڑے گا، مثلاً: بیت اللہ ہندوستان، طبری وغیرہ۔ جب ان حروف میں سے چند حروف کو ملا کر لفظ بناتے ہیں تو سب حروف الگ الگ لکھے جائیں گے مثلاً: اذان، روزہ وغیرہ۔ آیئے اس کی چند مزید مثالیں دیکھتے ہیں۔

ابجد	الله	مدد	مدرسة
أحد	ذكر	مذباع	ذئب
روح	مرحبا	قلزم	زيتون
طاہر	مطبق	شط	ظفر
مظہر	قيظ	وتر	وضوء
قوت	ہواء	إناء	فئة
داء	زرة	داود	رزق

مختصر شکل کے حروف

مذکورہ بالا بیان کیے گئے حروف کے علاوہ جتنے حروف ہیں ان کی شکل دوران تحریر تبدیل ہوتی ہے۔ اگر وہ شروع اور درمیان میں آئیں تو مختصر شکل میں لکھے جاتے ہیں۔ البتہ اگر آخر میں آئیں تو مکمل شکل میں لکھے جاتے ہیں۔

بعض حروف کی تین سے بھی زیادہ صورتیں ہوتی ہیں۔ مثلاً 'میم' اور 'ی'۔ ان کی شکل لفظ کے شروع میں، درمیان میں آخر میں مختلف ہوتی ہے۔

میم جب لفظ کے آخر میں آئےگا تو مکمل لکھا جاتا ہے جبکہ ابتدا اور درمیان دونوں میں اس کی نصف شکل ہوگی جو کہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً محمد، حطیم

'ی' جب حرف کے آخر میں آتا ہے تو اس کی مکمل شکل لکھی جاتی ہے۔ لیکن اگر یہ کلمہ کے شروع یا درمیان میں آئے تو اس کی شکل بدل جائےگی اور ایک شوشہ کے ساتھ دو نقطوں کے ذریعہ اس کی پہچان ہوگی۔

چلیے ان حروف کو مع مثال جانتے ہیں۔

حرف	مختصر شکل	مثال		
ب	بـ/ـبـ/ـب	بيت	سبيل	كتاب
ت	تـ/ـتـ/ـت	تين	فتى	توت
ث	ثـ/ـثـ/ـث	ثوب	كثير	حديث
ج	جـ/ـجـ/ـج	جنة	نجم	جبل
ح	حـ/ـحـ/ـح	حوت	بحر	صبيح
خ	خـ/ـخـ/ـخ	خبز	نخلة	الخ
س	سـ/ـسـ/ـس	سكين	ساكن	انس
ش	شـ/ـشـ/ـش	شر	بشر	فرش
ص	صـ/ـصـ/ـص	صالح	نصير	خواص
ض	ضـ/ـضـ/ـض	ضروری	حضارة	حوض
ع	عـ/ـعـ/ـع	عين	معين	مطاع
غ	غـ/ـغـ/ـغ	غرس	مغرب	صمغ
ف	فـ/ـفـ/ـف	فرس	مفتاح	مطاف
ق	قـ/ـقـ/ـق	قياس	مقياس	طريق
ک	کـ/ـکـ/ـك	كبير	مفكر	ملك
ل	لـ/ـلـ/ـل	لون	ليلة	حقل
م	مـ/ـمـ/ـم	مسجد	حمد	معلم
ن	نـ/ـنـ/ـن	نبى	منديل	حزن
ہ	ہـ/ـہـ/ـه	ہدية	مهد	وجه
ی	يـ/ـيـ/ـي	يتيم	حيوة	قوى

الف اور ہمزہ

حروف الہجا کی شناخت کے دوران آپ نے غور کیا ہو گا کہ عربی میں لکھنے میں 29 حروف لکھے جاتے ہیں لیکن عام طور پر عربی حروف الہجاء کی تعداد 28 بتائی جاتی ہے۔ ایسا اس لیے کہ عربی زبان میں 'الف' کی اپنے آپ میں کوئی آواز نہیں ہوتی کیوں کہ وہ ہمیشہ ساکن ہوتا ہے، اس لیے وہ علاحدہ حرف شمار نہیں ہوتا۔ اس پر کوئی حرکت نہیں ہوتی۔ اس کو 'الف لينه' بھی کہا جاتا ہے۔ اگر الف پر کوئی حرکت لگائی جائے تو وہ الف کے بجائے ہمزہ مانا جاتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ الف کبھی شروع لفظ میں نہیں آئےگا کیوں کہ لفظ ساکن سے شروع نہیں ہوتا۔ اگر 'الف' ابتدا میں آئےگا تو وہ ہمزہ کی متحرک شکل میں آئےگا۔ اور یہ ابتداء، درمیان اور آخر کہیں بھی آسکتا ہے۔ آیئے اس کی چند مثالیں دیکھتے ہیں۔

أرباب	إنسان	اَلهواء
أكواب	إلا	اَلسماء
أنصار	إبراهيم	اِتبعوا

اگر آپ ان مثالوں پر غور کریں تو آپ پر واضح ہو گا کہ ہر مثال میں ہمزہ اور الف موجود ہیں۔ مثلاً 'أرباب' میں پہلا حرف ہمزہ ہے اور چوتھا حرف الف ہے کیوں کہ وہ ساکن ہے۔ اسی طرح "إلا میں پہلا حرف متحرک بالکسرہ ہے اس لیے وہ ہمزہ ہے اور تیسرا حرف الف ہے اس لیے کہ وہ ساکن ہے۔

2.3 صوتی اعتبار سے یکساں لگنے والے حروف

عربی زبان میں بعض حروف صوتی اعتبار سے یکساں معلوم ہوتے ہیں لیکن ان میں فرق ہوتا ہے اور ان کے مخارج بھی جدا ہوتے ہیں۔ مثلاً 'ء' کی جگہ 'ع' اور 'ع' کی جگہ ہمزہ 'استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ نہ بولنے کے اعتبار سے نہ لکھنے کے اعتبار سے۔ لہذا ایسے الفاظ لکھنے اور بولنے میں اہتمام کی ضرورت ہے۔ اس کی مثالوں پر غور کریں۔

ء	معنی	ع	معنی
أين	کہاں	عين	آنکھ
آمل	امید	عمل	کام
قرأ	وہ پڑھا	قرع	دستک دینا
رأى	دیکھنا	رعى	چرنا
إمارة	شاہی حکومت	عمارة	بلڈنگ

اسی طرح 'ص' 'ض'، 'د' 'ذ' 'ر' اور 'ز' میں صرف ایک نقطے کا فرق ہے اور ان نقطوں کی تبدیلی کی وجہ سے ان کے مخارج بھی یکسر الگ ہوں گے۔ اسی طرح ان کے استعمال کی جگہیں بھی جداگانہ ہوتی ہیں۔

کچھ حروف شکل میں معمولی فرق رکھتے ہیں آواز بھی ملتی جلتی ہوتی ہے جیسے 'ذ' اور 'ز' لیکن ان کا مخرج میں بہت فرق ہوتا ہے۔ اسی طرح بالکل الگ دکھنے والے حروف میں بھی معمولی فرق کے ساتھ صوتی اعتبار سے ملتی جلتی ہو سکتی ہیں جیسے کہ 'ث' 'س'، 'ص'۔ ان کی آواز بظاہر ملتی جلتی نظر آتی ہے لیکن مخرج کے اعتبار سے ان کے ادا کرنے میں اہتمام کی ضرورت ہے۔

آیئے اوپر بیان کیے گئے حروف کی ادائگی تحریری مثالوں کے ساتھ سمجھیں

آپ نے سمجھا کہ ء اور ع کے تلفظ اور معنی کے اعتبار سے بہت فرق ہو جاتا ہے۔ اس لیے ان الفاظ کے مخارج کی مشق میں اہتمام ضروری ہے تاکہ بولنے میں مخرج کے تلفظ کی وجہ سے معنی میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہو۔

اسی طرح ہم دیگر قریب الشکل الفاظ کی کچھ اور مثالوں پر غور کیجیے تاکہ ان کے پڑھنے اور صحیح تلفظ کی اہمت واضح ہو۔

حرف	لفظ	معنی	حرف	لفظ	معنی
ح	حیة	زندہ	ھ	ہیئة	شکل
خ	خیرات	نیکی	ق	قیراط	وزن کا پیمانہ
ذ	ذَرّہ	انتہائی چھوٹا ٹکڑا	ز	زِرَہ	حفاظتی لباس
ذ	نذیر	ڈرانے والا	ظ	نظیر	مثال/نمونہ
ت	تبع	پیروی کرنا	ط	طبع	چھاپنا/فطرت
ض	ضبع	ایک خوں خوار جانور	ظ	ظبی	ہرنی
ث	ثمین	قیمتی	س	سمین	موٹا/موٹی
ث	ثوب	کپڑا	ص	صوب	طرف(towards)
س	سورة	قران کی سورت	ص	صوره	چہرہ
ع	عبرة	سبق/عبرت	ء	إبرة	سوئی

2.4 حروف علت

عربی زبان میں تین حروف علت ہوتے ہیں . حروف علت دو قسم کے ہیں ایک محض علامات (حرکات) یعنی زبر، زیر اور پیش دوسرے اصل حروف 'ا،و،ی'۔

عربی زبان میں علت کا لفظی معنی ہے 'کمزوری'، بیماری'، 'مرض'۔اور اس کی وجہ تسمیہ سے آپ جان گئے ہوں گے کہ عربی زبان میں 'ا''ی'اور 'و' کو کمزور حروف تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ عربی زبان کے قواعد کے مطابق جب دو ساکن حروف یعنی جن پر زبر زیر اور پیش نہ ہو ایک جگہ جمع ہو جائیں تو ان میں جو حروف علت ہو گا یعنی 'ا،و،ی' میں سے جو حرف بھی ہو گا وہ ساقط ہو جائے گا۔ کبھی حروف علت کے ساقط ہونے کی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ ماقبل یا مابعد کوئی غیر موافق حرکت پائی جائے۔ جیسے کہ یَلِد اصل میں یَولِدْ تھا۔اس میں و کو ساقط کر کے ی پر 'ِ' لگایا گیا۔

واضح رہے کے حروف کے ساقط ہونے کا یا تغیر و تبدل کا عمل حروف علت پر ہی اکثر واقع ہوتا ہے۔ حروف علت کے علاوہ کے حروف حروف صحیح شمار کیے جاتے ہیں۔

آیئے ہم حروف علت کی کچھ مثالیں دیکھتے ہیں جن میں حرف علت ساقط ہوتا ہے یا ان کی بنا پر کلمہ میں کوئی تغیر ہوتا ہے۔

مستعمل	اصل	نشاندہی
یَقِف	یُوقِف	اس میں و ساقط ہو گیا
کُل	أأکل	اس میں ہمزہ اور الف ساقط ہو گئے
لا تخف	لاتخاف	الف ساقط ہو گیا
لم یرم	لم یرمی	ی ساقط ہو گیا
ألم تر	ألم تری	ی ساقط ہو گیا

2.5 اعراب و حرکات

اعراب کا مطلب حروف پر لگائی جانے والی وہ علامات و آواز کی حرکات ہوتی ہیں جو زبان کو عربی یعنی فصیح (بالعکس عجمی) بنانے کے لیے اختیار کی جاتی ہیں۔اور ان کی مدد سے زبان میں موجود صوتی تراکیب و تغیرات الکلام واضح کیے جاتے ہیں۔اعراب کو حرکات بھی کہا جاتا ہے۔ عربی زبان تین قسم کے اعراب یا حرکات پر مشتمل ہے۔انگریزی میں اس قسم کی صوتی علامات کو diacritic کہتے ہیں۔

حرکت کسی بھی لفظ کے آخری حرف پر آنے والے زبر، زیر اور پیش کو کہتے ہیں۔جب کہ اعراب اس لفظ کے جملے میں استعمال ہونے

پراس کے آخری حرف کی حالت ہے۔

اقسام اعراب

زبر/فتحہ	الف کی آواز دیتا ہے۔علامت	ـَ ہے۔		مثلاً	جَب، سَب
زیر/کسرہ	'ی' کی آواز دیتی ہے۔علامت	ـِ ہے		مثلاً	کِس، جِس
پیش/ضمہ	'و' کی آواز دیتی ہے عالمت	ـُ ہے		مثلا	ان، اُس

ان تین اہم اعراب کے علاوہ جزم، مد۔ تشدید اور تنوین بھی کافی اہمیت کے حامل ہیں۔اور ان کی وجہ سے آواز کی ادگی مختلف ہوتی ہے۔

سکون / جذم

جیسا کہ اپنے نام سے ظاہر ہے، وہ حرف جو متحرک نہ ہو وہ ساکن کہلاتا ہے۔ ہر لفظ متحرک اور ساکن حروف سے مل کر بنتا ہے۔ ساکن حرف پر جو علامت اِر قام کی جاتی ہے اسے سکون(ـْ) یا جزم کہتے ہیں مثلاً 'اِنسان' میں "ن" ساکن ہے یا'کمال' میں "ل" ساکن ہے۔

تشدید: (ّ)

کسی لفظ میں جب کوئی حرف ایک ساتھ دو بار پڑھا جائے تو اسے دو بار لکھنے کے بجائے اس پر تشدید کی علامت لگادی جاتی ہے۔اس صورت میں پہلا حرف ساکن جبکہ دوسرا متحرک ہوتا ہے۔ جس لفظ پر تشدید اِرقم کی جائے اسے 'مشدد' کہتے ہیں مثلاً منوّرہ کے لفظ میں "و" مشدد ہے۔

تنوین (ٌ ً ٍ)

دوزبر یا دوزیر یا دو پیش کو تنوین کہتے ہیں، مثلاً 'محَمَّدٌ' حرف 'د' پر تنوین ہے۔اس علامت کے دینے سے اس کے آخر حرف کی آواز نون پیدا ہوتی ہے اس لیے اسے تنوین کہتے ہیں۔ یہ آواز ناک سے نکلتی ہے۔

عام طور پر عربی میں لفظ کے آخر میں تنوین ہوتی ہے۔ جیسے: کتا بٌ، قلماً ، کرسیٍ وغیرہ۔ عموماً یہ لفظ اسم ہوتا ہے۔ جب اسم پر 'ال' داخل ہو تو تنوین باقی نہیں رہتی۔اس کی جگہ صرف ایک فتحہ/کسرہ/ضمہ رہ جاتا ہے۔

عربی میں ایسے الفاظ ہیں جن کی حرکت بدلتی رہتی ہے،ان کو معرب کہا جاتا ہے اور جن کی حرکت نہیں بدلتی انھیں مبنی کہا جاتا ہے۔

2.6 حروف شمسی و حروف قمری

عربی مین امتیاز و خصوصیت کے لیے اسماء پر ال لگادیتے ہین بعض حروف ایسے ہی کہ جب انکے شروع میں 'ال' آتا ہے تو ل تلفظ میں

’ل‘ ظاہر کیا جاتا ہے۔ مگر بعض حروف ایسے ہیں کہ اگر انکے پہلے ’ال‘ آتا ہے تو ’ل‘ تلفظ میں ظاہر نہیں کیا جاتا۔ اور لفظ کا اول حرف صرف مشدد پڑھا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے حروف کی دو قسمیں ہیں۔

حروف شمسی   حروف قمری

حروف شمسی

حروف شمسی کی تعداد 14 ہے۔

ت	ث	د	ذ	ر	ز	س
ش	ص	ض	ط	ظ	ل	ن

ان حروف سے شروع ہونے والے الفاظ پر جب ال داخل ہوتا ہے تو ’ال‘ کا ’ل‘ ادا نہیں کیا جاتا بلکہ حروف شمسی والے حرف کو تشدید کے ساتھ پڑھیں گے۔ جیسے شمس کے پہلے "ال" لگادیا جاتا ہے تو ’ل‘ کی آواز ظاہر نہیں کی جائگی بلکہ ’ا‘ کو ’ش‘ کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے، الشّمسُ۔ اسی طرح ہر حرف شمسی سے شروع ہونے والے لفظ کی مثال نیچے دی گئی ہے۔

ت	ث	د	ذ	ر	ز	س
التّوابُ	الثّمر	الدّینُ	الذّنبُ	الرّیحُ	الزّینُ	السّمکُ
ش	ص	ض	ط	ظ	ل	ن
الشّرابُ	الصّمدُ	الضّالُ	الطّائرُ	الظّفرُ	اللّیمونُ	النّاس

عموماً یہ قاعدہ معلوم نہ ہونے کی بنا پر لوگ عبد کے ساتھ حرف شمسی والا اسم ہو تو اس کو غلط پڑھتے اور لکھتے ہیں۔ مثلاً: عبدالرّب، (Abdur Rab) عبدالصبور ((Abdus Saboor)، بیتُ النّور (Bait un Nur) وغیرہ جسکو عموماً (Abdul Rab, Abdul Saboor & Bait al Nur) لکھتے ہیں جو کہ عربی زبان کے قاعدہ کے اعتبار سے غلط ہے۔

حروف قمری

حروف قمری بھی 14 ہیں۔ اور وہ اس طرح ہیں:

ب	ج	ح	خ	ع	غ	ف
ق	ک	م	ہ	و	ء	ی

حروف قمری سے شروع ہونے والے الفاظ پر جب 'ال' داخل ہوتا ہے تو 'ال' کا 'ل' تلفظ میں ظاہر کیا جاتا ہے اور حرف قمری کے اعراب یا تلفظ میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوگی۔ مثلاً: قمر پر اجب 'ال' داخل ہو تو اسے 'الْقمر' پڑھیں گے۔

ب	ج	ح	خ	ع	غ	ف
الْبابُ	الْجنةُ	الْحصنُ	الْخيراتُ	العنبُ	الْغرابُ	الْفارُ
ق	ک	م	ہ	و	ء	ی
الْقلمُ	الْكتابُ	الْممبرُ	الْهد هدُ	الْوضوءُ	الْأنبجُ	الْيومُ

حروف قمری کے الفاظ میں عموماً کوئی غلط تلفظ نہیں ہوتا۔ مثلاً فصيح البيان ، عبدالجليل، عبد الملك وغيره۔

2.7 اکتسابی نتائج

اس اکائی میں آپ نے درن ذیل نکات سیکھے

- عربی زبان داہنی طرف سے لکھی اور پڑھی جاتی ہے۔ عربی زبان میں کل 28 حروف ہوتے ہیں۔ عربی زبان کے حروف کبھی مکمل شکل اور کبھی مختصر شکل میں لکھے جاتے ہیں۔ لیکن دونوں صورتوں میں اس کی ادائگی یا پڑھنے میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔
- ااور ہمزہ 'ء' میں فرق ہوتا ہے الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے جبکہ ہمزہ ہمیشہ متحرک ہوگا اور یعنی زبر، زیر یا پیش، ہمیشہ ہمزہ پر ہوگا۔
- عربی زبان میں بعض حروف یکساں معلوم ہوتے ہیں، لیکن ان کے لکھنے اور پڑھنے دونوں میں واضح فرق ہوتا ہے جیسے کہ 'ء' اور 'ع'۔ اسی طرح 'ھ' اور 'ح'۔ اسی طرح 'ص' 'ض' 'ظ' اور 'ظ' 'ر' اور 'ز' میں صرف ایک نقطے کا فرق ہوتا ہے لیکن ان کے مخارج اور تلفظ دونوں میں فرق ہوتا ہے اور ان کے استعمال کی جگہیں بھی جدا جدا ہوتی ہیں۔
- عربی زبان کے بعض حروف جیسے 'ذ' اور 'ز' اور 'ظ' 'ث' اور 'س' 'ص' بظاہر ان کی آواز ایک دوسرے سے قریب معلوم ہوتی ہے لیکن ان کا تلفظ جداگانہ ہوگا اس لیے ان الفاظ کی ادائگی میں تلفظ کا اہتمام ضروری ہے۔ کیوں کہ ان کے تلفظ کے اعتبار سے معنی بھی تبدیل ہو جاتے ہیں۔
- حروف علت تین ہیں 'و' 'ا' 'ی'۔ یہ حروف باہم ایک دوسرے سے تبدیل بھی ہوتے ہیں اور ترکیب استعمال میں یہ حروف ساقط بھی

ہو جاتے ہیں۔

- الفاظ پر جو زبر، زیر اور پیش / تنوین لگاتے ہیں، انھیں اعراب و شکل کہا جاتا ہے۔ لفظ کی آخری حالت کو لوگ 'اعراب' کہتے ہیں۔ عربی میں اعراب کی شکلیں (فتحہ َ)-(کسرہ ِ)-(اور ضمہ ُ)-(کی شکل میں حروف پر ظاہر ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ حروف کے اوپر سکون یا جزم، مد اور تشدید یا شدہ بھی آتے ہیں۔
- حروف شمسی 14 ہیں ان حروف پر جب ال آتا ہے تو لام نہیں پڑھا جاتا۔ اور حروف شمسی کو اکے ساتھ ملا کر دو مرتبہ پڑھتے ہیں۔ جیسے کہ الشّمس۔ اور حروف قمری 14 ہیں جب ان پر ال داخل ہوتا ہے تو ل کو پڑھا جاتا ہے جیسے کہ 'القمر'

2.8 کلیدی الفاظ

رسم الخط	:	کسی زبان کو لکھنے کی معیاری صورت/Style or system of writing
حروف الہجاء	:	Alphabets
حروف علت	:	Vowels
حروف صحیح	:	Consonants
اعراب	:	Vowel Sign

2.9 نمونہ امتحانی سوالات

2.9.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. عربی زبان میں حروف الہجاء کتنے ہیں؟

(a)36 (b)28 (c)26 (d)22

2. حروف علت کتنے ہیں؟۔

(a)3 (b)5 (c)7 (d)9

3. حروف علت کے اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

(a)سخت حروف (b)کمزور حروف (c)ساکن حروف (d)سب غلط

4. حروف شمسی کی تعداد کتنی ہے؟

(a)28 (b)14 (c)3 (d)سب غلط

5. 'ب' کون سا حرف ہے؟۔

(a) حروف قمری (b) حروف شمسی (c) حروف علت (d) حروف استثناء

6. حروف شمسی کون سے ہیں؟

7. اعراب بالحرکات کتنے اور کون سے ہیں؟

8. حروف شمسی اور حروف قمری میں کیا فرق ہے؟

9. حروف علت کون سے ہیں؟

10. ابجد کسے کہتے ہیں؟

2.9.2 مختصر جوابی سوالات

1. حروف الہجاء کتنے ہیں؟ عربی زبان کے حروف کی انفرادی خصوصیت پر روشنی ڈالیے۔
2. حروف علت کی تعریف کرتے ہوئے وجہ تسمیہ پر مع مثال ایک نوٹ تحریر کیجیے۔
3. حروف شمسی کتنے ہیں اور ان کے پڑھنے کا کیا طریقہ ہوتا ہے؟
4. حروف قمری کے حروف تحریر کیجیے اور ان کے پڑھنے کے طریقے پر اپنی معلومات تحریر کیجیے۔
5. الف اور ہمزہ میں کیا فرق ہے بتاتے ہوئے بظاہر یکساں آواز والے حروف پر ایک نوٹ لکھیے۔

2.9.3 طویل جوابی سوالات

1. حروف الہجاء، حروف علت اور ان کی انفرادی خصوصیات پر ایک مضمون قلمبند کیجیے۔
2. حروف شمسی اور حروف قمری کی تعریف کرتے ہوئے تقابلی جائزہ پیش کیجیے۔
3. عربی زبان میں حروف کو لکھنے اور پڑھنے کے طریقوں اور خصوصیات پر ایک تبصراتی مضمون قلمبند کیجیے۔

2.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد

1. الدروس العربیہ : مصطفی الغلاییني
2. عربی کا معلم : عبدالستار خان
3. تحفۃ الصرف : سراج الدین ندوی

اکائی 3: سبق 1-2

اکائی کے اجزا:

3.0 تمہید

3.1 مقاصد

3.2 سبق نمبر 1-اصل متن

3.3 سبق نمبر 1- متن کا ترجمہ

3.4 سبق نمبر 1- متن میں مذکور قواعد کا بیان

3.5 سبق نمبر 1-اصل متن پر مبنی مشقیں

3.6 سبق نمبر 1-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

3.7 سبق نمبر 2-اصل متن

3.8 سبق نمبر 2- متن کا ترجمہ

3.9 سبق نمبر 2- متن میں مذکور قواعد کا بیان

3.10 سبق نمبر 2-اصل متن پر مبنی مشقیں

3.11 سبق نمبر 2-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

3.12 اکتسابی نتائج

3.13 نمونہ امتحانی سوالات

3.13.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

3.13.2 مختصر جوابی سوالات

3.13.3 طویل جوابی سوالات

3.14 تجویز کردہ اکتسابی مواد

3.0 تمہید

منہ سے نکلنے والے الفاظ کی دو قسمیں ہیں۔ موضوع وہ ہے جسکا کوئی معنی ہو، اور مہمل وہ ہے جسکا کوئی معنی نہ ہو۔ موضوع لفظ کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔۔ عربی زبان میں کلمہ کی تین قسمیں ہیں: (1) اسم (2) فعل (3) حرف

(1) اسم: اس بامعنی لفظ یا کلمہ کو کہتے ہیں جس سے کسی شخص، چیز، یا جگہ کا نام یا اس کی صفت ظاہر ہو۔

جیسے: سعیدٌ (خاص نام)۔ ولد (کوئی لڑکا)۔ قلم (ایک قلم)۔ حیدرآباد۔ (شہر کا نام) طیبٌ (اچھا)۔

(2) فعل: وہ بامعنی لفظ یا کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو، اور اس میں تین زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ جیسے: كَتَبَ (اس نے لکھا)۔ شَرِبَ (اس نے پیا)۔ يَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائے گا)

(3) حرف: وہ بامعنی لفظ یا کلمہ ہے جو اپنا معنی بتانے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج ہو، اس طور پر کہ اسم یا فعل سے ملے بغیر اسکا معنی واضح نہ ہو سکے۔ جیسے: مِنْ: جس کے معنی ''سے'' کے ہیں۔ لیکن یہ کلمہ خود اپنا معنی واضح نہیں کر سکتا۔ چنانچہ جب ہم اسی کلمہ کو کسی اسم سے ملا کر لکھیں۔ مثلاً: من البيتِ (گھر سے) تو معنی واضح ہو جاتا ہے۔

موضوع یا بامعنی الفاظ کے باہم ملنے سے جملہ تشکیل پاتا ہے۔ عربی زبان میں جملہ کم از کم دو بامعنی الفاظ سے مل کر بنتا ہے، اگر جملہ کی ابتدا کسی اسم سے ہو تو وہ جملہ اسمیہ ہے۔

جیسے: الكتابُ جديْدٌ (کتاب نئی ہے) زيدٌ يذْهَبُ (زید جا رہا ہے)

اور اگر جملہ کی ابتدا کسی فعل سے ہو تو وہ جملہ فعلیہ ہے۔ جیسے: يَكْتُبُ الأُسْتَاذُ (استاد لکھ رہے ہیں)

جملہ جس طرح مثبت ہوتا ہے اسی طرح منفی بھی ہوتا ہے، جملہ کو منفی بنانے کے لیے کئی طریقے ہیں، جن میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ لیس کا جملہ کے شروع میں اضافہ کر دیا جائے۔ لیس افعال ناقصہ میں سے ہے، جو جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور اعرابی و معنوی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ جملہ اسمیہ پر لیس داخل ہونے کے بعد مبتدا لیس کا اسم اور خبر لیس کی خبر کہلاتی ہے۔ لیس کا اسم مرفوع اور خبر منصوب ہوتی ہے لیکن اگر خبر سے پہلے حرف جر آجائے تو وہ صورتا مجرور ہو گی۔

ہم پڑھ چکے ہیں کہ جملہ میں تاکید پیدا کرنے لے لیے اِنّ اور اَنّ لایا جاتا ہے۔ انّ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ اِنّ کا اسم عموماً پہلے اور خبر بعد میں آتی ہے، لیکن کچھ صورتیں ایسی ہوتی ہیں جہاں انّ کی خبر اسکے اسم پر مقدم ہوتی ہے جس کی تفصیل ہم آئندہ صفحات میں پڑھیں گے۔

3.1 مقاصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

☆عربی زبان میں باہمی تعارف کے آداب سے واقف ہو سکیں گے۔

☆حروف مشبہ بالفعل میں سے "إنّ" اور "لعلّ" کے طریقۂ استعمال سے آگاہ ہو سکیں گے۔

☆ذو، اور أم کے ضروری احکام اور انکے مابین فرق کو جان لیں گے۔

☆مائة اور ألفٌ کو استعمال کرنے پر قادر ہو سکیں گے۔

☆ضمائر کو آپس میں کس طرح جوڑا جاتا ہے اس سے بھی واقف ہو سکیں گے۔

☆لیس کے داخل ہونے کے بعد جملے میں ہونے والے معنوی اور اعرابی تبدیلیوں سے واقف ہوں گے۔

☆اس بات سے مطلع ہوں گے کہ مختلف ضمیروں کی طرف "لیس" کی اسناد کس طرح کی جاتی ہے۔

☆خبر 'إنّ' کی تقدیم وتاخیر کی مختلف صورتوں سے واقف ہو سکیں گے۔

☆عربی زبان میں کسی اجنبی شخص سے تعارف کا شائستہ اسلوب بھی سیکھیں گے۔

☆دوناموں کے درمیان لفظ ابن کے لکھنے کے طریقے کو جان لیں گے۔

3.2 سبق نمبر 1-اصل متن

هاشِمٌ : السَّلَامُ عليكُمْ ورحمةُ اللهِ و بَرَكَاتُهُ

المدرسُ : و عليكم السلامُ ورحمةُ اللهِ و بَرَكَاتُهُ۔

هاشِمٌ : كيف حالُك يا أُستاذُ؟ لَعَلّكَ بِخَيْرٍ۔

المدرسُ : الحمد لله۔ و كيفَ حالُكَ أنت يا هاشِمُ؟ أنا أحِبُّك كثيرًا يا هاشِمُ۔ إنَّكَ طالبٌ ذَكِيٌّ و مُجْتَهِدٌ و ذُوْ خُلُقٍ۔۔۔ أمِنْ باكستانَ أنت أمْ مِن الهندِ يا هاشمُ؟

هاشِمٌ : إنّي من الهندِ۔

المدرسُ: و زميلُكَ الذي خَرَجَ مَعَك الآن من الفصلِ، أهو أيضًا من الهند؟

هاشمٌ : لا إِنَّهُ مِنْ باكستان۔

المدرسُ : إنَّ سَاعَتَك جميلةٌ يا هاشمُ۔ أمِنَ اليابانِ هي؟

هاشمٌ : لا، إنها من الهند۔

المدرسُ : أغَالِيَةٌ هي أم رَخيْصَةٌ؟

هاشمٌ : إنهَا رخيصةٌ جِدًا۔ إنها بِمِائَةِ رُوْبِيَّةٍ فَقَطْ۔

المدرسُ : كَم أخًا لک يا هاشمُ۔

هاشمٌ : لِي ثلاثة إخوةٍ۔

المدرسُ : أ طُلَّابٌ هُمْ؟

هاشمٌ : لا، إنَّهُمْ تُجَّارٌ۔

المدرسُ : وكم أختًا لَکَ؟

هاشم : لي أربعُ أخواتٍ۔

المدرسُ : أ في الهند هُنَّ الآن؟

باشمٌ : لا، إنَّهُنَّ هنا بالمدينة المنَوَّرَةِ مع أبي و أمّي۔

المدرسُ : أ طَالِباتٌ هنَّ؟

هاشمٌ : لا، إنَّهُنَّ مدرِّسَاتٌ بالمدرسةِ الثانويةِ۔

3.3 سبق نمبر 1- متن کا ترجمہ

استاد : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں)

ہاشم : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (اور آپ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہو)

استاد! آپ کا حال کیسا ہے (آپ کیسے ہیں؟) امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

استاد : الحمد للہ (تمام تعریف اللہ کے لیے ہے) اور ہاشم تم کیسے ہو؟ ہاشم میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں، ہاشم! تم ایک ذہین، محنتی اور بااخلاق طالب علم ہو، کیا تم پاکستان کے رہنے والے ہو یا ہندوستان کے؟

ہاشم : میں ہندوستان کا رہنے والا ہوں۔

استاد : اور تمہارا وہ ساتھی جو ابھی تمہارے ساتھ کمرۂ جماعت سے نکلا، کیا وہ بھی ہندوستان سے ہے؟

ہاشم : نہیں! وہ پاکستان سے ہے۔

استاد : ہاشم! تمہاری گھڑی خوبصورت ہے! کیا وہ جاپان کی ہے؟

ہاشم : نہیں! وہ ہندوستان کی ہے۔

استاد : وہ مہنگی ہے یا سستی؟

ہاشم : وہ بہت سستی ہے، صرف سو (۱۰۰) روپئے کی ہے۔

استاد : ہاشم! تمہارے کتنے بھائی ہیں؟

ہاشم : میرے تین بھائی ہیں۔

استاد : کیاوہ سب طالب علم ہیں؟

ہاشم : نہیں! وہ تاجر ہیں۔

استاد : اور تمہاری کتنی بہنیں ہیں؟

ہاشم : میری چار بہنیں ہیں۔

استاد : کیاوہ سب اب ہندوستان میں ہیں؟

ہاشم : نہیں! وہ سب یہیں مدینہ منورہ میں میرے امی اور ابو کے ساتھ ہیں۔

استاد : کیاوہ سب طالبات ہیں؟

ہاشم : نہیں! وہ سب سکنڈری اسکول میں ٹیچر ہیں۔

3.4 سبق نمبر 1- متن میں مذکور قواعد کا بیان

عربی زبان میں کچھ حروف ہیں جنہیں حروف مشبہ بالفعل کہا جاتا ہے، انہیں مختلف اغراض کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جس جملہ پر یہ داخل ہوتے ہیں ان میں معنوی اضافہ کے ساتھ ساتھ ظاہری شکل میں بھی کچھ تبدیلی کر دیتے ہیں۔ یہ جملہ چھ حروف ہیں:

(1) إنّ (بے شک، بلاشبہ، یقینا) (2) أَنَّ، کہ (إنّ ہی کے معنی دیتا ہے) (3) کأَنَّ (گویا، جیسے)

(4) لکنّ (لیکن) (5) لیْتَ (کاش) (6) لعلّ (شاید)

إن اور أن تاکید کے لیے، کأنّ تشبیہ کے لیے، لکنّ استدراک کے لیے، لیتَ تمنا کے لیے اور لعلّ امید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ استدراک کے معنی گزشتہ کلام میں کسی وہم کو دور کرنا یا کسی غلطی کی اصلاح کرنا ہے۔

یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اپنے اسم (مبتدا) کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ اس سبق میں ہم إنَّ اور لعلّ کی تفصیلات سے واقف ہوں گے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا کہ إنّ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے، لہٰذا یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دے گا۔

جیسے: الدرسُ مفیدٌ (سبق فائدہ مند ہے) سے اِنَّ الدرسَ مفیدٌ (یقینا سبق فائدہ مند ہے)

آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ پہلے جملہ میں الدرسُ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع تھا لیکن إنّ کے داخل ہونے کے بعد وہی کلمہ إنّ کے

اسم ہونے کی حیثیت سے منصوب ہو گیا۔

ایک اور مثال: اللهُ رحيمٌ سے إنّ اللهَ رحيمٌ

المدرسةُ مهد العلم سے إنّ المدرسةَ مهد العلم (مدرسہ علم کا گہوارہ ہے سے بے شک مدرسہ علم کا گہوارہ ہے)

الصف واسعٌ سے إنّ الصفَّ واسعٌ (کلاس روم کشادہ ہے سے بے شک کلاس روم کشادہ ہے)

الدرس سهلٌ سے إنّ الدرسَ سهلٌ (سبق آسان ہے سے بلاشبہ سبق آسان ہے)

نوٹ: اگر مبتدا پر إنّ داخل ہونے سے پہلے ایک ضمّہ ہو تو وہ ایک فتحہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

جیسے: الطالبُ جديدٌ سے إنّ الطالبَ جديدٌ (طالب علم نیا ہے سے بے شک طالب علم نیا ہے)

لیکن اگر مبتدا پر دو ضمہ ہوں تو إنّ داخل ہونے پر وہ دو فتحہ میں تبدیل ہو جائے گا۔

جیسے: خالدٌ مريضٌ سے إنّ خالدًا مريضٌ (خالد بیمار ہے سے بلاشبہ خالد بیمار ہے)

عربی میں ضمائر

ضمیر وہ ہے جو کسی اسم کی جگہ پر استعمال ہو اور متکلم مخاطب یا غائب کو بتلائے۔

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل ضمائر کو جانیں گے اور إنّ اور لعلّ کے ساتھ انہیں کس طرح جوڑا جاتا ہے اس سے واقف ہوں گے۔

متكلم	أنا۔ میں (واحد مذکر و مؤنث دونوں کے لیے)	نحن ۔ہم (جمع مذکر و مؤنث دونوں کے لیے)
حاضر	أنتَ۔ تو/آپ (واحد مذکر حاضر کے لیے)	أنتم۔ تم سب (جمع مذکر حاضر کے لیے)
	أنتِ۔ تو (واحد مؤنث حاضر کے لیے)	أنتن۔ تم سب (جمع مؤنث حاضر کے لیے)
غائب	هُو ۔وہ (واحد مذکر غائب کے لیے)	هم ۔وہ سب (جمع مذکر غائب کے لیے)
	هي ۔وہ (واحد مؤنث غائب کے لیے)	هنّ ۔وہ سب (جمع مؤنث غائب کے لیے)

ان ضمائر کو إنّ اور لعلّ کے ساتھ بالترتیب ایسے جوڑا جاتا ہے۔

متكلم	إنّ + أنا = إني، إنني (بے شک میں)	إنّ + نحن = إنا، إنّنا (بے شک ہم)
حاضر	إنّ + أنتَ = إنک (بے شک تو 'ایک مرد')	إنّ + أنتم = إنكم (بے شک تم سب 'مرد')
	إنّ + أنتَ = إنک (بے شک تو 'ایک عورت)	إنّ + أنتن = أنتن (بے شک تم سب 'مرد')
	إنّ + هو = إنه (بے شک وہ 'مرد')	إنّ + هُم = إِنهم (بے شک وہ سب 'مرد')

غائب	إنّ + هي = إنها (بے شک وہ 'عورت')	إن + هن = إنهن (بے شک وہ سب 'عورتیں')

(۱۱) إنّ مبتدا خبر پر داخل ہو کر اپنے اسم کو نصب ـــَـ اور خبر کو رفع ـــُـ دیتا ہے)

نوٹ: فتحہ اور ضمہ علی الترتیب نصب اور رفع کی علامتیں ہیں۔

درج ذیل جملوں میں إنّ کے اعراب پر غور کریں:

السّیارةُ	جَمِیلةٌ	إنّ السّیارةَ	جمیْلةٌ
↓	↓	↓	↓
مبتدا	خبر	إنّ کا اسم	إنّ کی خبر

(1) المدرسُ جدیدٌ إنَّ المدرسَ جدیدٌ

(2) فاطمةُ طبیبةٌ إنَّ فاطمةَ طبیبةٌ

(3) حامدٌ متزوج إنَّ حامدًا متَزَوّجٌ

لعلّ:

یہ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے اور یہ بھی إنّ ہی کی طرح اپنے اسم کو منصوب اور خبر کو مرفوع کرتا ہے۔ یہ دو معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (1) امید ہے، توقع ہے۔ (2) خدشہ ہے، اندیشہ ہے۔ جیسے:

الکتابُ رخیصٌ	کتاب سستی ہے	لعلّ الکتابَ رخیصٌ	امید ہیکہ کتاب سستی ہو گی
الطالبُ مریضٌ	طالب علم بیمار ہے	لعلّ الطالب مریضٌ	اندیشہ ہے کہ طالب علم بیمار ہے

لعلّ کو مختلف ضمائر کے ساتھ مندرجہ ذیل طریقہ سے ملایا جائے گا۔

متکلم	لعل + أنا : لعلِّیْ شاید میں	لعل + نحن : لعلّنا شاید ہم
حاضر	لعل + أنتَ : لعلّک شاید تو	لعلّ + أنتم : لعلّکم شاید تم سب (مذکر)
	لعل + نتِ : لعلّک شاید تو	لعلّ + أنتن: لعلّکن شاید تم سب (مونث)
غائب	لعلّ + هو : لَعلّه شاید وہ	لعل + هم : لعلّهم شاید وہ سب
	لعل + هي : لعلّها شاید وہ عورت	لعل + هن : لعلّهن شاید وہ سب عورتیں

ذو

لفظ "ذو" عربی میں صاحب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے یعنی "والا"۔ یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اور اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ

ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔

جیسے: ذُوْ مَالٍ مال والا (مالدار)

اس میں ذو مضاف اور ''مالٍ'' مضاف الیہ ہے۔ 'ذو' مذکر کا صیغہ ہے جس کی جمع ذَوُوْ آتی ہے۔

جیسے: هذا الطالب ذو خلقٍ وهؤلاء الطلاب ذوُوْ خلق

اور اس کا مؤنث ذات آتا ہے جس کی جمع ذوات ہوتی ہے۔ جیسے: هذه الطالبة ذات خلقٍ وَهؤلاء الطالبات ذوات خلقٍ

دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے

مندرجہ ذیل مثالوں میں لفظ ''ذو'' کے استعمال پر غور کریں۔

(1) مديرُنا ذُوْ قامَةٍ طويلَةٍ۔ (2) هذا الدفترُ ذو وَرَقٍ مُسَطَّرٍ۔

(3) أحمدُ طالبٌ ذُوْ عِلْمٍ وَ خُلُقٍ۔ (4) هذا القميصُ ذُوْ كَمٍّ قصير، و ذالک ذوكمٍّ طوِيلٍ۔

(5) المسجد الذي في حَيِّنَا ذو منارةٍ واحدةٍ۔

أم

أم دو یا زیادہ چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے یا ان میں برابری ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کی معنی ہیں ''یا''۔ یہ صرف جملہ استفہامیہ میں استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: أ مدرس أنتَ أم طالبٌ : تم استاد ہو یا طالب علم؟

أ من الهند أَنْتَ أم من مِصرَ : کیا تم ہندوستان کے رہنے والے ہو یا مصر کے؟

أ خالدًا رأيتَ أَمْ راشدًا : تم نے خالد کو دیکھا یا راشد کو؟

سواء عليهم أ أنذرتهم أم لم تنذرهمْ: آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں ان کے لیے یکساں ہے

نوٹ: ہمزہ استفہام کے بعد ان معادلین میں سے کوئی لفظ آئیگا جس کے بارے میں سوال کیا جارہا ہے۔

جیسے: أ طبيبٌ انتَ أم مهندسٌ؟ : تم ڈاکٹر ہو یا انجینئر؟

أ طالبٌ أنتَ أم مدرسٌ؟ : تو طالب علم ہے یا استاد؟

واضح رہے کہ جس طرح استفہامیہ جملے کے لیے عربی میں أم کا استعمال کرتے ہیں اگر جملہ غیر استفہامیہ ہو تو ایسی صورت میں ''یا'' کا معنی دینے کے لیے ''أو'' استعمال کرتے ہیں۔

جیسے: خُذ هذا أو ذاک : یہ لو یا وہ خرجَ بلالٌ أو حامدٌ : بلال یا حامد نکلا

مائة اور ألف

اس سبق میں ہم مائۃاور اُلف کااستعمال کریں گے :

سب سے پہلی بات یہ ذہن نشین کرلیں کہ مائۃ میں جوالف ہے وہ لکھاجاتاہے لیکن پڑھانہیں جاتا،اس کو ہم مِئَۃٌپڑھیں گے۔

مائة اور ألفٌ یہ عدد اصلی میں سے ہےاوران کے بعدآنے والالفظ مفرداور مجرورہوگا۔ جیسے: مائة طالبٍ۔ ألفُ رُوْبِيَّةٍ

هذا الكتاب بمائة ريالٍ: یہ کتاب اک سوریال کی ہے۔اس مثال میں مائة حرف جر کی وجہ سے مجرورہے۔

مائۃاور ألفٌ کااستعمال مؤنث میں بھی مذکر کی طرح ہوگا۔ جیسے:

مائةُ طالبةٍ : سوطالبات ألفُ طالبةٍ : ہزارطالبات

ما ئةٌ (سو) اور ألفٌ (ہزار) یہ حروف اسمائے عدد میں سے ہیں جو کہ اشیا کی تعداد یاتناسب وترتیب کو ظاہر کرتے ہیں۔اشیا کی تعداد ظاہر کرنے والے عدد کوعدد اصلی کہتے ہیں۔عدد اصلی کو عربی زبان میں حسب ذیل چار گروپ میں تقسیم کیاجاتاہے۔

(الف)مفردات

ایک سے لیکردس تک،ایک سواورایک ہزار۔یہ اعداد ایک لفظ پر مشتمل ہوتے ہیں اس لیے مفردات کہلاتے ہیں۔

(ب)مرکبات

گیارہ سے لےکرانیس(19)تک یہ اعداددولفظوں پر مشتمل ہوتے ہیں،لہٰذامرکبات کہلاتے ہیں۔

(ج)عقود

دہائیاں،یعنی بیس(20)، تیس(30)،چالیس(40)،پچاس(50)،ساٹھ(60)،ستر(70)،اسی(80)،نوے(90)

(د)معطوفات

معطوف: عقود کے علاوہ اکیس(21)سے لیکر ننانوے(99)تک کے اعداد مفرداور عقود اعداد کو جوڑ کر بنائے جاتے ہیں۔انہیں اعداد معطوفہ کہتے ہیں۔

غالٍ اور اس جیسے الفاظ

عربی زبان میں کچھ ایسے الفاظ ہوتے ہیں جن کے آخر میں حروف علت(ا۔ی۔و) میں سے کوئی حرف آتاہے اور انکی حیثیت بدلنے سے ان کے املا میں کچھ تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ جیسے : غالٍ جوبظاہر مجرور دکھائی دے رہاہے وہ دراصل مرفوع ہے کیوں کہ اس کی اصل غالِيٌ ہے،اور جیساکہ اوپر کہاگیاکہ کلمہ کااخیر حرف لام کلمہ-(ی-) ہے لہذااس میں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔

قاعدہ یہ ہے کہ اس جیسے کلمات کے لام کلمہ پراگرتنوین ضمہ (ـــــ ٌــ)ہویعنی وہ کلمہ نکرہ ہواور ماقبل متحرک ہوتولام کلمہ گرجاتا ہے،اوراس کی جگہ تنوین کسرہ(ـ ٍـ)آجاتی ہے۔

جیسے: غاليٌ سے غالٍ قاضيٌ سے قاضٍ داعيٌ سے داعٍ
محاميٌ سے محامٍ واديٌ سے وادٍ

3.5 سبق نمبر 1- اصل متن پر مبنی مشقیں

(۱) درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔

(1) من أين هاشمٌ؟ (2) أيُحِبّه المدرسُ؟ (3) من أين ساعته؟ (4) بكم هِيَ؟
(5) كم أخًا له؟ (6) كَمْ أختًا له؟ (7) أين أخَوَاتهُ؟

(۲) صحیح جملوں کے آگے (√) کا اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگائیے۔

(1) (أ) هاشمٌ طالبٌ كسلانُ۔ ب۔ هاشمٌ طالبٌ مجتهدٌ۔
(2) (أ) ساعته رخيصةٌ۔ ب۔ ساعته غاليةٌ۔
(3) (أ) ساعتُه بألف روبيةٍ۔ ب۔ ساعتُه بمائة روبيةٍ۔
(4) (أ) أخواته بالمدينةِ المنَوَّرَةِ۔ ب۔ أخواتُه بالهند۔

(۳) آنے والے جملوں پر "إنّ" (حروف مشبہ بالفعل) کو داخل کریں

(1) هو تاجرٌ .... (2) أنا طالبٌ...............
(3) هم من اليابانِ .... (4) أنتم أذْكِيَاءُ ....
(5) هي مُتَزَوّجَةٌ .... (6) نَحْنُ مُسْلِمُون ....
(7) أنتنَّ مجتهداتٌ .... (8) هُنَّ مسلماتٌ ....
(9) أنت رَجل غنيٌ .... (10) أنت ذكية ....

(۴) درج ذیل جملوں پر "إنّ" کو داخل کریں، اور کلمات کے آخر میں اعراب لگائیں۔

(1) الدّرسُ صَعْبٌ .... (2) السيارةُ جَمِيْلَةٌ ....
(3) القرآن كتابُ اللهِ .... (4) محمدٌ ﷺ رَسُولُ اللهِ ....
(5) آمنة طالبة .... (6) اللّغةُ العَرَبِيَّةُ سَهْلَةٌ۔ ....
(7) هذهِ الساعةُ غاليةٌ .... (8) بلالٌ غنيٌ ....
(9) المديرُ في الفَصْلِ .... (10) الماءُ باردٌ ....

(۵) آنے والی دونوں مثالوں کو غور سے پڑھیں اور اسی طرز پر دیے گئے کلمات کے جملے بنائیں۔

المثال الأول : أمِنَ الهِنْدِ أنتَ أمْ منْ باكستان؟ المثال الثانى : أ طبيبٌ أنتَ أمْ مهندسٌ؟

(1) أنت / مجتهد / كسلان .... (2) هي / الصين / اليابان ....

(3) أنت / طبيبة / ممرضة .... (4) هم / نصارٰى / يَهُوْدٌ ....

(5) هذا / مسجد / مدرسة .... (6) هذه / سيارة المدير / سيارة المدرس ....

(7) أنت / متزوّج / عَزَبٌ .... (8) منّ / خالاتک / عمّاتک ....

(9) هو / باكستان / إيران .... (10) بيتُک / قريبٌ / بعيدٌ ....

(٦) مندرجہ ذیل مثالیں پڑھیے، اور خالی جگہوں میں اسی طرز پر جملے بنائیے۔

(أ) هذا الطالبُ ذُو خلقٍ (ب) هؤلاء الطلاب ذَوُوْ خلقٍ۔

(ج) هذه الطالبة ذَاتُ خلقٍ (د) هؤلاء الطالباتُ ذَوَاتُ خلقٍ۔

(1) هذا الرجل ذُوْ مَالٍ كَثِيْرٍ (2) .... (3) .... (4) ....

(٧) درج ذیل جملوں پر "لعلّ" کو داخل کیجیے۔

(1) هو بخير .... (2) هم بخير .... (3) هي بخير .... (4) منّ بخير ....

(5) أنتَ بخير .... (6) أنتم بخير .... (7) أنتِ بخير......... (8) أنتُنَّ بخير ....

(9) أنا ناجح .... (10) نحن ناجحون ....(11) المدير في غرفتهِ .... (12) الاختبارُ سهلٌ ...

(٨) آنے والی دونوں مثالیں پڑھیے اور پھر جملوں میں "غالٍ" اور "غَالِيَةٌ" کے ذریعہ خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

(أ) هذا القلمُ غالٍ(أصله: غالِيٌ) (ب) هذه الساعة غالِيَةٌ

(1) الكتبُ العربيةُ .... في بلدِنا۔ (2) هذا الكتابُ رخيصٌ و ذاک ....

(3) هذا المُعْجَمُ بمائَةِ ريالٍ هو .... (4) هذه الحقيبة ....

(٩) آنے والی دونوں مثالیں پڑھیں اور پھر جملوں میں موجود اعداد کو حروف کی شکل میں قلمبند کریں۔

100 = مِائَةُ رَجُلٍ / مِائَةُ امرأةٍ۔ 1000 = ألفُ رَجُلٍ / ألفُ امرأةٍ۔

(1) هذا التِّلْفَازُ بـ 1000 ريال۔ (2) عندي 1000 دُوْلارٍ۔

(3) في هذا الكتاب 100 صَفْحَةٍ۔ (4) بكم هذه الحقيبةُ؟ هي بـ 100 ريال۔

(5) في هذه الكُلِّيَةِ 100 طالب من باكستان و 100 طالب من إِنْدُوْنِيْسِيَا۔

(١٠) درج ذیل کلمات کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

1۔ ذكِيٌّ 2 مائة 3 متزوج 4 عَزَبٌ 5 خُلُق 6. دولار 7 غالٍ۔

3.6 سبق نمبر 1-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

(۱)

(1) إنّهُ منَ الهندِ۔ (2) نعمْ، يُحِبُّهُ المُدَرِّسُ كثيرًا۔ (3) إنَّها منَ الهندِ (4) إنّها بِمِ ائَةِ روبية فقط۔

(5) لَهُ ثلاثةُ إخوةٍ (6) له أربعُ أخَوَاتٍ۔ (7) إنَّهُنَّ بالمدينةِ المنوَّرَةِ مع أبيْهِ و أمِّهِ۔

(۲)

(1) أ - غير صحيح (×) ب - صحيح (√) (2) أ - صحيح (√) ب - غير صحيح (×)

(3) أ - غير صحيح (×) ب - صحيح (√) (4) أ - صحيح (√) ب - غير صحيح (×)

(۳)

(1) إنَّهُ تاجرٌ (2) إنَنِيْ طَالِبٌ (3) إنَّهُمْ مِنَ اليابانَ (4) إنَّكُمْ أذْكِيَاءُ

(5) إنَّهَا مُتَزَوِّجَة (6) إنَّنَا مسلِمُوْنَ (7) إنَّكُنَّ مُجْتَهِدَاتٌ (8) إنَّهُنَّ مُسْلِماتٌ

(9) إنک رجلٌ غنيٌ (10) إنَّکِ ذكِيَّةٌ۔

(۴)

(1) إنّ الدرس صعبٌ (2) إنّ السيارةَ جميلةٌ

(3) إنّ القرآنَ كتابُ اللهِ (4) إنَّ محمَّدًا (ﷺ) رسولُ اللهِ

(5) إنَّ آمنة طالبةٌ (6) إنَّ اللُّغةَ العربيَّةَ سهلةٌ

(7) إنّ هذهِ السَّاعةَ غاليةٌ (8) إنّ بلالا غنيٌ

(9) إنّ المديرَ في الفصلِ (10) إنّ الماء باردٌ۔

(۵)

(1) أ مجتهدٌ أنت أم كسلانُ؟ (2) أ من الصِّين هى أم من اليابان؟

(3) أ طبيبةٌ أنتِ أم مُمَرِّضةٌ؟ (4) أ نصارٰى هم أم يَهُوْدٌ؟

(5) أ مَسْجِدٌ هذا أم مَدْرَسَةٌ؟ (6) أ سيارةُ المدير هذه أم سيارةُ المُدرِّسِ؟

(7) أ مُتَزَوِّجٌ أنتَ أم عَزَبٌ؟ (8) أ خَالَاتُکَ هُنَّ أمْ عَمَّاتُکَ؟

(9) أ مِنْ باكِسْتَانَ هو أمْ مِنْ إيْرَانَ؟ (10) أ قريبٌ بيتُک أم بعِيدٌ؟

(۶)

(1) هذا الرجل ذوْ مالٍ كثيرٍ۔ (2) هؤلاءِ الرجالُ ذَوُوْ مالٍ كثيرٍ۔

(3) هذه المرأةُ ذَاتُ مالٍ كثيرٍ۔ (4) هؤلاء النّساءُ ذَوَاتُ مالٍ كثيرٍ۔

(۷)

(1) لَعَلَّهُ بخيرٍ۔ (2) لَعَلَّهُمْ بِخَيْرٍ۔ (3) لَعَلَّهَا بخيرٍ۔ (4) لَعَلَّهُنَّ بخيرٍ۔

(5) لَعَلَّکَ بخيرٍ۔ (6) لَعَلَّکُمْ بخَيرٍ۔ (7) لَعَلَّک بخيرٍ۔ (8) لَعَلَّکُنَّ بخيرٍ۔

(9) لَعَلِّيْ نَاجِحٌ (10) لَعَلَّنَا ناجِحُوْن۔ (11) لَعَلَّ المُدِيرَ فِی غُرْفَتِہٖ۔ (12) لَعَلَّ الاختِبَارَ سَهْلٌ۔

(۸)

(1) الكتب العربيةُ غَالِيَةٌ فِي بلدنَا۔ (2) هذا الكتابُ رخيصٌ و ذاک غالٍ۔

(3) هٰذا المُعْجَمُ بِمِائَةِ ريالٍ هُوَ غَالٍ۔ (4) هٰذهِ الحَقِيْبَةُ غالِيَةٌ۔

(۹)

(1) هذا التِّلْفَازُ بألفِ ريالٍ۔ (2) عندي ألفُ دولارٍ۔

(3) فِي هذا الكتابِ مائةُ صَفْحَةٍ۔ (4) بكم هذه الحقيبةُ؟ هي بألف ريالٍ۔

(5) فِي هذه الكُلِّيَةِ مائةُ طالبٍ من باكستان و مائةُ طالبٍ من إنْدُوْنِيْسِيَا۔

(۱۰)

(1) هٰذا الطالبُ ذكيٌّ۔ (2) إنّ السَّاعَةَ بِمَائَةِ رُوْبِيَّةٍ۔ (3) إنّ المدرسَ متزوّجٌ۔ (4)زيدٌ عَزَبٌ۔

(5) هٰؤلاءِ الطّالِبَاتُ ذواتُ خُلُقٍ۔ (6) عِندَ الرَّجُلِ ألفُ دولارٍ۔ (7) لعلّ الكتَابَ غالٍ۔

3.7 سبق نمبر 2-اصل متن

هشام : السَّلَامُ عليكُمْ ورحمةُ اللهِ و بَرَكَاتُهٗ۔

بلال : و عليكم السلامُ ورحمةُ اللهِ و بَرَكَاتُهٗ۔... كيف حالُک يا أخِيْ؟ مَن الأَخُ؟

هشام : أنا مُهَنْدِسٌ جديدٌ، اسْمِيْ هِشَامٌ، أنا من الولاياتِ المُتَّحِدَةِ۔

بلال : أهلاً و سَهْلاً و مَرْحَبًا بِک يا أخِيْ۔ أنا مَسْرورٌ بلِقائِکَ۔ أنا زميلک، اسْمِي بلالُ بْنُ حامِدٍ ... أ مِنْ وَاشِنْطُنَ أنتَ يا هِشامُ؟

هشام : لا! أنا لَسْتُ مِنْ واشِنْطُنَ، إنِّيْ من نيُويورک۔

بلال : أ مسلمٌ أبوک يا هشامُ؟

هشام : لا! هو ليسَ بِمُسْلِمٍ۔

بلال : و أمّک، أ مسلمةٌ هي؟

هشام : لا! هي لَيْسَتْ بِمسلمةٍ۔

بلال : أ لک أبنائٌ یا هشامُ؟

هشام : نعم! لي ستةُ أبنائٍ۔

بلال : أطلابٌ هُمْ؟

هشام : لا! مم لَيْسُوْا بطلّابٍ، إنّ بعضَهم تُجَّارٌ و بعضَهُمْ مُهَنْدِسُوْنَ۔

بلال : أ لک بناتٌ۔

هشام : نعم! لي خمسُ بناتٍ۔

بلال : أ متزوّجَاتٌ هنَّ؟

هشام : لا! هن لسْنَ بمتزَوّجَاتٍ۔ إنَّهُنَّ صِغَارٌ۔ بَعْضُهُنَّ في المدرسةِ الإبتِدَائيةِ و بعضُهُنَّ في المدرسةِ المُتوسِّطَة۔

بلال : أ لک إخوةٌ؟

هشام : لا! لَيْسَ لِيْ إخوةٌ ... إنّ لي ثلاثُ أخَوَاتٍ۔

بلال : أمسلماتٌ هنّ؟

هشام : نعم! هنَّ مسلماتٌ، والحمدُ للهِ

3.8 سبق نمبر 2- متن کا ترجمہ

ہشام : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بلال : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ... بھائی آپ کیسے ہیں؟ بھائی آپ کون ہیں؟

ہشام : میں نیا انجینئر ہوں، میرا نام ہشام ہے، میں امریکہ سے ہوں۔

بلال : خوش آمدید، آپ کا استقبال ہے میرے بھائی، میں آپ سے مل کر خوش ہوں، میں آپ کا ساتھی ہوں، میرا نام بلال بن حامد ہے۔ ہشام! کیا آپ واشنگٹن کے رہنے والے ہیں؟

ہشام : نہیں! میں واشنگٹن کا رہنے والا نہیں ہوں، میں نیویارک کا رہنے والا ہوں۔

بلال : ہشام! کیا آپ کے والد مسلمان ہیں؟

ہشام : نہیں! وہ مسلمان نہیں ہیں۔

بلال : اور آپ کی والدہ، کیا وہ مسلمان ہیں؟

ہشام : نہیں! وہ مسلمان نہیں ہیں۔

بلال : ہشام! کیا آپ کو بیٹے ہیں؟

ہشام : ہاں! میرے چھ بیٹے ہیں؟

بلال : کیاوہ سب طالب علم ہیں؟

ہشام : نہیں! وہ سب طالب علم نہیں ہیں۔ان میں سے بعض تاجر ہیں اور بعض انجینئر ہیں۔

بلال : کیاآپ کو بیٹیاں ہیں؟

ہشام : جی ہاں! میری پانچ بیٹیاں ہیں۔

بلال : کیاوہ سب شادی شدہ ہیں؟

ہشام : نہیں! وہ سب شادی شدہ نہیں ہیں۔وہ چھوٹی ہیں۔ان میں سے کچھ پرائمری اسکول میں ہیں اور کچھ سکنڈری اسکول میں ہیں۔

بلال : کیاآپ کے بھائی ہیں؟

ہشام : نہیں! میرے بھائی نہیں ہیں...میری تین بہنیں ہیں۔

بلال : کیاوہ سب مسلمان ہیں؟

ہشام : ہاں! الحمدللہ! وہ سب مسلمان ہیں۔

3.9 سبق نمبر2- متن میں مذکور قواعد کا بیان

گذشتہ سبق میں ہم نے حروف مشبہ بالفعل میں سے إنّ اور لعلّ کے استعمال کا فرق اچھی طرح سمجھ لیا ہے، نیز ہم نے ذو اور أم کے مابین فرق کو بھی جان لیا ہے،اسی طرح مائة اور ألفٌ جو کہ اسمائے عدد میں سے ہیں ان کی تفصیلات سے بھی ہم واقف ہو چکے ہیں۔نیز مذکورہ سبق میں غالٍ اور اس جیسے الفاظ کے استعمال کا طریقہ بھی ہم نے سیکھ لیا ہے۔اب اس سبق یں ہم لیس کے بارے میں ضروری قواعد سیکھیں گے۔

ليسَ نواسخ جمله میں سے ہے اور اس کے معنی(نہیں ہے) جس طرح ہم اردو زبان میں کسی بات کی نفی کے لیے ''نہیں ہے'' کا لفظ استعمال کرتے ہیں اسی طرح عربی میں ليسَ کا استعمال ہوتا ہے۔لیس جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور ''كان و اخوات'' کی طرح اعرابی و معنوی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔لیسَ داخل ہونے کے بعد مبتدا کو ليسَ کا اسم اور خبر کو ليسَ کی خبر کہتے ہیں۔

جیسے: الكتابُ جديدٌ کتاب نئی ہے الكتاب،ليسَ بجديد کتاب نئی نہیں ہے

لیس کی خبر پر حرف جر ''ب'' داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے خبر مجرور ہو جاتی ہے جیسا کہ اوپر کی مثال سے ظاہر ہو رہا ہے۔ہم ليسَ کی خبر کو حرفِ جر ''ب'' کے بغیر بھی استعمال کر سکتے ہیں لیکن اس صورت میں اس کی خبر منصوب ہو گی جیسے: ليس الكتابُ جديدًا۔

لیس کی اسناد مختلف ضمیروں کے اعتبار سے :

(1) ليسَ + هُوَ = ليسَ	(2) ليسَ + هيَ = لَيْسَتْ
(3) ليسَ + هم = لَيْسُوْا	(4) ليسَ + هنّ = لسْنَ
(5) ليسَ + أنتَ = لسْتَ	(6) ليسَ + أنتِ = لسْتِ
(7) ليسَ + أنتم = لَسْتُمْ	(8) ليسَ + أنتن = لسْتُنَّ
(9) ليسَ + أنا = لَسْتُ	(10) ليسَ + نحن = لَسْنَا

لیسَ کو جب ہم مختلف صیغوں میں استعمال کریں گے تو اس کی صورتیں مختلف ہوتی جائیں گی۔ چنانچہ واحد مذکر غائب کے لیے لیسَا ستعمال ہو گا۔

جیسے: راشدٌ طالبٌ راشدٌ ليسَ بطالبٍ

راشد طالب علم ہے راشد طالب علم نہیں ہے

جمع مذکر غائب کے لیے لیس کی جگہ "لیسوا" ستعمال کریں گے۔

جیسے: الأولاد صغارٌ الاولادُ ليسوا بصغارٍ

اس مثال میں الأولاد، ولد کی جمع ہے اس لیے ہم نے نفی کے لیے لیسوا جمع استعمال کیا ہے۔

جس طرح اوپر کی مثالوں میں واحد مذکر غائب کے لیے لیسَا اور جمع مذکر غائب کے لیے لیسوا استعمال کیا گیا ہے اسی طرح واحد مؤنث غائب اور جمع مؤنث غائب کے لیے بھی علیحدہ علیحدہ صیغے استعمال ہوں گے۔ مثال کے طور پر:

فاطمة طبيبةٌ فاطمہ ڈاکٹر ہے فاطمة ليست بطبيبةٍ فاطمہ ڈاکٹر نہیں ہے

الفتياتُ متزوّجاتٌ لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ الفتياتُ لسْنَ بمتزوّجاتٍ لڑکیاں شادی شدہ نہیں ہیں

واحد مذکر حاضر کے لیے لَسْتَ اور جمع مذکر حاضر کے لیے لستُم استعمال کیا جائے گا۔

جیسے: أنتَ كبيرٌ أنتَ لستَ بكبيرٍ

تو بڑا ہے تو بڑا نہیں ہے

أنتم طلّاب أنتم لستم بطلّابٍ

تم سب طلبہ ہو تم سب طلبہ نہیں ہو

واحد مؤنث حاضر کے لستِ اور جمع مؤنث حاضر کے لیے لستنَّ استعمال ہو گا جیسے:

أنتِ مُدرِّسةٌ   تو ٹیچر ہے   (أنتِ) لستِ بمدرسةٍ   تو ٹیچر نہیں ہے

أنتنَّ مجتهداتٌ   تم سب محنتی ہو   (أنتنَّ) لستُنَّ بمجتهداتٍ   تم سب محنتی نہیں ہو

واحد متکلم کے لیے لَسْتُ اور جمع متکلم کے لیے لسْنَا استعمال کیا جائے گا۔

جیسے: أَنا مدرِسٌ   میں استاد ہوں   (أنا) لستُ بمدرسٍ   میں استاد نہیں ہوں

نحن طلاب   ہم سب طلبہ ہیں   (نحنُ) لسنا بطلابٍ   ہم سب طلبہ نہیں ہیں۔

لیسَ کی خبر شبہ جملہ کی صورت میں

جملہ اسمیہ مبتدا اور خبر سے تشکیل پاتا ہے، خبر مفرد بھی ہوتی ہے جیسے: الطالب مجتهد، اس مثال میں مجتهد خبر ہے اور وہ مفرد ہے۔ خبر شبہ جملہ بھی ہو سکتی ہے اور یہ اس وقت ہو گی جب وہ جار مجرور یا ظرف پر مشتمل ہو جیسے: خالد في البيت (خالد گھر میں ہے)، الطالب في الفصل (طالب علم کمرۂ جماعت میں ہے) ان دونوں جملوں میں في البيت اور في الفصل خبر ہے جو شبہ جملہ کی صورت میں واقع ہو رہے ہیں۔ اگر لیسَ کی خبر شبہ جملہ ہو تو اس پر حرف جر "ب" داخل نہیں ہو گا۔ جیسے: لستُ منَ اليابانِ، نہ کہ " لستُ بِمِنَ اليابان"۔ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ اگر خبر شبہ جملہ ہو تو خبر پہلے اور مبتدا بعد میں آئے گا۔ جیسے: ليس لي إخوة، اس میں إخوة لیس کا اسم ہے اور " لي"، لیسَ کی خبر ہے۔

حروف مشبہ بالفعل کی خبر بھی اگر شبہ جملہ ہو تو وہ بھی اس کے اسم پر مقدم ہو گی جیسے: إن لي إخوةً اس مثال میں إخوةً چوں کہ إنّ کا اسم ہے اس لیے یہ منصوب ہے اور لي إنّ کی خبر ہے۔

اگر ابن کا لفظ دو ناموں کے درمیان آئے۔ جیسے: حامِدُ بْنُ عباسٍ تو اس صورت میں ابنْ کا ہمزہ نہ لکھا جائے گا نہ پڑھا جائے گا۔ اور اس سے پہلے والے اسم کی تنوین حذف کر دی جائے گی۔

مَنِ الأخ! اس کے معنی: بھائی صاحب کون ہیں۔

ہم اپنے روزمرہ کی زندگی میں بھی اس طرح کے الفاظ کسی اجنبی شخص کے تعارف کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ کسی اجنبی شخص کو دیکھ کر ہم پوچھتے ہیں یہ کون صاحب ہیں۔ چنانچہ عربی زبان میں بھی مَنِ الأخ کے ذریعہ کسی اجنبی شخص سے متعارف ہونے کا اچھا طریقہ ہے۔

نیچے دی گئیں مثالیں غور سے پڑھیے اور "لیس" کا استعمال سمجھیے۔

حامِدٌ طالبٌ : حامدٌ لَيْسَ بطالبٍ   الطُّلَّابُ صِغَارٌ : الطُّلَّابُ لَيْسُوا بصغَارٍ۔

آمِنةُ طبيبة : آمنةُ لَيْسَتْ بطبيبةٍ۔   الفَتَياتُ مُتَزَوِّجَاتٌ : الفَتَيَاتُ لَسْنَ بِمُتَزَوِّجَاتٍ۔

أنتَ كَبِيْرٌ : (أنتَ) لستَ بكبيرٍ۔   أنتم جُدُدٌ : (أنتم) لستمْ بجُدُدٍ۔

أنتِ فقيرةٌ	:	(أنتِ) لسْتِ بفقيرةٍ۔	أنتُنَّ مجتهداتٌ	:	(أنتن) لستُنَّ بمُجْتهِداتٍ۔
أنا مدرسٌ	:	(أنا) لستُ بمُدرّسٍ۔	نحنُ طلابٌ	:	(نحن) لسْنَا بِطُلَّابٍ۔

3.10 سبق نمبر 2-اصل متن پر مبنی مشقیں

(۱) درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

(1) من أين هشام؟ (2) من أي مدينة هو؟ (3) كم أختًا له؟

(۲) درست جملوں کے آگے (√) کا اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگائیے۔

(1) هاشمٌ من واشنطن (2) أخواته مسلمات (3) بناته لَسْنَ بمتزوِّجات

(4) أبناؤه طلاب (5) أمه لَيْسَتْ بمسلمةٍ (6) أبوه مسلمٌ

(۳) درج ذیل جملوں پر "لیس" داخل کیجیے۔

(1) البابُ مُغْلَقٌ .... (2) الماءُ بَارِدٌ ....

(3) هشامٌ مرِيضٌ .... (4) أبي نائمٌ ....

(5) الدرسُ صعبٌ .... (6) المسجدُ قريبٌ ....

(7) الطفلُ جَوْعَانُ ....

(۴) آنے والی دونوں مثالوں کو پڑھیے اور بعد کے جملوں پر "لیس" داخل کیجیے۔

هو تاجرٌ — هو ليس بِتَاجرِ

هُوْ مِنَ اليَابَانِ — هو ليسَ مِن الْيَابَانِ

(1) السَّيارةُ جميلةٌ .... (2) أنا غنيٌّ ....

(3) أنت فقيرٌ .... (4) هي من العراق ....

(5) نحن أذكياءُ .... (6) هو عَزَبٌ ....

(7) المدرّسونَ في الفصولِ .... (8) أنتِ ذكيَّةٌ ....

(9) أنتُمْ كِبَارٌ .... (10) الطالباتُ في المكْتَبَةِ ....

(11) أنتُنَّ طَالِبَاتٌ جُدُدٌ ....

(۵) درج ذیل سوالوں کے جواب "لیس" استعمال کرتے ہوے دیجیے۔

(1) أ مهندسٌ أبُوك؟ .... (2) أ مدرّسةٌ أمك؟ ....

(3) أ طلابٌ إخْوَتُك؟ .... (4) أ ممرّضاتٌ أخواتُك؟ ....

(5) أ مدرّسٌ أنتَ؟ .... (6) أ جُدُدٌ أنتُمْ؟ ....

(7) أ جديدَةٌ سيارتُک؟........................

(۶)آپ آپس میں چند ایسے سوالات کریں جن کے جوابات نفی میں ہوں اور اسکے جواب میں ’’لستُ‘‘ کا استعمال ہو۔

مثلا: (1) أ من أمريكا أنت؟ (2) أ متزوّجٌ أنت؟ (3) أ مريضٌ أنت؟(4) أ مهندسٌ أنتَ؟

(۷)مندرجہ ذیل مثالوں کو پڑھیے اور آنے والے جملوں پر ’’إنّ‘‘ داخل کیجیے۔

لي ثلاثُ أخواتٍ (أصْلُهُ: ثَلَاثُ أَخَواتٍ لي)

إنّ لي ثلاثَ أخواتٍ (أصْلُهُ: إنَّ ثَلَاثَ أَخَواتٍ لي)

(1) في الفصل خَمْسَةُ طلَّابٍ جددٍ۔ (2) لنا مُدَرّسٌ جَيّدٌ۔

(3) في جَيْبِيْ مائةُ ريالٍ۔ (4) في الهند أنهارٌ كثيرةٌ۔

(5) لکَ برقيةٌ في مكتبِ البَرِيْدِ۔ (6) لي ألفُ دولارٍ في المَصْرِفِ۔

3.11 سبق نمبر2-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

(۱)

(1) إنّهُ من الولايات المُتَّحِدَةِ۔ (2) إنّهُ من نيو يورکَ۔ (3) له ثلاثُ أخواتٍ۔

(۲)

(1) غير صحيح (×) (2) صحيح (√) (3) أ - صحيح (√)

(4) - غير صحيح (×) (5) أ - صحيح (√) (6) - غير صحيح (×)

(۳)

(1) البابُ لَيْسَ بمُغلَقٍ۔ (2) الماءُ لَيْسَ ببارِدٍ۔

(3) هِشامٌ ليسَ بمريضٍ۔ (4) أبي لَيْسَ بنَائمٍ۔

(5) الدرسُ لَيْسَ بصَعْبٍ۔ (6) المسجدُ لَيْسَ بقرِيبٍ۔

(7) الطفلُ لَيْسَ بَجَوْعَان۔

(۴)

(1) السيارةُ لَيْسَتْ بجَمِيْلَةٍ۔ (2)(أنا) لَسْتُ بِغَنِيّ۔

(3) (أنتَ) لَسْتَ بفقيرٍ۔ (4) هي لَيْسَتْ من العراقِ۔

(5) لَسْنَا بأذْكِيَاءَ۔ (6) هو ليْسَ بِعَزَبٍ۔

(7) المدرسون لَيْسُوْا في الفصول　　(8) (أنتِ)لسْتِ بذكِيَّةٍ۔
(9) (أنتم)لسْتُمْ بكِبَارٍ۔　　(10) الطالباتُ لَسْنَ في المكْتَبَةِ۔
(11) لَسْتُنّ بطَالِبَاتٍ جُدُدٍ۔

(۵)

(1) لَا، هو لَيْسَ بمُهَندسٍ۔　　(2) لَا، هي لَيْسَتْ بمدرّسَةٍ۔
(3) لا، اِخْوَتيْ ليسوْابطلّابٍ۔　　(4) لا، هُنَّ لَسْنَ بِمُمَرِّضَاتٍ۔
(5) لا، أَنَا لَسْتُ بِمدَرِّسٍ۔　　(6) لا، نَحْنُ لَسْنَا بجُدُدٍ۔
(7) لا، هى لَيْسَتْ بجدِيْدَةٍ۔

(۶)

(1) لَا، أنا لَسْتُ من أمريكا۔　　(2) لَا، أنا لَسْتُ بمتزوّجٍ۔
(3) لَا، أنا لَسْتُ بَمَرِيض ۔　　(4) لَا، أنا لَسْتُ بمُهَنْدِسٍ۔

(۷)

(1) إنّ في الفصلِ خمسةَ طلاب جددٍ۔　　(2) إنّ لَنَا مُدَرِّسًا جَيِّدًا۔
(3) إنّ في جيبي مائةَ رِيَالٍ۔　　(4) إنّ في الهندِ أنهارًا كثيرةً۔
(5) إنّ لک برقيةً في مكتبِ الْبَرِيْدِ　　(6) إنّ لِيْ ألفَ دُوْلارٍ في المَصْرِفِ۔

3.12 اکتسابی نتائج

اس اکائی میں ہم نے درج ذیل نکات سیکھے:

- عربی زبان میں کلمہ اس لفظ کو کہتے ہیں جو کسی معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو، کلمہ کی تین قسمیں ہیں: (1) اسم (2) فعل (3) حرف۔
- کسی شخص یا چیز یا جگہ کو اسم کہتے ہیں۔ جیسے: مسلمٌ، کتابٌ، خالد، حیدرآباد۔ وہ کلمہ جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو اور اس میں تینوں زمانے میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جائے تو وہ فعل ہے۔ جیسے: أکل، قرأ، کتب وغیرہ وہ کلمہ جو اپنا معنی واضح کرنے کے لیے دوسرے کلمہ کا محتاج ہو وہ حرف ہے۔ جیسے: من، الی، فی
- جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: مذکر۔ مؤنث عام و خاص ہونے کے اعتبار سے بھی اسم کی دو قسمیں ہیں: معرفہ۔ نکرہ اگر جملہ کی ابتدا اسم سے ہو تو وہ جملہ اسمیہ ہے اور اگر جملہ کی ابتدا فعل سے ہو تو وہ جملہ فعلیہ ہے۔
- إنّ اور لعلّ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہیں، یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

- ذو کے معنیٰ آتے ہیں (والا)، یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اور اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ جیسے: ذومالٍ: مال والا (مالدار)

- أم: أم دو یا زیادہ چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے یا ان میں برابری ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کے معنیٰ ہیں "یا"۔ یہ صرف جملہ استفہامیہ میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: أمدرسٌ أنتَ أم طالبٌ : تم استاد ہو یا طالب علم

- عربی زبان میں مائۃ (سو) کے لیے استعمال ہوتا ہے اور ألفٌ ہزار کے لیے۔ یہ حروف اسمائے عدد ہیں جو اشیا کی تعداد کو ظاہر کرتے ہیں۔ اشیا کی تعداد ظاہر کرنے والے عدد کو عدد اصلی کہتے ہیں۔

- عدد اصلی کو مندرجہ ذیل گروپ میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا۔ مفردات، مرکبات، عقود، معطوفات

  مفرد: ایک سے لے کر دس تک، ایک سو اور ایک ہزار یہ اعداد ایک لفظ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے مفرد کہلاتے ہیں۔

  مرکب: گیارہ سے لے کر انیس تک یہ اعداد دو لفظوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے مرکب کہلاتے ہیں۔

  عقود: اس سے مراد دہائیاں ہیں۔ جیسے: بیس، تیس، چالیس، پچاس، ساٹھ، ستر، اسی، نوے

  معطوفات: عقود کے علاوہ اکیس سے لے کر ننانوے تک عدد کو معطوف کہتے ہیں۔

- عربی زبان میں کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جس کے اخیر میں 'ی' آتی ہے جسکی وجہ سے اس کے املا میں کچھ تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ جیسے: لفظ غالٍ جو بظاہر مکسور دکھائی دے رہا ہے دراصل مضموم ہے اس کی اصل غاليٌ ہے۔

- 'لیسَ' نواسخ جملہ میں سے ہے اور یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر کان و اخوات کی طرح اعرابی و معنوی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ لیسَ جب جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے تو مبتدا کو لیسَ کا اسم اور خبر کو لیسَ کی خبر کہتے ہیں۔ جیسے: الکتاب جدیدٌ (کتاب نئی ہے)، الکتاب لیس بجدیدٍ (کتاب نئی نہیں ہے)۔ 'لیس' کی خبر پر حرفِ جر (ب) داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے خبر مجرور ہو جاتی ہے۔

- لیس کی خبر کو حرفِ جر (ب) کے بغیر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے، لیکن اس صورت میں خبر منصوب ہو گی۔ اگر لیسَ کی خبر شبہ جملہ ہو تو اس پر حرفِ جر (ب) داخل نہیں ہو گا۔ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ اگر خبر شبہ جملہ ہو تو خبر پہلے اور مبتدا بعد میں آئے گا۔ جیسے: لِيْ إخوة، اس جملہ کو لیسَ کے ساتھ اس طرح ادا کریں گے۔ لیس لي "إخوةٌ" اس مثال میں اخوة لیس کا اسم ہے اور 'لي' لیس کی خبر ہے۔

- اگر ابن کا لفظ دو اسموں کے درمیان آئے تو اس صورت میں ابن کا ہمزہ نہ لکھا جائے گا نہ پڑھا جائے گا، اور اس سے پہلے والے اسم کی تنوین بھی حذف کر دی جائے گی۔

3.13 نمونہ امتحانی سوالات

3.13.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے۔ 1) إن ________ مزدحم۔ 2) ________ الجوال ثمين
2. 'بے شک اللہ ہر شئے پر قادر ہے' اس کا عربی میں ترجمہ کیجیے۔
3. حروف مشبہ بالفعل کو مختلف ضمائر کے ساتھ ملا کر لکھیے۔

1) لعل + أنتما 2) إنّ + نحن 3) أن + أنتِ 4) لعل + أنا 5) إنّ + هو

4. نیچے دیئے گئے جملوں پر اعراب لگائیے اور ترجمہ کیجیے۔

1) إن جامعة مولانا آزاد جامعة مركز ية۔ 2) لعل الطلابَ يعلمُونَ أهمية الدراسة

5. مندرجہ ذیل جملوں پر ''إن'' داخل کرتے ہوئے ترجمہ کیجیے۔ 1) للجامعة قاعة كبيرة۔ 2) في المصنع عمال
6. مندرجہ ذیل جملوں پر ''لیس'' داخل کیجیے۔ (1) السَّيارةُ جميلةٌ .... (2) أنا غنيٌّ ....
7. اگر 'ابن' کا لفظ دو اسموں کے درمیان آئے تو کس طرح پڑھا جائے گا؟
8. لیس کی خبر پر 'ب' داخل ہو تو اس کا کیا اثر ہوتا ہے؟
9. عقود اور معطوفات سے کیا مراد ہے؟
10. 'ذو' اور 'أم' کی کیا خصوصیات ہیں؟

3.13.2 مختصر جوابی سوالات

1. خالی جگہوں کو پر کیجیے۔

1) لعل ________ سهْلٌ 2) إن ________ غزيرٌ
3) لعل الجامعة ________ 4) إن النظافة ________
5) لعلّ الخبر ________ 6) إن الأسد ________
7) إن ________ سمينة 8) لعلّ ________ معتدل

2. آنے والے سوالوں کے جواب ''لیس'' کا استعمال کرتے ہوئے دیجیے۔

1) أ دراجتک غالية؟ ________ 2) هل نظارتک رخيصة؟ ________
3) هل أختک طالبة؟ ________ 4) أ صديقک مهندسٌ؟ ________
5) هل المعهد بعيد؟ ________

3. تذکیر وتانیث کا خیال کرتے ہوئے ’’لیس ‘‘ کے ذریعہ خالی جگہوں کو پر کیجیے۔

1) ______ الولد ذكيا 2) الشاحنة ______ بممتلئة

3) الطالبتان ______ جديدتين 4) سيارة الإسعاف ______ سريعة

5) ______ الكتاب رخيصا

4. درج ذیل عبارت کا ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے۔

أ مِنْ واشنطن أنتَ يا هشام؟

لا، أنا لستُ من واشنطن، إني من نيويورك، لي ستة أبناء وخمس بنات۔ أنا مسرور بلقائک۔

5. مندرجہ ذیل حروف کو ضمائر کے ساتھ ملائیے۔

1) لعل + أنتما 2) إنّ + نحن 3) أن + أنتِ 4) لعل + أنا 5) إنّ + هو

3.13.3 طویل جوابی سوالات

1. حروف مشبہ بالفعل کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں مثالوں کے ساتھ تحریر کیجیے؟
2. نواسخ جملہ کی تعریف کرتے ہوئے ’’لیس ‘‘کے لفظی و معنوی عمل کو بیان کیجیے اور مثالوں سے وضاحت کیجیے۔
3. ’’ مائة‘‘اور ’’ألف‘‘ کے استعمال کو بتاتے ہوئے اپنی طرف سے دس مثالیں لکھ کر اس کا ترجمہ کیجیے؟

3.14 تجویز کردہ اکتسابی مواد

1. . دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها : (حصہ دوم)ف۔عبدالرحیم
2. جامع الدروس العربیۃ : مصطفی غلاییني
3. آسان عربی گرامر : اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح : علی جارم، مصطفی اَمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں۔

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/MediaID/19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQn

اکائی 4: سبق 3-4

اکائی کے اجزا:

4.0 تمہید

4.1 مقاصد

4.2 سبق نمبر 3-اصل متن

4.3 سبق نمبر 3- متن کا ترجمہ

4.4 سبق نمبر 3- متن میں مذکور قواعد کا بیان

4.5 سبق نمبر 3-اصل متن پر مبنی مشقیں

4.6 سبق نمبر 3-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

4.7 سبق نمبر 4-اصل متن

4.8 سبق نمبر 4- متن کا ترجمہ

4.9 سبق نمبر 4- متن میں مذکور قواعد کا بیان

4.10 سبق نمبر 4-اصل متن پر مبنی مشقیں

4.11 سبق نمبر 4-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

4.12 اکتسابی نتائج

4.13 جدید الفاظ

4.14 نمونہ امتحانی سوالات

4.14.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

4.14.2 مختصر جوابی سوالات

4.14.3 طویل جوابی سوالات

4.15 تجویز کردہ اکتسابی مواد

4.0 تمہید

گذشتہ سبق میں ہم نے یہ پڑھا کہ جملہ اسمیہ کو لیس کے ذریعہ کس طرح نفی میں تبدیل کیا جاتا ہے، معنوی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اعرابی تبدیلی کس طرح سے ہوتی ہے۔لیس کی اسناد هو، هي، هم، هن، أنت، أنا، نحن کی طرف کس طرح ہوگی،اور کسی اجنبی شخص سے تعارف کا شائستہ اسلوب کیا ہو سکتا ہے۔إنّ کی خبر جار مجرور ہونے کی وجہ سے مقدم ہو تو اس صورت میں اعرابی حالت کیا ہوگی اس سے بھی ہم اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں،اب ہم اس سبق میں اسم تفضیل اور عدد معدود سے متعلق بعض ضروری احکام پڑھیں گے۔

اسم تفضیل وہ اسم مشتق ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دو چیزیں ایک خاص صفت میں مشترک ہیں، لیکن ان میں سے ایک دوسرے پر اس صفت میں بڑھی ہوئی ہے۔ جیسے: الشمس أکبر من الأرضِ (سورج زمین سے بڑا ہے)

استعمال کے اعتبار سے اسم تفضیل کی چار حالتیں ہوتی ہیں:

(1) الف لام اور اضافت سے خالی ہو (2) نکرہ کی طرف مضاف ہو

(3) الف لام کے ساتھ معرفہ ہو (4) معرفہ کی طرف مضاف ہو

اس سبق میں مذکورہ احوال میں سے صرف دو حالتوں کا استعمال بتایا گیا ہے۔

(1) الف لام (ال) اور اضافت سے خالی ہو (2) نکرہ کی طرف مضاف ہو

نیز اس سبق میں لکنّ اور کأنّ کے بارے میں بھی مختصراً بحث کرتے ہوئے گیارہ سے انیس تک کی گنتی اور اس کے قواعد کو بیان کیا گیا ہے۔

اس اکائی میں ہم اسم پر مشتمل جملوں کو پڑھ چکے ہیں،اس سبق میں ہم فعل پر مشتمل جملوں کو پڑھیں گے۔ عربی زبان میں جملہ کی دو قسمیں ہیں: (1) جملہ اسمیہ (2) جملہ فعلیہ

جس جملہ کی ابتدا اسم سے ہو وہ جملہ اسمیہ کہلاتا ہے،اور جس جملہ کی ابتدا فعل سے ہو وہ جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔ فعل کی زمانہ کے اعتبار سے تین قسمیں ہوتی ہیں: 1) ماضی 2) مضارع 3) امر

اس اکائی میں ہم فعل ماضی کا استعمال اور اس کی اسناد مختلف ضمائر کی طرف کس طرح کی جاتی ہے،اس کو تفصیل کے ساتھ پڑھیں گے۔

4.1 مقاصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

☆اسم تفضیل کی تعریف اور اس کے مختلف احوال سے واقف ہوں گے۔ اور یہ بھی جان لیں گے کہ اسم تفضیل جب مضاف ہو تو اس کا حکم کیا ہوگا۔

☆لکنّ اور کأنّ کے احکام اور اس کے عمل سے آگاہ ہوں گے۔

☆عربی زبان میں گیارہ سے بیس تک کے عدد کو استعمال کرنے پر قدرت حاصل کرتے ہوئے اس کے اعرابی احوال سے بھی واقفیت حاصل کریں گے۔

☆فعل ماضی سے واقف ہوں گے، وہ اس بات سے بھی واقف ہوں گے کہ فعل ماضی کی اسناد مختلف ضمیروں کی طرف کس طرح کی جاتی ہے۔ فعل ماضی کی نفی کس طرح کی جاتی ہے اس سے بھی واقف ہوں گے

☆عربی زبان میں ''نعم'' اور ''بلی'' جو اثبات کے لیے استعمال ہوتے ہیں ان میں باہمی فرق کو سمجھ پائیں گے۔

☆عربی زبان میں کسی قدر گفتگو کر سکیں گے

4.2 سبق نمبر 3-اصل متن

أحمد : كم طالبًا في فصلِكُم يا عليّ؟

عليّ : في فصلنَا أربعةَ عَشرَ طالبًا۔

أحمد : الطلّابُ في فصلنا أكثرُ۔ فيه تسعةَ عشرَ طالبًا۔ يا عليّ، ما اسمُ الطالبِ الجديدِ الَّذِي جَاء أمْسِ؟

عليّ : اسْمُهُ أسَامَةُ۔

أحمد : هو طويلٌ جدًّا۔ أ ليس كذٰلک؟

عليّ : بلى! هو طويلٌ جدًّا ولكنَّ حَامدًا أطولُ منه۔ إنّه أطولُ طالبٍ في فصلِنا وَمَنْ أطولُ طَالبٍ في فصلِكُم؟

أحمد : أطولُ طالبٍ في فصلنا إبراهيمُ۔

عليّ : أ دفْتَرُکَ هذا يا أحمدُ؟ إنّ خطَّکَ جميلٌ جدًّا۔ ماشاء الله!

أحمد : شُكْرًا يا عليُّ۔ خَطِّيْ جميلٌ وَ خَطُّکَ أجمَلُ۔

عليّ : من هٰذا الفتى الَّذِيْ مَعَکَ يَا أحمدُ؟ كأنّهُ أخُوْکَ۔

أحمد : نَعَمْ! هو أخِيْ الشَّقِيْقُ۔

عليّ : أ أَكْبَرُ مِنْکَ هو أمْ أصْغَرُ؟

أحمد : هُوَ أصغرُ مِنِّيْ۔

عليّ : في أيّ مَهْجَعٍ أَنْتَ يا أخِي؟

أحمد : أنا فِي المَهْجَعِ الْخَامِسِ، وَهُوَ بعيْدٌ جِدًّا عن الْجَامِعَةِ۔

عليّ : أَنَا فِي الْمَهْجَعِ الثَّامِنِ وهو أبعد مِنْ مَهْجَعِكُمْ۔

أحمد : أيّهُمَا أحْسَنُ؟

عليّ : الْمَهْجَعُ الخامِسُ أحسنُ فإنَّ غُرَفَهُ أَوْسَعُ، و نَوَا فِذَهُ أكْبَرُ، وَ مَرَاحِيْضَهُ أنْظَفُ، و السُرُرَ الَّتِيْ فيهِ أجْمَلُ۔

4.3 سبق نمبر3- متن کا ترجمہ

احمد : علی! تمہاری جماعت میں کتنے طلبہ ہیں؟

علی : ہماری جماعت میں چودہ(۱۴)طلبہ ہیں۔

احمد : ہماری جماعت میں طلبہ زیادہ ہیں،اس میں انیس(۱۹) طلبا ہیں، علی! اس نئے طالب علم کا کیا نام ہے جو کل آیا؟

علی : اس کا نام اسامہ ہے۔

احمد : وہ بہت لمبا ہے، کیا ایسا نہیں ہے!؟

بلال : ہاں کیوں نہیں! وہ بہت لمبا ہے، لیکن حامد اس سے بھی زیادہ لمبا ہے، وہ ہماری جماعت کا سب سے طویل القامت طالب علم ہے۔ تمہاری جماعت میں سب سے زیادہ لمبا طالب علم کون ہے؟

احمد : ہماری جماعت میں سب سے لمبا طالب علم ابراہیم ہے۔

علی : احمد! کیا یہ تمہاری نوٹ بک ہے؟ماشاءاللہ! تمہاری تحریر تو بہت خوبصورت ہے!

احمد : شکریہ علی، میری تحریر خوبصورت ہے لیکن تمہاری تحریر زیادہ خوبصورت ہے۔

علی : احمد! یہ کون نوجوان ہے جو تمہارے ساتھ ہے؟ وہ تمہارا بھائی معلوم ہو رہا ہے۔

احمد : ہاں! وہ میرا حقیقی بھائی ہے۔

علی : وہ تم سے بڑا ہے یا چھوٹا ہے؟

احمد : وہ مجھ سے چھوٹا ہے۔

علی : بھائی! تم کس ہاسٹل میں رہتے ہو؟

احمد : میں پانچویں ہاسٹل میں رہتا ہوں، اور وہ یونیورسٹی سے بہت دور ہے۔

علی : میں آٹھویں ہاسٹل میں ہوں اور وہ تمہارے ہاسٹل سے زیادہ دور ہے۔

احمد : دونوں میں سے کونسا (ہاسٹل) سب سے زیادہ اچھا ہے؟

علی : پانچواں ہاسٹل سب سے اچھا ہے کیونکہ اس کے کمرے بہت کشادہ ہیں، اس کی کھڑکیاں بڑی ہیں، اس کے طہارت خانے صاف ستھرے ہیں اور وہ چارپائیاں جو اس میں ہیں بہت خوبصورت ہیں۔

4.4 سبق نمبر 3- متن میں مذکور قواعد کا بیان

اسم تفضیل کی تعریف

اسم تفضیل وہ اسم مشتق ہے جو أفْعَلُ کے وزن پر ہو، اور اس بات پر دلالت کرے کہ دو چیزیں ایک خاص صفت میں مشترک ہیں اور ان میں سے ایک میں وہ صفت دوسرے کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔

جیسے: الشمسُ أكبر من الأرضِ (سورج زمین سے بڑا ہے) اس مثال میں أكبرُ کا لفظ دو چیزوں پر دلالت کر رہا ہے۔

(1) زمین اور سورج کا بڑے ہونے کی صفت میں مشترک ہونا۔ (2) سورج کا زمین پر اس صفت میں زیادہ ہونا۔

مزید مثالیں ملاحظہ کریں:

الفتنة أكبر من القتل (فتنہ قتل سے بڑا ہے) خليلٌ أعلمُ من سعيدٍ (خلیل سعید سے زیادہ جاننے والا ہے)

اسم تفضیل کے احوال

استعمال کے اعتبار سے اسم تفضیل کی چار حالتیں ہوتی ہیں:

(1) اسم تفضیل الف لام اور اضافت سے خالی ہو (2) نکرہ کی طرف مضاف ہو

(3) الف لام کے ساتھ معرفہ ہو (4) معرفہ کی طرف مضاف ہو

اس سبق میں ابتدائی دو حالتوں کا استعمال بتایا گیا ہے، جس کو ہم بیان کر رہے ہیں۔

(1) الف لام اور اضافت سے خالی ہو

اس صورت میں اسم تفضیل کا صیغہ افْعَلُ کے وزن پر آئے گا اور مِن کے ساتھ استعمال ہوگا اور وجوبی طور پر مفرد مذکر ہوگا۔

جیسے: محمدٌ أكبرُ مِن أخيهِ (محمد اپنے بھائی سے بڑا ہے)

فاطمة أفضلُ مِن سعادَ (فاطمہ سعاد سے افضل ہے)

الأولاد أكبرُ مِن أَخَوَاتِهِمْ (لڑکے اپنی بہنوں سے بڑے ہیں)

البنات أكبرمن إخوتهنّ (لڑکیاں اپنے بھائیوں سے بڑی ہیں)

اسی طرح مِن کے بعد اسم کے بجائے ضمیر بھی آجائے تو یہی صورتِ حال ہو گی۔

جیسے: أنتَ أجملُ منّي أنا أصغر منک هم أفصح منّا لسانًا

(2) نکرہ کی طرف مضاف ہو

اس وقت اس کے معنی ہوں گے ''سب سے زیادہ'' اس حالت میں بھی اسم تفضیل وجوبی طور پر مفرد اور مذکر ہوتا ہے اور مِن کے بغیر استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: خالدٌ أفضلُ قائدٍ المعلماتُ أفْضَلُ نِسَاء

فاطمة أفضلُ امْرَأَةٍ هم أَحْسَنُ طُلَّابٍ في الصف

اسم تفضیل کا استعمال

هاشمٌ طويلٌ، و حامدٌ أطْوَلُ مِنْهُ۔

آمنةُ صغيرةٌ، و زينبُ أصْغرُ منها۔

(1) هذا الكتابُ أسهلُ من ذاک۔ (2) هذه السيارةُ أجْمَلُ من تلک۔

(3) حمزةُ أكبرُ مِنّيْ سنًّا۔ (4) هؤلاء الطلابُ أحسنُ من أولئک۔

(5) بيتي أبعدُ عن المدرسةِ من بيتک۔ (6) هو أصغرُ مِنَّا سنًّا۔

(7) خَطِّي أحسنُ من خطِّکَ۔ (8) هذا الشَّارعُ أنظَفُ من ذٰلک۔

(9) اللَّبَنُ أحسنُ من الشأي۔ (10) هذه الساعةُ أرخصُ من تلک۔

لکنّ اور کأنّ کے احوال

پچھلے سبق میں ہم إنَّ اور اس کے گروپ (اخوات) أنّ، لعلّ کے بارے میں پڑھ چکے ہیں، اس سبق میں اسی گروپ کے دو اور حروف کا تعارف کرائیں گے، جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) لکن (لیکن) یہ بھی إنَّ کے اخوات میں سے ہے اور اسی کے جیسا عمل کرتا ہے یعنی اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔

جیسے: زيدٌ مجتهدٌ ولكنّ خالدًا كسلانُ زید محنتی ہے لیکن خالد سست ہے

سيارتي قديمة ولكنها قوية میری کار پرانی ہے لیکن وہ مضبوط ہے۔

الرياضة مفيدة لكنّ الإسراف فيها ضارٌ ورزش مفید ہے لیکن اس میں زیادتی نقصان دہ ہے

كأنّ (گویا) یہ بھی اِنّ کے اخوات میں سے ہے، جن کا مجموعہ حروف مشبہ بالفعل کہلاتا ہے، یہ بھی اِنّ جیسا عمل کرے گا۔

جیسے: كأنّکَ أسدٌ (آپ تو شیر معلوم ہوتے ہیں)

لٰكِنّ هذا الفتى كأنه أخوك (مگر یہ نوجوان تو آپ کا بھائی معلوم ہوتا ہے)

كأنك من الهند (گویا کہ آپ ہندوستان سے ہیں)

11 سے 20 تک کے عدد کا استعمال

اس صورت میں عدد مرکب (دو لفظوں سے مل کر بنا ہوا) ہوگا، اور دونوں پر فتحہ ہوگا اور معدود واحد اور منصوب ہوگا۔

جیسے: أَحَدَ عَشَرَ كوكبًا (گیارہ ستارے) تِسْعَةَ عَشَرَ كتابًا (انیس کتابیں)

سہولت کے لیے ہم اسے چار حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

(الف) اس میں ہم گیارہ (11) اور (12) کے استعمال کو جانیں گے، یہ دونوں اپنے معدود کے مطابق ہوں گے۔ یعنی اگر معدود مذکر ہو تو یہ بھی مذکر اور معدود مؤنث ہو تو یہ بھی مؤنث ہوں گے۔

جیسے: أَحَدَ عَشَرَ طالبًا (گیارہ طالب علم) إحدىٰ عشْرَة طالبةً (گیارہ طالبات)

اثنا عَشَرَ طالبًا (بارہ طالب علم) اثنتا عشْرَة طالبةً (بارہ طالبات)

(ب) تیرہ (13) سے انیس (19) تک کے عدد کا استعمال:

ان میں عدد کا پہلا جزء معدود کے مخالف ہوگا، (تذکیر و تانیث میں) جب کہ دوسرا جزء مطابق ہوگا۔

جیسے: ثَلاثَةَ عشَرَ طالبًا ثلاث عشْرَة طالبةً

مؤنث مذکر مذکر مؤنث

مذکورہ مثال ثلاثة عشر طالبًا میں معدود (طالبًا) چونکہ مذکر ہے اس لیے عدد کا پہلا جز ثلاثة مؤنث ہے اور دوسرا جز عشَرَ مذکر ہے:

جب کہ ثلاث عشْرة طالبةً میں چوں کہ معدود (طالبةً) مؤنث ہے، اس لیے عدد کا پہلا جز ثلاث مذکر ہے اور دوسرا جز عشْرَة مؤنث ہے۔

(ج) یہ اعداد مبنی ہیں یعنی ان کا آخر عامل کے بدلنے سے تبدیل نہیں ہوگا بلکہ ہر حال میں یہ اعداد فتحہ کے ساتھ پڑھے جائیں گے۔ ذیل کی مثالوں سے یہ بات اچھی طرح سمجھی جا سکتی ہے۔

نوٹ: عامل وہ اسما و افعال و حروف ہیں جن کے سبب سے دوسرے اسما و افعال کے آخر میں تبدیلی ہوتی ہے یعنی رفع، نصب اور جر آتا

ہے۔

عندي ثلاثةُ ريالاتٍ	عندي ثَلاثَةَ عَشَرَ ريالًا
أريدُ ثلاثةَ ريالاتٍ	أريدُ ثلاثَةَ عَشَرَ ريالًا
هذا القلمُ بثلاثةِ ريالات	هذا القلم بِثَلاثَةَ عَشَرَ ريالًا

اثنا عشر اور اثنتا عشر میں واقع اثنا عشر اور اثنتا معرب ہیں، حالتِ نصب اور جر میں وہ اثنَيْ اور اثنتي ہو جائیں گے۔

جیسے: عندي اثنا عشر ريالًا (میرے پاس بارہ ریال ہیں)

أُريدُ اثني عشرَ ريالًا (مجھے بارہ ریال چاہیے)

هذا الْكِتَابُ باثني عشرَ ريالاً (یہ کتاب بارہ ریال کی ہے)

نوٹ: اثنا اور اثنتا میں جو ہمزہ ہے وہ ہمزۂ وصل ہے اگر ان سے پہلے کوئی لفظ آجائے تو انہیں لکھا تو جائے گا لیکن پڑھا نہیں جائے گا۔

(د) بیس (20) کے لیے لفظ عشرون استعمال ہوتا ہے

یہ مذکر اور مؤنث دونوں معدود کے لیے یکساں استعمال ہوتا ہے، اس کا معدود بھی واحد اور منصوب ہوگا۔

جیسے: عشرونَ طالبًا عشرون طالبةً

عددِ ذاتی کا استعمال

11۔ أَحَدَ عَشَرَ طَالبًا	12۔ اثْنَا عَشَرَ طَالبًا
13۔ ثلاثةَ عَشَرَ طَالبًا	14 ۔ أَرْبَعَةَ عَشَرَ طَالبًا
15۔ خَمْسَةَ عَشَرَ طَالبًا	16 ۔ سِتَّةَ عَشَرَ طَالبًا
17۔ سَبْعَةَ عَشَرَ طَالبًا	18 ۔ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ طَالبًا
19۔ تِسْعَةَ عَشَرَ طَالبًا	20۔ عِشْرُوْنَ طَالبًا

عدد ترتیبی (Ordinal Numbers)

عربی میں ترتیب کو ظاہر کرنے کے لیے جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں ان میں پہلے نمبر کے لیے لفظ اوّل استعمال ہوتا ہے جب کہ دوسرے سے دسویں تک کے لیے جو الفاظ ہیں وہ فاعلٌ کے وزن پر آتے ہیں۔ جیسے:

ثان دوسرا	ثالثٌ تیسرا	رابعٌ چوتھا	خامسٌ پانچواں	سادسٌ چھٹا

سابع ساتواں	ثامن آٹھواں	تاسع نواں	عاشر دسواں

ثانٍ دوسرا: یہ اصل ثانيٌ ہے غالٍ کی طرح اگر اس پر ال داخل ہو تو وہ الثاني ہو جائے گا۔ درج ذیل مثالیں پڑھیے۔

عددِ وصفی/ترتیبی کا استعمال

(1) الدرسُ الأَوَّلُ	(2) الدرسُ الثانِي	(3)الدرسُ الثالث	(4) الدرسُ الرَّابِعُ	(5) الدرسُ الخَامِسُ
(6) الدرسُ السَّادِسُ	(7) الدرسُ السَّابِعُ	(8) الدرسُ الثامِنُ	(9) الدرسُ التاسعُ	(10) الدرسُ العَاشِرُ

الأَوَّلُ (مذكر)	الطالبُ الْأَوَّلُ	الأُوْلٰى (مؤنث)	الطَّالِبَةُ الْأُوْلٰى

4.5 سبق نمبر 3- اصل متن پر مبنی مشقیں

(۱) درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

(1) كم طالبا في فصل أحمد؟ (2) كم طالبا في فصل عليّ؟

(3) مَن أطول طالب في فصل أحمد؟ (4) ومن أطول طالب في فصل عليّ؟

(۲) درست جملوں کے آگے (√) کا اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگائیے۔

(1) الطالب الجديد الذي جاء أمسِ اسْمه أسامة (2) حامد في فصل أحمد۔

(3) المهجع الثامن غُرَفَه أوسع (4) المهجع الثامن أبعدُ من المهجع الخامس۔

(۳) درج ذیل کلمات کو اسم تفضیل کا استعمال کرتے ہوئے جملہ بنائیے۔

(1) هاشم/ طويل / عثمان .... (2) القاهرة / كبير / الرياض ....

(3) هذا الفندق / نظيف / ذاك .... (4) اللغة العربية / سهل / اللغة الفرنسية ....

(5) أنا / كبير / هو .... (6) هو / صغير / أنت ....

(7) الرجال / كثير / النساء .... (8) أنت / حسن / أنا ....

(9) الموز / رخيص / العِنَبُ .... (10) الشمس / بعيد / القمر ....

(۴) آنے والی مثالیں پڑھیے اور اسم تفضیل کا استعمال کرتے ہوئے مندرجہ ذیل جملوں کو اسی طرز پر تبدیل کیجیے۔

(أ) محمدٌ طالبٌ حسنٌ۔ محمدٌ أَحْسَنُ طالبٍ في الفصل۔

(ب) هذا بيتٌ جميلٌ۔ هذا أجملُ بيتٍ في الشّارِع۔

(ج) آمنةُ طالبةٌ صغيرةٌ۔ آمنةُ أصغرُ طالبةٍ في المدرسَة۔

1- هذه غرفة صغيرة............................... في بيتنا- 2- بلالٌجارٌ حَسَنٌ .... في حَيِّنَا-

3- ياسر رجل فقير .... في قَرْيَتِنَا- 4- هذه ساعة رخيصة .... في السوق-

5- هذا درس سهل .... في الكتاب- 6- الدُكتُورُ زكريًا طبيبٌ شَهِيْرٌ .... في بَلَدِنا-

7- الأَزْهَرُ جامعةٌ قديمةٌ .... في العالم-8- الأستاذ نُعْمَانُ مدرِّسٌ حسنٌ .... في المدرسة-

9- ذٰلک درسٌ صَعْبٌ .... في الكتاب- 10- هذا فصل واسع .... في الكلِّيَّةِ-

(۵)مندرجہ ذیل مثالیں پڑھیے اورآنے والے جملوں کو"لکن" کے ذریعہ جوڑیے یہ واضح رہے کہ "لکنّ"إنّ کے اخوات میں سے ہے۔

(أ) الطلابُ كثيرٌ- الفصلُ صغيرٌ- ← الطّلابُ كثيرٌ لكنَّ الفصلَ صغيرٌ-

(ب) حامدٌ مجتهدٌ- صديقُهُ كسلانُ- ← حامد مجتهد لكنّ صديقَه كسلانُ

(1) محمد طويل- حامد فقير- .... (2) آمنةُ مجتهدةٌ- أختها كسْلٰى- ....

(3) هذا الدرس طويل- هو سهل.............. (4) سيّارتي قديمة- هى قويَّة- ....

(5) أخي متزوج- أنا عَزَبٌ- .... (6) إبراهيم فقير- عمّه غنيّ جدًا ....

(7) بيتک جميل جدًا- هو صغيرٌ- ....

(۶)آنے والی دونوں مثالوں کو پڑھتے ہوئے بعد کے جملوں پر "كَأنّ" داخل کریں۔

(أ) من هذا الفتى؟ كأَنَّهُ أخوک- (ب) من هذه الطِّفْلَةُ؟ كأَنَّهَا أُخْتُکَ-

(1) هو زميلُک .... (2) هي طبيبةٌ .... (3) هم طلابٌ ....

(4) أنت مريضٌ .... (5) هو مدرّسٌ جديدٌ............ (6) أنتِ أختُ مريم ....

(۷)مندرجہ ذیل جملوں کو پڑھیں اوراس میں استعمال ہونے والے اعداد کو لفظوں میں لکھیں۔

(1) في الفصل 19 طالبًا (2) عندي 15 كتابا باللغة العربية و12 كتابا باللغة الفرنسية

(3) رأى يوسف عليه السلام في المنام 11 كوكبًا (4) عندي 20 ريالاً

(5) كم فُنْدقا في هذا الشارع؟ فيه 13 فندقا- (6) في هذه المدينة 14 مسجدًا-

(7) ثَمَنُ هذا الكتاب 17 ريالًا- (8) في هذا الكتاب 20 درسًا-

(9) في السَنَةِ 12 شَهْرًا-

(۸)مندرجہ ذیل اسماکے آگے قوسین میں مذکور عدد کو عدد ترتیبی کے ذریعہ بیان کیجیے۔

(1) اليوم ....(8) (2) في السَّنَةِ ....(4)

(3) الطالب.............(3) (4) الطالبة ....(6)

(5) الدرس ....(10) (6) البيت ....(7)

(7) الصَّفْحَةُ ....(9)　　　(8) الغرفة ....(5)

(9) الجزئ.................(1)　　　(10) الجزء ....(2)

(۹) *طلبہ اپنے طور پر چند ایسے سوالات بنائیں جو ("أليس كذالک؟) پر مشتمل ہوں، اور پھر اس کا جواب "بلٰی" کے ذریعہ دیں۔*

مثال: سؤال:

(1) أنت من الهند۔ أليس كذالک؟　　　(2) أنت مريض، أليس كذالک؟

جواب:

(1) بلٰی: أنا من الهند۔　　　(2) بلٰی: أنا مريض

(۱۰) *"أيّهما" کا استعمال*

آپ اپنے دو ساتھیوں کی طرف اشارہ کریں اور کہیں: هذان طالبان۔ *أيُّهُمَا أطْوَلُ؟ یہ دونوں طالب علم ہیں۔ (ان دونوں میں سے کون زیادہ لمبا ہے؟) اور دو کتابوں کی۔ طرف اشارہ کر کے کہیں۔* هذان كتابان۔ أيُّهُمَا أجملُ؟ *(یہ دونوں کتابیں ہیں) ان دونوں میں سے کونسی کتاب زیادہ خوبصورت ہے؟) اس طرح آپس میں مزید سوالات کریں۔*

4.6 سبق نمبر 3-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

(۱)

(1) في فصْلِهِ تسعةَ عشرَ طالبًا۔ (2) في فصله أربعةَ عشر طالبًا۔

(3) أطولُ طالبٍ في فصلِه إبراهيمُ۔ (4) أ طولُ طالبٍ في فصلِه حامدٌ۔

(۲)

(1) صحيح (√)　(2) غير صحيح (×)　(3) غير صحيح (×)　(4) صحيح (√)

(۳)

(1) هاشمٌ أ طولُ مِن عثمانَ۔　　　(2) القاهرةُ أكبرُ من الرِّياضِ۔

(3) هذا الْفُنْدُقُ أنْظفُ من ذاک۔　　　(4) اللّغةُ العربيّةُ أسهلُ من اللّغةِ الفَرَنْسِيَّةِ۔

(5) أنا أكبرُ مِنْهُ۔　　　(6) هو أصغرُ مِنْکَ۔

(7) الرّجالُ أكثرُ من النِّساءِ۔　　　(8) أنتَ أحسنُ مِنّي۔

(9) الموزُ أرْخَصُ من العِنَبِ۔　　　(10) الشَّمسُ أ بْعَدُ من القمَرِ۔

(۴)

(1) هذه أصغرُ غُرْفَةٍ في بيتِنَا۔　　　(2) بلالٌ أحسنُ جارٍ في حيِّنا۔

(3) يَاسرٌ أ فْقَرُ رَجُلٍ في قَرْيَتِنَا۔ (4) هذه أرخَصُ سَاعَةٍ في السُّوْقِ۔

(5) هذا أسهلُ درسٍ في الكتاب۔ (6) الدُكْتُورُ زكريا أشهُر طبيب في بَلدنا۔

(7) الأزهرُ أقدمُ جامِعَةٍ في العالم۔ (8) الأستاذ نعمانُ أحسنُ مدرّسٍ في المَدْرَسَةِ۔

(9) ذٰلک أصعبُ درسٍ في الکتاب۔ (10) هذا أوسعُ فَصْلٍ في الكُلِّيَّةِ۔

(۵)

(1) محمدٌ طويلٌ لكنَّ حَامِدًا قصيرٌ۔ (2) آمنةُ مجتهدةٌ لكنَّ أختَها كَسْلٰى۔

(3) هذا الدرسُ طويلٌ لكنَّهُ سهلٌ۔ (4) سَيَّارَتِيْ قديمةٌ لكنَّهَا قويّةٌ۔

(5) أخي متزوجٌ لكنّي عَزَبٌ۔ (6) إبراهيمُ فقير، لكنَّ عمَّه غنِيٌّ جِدًّا۔

(7) بيتُکَ جميلٌ جَدًّا لکنّهُ صغيرٌ۔

(۲)

(1) من هو؟ كأنَّهُ زميلکُ۔ (2) من هي؟ كأنَّهَا طبيبةٌ ۔

(3) من هُمْ؟ كأنَّهُم طلابٌ۔ (4) من أنت؟ كأنَّکَ مريضٌ ٌ۔

(5) من هو؟ كأنَّهُ مدرسٌ جديدٌ۔ (6) من أنتِ؟ كأنكِ أختُ مَرْيَمَ۔

(۷)

(1) في الفصلِ تسعةَ عشرَ طالبًا۔

(2) عندي خمسةَ عشرَ كتابًا باللّغة العربية و اثنا عشركتابا باللّغة الفرنسية۔

(3) رأى يوسف عليه السلام في المنام أحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا۔

(4) عندي عِشْرُوْنَ ريالًا ۔

(5) كم فندقًا في هذا الشارع؟ فيه ثلاثةَ عَشَرَ فندقًا۔

(6) في هذه المدينةِ أربعةَ عَشَرَ مَسْجِدًا۔

(7) ثَمنُ هذا الكتاب سبْعَةَ عشرَ ريالًا ۔

(8) في هذا الكتاب عِشْرُوْنَ درسًا۔

(9) في السنة اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا۔

(۸)

(1) اليومُ الثَّامِنُ۔ (2) في السَّنَة الرَّابِعَةِ۔

(3) الطَّالِبُ الثَّالِثُ۔ (4) الطالِبَةُ السَّادِسَةُ۔

(5) الدَّرْسُ العَاشِرُ۔ (6) البَيْتُ السَّابِعُ۔

(7) الصَّفْحَةُ اَلتَّاسِعَةُ۔ (8) الغُرْفَةُ الْخَامِسَةُ۔

(9) الجُزْئُ الأَوَّلُ۔ (10) الجُزْئُ الثَّانِي۔

4.7 سبق نمبر 4-اصل متن

يوسف	:	السلام عليكم ورحمة الله وبركاته
إبراهيم	:	وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته، أهْلاً وَسَهْلاً ومَرْحَباً بِکَ ياَخَالِيْ۔ کَيْفَ حَالُکَ؟ لعَلَّکَ بِخَيْرٍ.
يوسف	:	الحمدُ لله...أين أَبُوْکَ يا إبْرَاهِيمُ؟
إبراهيم	:	ذَهَبَ إلى السُّوقِ.
يوسف	:	وَأَيْنَ أُمُّکَ ؟
إبراهيم	:	ذَهَبَتْ إلى خَالَتِيْ زينب.
يوسف	:	وَ أَيْنَ إِخوتُکَ؟
إبراهيم	:	ذَهَبُوْا إلى الجَامِعَةِ.
يوسف	:	وَ أَيْنَ أَخَوَاتُکَ؟
إبراهيم	:	ذَهَبْنَ إلى المَدْرَسَةِ .
يوسف	:	أَمَا ذَهَبْتَ إلى المَدْرَسَةِ اليَوْمَ؟
إبراهيم	:	بلى! ذَهَبْتُ وَ رجَعْتُ بَعْدَ الْحِصَّةِ الأُوْلَى .
يوسف	:	لِمَاذَا رَجَعْتَ؟
إبراهيم	:	رَجَعْتُ لأَنَّنِيْ مَرِيْض۔
يوسف	:	لَا بأس... أَذَهَبْتَ إلى الطَّبِيْبِ
إبراهيم	:	نعم ذَهَبْتُ۔

4.8 سبق نمبر 4- متن کا ترجمہ

یوسف	:	السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ
ابراہیم	:	وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ...ماموں جان آپ کا استقبال ہے۔آپ کیسے ہیں ؟امید کہ آپ بخیر ہوں گے
یوسف	:	الحمدللہ...ابراہیم !آپ کے والد کہاں ہیں؟

ابراہیم : وہ بازار گئے ہیں۔

یوسف : اور آپ کی والدہ کہاں ہیں؟

ابراہیم : وہ ہماری خالہ زینب کے پاس گئی ہیں۔

یوسف : تمہارے (سب) بھائی کہاں ہیں؟

ابراہیم : وہ سب یونیورسٹی گئے ہیں۔

یوسف : تمہاری بہنیں کہاں ہیں؟

ابراہیم : وہ (سب) مدرسہ گئیں ہیں۔

یوسف : کیاآج آپ مدرسہ نہیں گئے؟

ابراہیم : کیوں نہیں!! میں گیا تھا مگر پہلے گھنٹے کے بعد واپس آگیا۔

یوسف : آپ کیوں لوٹ آئے؟

ابراہیم : میں اس لیے لوٹ آیا کیوں کہ میں بیمار ہوں۔

یوسف : کوئی بات نہیں! کیاآپ ڈاکٹر کے پاس گئے؟

ابراہیم : ہاں! میں گیا۔

4.9 سبق نمبر 4- متن میں مذکور قواعد کا بیان

مادہ یا حروف اصلیہ

عربی زبان کی یہ خوبی ہے کہ معمولی تبدیلی کے بعد ایک لفظ سے متعدد الفاظ بن جاتے ہیں، جیسے: كَتَبَ سے يَكْتُبُ، كاتِبٌ، مَكْتُوْبٌ ، كِتَابٌ ، مَكْتَبَةٌ، اور اسی طرح علم سے: علوم ،عالم، معلوم، تعليم، معلم، إعلام۔

اوپر دی گئی مثالوں میں اگر آپ غور کریں تو آپ کو سمجھ میں آئے گا کہ تمام کلمات میں کچھ حروف مشترک ہیں جیسے کہ پہلی مثال میں (ک۔ت۔ب) مشترک ہیں۔اسی طرح دوسری مثال میں (ع۔ل۔م) مشترک ہیں، جو تھوڑی بہت تبدیلی کے ساتھ ہر کلمہ میں موجود ہیں۔

ایسے حروف جو کلمات میں مشترک ہوں ان کو حروف اصلیہ یا مادہ کہا جاتا ہے۔ عربی زبان میں مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔

فعل کی تعریف

فعل (Verb) وہ کلمہ ہے جس کے معانی میں کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جائے، اور جس میں تینوں زمانوں (ماضی حال، مستقبل) میں

سے کوئی ایک زمانہ پایا جائے۔ فعل کی تین قسمیں ہیں:(1) ماضی (2) مضارع(3)امر

فعل ماضی کی تعریف

فعل ماضی اس فعل کو کہتے ہیں جو کسی کام کے گزرے ہوئے زمانہ میں ہونے کو بتلائے جیسے: کتب: ''اس نے لکھا''۔

فعل کی مختلف ضمائر کی طرف اسناد

دنیا کی بعض زبانوں میں فعل کی گردان میں ہر صیغے کے ساتھ ہر دفعہ ضمیر بھی مذکور ہوتی ہے۔ مثلاً اردو میں ماضی کی گردان عموماً یوں ہوتی ہے:

وہ گیا۔ وہ گئے۔ تو گیا۔ تم گئے۔ ہم گئے۔ وہ گئی۔ وہ گئیں۔ تو گئی۔ تم گئیں۔ میں گیا۔ میں گئی۔ ہم سب گئیں۔

اور بعض افعال کی گردان اس طرح ہوتی ہے کہ مذکر مؤنث یکساں رہتا ہے۔ مثلاً: اس نے مارا۔ انہوں نے مارا۔ تو نے مارا۔ تم نے مارا۔ میں نے مارا۔ ہم نے مارا۔

جب کہ بعض زبانوں میں گردان کے ہر صیغے کے ساتھ بار بار ظاہراً ضمیر نہیں لائی جاتی۔ بلکہ صیغے ہی اس طرح بنائے جاتے ہیں کہ صیغے کو دیکھ کر ہی ضمائر کی پہچان ہو جاتی ہے۔ فعل عموماً تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے، جو کہ حروف اصلیہ کہلاتا ہے۔ان حروف کے ساتھ مختلف ضمیریں جوڑی جاتی ہیں، ضمیروں کو فعل کے ساتھ اس طرح جوڑنے کو اسناد کہتے ہیں۔اس سبق میں مندرجہ ذیل ضمیروں کی طرف فعل ماضی کی اسناد کی گئی ہے۔

ذھب+ھو= ذَھَبَ وہ گیا اس میں فاعل ضمیر مستتر (پوشیدہ) ہے۔یعنی (ھو)

ذھب+ھي= ذَھَبَتْ وہ گئی اس میں فاعل ضمیر مستتر ہے۔یعنی (ھی)

ذھب+ھم=ذھبوا وہ(سب)گئے اس میں فاعل 'ھم'' ہے

واضح رہے کہ جمع کے صیغے میں واو کے بعد لکھا جانے والا الف پڑھا نہیں جائے گا۔

ذھب+ھُنَّ =ذَھَبْنَ وہ سب گئیں اس میں فاعل ''ن'' ہے

ذھب+أَنْتَ =ذَھَبْتَ تو گیا اس میں فاعل ''تَ'' ہے

ذھب+أَنا =ذَھَبْتُ میں گیا اس میں فاعل ''تُ'' ہے

ذَھَبَتْ (وہ گئی) اور ذَھَبْنَ (وہ سب گئیں) یہ دونوں مؤنث غائب کے صیغے ہیں ذَھَبَتْ واحد کے لیے اور ذَھَبْنَ جمع کے لیے۔اسی طرح ذھب ''وہ گیا'' مذکر واحد ماضی کا صیغہ ہے جب کہ ''ذھبوا ''جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے، ان کا استعمال کچھ اس طرح ہو گا:

مذکر:

ا) أين بلال ؟ بلال کہاں ہے؟ ج) ذَهَبَ إلى الجَامِعَةِ وہ یونیورسٹی کو گیا

2)أين بلال وحامد وخالد؟ بلال، حامد اور خالد کہاں ہیں؟ ج) ذهبوا إلى الجامعة وہ سب یونیورسٹی گئے ہیں۔

مؤ نث:

۱)أين فاطمة؟ فاطمہ کہاں ہے؟ ج)ذهبتْ إلى المكتبَةِ وہ لائبریری کو گئی

2)أين فاطمة وخديجة وزينب؟ فاطمه ، خدیجہ اور زینب کہاں ہیں؟ ج)ذهبن إلى الجامعةِ وہ سب یونیورسٹی کو گئیں

فعل ماضی کو منفی میں تبدیل کرنے کا طریقہ

فعل سے پہلے اگر کوئی نفی کے حروف (ادوات نفی) نہ ہو تو وہ فعل مثبت ہو گا، اور اگر اس سے پہلے ادوات نفی مذکور ہو تو فعل منفی ہو گا، ادوات نفی یہ ہیں: ما، لا، لم، لن۔

فعل ماضی کو منفی بنانے کے لیے اس کے شروع میں ''ما'' نافیہ کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے

ذَهَبْتُ إلى الجَامِعَةِ = میں یونیورسٹی گیا سے مَا ذَهَبْتُ إِلَى الْجَامِعَةِ = میں یونیورسٹی نہیں گیا

مزید مثالیں:

مَا خَرَجَ الأُسْتَاذُ مِنَ الْفَصْلِ = استاد جماعت سے نہیں نکلے

مَا نَامَ الْوَلَدُ فِي الصَّفِّ = لڑکا جماعت میں نہیں سویا

مَا نَجَحَ الْمُهْمِلُ = لاپرواہ (طالب علم) کامیاب نہیں ہوا

بلی اور نعم کے درمیان فرق

بلی اور نعم یہ دونوں حروف ایجاب میں سے ہیں، ان کے استعمال میں تھوڑا سا فرق ہے۔

نعم: یہ مطلقاً اثبات کے لیے آتا ہے چاہے سوال مثبت ہو یا منفی، جیسے هَلْ ذَهَبَ خَالِدٌ إِلَى الْجَامِعَةِ ؟ کیا خالد یونیورسٹی گیا؟ اس کا جواب ہو گا: نعم ذَهَبَ خَالِدٌ إِلَى الْجَامِعَةِ

بلی : یہ صرف نفی کے جواب میں آتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ نفی کو ختم کر دیتا ہے جیسے کسی سے پوچھا جائے: اَلَسْتَ بِمُسْلِمٍ؟ کیا آپ مسلمان نہیں ہیں؟

تو اس کا جواب ہو گا : بلی: کیوں نہیں! اسی طرح قرآن میں اللہ کا یہ قول: أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ !!؟ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں!!!؟؟ قَالُوا بَلَى: انہوں نے کہا کیوں نہیں!!!

لِأَنَّ (اس لیے کہ) اور اس کا استعمال

یہ کلمہ دو لفظوں سے مل کر بنا ہے، لِ (لیے) اور اَنَّ (جو کہ) اور یہ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے جس کا اسم منصوب ہوتا ہے اور خبر مرفوع ہوتی ہے جیسے: ذَهَبَ رَاشَدٌ إلى المُسْتَشْفَى لِأَنَّهُ مَرِيْضٌ۔ راشد ہسپتال گیا اس لیے کہ وہ بیمار ہے۔

4.10 سبق نمبر 4- اصل متن پر مبنی مشقیں

(ا) آنے والے سوالوں کے جواب عربی میں دیجیے۔

1) أين ذهب أبوإبراهيم؟ 2) وأين ذهبتْ أُمُّه؟ 3) متى رجع إبراهيم من المدرسة؟

(۲) درست جملوں کے آگے (√) کا اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگائیے۔

1) إبراهيم ابن أخت يوسف 2) يوسف عم إبراهيم

3) أخوات إبراهيم ذهبن إلى المكتبة 4) إخوة إبراهيم ذهبوا إلى الجامعة

5) إبراهيم ما ذهب إلى الطبيب

(۳) ذهب کو مناسب ضمیر کی طرف اسناد کر کے خالی جگہوں کو فعل ذھب سے پر کیجیے۔

1) الأولاد...إلى الملعب 2) الطالبات...إلى المدرسة 3) المدرس...إلى الفصل

4) أنا...إلى المطار 5) أختي...إلى المطبخ 6) أين...أنت

(۴) آنے والے سوالوں کے جوابات نفی میں "ما" کا استعمال کرتے ہوئے دیجیے۔

1) أذهبت إلى المدرسة أمس؟ 2) أذهبتْ أختك إلى المستشفى؟ 3) أرجع أبوك من بغداد؟

(۵) آنے والی مثال پڑھیے، پھر مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات نعم یا بلی کے ذریعہ دیجیے۔

مثال: (1) أَ ذَهَبْتَ إلى المدرسة أمسِ؟ نعم ۔ ذهبْتُ (2) أَ مَا ذَهَبْتَ إلى المدرسة أمسِ؟ بلى ،ذهبتُ

1) أ رجع أبوك من السوق؟ 2) أ ما رجع أبوك من السوق؟

3) أ ذهَبَتْ ليْلى إلى الجامعة؟ 4) أَ مَا ذهب أَخُوْكَ إلى الرياض

(۶) آنے والے جملوں کو درست کیجیے۔

1) أذهبتُ إلى المستشفى يا محمد؟ 2) آمنة وفاطمة وزينب رجعوا من الجامعة

3) زملائي ذهب إلى مكة 4) أنا رَجَعْتَ من الرياض أمس

5)مريم وبناتها ذهبَتْ إلى جدّة　　　6) أمی قال:أنا مريض

(لأنّ) کا مختلف ضمائر کی طرف اسناد اور اس کا استعمال:

(لأنّ)=لِ+أنّ وأنّ من أخوات (إنّ)

لأن+هو = لأنه اس لیے کہ وہ (مذکر واحد غائب)

لأن+هي = لأنها اس لیے کہ وہ (مؤنث واحد غائب)

لأن+أنتَ= لأنکَ اس لیے کہ تو (مذکر واحد حاضر)

4.11 سبق نمبر 4-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

(۱)

1)ذهب أبو إبراهيم إلى السوق　　　2) ذهبت أمه إلى خالته زينب

3) رجع إبراهيم من المدرسة بعد الحصة الأولى

(۲)

1) صحيح (√)　　2)غير صحيح (×)　　3) غير صحيح (×)

4)صحيح (√)　　5) غيرصحيح (×)

(۳)

1) ذهبوا　2) ذَهَبْنَ　3) ذَهَبَ　4) ذَهَبْتُ　5)ذَهَبَتْ　6) ذَهَبْتَ

(۴)

1) مَا ذهبتُ إلى المدرسةِ أمسِ ۔　2)مَا رَجَعَ أبي من بغداد ۔　3) مَا ذَهَبتْ أُخْتِيْ إلى المستشفى ۔

(۵)

1) نَعَمْ ،رَجَعَ أَبِي مِنَ السوق ۔　　　2) بَلَى ،رَجَعَ أَبِي مِنَ السُّوْقِ ۔

3) نعم ،ذَهَبتْ لَيْلَى إِلى الجَامِعَةِ ۔　　　4) بَلَى، ذَهَبَ أَخِيْ إِلى الرِيَاضِ ۔

(۶)

1) أذهبْتَ إلى المستشفى يا محمدُ ؟　　　2) آمنة وفاطمة وزينب رَجَعْنَ من الجامعة

3) زملائي ذهبوا إلى مكة　　　4) أنا رَجَعْتُ من الرياض أمس

5) مريمُ وَبَنَاتُها ذَهَبْنَ إلى جدّة　　　6) أُمِّيْ قَالَتْ : أنا مَرِيْضَة

4.12 اکتسابی نتائج

اس اکائی میں آپ نے درج ذیل نکات سیکھے :

- عربی زبان میں جملہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ جملہ اگر اسم سے شروع ہو تو اسے جملہ اسمیہ کہا جاتا ہے اور اگر جملہ کی ابتدا کسی فعل سے ہو تو اسے جملہ فعلیہ کہا جاتا ہے۔ فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی آپ دے اور اس میں تینوں زمانے : ماضی، حال یا مستقبل میں سے کوئی زمانہ پایا جائے۔ اگر گزرے ہوئے زمانے کی بات ہو رہی ہو تو وہ ماضی کہلائے گا۔
- عربی میں فعل ماضی عموماً تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے، اردو زبان کے برخلاف عربی میں ضمائر کو الگ سے ذکر نہیں کیا جاتا بلکہ صیغے کی بناوٹ ہی ایسے کی جاتی ہے کہ ضمیر اس کے اندر پوشیدہ ہو جائے اور علامت کے ذریعہ پتہ چل جائے کہ وہ کون سا صیغہ ہے۔ اسی طرح اگر فعل ماضی کو منفی کرنا ہو تو اس کے شروع میں "ما" نافیہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔
- اس سبق میں حروف اثبات میں بلی اور نعم کے فرق کو بھی ہم نے سمجھا اور مختلف ضمائر کی طرف لأنّ کی اسناد کس طرح کی جاتی ہے اس کو مثالوں کے ذریعہ جانا۔

4.13 جدید الفاظ

سوق: بازار	جامعة: یونیورسٹی	الحصة الأولى: پہلا گھنٹہ	مريض: بیمار
لا بأس: کوئی حرج نہیں	طبيب: ڈاکٹر	عمّ: چچا	مستشفى: ہسپتال
ملعب: کھیل کا میدان	مطار: ایئرپورٹ، ہوائی اڈہ	مطبخ: باورچی خانہ	

4.14 نمونہ امتحانی سوالات

4.14.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. دیے گئے کلمات سے اسم تفضیل پر مشتمل جملے بنایے۔ 1. الحديد/نافع/ذهب 2. السخى /سعيد/بخيل
2. خالی جگہوں کو إن اور لكن کے ذریعہ پر کیجیے۔ 1. .... الكتاب الاستاذ 2. البيت جديد.......الأثاث قديم
3. مندرجہ ذیل جملوں کو عربی میں لکھیے۔ 1. گیارہ کتابیں 2. بیس ملک
4. دیے گئے جملوں کو درست کیجیے۔ 1) أذهبتُ إلى المستشفى يا محمد؟ 2) آمنة وفاطمة وزينب رجعوا من الجامعة
5. ان جملوں کو فعل 'ذهب' کے مناسب اوزان سے مکمل کیجیے۔

1) الأولاد...إلى الملعب 2) الطالبات...إلى المدرسة 3) المدرس...إلى الفصل

4.14.2 مختصر جوابی سوالات

1. آنے والے جملوں پر اعراب لگائیے اور ترجمہ کیجیے۔

أ) أما ذهبت إلى المدرسة اليوم ب) بلى، ذهبت ورجعت من الحصة الأولى

ج) أين إخوتك؟ ذهبوا إلى الجامعة د) رجعتُ لأنني مريض

ه) ذهبت أمي إلى خالتي زينب

2. آنے والے جملوں میں اسم اور فعل کی شناخت کیجیے۔

1- قرأ أحمد كتاباً جميلاً 2- البرتقال مُفيد للانسان

3- نجح طالب في الامتحان 4- جَلَسَ سعيد عَلَى الكُرْسِيّ

5- سرَقَ اللصُّ الحَقيبَة

3. خالی جگہوں کو مناسب فعل ماضی سے پر کریں۔

1) ....محمد الباب 2) خالد............من الفصل

3) أنا...........إلى المستشفى 4)فاطمة...........إلى السوق

5)أخوات زينب.........من الرياض

4. بلی اور نعم کے درمیان کیا فرق ہے؟ مع مثال وضاحت کیجیے۔

5. کان اور لکن کے احکام مع مثال بیان کیجیے۔

4.14.3 طویل جوابی سوالات

1. 11 سے 20 تک کے اعداد کے احوال اور قواعد کا تعارف مع مثال کرائیے

2. اسم تفضیل کا قاعدہ لکھتے ہوئے اس کے احوال مثالوں کے ساتھ لکھیے۔

3. فعل ماضی کی تعریف کیجیے اور اس کو نفی میں کس طرح تبدیل کیا جاتا ہے مثالوں سے واضح کیجیے۔

4.15 تجویز کردہ اکتسابی مواد

---

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها : (حصہ دوم) ف۔ عبدالرحیم

2. جامع الدروس العربية : مصطفی غلایینی

آسان عربی گرامر : اساتذہ قرآن اکیڈمی

اکائی 5: سبق 5-6

اکائی کے اجزا:

5.0 تمہید

5.1 مقاصد

5.2 سبق نمبر 5-اصل متن

5.3 سبق نمبر 5- متن کا ترجمہ

5.4 سبق نمبر 5- متن میں مذکور قواعد کا بیان

5.5 سبق نمبر 5-اصل متن پر مبنی مشقیں

5.6 سبق نمبر 5-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

5.7 سبق نمبر 6-اصل متن

5.8 سبق نمبر 6- متن کا ترجمہ

5.9 سبق نمبر 6- متن میں مذکور قواعد کا بیان

5.10 سبق نمبر 6-اصل متن پر مبنی مشقیں

5.11 سبق نمبر 6-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

5.12 اکتسابی نتائج

5.13 نمونہ کے امتحانی سوالات

5.13.1 معروضی جواب کے حامل سوالات

5.13.2 مختصر جواب کے حامل سوالات

5.13.3 طویل جواب کے حامل سوالات

5.14 تجویز کردہ اکتسابی مواد

5.0 تمہید

گزشتہ سبق نمبر (3اور4) میں ہم نے فعل ماضی کے بارے میں پڑھااور جانا کہ اس کی اسناد مختلف ضمیروں کی طرف کس طرح کی جاتی ہے،اسی طرح ہم نے اب تک کی مثالوں سے یہ سمجھ لیا کہ جملہ چاہے اسمیہ ہو یافعلیہ وہ دواجزاپر مشتمل ہوتاہے،جملہ اسمیہ مبتداوخبر سے مکمل ہوتاہے جب کہ جملہ فعلیہ فعل اور فاعل سے تشکیل پاتاہے۔

عربی زبان میں اگر فاعل فعل سے پہلے آجائے تو وہ جملہ؛جملہ اسمیہ کہلاتاہے،لیکن اگر فاعل فعل کے بعد آئے تواس صورت میں فعل کو استعمال کرنے میں چند تفصیلات ہیں جس پر ہم اس اکائی میں روشنی ڈالیں گے،اسی طرح ہم اس اکائی میں فعل فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کی تفصیلات بھی پیش کریں گے۔

اس اکائی میں ہم نے فعل ماضی کو مختلف ضمائر کے ساتھ استعمال کرنا سیکھا تھااسی سلسلہ کوآگے بڑھاتے ہوئے ہم دیکھیں گے کہ واحد مؤنث مخاطب ضمیر کے ساتھ فعل ماضی کے استعمال کی کیاصورت ہوسکتی ہے۔

نیز ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ وہ کون کون سے اماکن ہیں جہاں پر 'أنّ' ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ استعمال ہوتاہے،اور وہ کونسی جگہیں ہیں جس کے بعد' إنّ'ہمزہ کے زیر کے ساتھ استعمال ہوتاہے۔

5.1 مقاصد

اس اکائی کوپڑھنے کے بعد آپ:

☆ فعل ماضی کی مختلف شکلوں کے استعمال پر قادر ہوں گے،فعل لازم اور فعل متعدی سے آگاہ ہوں گے۔

☆ فاعل کے اسم ظاہر ہونے کی صورت میں اس کے احکامات سے واقف ہوں گے۔

☆ مفعول بہ کو جانیں گے اور اس کے استعمال پر قادر ہوسکیں گے۔

☆ تنوین کے بعد ہمزہ کوملانے کی کیاصورت ہوگی اس سے بھی واقف ہوں گے۔

☆فعل ماضی کے صیغے کوواحد مؤنث مخاطب ضمیر (أنتِ) کے ساتھ استعمال کرنے کو جان لیں گے۔

☆وہ یہ بھی سیکھ لیں گے کہ 11 سے20تک کے معدود مؤنث ہوں توعدد کے استعمال کی کیاصورت ہوگی۔

☆إنّ اور أنّ کے اماکن استعمال سے واقف ہوں گے۔

☆نیز ''ھاتِ'' (لاؤ)اسم فعل کو مختلف ضمیروں کے ساتھ استعمال پر قدرت حاصل کرسکیں گے۔

5.2 سبق نمبر 5-اصل متن

المدرّس : مَنْ فَتَحَ بَابَ الْفَصْلِ؟

حامدٌ : اَنَا فَتَحْتُهُ ۔

المدرس : وَمَنْ فَتَحَ الْنَّوَافِذَ ؟

علي : اَنَا فَتَحْتُهَا

المدرس : مَنْ كَسَرَ هَذَا الْمُكْتَبَ ؟أَ أَنْتَ كَسَرْتَهُ يَا هَاشِمُ ؟

هاشم : لَا ، إِنّيْ مَا كَسَرْتُهُ ۔

المدرس : أَرَجَعَ زَكَرِيَّا وَ حَمْزَةُ وَ عُثْمَانُ مِنْ مَكَّةَ ؟

حامد : لَا ، مَا رَجَعُوْا ۔

عباس : يَا أُسْتَاذُ! خَرَجَ الطُّلَّابُ الْجُدُدُ وَذَهَبُوْا إِلَى الْمُدِيْرِ ۔

المدرس : أ فَهِمْتَ الدَّرْسَ يَا طَلْحَةُ ؟

طلحة : نَعَمْ ، فَهِمْتُهُ جَيِّدًا ۔

المدرس : أَكَتَبْتَ الْأَجْوِبَةَ يَا فَيْصَلُ ؟

فيصل : لَا ، مَا كَتَبْتُهَا ۔

المدرس : لِمَاذَا ؟

فيصل : لِأَنَّنِيْ مَا فَهِمْتُ الْأَسْئِلَةَ ۔

المدرس : أَحَفِظْتَ سُوْرَةَ الْفَجْرِ يَا اِبْرَاهِيْمُ ؟

إبراهيم : نَعَمْ ، حَفِظْتُهَا ، وَحَفِظْتُ سُوْرَةَ التِّيْنِ أَيْضًا ۔

5.3 سبق نمبر 5- متن کا ترجمہ

استاد : کمرۂ جماعت کا دروازہ کس نے کھولا؟

حامد : اسے میں نے کھولا۔

استاد : اور کھڑکیوں کو کس نے کھولا؟

علی : انہیں میں نے کھولا۔

استاد : اس ٹیبل کو کس نے توڑا؟ہاشم !کیاتم نےاسے توڑا؟

ہاشم : نہیں !!میں نےاسے نہیں توڑا۔

استاد : کیازکریا،حمزہ اور عثمان مکہ سے واپس آگئے ؟

حامد : نہیں !وہ لوگ واپس نہیں آئے۔

عباس : استاد محترم !نئے طلبہ باہر نکلے اور پرنسپل صاحب کے پاس گئے۔

استاد : طلحہ !کیاتم نے سبق کو سمجھا؟

طلحہ : ہاں !میں نےاسے اچھی طرح سمجھ لیا۔

استاد : فیصل !کیاتم نے جوابات لکھے ؟

فیصل : نہیں !میں نے انہیں نہیں لکھا۔

استاد : کیوں؟

فیصل : کیوں کہ میں سوالات کو نہیں سمجھا۔

استاد : ابراہیم کیاتم نے سورۂ فجر یاد کیا؟

ابراہیم : ہاں !میں نےاسے یاد کیا،اور سورۂ تین کو بھی یاد کیا۔

5.4 سبق نمبر 5-متن میں مذکور قواعد کا بیان

جملہ فعلیہ کا فاعل

گزشتہ اسباق میں دی گئی مثالوں سے آپ نے سمجھ لیا ہو گا کہ جملہ چاہے اسمیہ ہو یافعلیہ ان کے دو بنیادی ارکان ہوتے ہیں۔جملہ اسمیہ جیسے : الطالب مجتهد۔(طالب علم محنتی ہے) یہ دوارکان سے بنا ہوا ہے: جس میں ایک کو مبتدااور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔اسی طرح جَلَسَ حَامِدُ(حامد بیٹھا) یہ جملہ فعلیہ ہے کیوں اس کی ابتدا فعل سے ہورہی ہے،اس جملہ کے بھی دوارکان ہیں: ایک فعل اور دوسرا فاعل۔

اسی طرح پچھلے سبق میں ہم نے سیکھا کہ فعل ماضی کے صیغوں کی اسناد مختلف ضمائر کی طرف کس طرح کی جاتی ہے، چنانچہ جلس جو فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کو اگر مؤنث کے لیے استعمال کرنا ہو تو اس میں ہم "تْ" ساکنہ کو جوڑتے ہیں، جیسے جَلَسَ سے جَلَسَتْ(وہ بیٹھی)ان دونوں مثالوں میں فاعل ضمیر ہے اور وہ فعل میں پوشیدہ ہے،جو بالترتیب"هو"اور"هي"ہے۔فاعل جس طرح ضمیر کی شکل میں ہوتا ہے اسی طرح ظاہر میں بھی ہوتا ہے جیسے: ضَحِکَ الطِّفْلُ (لڑکا ہنسا)اس مثال میں الطفل فاعل ہے اور ضحک میں الگ سے ضمیر

ماننے کی ضرورت نہیں ہے۔اس سلسلے میں عربی کاایک اہم قاعدہ یہ ہے کہ فاعل جب اسم ظاہر ہوتو جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ واحد ہوگا،پھر چاہے فاعل ایک ہو یاایک سے زائد یعنی تثنیہ یاجمع،اس بات کوآپ نیچے دی گئی مثالوں سے سمجھ سکتے ہیں۔

ذَهَبَ الطَّالِبُ = (طالب علم گیا) ذَهَبَ الطُّلَّابُ = (طلبہ گئے)

دوسری مثال میں ''الطلاب'' گرچہ جمع ہے لیکن وہ اسم ظاہر ہونے کی وجہ سے واحد کے حکم میں ہے اسی لیے اس کا فعل بھی واحد ہے اس قاعدہ کی روسے فعل تو واحد ہی ہوگا لیکن وہ فاعل کی جنس سے مطابقت کرے گا یعنی فاعل اگر مذکر ہوتو فعل بھی مذکر ہوگااور اگر فاعل مؤنث ہوتو فعل بھی مؤنث استعمال ہوگا جیسے :

ذَهَبَتِ الطالبة (طالبہ گئی) ذَهَبَتِ الطالبات (طالبات گئیں)

اسی طرح

قَرَأَتِ الْبِنْتُ = لڑکی پڑھی قَرَأَتِ الْبَنَاتُ= (لڑکیاں پڑھیں)

اس سلسلے میں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ یہ ساری تفصیلات اس وقت ہوں گی جب کہ فعل اپنے فاعل سے پہلے آئے، لیکن اگر فاعل فعل سے پہلے آجائے تو ایسی صورت میں یہ جملہ جملہ اسمیہ کہلائے گااور تب فعل اپنے فاعل کی مطابقت عدداور جنس دونوں میں کرے گا۔ جیسے:

ذهب الطلاب	یہ جملہ فعلیہ ہے	ذهبت الطالبات	یہ جملہ فعلیہ ہے
الطلاب ذهبوا	یہ جملہ اسمیہ ہے	الطالبات ذَهَبْنَ	یہ جملہ اسمیہ ہے

مفعول بہ

عربی زبان میں جو افعال ہوتے ہیں ان میں کچھ ایسے ہوتے ہیں جو فعل اور فاعل سے مل کر اپنی بات کو مکمل کر دیتے ہیں، جیسے جلس الأستاذ(استاد بیٹھے)مرِضَ الولد(لڑکا بیمار ہوا)ایسے فعل کو فعل لازم کہتے ہیں۔دوسری طرف کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول کی بھی ضرورت ہوتی ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے جیسے :قرأ التلميذُ الكتابَ(طالب علم نے کتاب پڑھی)اب اگرہم صرف اتنا کہیں" قرأ التلميذ''تو اس کو سننے کے بعد اس بات کا انتظار رہتا ہے کہ اس نے کیا پڑھا؟لیکن ''الکتاب''کااضافہ کرنے کے بعد پوری بات سمجھ میں آجاتی ہے۔اس جملہ میں قرأ فعل ہے اور التلمیذ اس فعل کا فاعل ہے اور الکتاب مفعول بہ ہے، مفعول بہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کریں۔

أَخَذَ الرَّجُلُ نَصِيْبَهٗ آدمی نے اپنا حصہ لیا۔ فَتَحَ الطَّالِبُ كِتَابَهٗ طالب علم نے اپنی کتاب کو کھولا

صَنَعَ الاِنْسَانُ السَّيَّارَةَ انسان نے کار بنائی اَکَلَ الولدُ التفاحَ۔ لڑکے نے سیب کھایا

مفعول بہ کا اسم ظاہر اور ضمیر کی شکل میں واقع ہونا

جس طرح فاعل ضمیر اور اسم ظاہر ہوتا ہے اسی طرح مفعول بہ بھی اسم ظاہر اور ضمیر کی شکل میں آسکتا ہے جیسے: أَعْجَبَنِيْ الْقَلَمُ (مجھے قلم بہت پسند آیا) نَصَحَنِيْ أَبِيْ (میرے والد نے مجھے نصیحت کی) زَارَہٗ خالدُ نِ الْيَوْمَ (خالد نے آج اس سے ملاقات کی) الشَّجَرُ غَرَسَهٗ الْبُسْتَانِيُّ (درخت کو باغبان نے لگایا)

پہلی مثال میں " ني "جو ضمیر ہے وہ مفعول بہ ہے کیوں کہ اس پر فاعل کا فعل واقع ہو رہا ہے اور " القلم " فاعل ہے، اسی طرح نصحني میں " ني "مفعول بہ ہے جب کہ " أبي " فاعل ہے، اسی طرح آخری کی دو مثالیں ہیں۔

فاعل اور مفعول بہ کا موازنہ

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے

1- قَطَفَ الْغُلَامُ الزهْرَةَ	لڑکے نے پھول توڑا	4- حَمَلَ الْجَمَلُ الْحَطَبَ	اونٹ نے لکڑی اٹھائی
2- حَبَسَ الشُّرْطِيُّ اللِّصَّ	پولیس نے چور کو پکڑا	5- قَرَأَ الطَّالِبُ الْقُرْآنَ	طالب علم نے قرآن پڑھا
3- طَبَخَتِ الْمَرْأَةُ الطَّعَامَ	عورت نے کھانا پکایا	6۔ شَرِبَ الضَّيْفُ الْقَهْوَةَ	مہمان نے کافی پی
7- فَتَحَتْ آمِنَةُ الْبَابَ	آمنہ نے دروازہ کھولا		

اوپر دی گئی مثالوں میں غور کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہونچیں گے کہ:

1۔ فاعل اور مفعول بہ دونوں اسم ہوتے ہیں۔ 2۔ فاعل وہ ہوتا ہے جو کام کو انجام دیتا ہے

3۔ مفعول وہ ہوتا ہے جس پر کام واقع ہوتا ہے۔ 4۔ فاعل کا آخری حرف مرفوع ہوتا ہے

5۔ مفعول کا آخری حرف منصوب ہوتا ہے

تنوین والے اسم کے بعد ہمزۂ وصل آئے تو ملانے کی صورت

اگر تنوین والے اسم کے بعد کوئی ایسا اسم آجائے جو ہمزۂ وصل سے شروع ہوتا ہو تو تنوین کے نون کو کسرہ کے ساتھ پڑھیں گے جیسے: " شَرِبَ حَامِدُ الْمَاءَ " اس مثال کو ہم اس طرح پڑھیں گے " شَرِبَ حَامِدُ نِ الْمَاءَ " (حامد نے پانی پیا) کیوں کہ جب دو ساکن ملتے ہیں تو پہلے والے ساکن کو ملانے کی صورت میں کسرہ دے دیا جاتا ہے۔ اس کی کچھ اور مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

سَمِعَ بِلَالُ اِبْنَهٗ ← سَمِعَ بِلَالُ نِ ابْنَهٗ   جَزَائَ الْحُسْنَى ← جَزَائَ نِ الْحُسْنَى

عَادًا الأُوْلَى ← عَادَا نِ الأُوْلَى   لَهْوًا انْفَضُوْا ← لَهْوَا نِ انْفَضُّوْا

نوٹ: فعل ماضی میں عام طور سے تین حروف ہوتے ہیں ان میں سے پہلا اور آخری حرف ہمیشہ مفتوح رہتا ہے جب کہ درمیانی حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے تو کبھی مکسور جیسے: ذَهَبَ ، دَخَلَ ، خَرَجَ ، فَهِمَ ، سَمِعَ ، شَرِبَ

5.5 سبق نمبر 5-اصل متن پر مبنی مشقیں

(۱) آنے والے سوالات کے جوابات عربی میں دیجیے۔

1) این ذهب الطلاب الجدد؟   2) أفهم طلحة الدرس؟

3) أي سورة حفظ إبراهيم؟   4) من فتح النوافذ؟

(۲) درست جملوں کے آگے ($\sqrt{}$) کا اور غلط جملوں کے آگے ($\times$) کا نشان لگائیے۔

1) فتح عليُ الفصل   2) مارجع زكريا، وحمزة وعثمان من مكة

3) ماكتب فيصل الأجوبة لانّه مافهم الأسئلة   4) ماكتب فيصل الأجوبة لأنّ قَلَمَهٗ مَكْسُوْرٌ

(۳) آنے والے جملوں میں فاعل اور مفعول بہ کی نشاندہی کیجیے! فاعل کے نیچے ایک لکیر اور مفعول بہ کے نیچے دو لکیریں بنائیے۔ اور دونوں کے اخیر میں اعراب لگائیے۔

1) كَسَرَ الطفل القلم   2) غَسَلَتْ آمنة المنديل   3) أَكَلَ أسامة العنب وأكلت زوجته الموز

4) شَرِبَتِ البقرة الماء   5)حَفِظَ حمزة القرآن   6) ضَرَبَتْ فاطمة بنتها

7)قَتَلَ الرجل الحي بالحجر   8) سَمِعَ بلال الأذان وذهب إلى المسجد

9)كَتَبَ المدرس الدرس على السبورة   10)فَتَحَ البقال الدكان في الساعة الثامنة

(۴) آنے والے جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجیے اور ان پر اعراب لگائیے۔

1) مَنْ فتح..............؟   2)غسلت أختي...........   3)الرجل الحي بالعصا.........

4) يوسف القهوة ....   5) كتب المدرس........ السبورة   6) ....سعاد الخبز

7) قرأت..............   8)أ.............الأذان يا حمزة   9)........التاجر الدكان

10) ....الطلاب من الفصل

(۵)آنے والے تمام کلمات کو مفعول بہ بنائیے اور ان کے اخیر میں اعراب لگائیے۔

1) القرآن.............. 2)التفاح.............. 3) المدرس...........

4) القهوة.............. 5) الباب.............. 6) القميص..............

(۶)آنے والے جملوں میں فعل کو اس طرح پہلے لائیے جیسا کہ مثال میں بتلایا گیا ہے۔

الأَوْلَادُ شَرِبُوْا القَهْوَةَ شَرِبَ الأَوْلَادُ القَهْوَةَ

1) النَّاسُ سَمِعُوْا الأَذَانَ 2)الطُّلَّابُ كَتَبُوْا الأَجْوِبَةَ 3) الطّالِبَاتُ دَخَلْنَ الفَصْلَ

4) المُدَرِّسُوْنَ خَرَجُوْا مِنَ الفُصُوْلِ 5) زُمَلَائِيْ رَجَعُوْا مِنْ مَكَّةَ 6) أَخَوَاتِيْ غَسَلْنَ القُمْصَان

7) التُّجَّارُ فَتَحُوْا الدّكّاكِيْنَ 8) الطَّبِيْبَاتُ ذَهَبْنَ إِلَى الْمُسْتَشْفَى 9) الطُّلَّابُ فَهِمُوْا الدَّرْسَ

(۷)آنے والی مثالوں کو پڑھیے اور قوسین میں دیئے گئے کلمات کی مدد سے ہر جملہ میں موجود دونوں فعلوں کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے۔

مثال 1) خَرَجَ الطُّلَّابُ وَذَهَبُوْا مثال 2) قَرَأَ الطُّلَّابُ وَ كَتَبُوْا مثال3) أَكَلَ النَّاسُ وَشَرِبُوْا

1) دخل/جلس......(الطلاب/الفصل) 2) ضرب/قتل......(الأولاد/الحية)

3) قرأ/فهم......(الطلاب /الدرس) 4)سمع/ذهب......(الناس/الأذان/المسجد)

(۸)آنے والے کلمات کو استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے۔

(أكل۔غسل۔قرأ۔كتب۔ضرب۔قتل۔دخل۔خرج۔حفظ۔شرب۔فهم۔سمع)

دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے:

مَنْ فَتَحَ الْبَابَ؟ أَنَا فَتَحْتُهُ (فَتَحْتُ + هُ)

مَنْ فَتَحَ النَّوَافِذَ؟ أنا فَتَحْتُهَا (فَتَحْتُ + هَا)

5.6 سبق نمبر 5-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

(۱)

1) ذَهَبَ الطُّلَّابُ الْجُدُدُ إِلَى الْمُدِيْرِ 2) نَعَمْ، فَهِمَ طَلْحَةُ الدرسَ

3) حفظ إبراهيمُ سورةَ الفجرِ والتينِ 4)عَلِيٌّ فَتَحَ النَّوَافِذَ

(٢)

1)غير صحيح (×) 2) صحيح (√)

3) صحيح (√) 4)غير صحيح (×)

(٣)

1) كسر الطِّفْلُ الْقَلَمَ الطفل (الفاعل) القلم (مفعول به)

2)غَسَلَتْ آمِنَةُ الْمِنْدِيْلَ آمنة (الفاعل) المنديل(مفعول به)

3) أكل أسامة العنب وأكلت زوجتهُ الموز أسامة وزوجته (الفاعل) العنب والموز (مفعول به)

4)شَرِبَتِ البقرةُ الماء البقرة (الفاعل) الماء (مفعول به)

5) حفِظَ حمزةُ القرآنَ حمزة (الفاعل) القرآن(مفعول به)

6)ضربتْ فاطمةُ بنتَهَا فاطمة (الفاعل) بنت(مفعول به)

7)قتل الرجلُ الحيةَ بالحجرِ الرجل(الفاعل) الحية (مفعول به)

8)سمِعَ بلالٌ الأذانَ وذَهَبإلى المسجد بلال(الفاعل) الأذان(مفعول به)

9)كتب المدرسُ الدرسَ على السبورةِ المدرس(الفاعل) الدرس(مفعول به)

10)فتح البقالُ الدكانَ فى الساعةِ الثامنةِ البقال(الفاعل) الدكان(مفعول به)

(٤)

1)النوافذ 2)القميص 3)قتل 4)شرب 5)الدرس

6)طبخت 7)الكتاب 8)سمِعْتَ 9)فتح 10)خرج

(٥)

1) قرأ أحمد القرآن 2)أكل حامد التفّاح 3)الطلبة كَتَبُوا الدرس

4)شَرِبَ الضيفُ القَهْوَةَ 5) عليّ فَتَحَ البَابَ 6)غسلتْ أختِيْ القَمِيْصَ

(٦)

1) سَمِعَ النَّاسُ الأَذانَ 2) كَتَبَ الطُّلابُ الأَجْوِبَةَ 3)دخَلَتِ الطَّالِبَاتُ الفَصْلَ

4) خَرَجَ الْمُدَرِّسُوْنَ مِنَ الفُصُوْلِ 5)رَجَعَ زُمَلَائِي مِنْ مَكَّةَ 6)غَسَلَتْ أَخَوَاتِيْ الْقُمْصَانَ

7)فَتَحَ التُّجَارُ الدَّكَّاكِيْنَ 8)ذَهَبَتِ الطَّبِيْبَاتُ إِلَى الْمُسْتَشْفَى 9) فَهِمَ الطلابُ الدرسَ

(۷)

1) دخَل الطلابُ الفصلَ وجَلَسُوْا 2)ضرَبَ الأولادُ الحَيَّةَ وَ قَتَلُوْهُ

3)قَرأَ الطلابُ الدرسَ و فهِمُوْهُ 4) سمِعَ النَّاسُ الأَذانَ و ذَهَبُوْا إلى المسْجدِ

(۸)

1)أكل ناصرُ الموزَ 2)غسَلَتْ فاطمةُ المِنْدِيْلَ 3)قرأَ الطّالبُ الدرسَ

4)كتبتِ الطالباتُ القِصَّةَ 5) قتل الرَجلُ الثُّعْبَانَ 6) دخلَ المؤَذِّنُ المسْجِدَ

7) خرَج الأستاذُ من الجامعة 8)حَفِظَتْ عائشةُ سورةَ البقرةِ 9) شرِبْتُ الشّايَ

10) سمعتُ الأذانَ 11)) فهِمَ الطُلابُ الدرسَ

5.7 سبق نمبر 6-اصل متن

الأُمّ : متى رَجَعْتَ مِنَ الْمَدْرَسَةِ يا بُنَيَّ ؟

سعيدٌ : رَجَعْتُ قبلَ نصفِ ساعةٍ

الأم : أين أختُکَ مريمُ ؟ أَمَا رَجَعَتْ؟

سعيد : لا أدري ـأنا ما رَأَيْتُهَا

الأم : ماذا قرأتَ اليومَ ؟

سعيد : قرأتُ اليَوْم درسًا جَدِيْدًا فِيْ الفقهِ

الأم : أَفَهِمْتَهُ ؟

سعيد : نعمْ ، فَهِمْتُه جيّدًا

الأم : أما قَرَأْتَ الْقُرآنَ اليَوْمَ ؟

سعيد : بلٰی ـ قَرَأْتُ سورة الرَّحْمٰنِ وَ حَفِظْتُهَا۔ فَفَرِحَ بِيَ المدرِّسُ كَثيرًا، وقال إِنَّکَ أحسنُ طالبٍ فی الفصْلِ

الأم : ماشاء الله! زادک الله علمًا يا بُنَيَّ

سعيد : أَغسلْتِ قُمْصَانِيْ يا أُمِّيْ ؟

الأم : نعم غسلْتُهَا وكوَيْتُهَا...خُذْ هذا القميصَ۔

سعيد : هاتِ ذاک يا أُمِّيْ۔ذاکَ أَجْمَلُ مِنْ هذا۔(تدْخُلُ مَرْيَمُ)

مريم : السلام عليکم۔کيف حالکِ يا أُمِّيْ ؟ وکيف حَالُکَ يا أَخِيْ ؟

الأم : وعليكم السلام۔ أهْلًا يا بِنْتِيْ۔ مَتَى خَرَجْتِ مِنَ الْمَدْرَسَةِ ؟

مريم : خَرَجْتُ بَعْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ

الأم : أينَ زَمِيْلَاتُکِ آمنةُ وفاطمةُ وسُعَادُ ؟

مريم : أَنَا مَا رَأَيْتُهُنَّ بَعْدَ الصَّلَاةِ

الأم : يا بِنْتِيْ أَخُوْکَ حَفِظَ سورةَ الرحمان۔ أيَّ سورةٍ حَفِظْتِ أنتِ ؟

مريم : أنا حفِظْتُ سورةَ الْحَدِيْدِ ، وَهِيْ أَطْوَلُ مِنْ سورةِ الرحمان۔ وكذلك حفظتُ ستَّ عشْرَةَ آيةً من سورة النبأ۔

الأم : ماشاء الله! إنَّکِ طَالِبَةٌ مجتهدةٌ ۔ أنا مَسْرُوْرةُ بِکِ...أ ذَهَبْتِ إلى المكْتبةِ اليوْمَ ؟

مريم : نعم ۔ ذهبتُ

الأم : ماذا قرأتِ هناکَ ؟

مريم : قرأتُ مجلَةً مِّنْ باكستان اسمها ”الاسلام“۔

الأم : أ باللغة العربيةِ هِيَ ؟

مريم : لا، هی باللغةِ الاِنْکِلِيْزِيَةِ

الأم : أ ذَهَبْتِ إلى المدِيرَةِ ؟

مريم : لا، هِيَ ما جَاءتِ اليوم

الأم : لِمَهْ ؟

مريم : أَظُنُّ أَنَّهَا ذَهَبَتْ إلى مكة

الأم : أَ شَرِبْتِ الشَايَ ؟

مريم : لا ، ماشرِبْتُ

الأم : (للخادِمَةِ) هاتِيْ الشَّايَ يا ليلى

مريم : وهاتِيْ قِطْعَةَ خُبْزٍ أيضًا ياليلى۔أنا جَوْعَى۔

5.8 سبق نمبر 6- متن کا ترجمہ

ماں : میرے پیارے بیٹے تو مدرسہ سے کب واپس ہوا؟

سعید : میں آدھا گھنٹہ قبل واپس ہوا۔

ماں : تمہاری بہن مریم کہاں ہے ؟ کیا وہ ابھی تک نہیں لوٹی ؟

سعید : مجھے پتہ نہیں، میں نے اسے نہیں دیکھا۔

ماں : آج تم نے کیا پڑھا؟

سعید : میں نے آج فقہ کا ایک نیا سبق پڑھا۔

ماں : کیا تم نے اسے سمجھا؟

سعید: : ہاں ! میں نے اسے اچھی طرح سمجھا۔

ماں : کیا تم نے آج قرآن نہیں پڑھا؟

سعید : کیوں نہیں ! میں نے سورئہ رحمان پڑھا اور اس کو یاد کر لیا، جس کی وجہ سے استاد مجھ سے بہت خوش ہوئے اور انہوں نے کہا کہ تم جماعت کے سب سے اچھے طالب علم ہو۔

ماں : ماشاءاللہ ! میرے بیٹے اللہ تمہارے علم میں برکت دے۔

سعید : امی ! کیا آپ نے میرے کرتے دھو دیئے ؟

ماں : ہاں ! یہ قمیص لے لو، میں نے ان کو دھو دیا اور استری بھی کر دیا۔

سعید : امی مجھے وہ (والا) دے دیجیے وہ اس سے زیادہ خوبصورت ہے۔

(مریم داخل ہوتی ہے)

مریم : السلام علیکم، امی آپ کیسی ہیں ؟ اور بھائی تم کیسے ہو ؟

ماں : وعلیکم السلام، بیٹی خوش آمدید، تم مدرسہ سے کب نکلی؟

مریم : میں ظہر کی نماز کے بعد نکلی۔

ماں : تمہاری سہیلیاں آمنہ، فاطمہ اور سعاد کہاں ہیں؟

مریم : میں نے ان کو نماز کے بعد نہیں دیکھا۔

ماں : بیٹی، تمہارے بھائی نے سورۂ رحمان یاد کر لیا، تم نے کونسی سورت یاد کی؟

مریم میں نے سورۂ حدید یاد کی اور وہ سورۂ رحمان سے بڑی سورت ہے۔اور اسی طرح میں نے سورۂ ''نبأ'' کی 16 آیتیں یاد کر لیں۔

ماں : ماشاءاللہ ! یقیناً تم ایک محنتی طالبہ ہو، میں تم سے خوش ہوں، کیا تم آج لائبریری گئیں؟

مریم : ہاں میں گئی۔

ماں : تم نے وہاں کیا پڑھا؟

مریم : میں نے پاکستان سے شائع ہونے والا ایک میگزین پڑھا جس کا نام ''الاسلام'' ہے۔

ماں : کیا وہ میگزین عربی زبان میں ہے۔

مریم : نہیں وہ انگریزی زبان میں ہے۔

ماں : کیا تم صدر معلمہ کے پاس گئی؟

مریم : نہیں! آج وہ نہیں آئیں۔

ماں : کس وجہ سے؟

مریم : میں سمجھتی ہوں کہ وہ مکہ گئیں ہیں۔

ماں : کیا تم نے چائے پی؟

مریم : نہیں، میں نے نہیں پی۔

ماں : (خادمہ سے)، لیلیٰ چائے لاؤ۔

مریم : لیلیٰ ایک روٹی بھی لاؤ، مجھے بھوک لگی ہے۔

5.9 سبق نمبر 6- متن میں مذکور قواعد کا بیان

اس سبق میں ہم فعل ماضی کی اسناد مؤنث مخاطب کی طرف کریں گے، ضرب+تِ=ضَرَبْتِ: تو نے مارا (مؤنث)

3 سے 19 تک معدود مؤنث کا استعمال

سبق نمبر 2 اور 3 میں ہم نے عدد معدود کے بارے میں پڑھا تھا، اور ہم نے وہاں پر یہ جانا تھا کہ 3 سے لیکر 10 تک اور 11 سے لیکر 19 تک عدد اگر مذکر ہو تو اسکے استعمال کی کیا صورت ہو گی، اس اکائی میں ہم جانیں کہ اگر معدود مؤنث ہو تو اسکے استعمال کی صورت ہو گی۔

سبق نمبر 2 میں ہم نے عدد مفرد کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں، اور ہم نے پڑھا تھا کہ "1" اور 2 یعنی واحد واثنان اپنے معدود کی تذکیر وتانیث میں مطابقت کریں گے۔ جیسے: سؤالٌ واحدٌ، بِنْتٌ وَاحِدَةٌ.

اسی طرح 3 سے لیکر 10 تک کے عدد اپنے معدود کے مخالف ہوں گے اور معدود جمع مجرور ہو گا. جیسے:

ثَلَاثَةُ رِجَالٍ تین آدمی ثَلَاثُ بَنَاتٍ تین لڑکیاں أَرْبَعَةُ أولادٍ چار لڑکے أَرْبَعُ بَنَاتٍ چار لڑکیاں

سبق نمبر دو اور تین میں ہم نے یہ بھی جانا تھا کہ عدد اصلی چار نوعیت کا ہوتا ہے: مفرد ات، مرکبات، عقود، معطوفات۔

مرکب عدد 11 سے لیکر 19 تک ہوتا ہے. اور اسکے اعراب کی مندرجہ صورت ہوتی ہے۔

(الف) 11 اور 12 اپنے معدود کے مطابق ہوں گے (تذکیر وتانیث میں) جیسے:

أَحَدَ عَشَرَ طَالِبًا گیارہ طلبہ إِحْدَى عَشْرَةَ طالِبَةً گیارہ طالبات

اثنا عشر طَالِبًا بارہ طلبہ اثنتا عَشْرَةَ طالِبَةً بارہ طالبات

نوٹ: عَشَرَ کے شین پر فتحہ اور عَشْرَةَ کے شین پر سکون ہو گا۔

(ب) 13 سے لیکر 19 تک کے اعداد کا پہلا جز معدود کے مخالف ہو گا اور دوسرا موافق. جیسے:

ثَلَاثَةَ عشرَ طالبًا تیرہ طلبہ ثَلَاثَ عشْرَةَ طَالِبَةً تیرہ طالبات

ثمانيةَ عشر طالبا اٹھارہ طلبہ ثمانيْ عَشْرَةَ طالبةً اٹھارہ طالبات

نوٹ: ثمانيْ کی یا پر سکون ہو گا۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

11- إحدَى عَشْرَةَ طالبةً	12 - اثنتَا عَشْرَةَ طالبةً	13- ثلاثَ عَشْرَةَ طالبةً

14-أربعَ عَشْرَةَ طالبةً	15- خمسَ عَشْرَةَ طالبةً	16 - ستَّ عَشْرَةَ طالبةً
17 - سبعَ عشْرَةَ طالبةً	18- ثمانيْ عَشْرَةَ طالبةً	19-تسعَ عَشْرَةَ طالبةً

أيّ (کونسا)

یہ حرف استفہام ہے جسکے معنی ہے: کونسا، کونسی، یہ عام طور پر مضاف بن کر آتا ہے اور اسکے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے، جیسے: ایُ رَجُلٍ (کونسا آدمی)، أيُ کتابٍ (کونسی کتاب)،ايُ شہرٍ ہذا؟(یہ کونسا مہینہ ہے؟)"أيّ"معرب ہے اور اس پر اعراب کی تینوں حالتیں: رفع، نصب، جر آتی ہیں: جیسے:

أيُ طالبٍ خرَجَ؟ کونسا طالب علم نکلا؟ أيَّ کتابٍ قَرَأْتَ؟ تو نے کونسی کتاب پڑھی؟

بأَيِّ قِطَارٍ ذہبتَ؟ تو کونسی ٹرین سے گیا؟

"أي" پہلی مثال میں مرفوع ہے کیونکہ وہ مبتدا ہے، اور دوسری مثال میں وہ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے جبکہ تیسری مثال میں حرف جر آنے کی وجہ سے مجرور ہے

أنّ اور إنّ کا استعمال

گزشتہ سبق میں ہم إنّ أنّ اور لعل کا استعمال جان چکے کہ یہ حروف حروف مشبه بالفعل کہلاتے ہیں اور یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، یہاں پر ہم إن اور أن کے محل استعمال کے بارے میں مختصر اجانیں گے۔

(الف) أظُنُّ (میں سمجھتا ہوں) اس کلمہ کے بعد أن ہمزہ پر فتحہ کے ساتھ استعمال ہوگا۔ جیسے :

أَظُنُّ أَنَّ خَالِدًا غَائِبٌ میں سمجھتا ہوں کہ خالد موجود نہیں ہے

أظنُّ أنّ الكِتَابَ جَدِيْدٌ میں سمجھتا ہوں کہ کتاب نئی ہے

أظُنُّ أَنَّکَ مُتْعِبٌ میں سمجھتا ہوں کہ آپ تھکے ہوئے ہیں

(ب)"قال "کے بعد إنّ کا استعمال ہوگا. جیسے:

قال: إنّ الأستاذَ حاضرٌ اس نے کہا کہ استاد حاضر ہیں

قال ﷺ : إن الدين يُسْرٌ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دین آسان ہے

لِمَ/لماذا

یہ" لما" یا" لماذا"کا مخفف ہے، یہ دو لفظوں سے ملکر بنا ہے: ل+مَا ،مَا پر اگر حرف جر داخل ہو تو ما کو الف کے ساتھ یا بغیر الف

دونوں صورتوں میں پڑھا جا سکتا ہے۔ اگر یہ لفظ تنہا استعمال ہو تو اس کے ساتھ ''ہ'' جوڑی جاتی ہے جیسے: لِمَہ اس کو ''**هاء السكته**'' کہتے ہے۔

(الف، نون) پر ختم ہونے والے اسما اور ان کا مؤنث اور جمع

عربی میں چند صفات 'الف، نون' کے ساتھ آتی ہیں، ایسی صورت میں ان پر تنوین اور (الف، لام) داخل نہیں ہو گا۔ جیسے:

جَوْعَانُ بھوکا عَطْشَانُ پیاسا غَضْبَانُ غضبناک كَسْلَانُ کاہل

ایسے صفات کی تَانِيثُ (مؤنث) کا صیغہ فَعْلٰی کے وزن پر اور جمع فِعَالٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے:

بِلَالٌ جَوْعَانُ الرِجَالُ جِيَاعٌ آمِنَةُ جَوْعٰى النِسَاءُ جِيَاعٌ

نوٹ: كَسْلَانُ اور كَسْلَى کی جمع كُسَالٰى آتی ہے۔

هَاتِ (دو) اس کی اسناد مخاطب کے ضمائر کی طرف یوں ہو گی۔

1) يا أَحمَدُ هَاتِ 2) يا إِخْوَانُ هَاتُوْا 3) يا زينبُ هَاتِيْ 4) ياأخواتْ هَاتِيْنَ

اس سبق میں ایک جگہ تعبیر استعمال ہوئی ہے: ''فَفَرِحَ بِيَ الْمُدرِّسُ كثيرًا'' تو استاد مجھ سے بہت خوش ہوئے۔ اس مثال میں 'ف' کا ترجمہ ''تو'' اور 'بي' کا ترجمہ ''مجھ سے'' ہو گا۔ اسی طرح:

فَرِحْتُ بِكَ كثيرًا میں تجھ سے بہت خوش ہوا فَرِحُوْا بِنَا وہ سب ہم سے خوش ہوئے

أَفَرِحْتَ بِهِ؟ کیا تو اس سے خوش ہوا؟

نوٹ: ''ذهبت'' چار مختلف طریقوں سے پانچ معنوں میں پڑھا جا سکتا ہے۔

ذَهَبَتْ وہ گئی ذَهَبْتِ تو گئی ذَهَبْتَ تو گیا ذَهَبْتُ میں گیا، میں گئی

5.10 سبق نمبر 6- اصل متن پر مبنی مشقیں

(ا) آنے والے سوالوں کے جواب عربی میں دیجیے۔

1) أي سورة حفِظَ سعيدٌ؟ 2) كم آيةً من سورة النبأ حفِظَتْ مريم؟

3) ما اسم المجلة التي قرأتْهَا مريمُ في المكتبة؟ بأي لغةٍ هيَ؟ 4) منْ ليلى؟

(۲) درست جملوں کے آگے (√) کا اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگائیے۔

1) ما فرِح المدرس بسعيد 2) مريم جوعى 3) خرجتْ مريمُ من المدرسة بعد صلاةِ الظهرِ

4) سورة الرحمن أطول من سورةِ الحديدِ 5) آمنة وفاطمة وسُعاد زَمِيْلَاتُ مريم

(۳) آنے والے سوالوں کے جوابات دیجیے۔ یہ سوالات اصل متن پر مبنی نہیں ہیں۔

1) أ ذهبتَ إلى المدرسة اليوم ؟ 2) متى رجعت من المدرسة ؟

3) أيَّ سورةٍ قرأتَ بَعْدَ صلاة الْفجْرِ ؟ 4) أيَّ سورةٍ حفظْتَ هذا الأسبوعِ ؟

5) أ بِالمَاءِ البَارد غَسَلْتَ وجْهَکَ أَمْ بالمَاءِ الْحَارِّ 6) منْ غَسَلَ قَمِيْصَکَ و مِنْدِيْلَکَ ؟

(۴) آنے والے جملوں میں فاعل کو موٴنث بنایئے اور ضمیر پر اعراب لگایئے۔

1) أ شرِبْتَ الشاي يا حامدُ أ شرِبْتِ الشاي يا سُعادُ؟

2) أ كتبتَ الدرسَ يا عليّ؟ ....؟

3) أ غسلْتَ وجهَکَ يا أخيْ؟ ....؟

4) أيَّ سورةٍ حفِظْتَ يا بُنَيَّ؟ ....؟

5) أ فَهِمْتَ الدَّرْسَ الجَدِيْدَ يا هاشمُ؟ ....؟

6) أينَ ذهَبْتَ بَعْدَ الدَّرْسِ يا أَخِيْ؟ ....؟

(۵) آنے والے جملوں کے تمام افعال میں ضمیر پر اعراب لگایئے اور ضمیر متعین کیجیے۔

1) أنا ذهبت إلى المطار 2) أ ذهبت إلى الملعب يا يوسف؟

3) أختي ذهبت إلى المستشفى 4) أذهبت إلى مكة يا فاطمة؟

(٦) آنے والی مثالوں پر غور کرتے ہوئے نیچے دیئے گئے جوابوں کے سوالات بنایئے

المثال الأول : أ فَهِمْتَ الدرسَ ياعليُّ نعم ، فهِمْتُهُ / لا ، ما فهمتُه

المثالى الثانى: أ مَا فهِمْتَ الدّرسَ يا عليّ؟ بلى ، فهِمْتُه / نعم ، ما فهمتُه

1) .... ؟ نعم ، شرِبْتُ 2) ....؟ نعم ، كتبتُ

3) .... ؟ بلى ، رأيتُهُ 4) ....؟ نعم ، ما قرأتُ هذا الكتاب في بلدي

5).............. ؟ بلى ، سمعتُ الأذان 6) ....؟ لا ، ما ضربتُ هذا الولد

(۷) نیچے دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے اور آنے والے سوالات کے ضمائر استعمال کرتے ہوئے جوابات دیجیے۔

(ہ / هم / ها / هُنَّ)

مثال1) أ رأيت حامداً ؟ نعم ، رأيْتُه

مثال2) أ رأيتِ حامداً وهشاماً وعلياً؟ نعم ، رأيْتُهُمْ

مثال3) أ رأيتِ زينبَ ؟ نعم ، رأيتُهَا

مثال4) أ رأيتِ زينبَ وآمنةَ وسُعادَ ؟ نعم ، رَأَيْتُهُنَّ

1) أ رأَيْتَ الطلابَ الجددَ ؟ ....

2) أ رأيتِ المديرة وأختها وبنتها ؟ ....
3) أ رأيت المدرس ؟ ....
4)أين رأيت أختک مريم ؟ ....
5) أ رأيت سيارة المدير ؟ ....
6) أ ين رأيت الأطباء يا علي ؟ ....
7) متى رأيت المدير يا يونُسُ ؟ ....
8) رأيت آمنة وخديجة وبَرِيْرَةَ ؟ ....

(۸)آنے والی دو مثالوں کو پڑھیے پھر "أنّ " کے ذریعہ دونوں جملوں کو جوڑیے۔ واضح رہے کہ "انّ" حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے۔

مثال 1) هُو مَرِيْضُ — أظُنُّ أَنَّهٗ مَرِيْضُ
مثال 2) المُدَرِّسُ مَا جَاءَ — أظُنُّ أَنَّ الْمُدَرِّسَ مَا جَاءَ
1) أنت طبيب — أظُنُّ...........................
2) هو من اليابان — أظُنُّ...........................
3) هي مريضة — أظُنُّ...........................
4) هم طلاب — أظُنُّ...........................
5) أنتِ جَوْعَى — أظُنُّ...........................
6) المكتبة مفتوحةٌ — أظُنُّ...........................
7) القهوةُ باردةٌ — أظُنُّ...........................
8) محمدٌ ذهب إلى مكة — أظُنُّ...........................
9) فاطمة فی المكتبة — أظُنُّ...........................
10) أنتم مدرِّسون — أظُنُّ....................... .

(۹) مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے اور اسکے بعد والے جملوں میں دیئے گئے نمبرات کو حروف میں لکھیے۔

المثال : 11 : إحدى عَشْرَةَ طَالِبَةً — 16: سِتَّ عَشْرَةَ طَالِبَةً
12: اثْنَتَا عَشْرَةَ طَالِبَةً — 17: سَبْعَ عَشْرَةَ طَالِبَةً
13: ثَلَاثَ عَشْرَةَ طَالِبَةً — 18: ثَمَانِيْ عَشْرَةَ طَالِبَةً
14: أَرْبَعَ عَشْرَةَ طَالِبَةً — 19: تِسْعَ عَشْرَةَ طَالِبَةً

15: خَمْسَ عَشْرَةَ طَالِبَةً   20: عِشْرُوْنَ طَالِبَةً

1) كَمْ سنّک ؟ سنّيْ19سنَةً ....

2) قرأنا 14صفحةً من هذا الكتاب ....

3) فی هذه الحافلة 18راكباً وخلفَهُمْ15راكبةً ....

4) هذا فندق صغير فيه12غرفة فقط ....

5) عثمان له 11ابناً و12بنتاً ....

6) أنا حفظت13سورة ....

7) فی هذا المستشفى19طبيبا و17طبيبة ....

8) قرأنا اليوم18كلمة جديدة ....

9) هذا القلم بـ14روبيةً ....

10) فی هذه العمارة 16شَقَّةً ....

11) فی هذا الفصل20طالبة ....

(۱۰)11سے20تک کے اعداد لکھیے اور نیچے دیے گئے کلمات کو تمیز بنا کر استعمال کیجیے

كتاب - طالبة- دقيقة - يوم - سيارة - رجل - سنة - قرية - طالب

(۱۱)مثال پڑھیے پھر اسی طرز پر خالی جگہیں پر کیجیے۔

مثال:

حامدُ جَوْعَانُ   الطلّابُ جِيَاعٌ

مريم جَوْعَى   الطالباتُ جِيَاعٌ

1) خالد عطشانُ ....

2) إبراهيم شبعانُ ....

3) المُدَرِّسُ غضبانُ ....

4) يوسف كَسْلَانُ ....كُسَالَى

5) .... كسلى ....كُسَالَى

(۱۲)آنے والے اسما کو مجرور اور منصوب کی حالت میں لکھیے۔

كِتَابٌ   كِتَابٍ   كِتَاباً   سَيَّارَةٌ   سَيَّارَةٍ   سَيَّارَةً

حامدٌ   ساعةٌ   خالدٌ   مكواةٌ

بيتٌ   سبورةٌ   رجلٌ   مدرسةٌ

(13) دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے:

لِمَ = لماذا

لِمَ خرجْتَ مِنَ الْفَصْلِ — أ خَرَجْتَ من الفصلِ

نَعَمْ

لِمَهْ

لِمَ ضَرَبْتَ هٰذَا الْوَلَدَ — أ ضَرَبْتَ هذا الْوَلَدَ

نعمْ

لِمَهْ؟

(۱۴) دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے:

هَاتِ يا أحمدُ — هاتُوْا يا إخوانُ

هَاتِيْ يا سُعادُ — هَاتِيْنَ يا أَخَوَات

(۱۵) سورۂ رحمان، سورۂ حدید، سورہ النبأ کی ابتدائی 5 آیات لکھیے۔

5.11 سبق نمبر 6- اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

(۱)

1) حفِظَ سعيدٌ سورةَ الرحمن. 2) حفظتْ مريمُ ست عشرة آية من سورة النبأ.

3) اسمُ الْمَجَلَّةِ التي قَرَأَتْهَا مريمُ هُوَ "الإِسْلَامُ" وَهِيَ باللغةِ الانْكِلِيْزِيَةِ 4) ليلى هي خادمة.

(۲)

1) غير صحيح (×) 2) صحيح (√) 3) صحيح (√)

4) صحيح (√) 5) صحيح (√)

(۳)

1) نعم، ذهبتُ إلى المدرسةِ اليومَ. 2) رجعْتُ من المدرسةِ بعد صلاة العصرِ.

3) قرأتُ سورةَ يس بعْدَ صلاةِ الْفَجْرِ 4) حفظت سورة الفجر هذا الأسبوع.

5) غسلتُ وجْهِيْ بالماءِ البارِدِ. 6) غسلتْ أختيْ قميصي وَ مِنْدِيْلِيْ.

(۴)

1) أ كتبْتِ الدرسَ يا عائشةُ؟ 2) أ غسَلْتِ وجْهَكِ يا أُخْتِيْ؟

3) أيَّ سورةٍ حفِظْتِ يا بنتي؟ 4) أ فهِمْتِ الدرسَ الجَديدَ يا سُعَادُ؟

5) أين ذهبْتِ بعدَ الدرسِ يا أختيْ؟

(٥)

1) ذهبتُ 2)ذَهَبْتَ 3) ذَهَبَتْ 4) ذَهَبْتِ

(٦)

1) أ شَرِبْتَ القهوةَ؟ 2) أكَتبْتَ الدرسَ؟ 3) أ ما رأيتَ خَالِدًا؟

4) أ قرأتَ بذا الكتاب فى بلدك ؟ 5) أ ما سمعتَ الأذانَ؟ 6) أ ضربتَ بَذَا الولدَ؟

(٧)

1) نعم، رأَيْتُهُمْ. 2) نعم، رأَيْتُهُنَّ. 3) نعم، رأيْتُهُ.

4) رأيْتُهَا في المطبخ. 5) نعمْ، رأيتُهَا 6) رأيْتُهُمْ في المستشفى

7) رأيته أَمْسِ 8)نعم، رأَيْتُهُنَّ

(٨)

1) أَظُنُّ أَنَّكَ طبيبٌ 2) أَظُنُّ أَنَّهُ من اليابان

3) أَظُنُّ أَنَّهَا مريضةٌ. 4) أَظُنُّ أَنَّهُمْ طُلّابٌ

5) أَظُنُّ أَنَّكِ جَوْعَى 6) أَظُنُّ أَنَّ الْمَكْتَبَةَ مفتوحةٌ

7) أَظُنُّ أَنَّ القهوةَ بارِدَةٌ 8) أَظُنُّ أَنَّ محمدًا ذَهَبَ إلى مكةَ.

9) أَظُنُّ أَنَّ فاطمةَ في المكتبةِ 10) أَظُنُّ أَنَّكم مدرسونَ

(٩)

1) سِنِّيْ تِسْعَ عَشْرَةَ سنة 2) قرأنا أَرْبَعَ عَشْرَةَ صفحةً من بذا الكتابِ

3) في بذه الحافلة ثَمَانِيَةَ عشرَ راكبًا وخمسَ عَشْرَةَ راكبةً.

4) فيه اثْنَتَا عَشْرَةَ غُرْفَةً 5) عثمان له أَحَدَ عَشَرَ ابنًا واثْنَتَاعَشْرَةَ بِنْتًا

6) أنا حفظْتُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سُوْرَةً 7) فى هذه المستشفى تِسْعَةَ عَشَرَ طبيبًا وسَبْعَ عَشْرَةَ طبيبةً

8) قرأنا اليومَ ثماني عشْرَة كلمةً جَدِيْدَةً 9) بذا القلم بأربعَ عَشْرَةَ روبيةً

10) فى بذه العمارةِ سِتَّ عَشْرَةَ شَقَّةً 11) فى بذا الفصل عِشْرُوْنَ طَالِبًا

(١٠)

1) أحد عشر كتابا 2) اثْنَتَا عَشْرَةَ طالبةً

3) ثلاث عَشْرَةَ دقيقةً — 4) أَرْبَعَةَ عَشَرَ يَوْمًا

5) خمس عَشرةَ سيارةً — 6) ستة عشر رجلًا

7) سبع عشرةَ سنةً — 8) ثماني عشرة قريةً

9) تسعة عشر طالبًا — 10) عِشرون كتابًا

(١١)

1) عائشةُ عَطشى	الطلاب عِطَاشٌ	الطالبات عِطَاشٌ
2)سعادُ شَبْعَى	الطلاب شِبَاعٌ	الطالبات شِبَاعٌ
3) فاطمة غضبى	المدرسون غضاب	المدرسات غِضَابٌ
4) مريم كَسْلَى	الطلاب كُسَالَى	الطالبات كُسالَى

(١٢)

1) حامدٌ	حامدٍ	حامدًا
2) خالدٌ	خالدٍ	خالدًا
3) بيتٌ	بيتٍ	بيتًا
4) رجلٌ	رجلٍ	رجلًا
5) ساعةٌ	ساعةٍ	ساعةً
6) مكواةٌ	مكواةٍ	مكواةً
7) سبورةٌ	سبورةٍ	سبورةً
8) مدرسةٌ	مدرسةٍ	مدرسةً

(١٣)

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ:

اَلرَّحْمٰنُ۔ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ۔ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ۔ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ۔

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ:

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ج وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ ' هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ج وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۔ ' هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ، يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ، وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ، وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ''

سُوْرَةُ النَّبَأ:

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ۔ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۔ الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ۔ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ۔ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ

5.12 اکتسابی نتائج

اس اکائی میں آپ نے درج ذیل نکات سیکھے

- اس اکائی کو پڑھنے کے بعد ہم نے جانا کہ فعل ماضی واحد مؤنث مخاطب کی ضمیر کے ساتھ کس طرح استعمال ہوتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ ہم نے یہ بھی جانا کہ 11 اور 12 اپنے معدود کی مطابقت کریں گے، جب کہ 13 سے 19 کا معدود اگر مؤنث ہو تو ان اعداد کا پہلا جز مذکر اور دوسرا جز مؤنث ہوگا۔
- اسی طرح أظنُّ فعل کے بعد ہمیشہ اَنّ ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ آئے گا اور قَالَ فعل کے بعد اِنّ ہمزہ کے زیر کے ساتھ آئے گا، وہ اسما جو الف نون پر ختم ہوتے ہوں وہ نحو کی اصطلاح میں غیر منصرف کہلاتے ہیں اور ان پر الف لام اور تنوین نہیں آتی اور ایسی صفات کا مؤنث فَعلی کے وزن پر اور جمع فِعَالٌ کے وزن پر آتی ہے۔
- فاعل اگر ضمیر کے بجائے اسم ظاہر کی صورت میں ہو اور وہ فعل کے بعد مذکور ہو تو فعل کو واحد لایا جائے گا، البتہ وہ جنس میں اپنے فاعل کی مطابقت کرے گا؛ یعنی فاعل اگر مذکر ہو تو فعل بھی مذکر ہوگا اور فاعل مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث ہوگا۔ اسی طرح کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جو اپنی بات فاعل کے ذریعہ ہی مکمل کر لیتے ہیں، ایسے افعال کو عربی میں فعل لازم (Intransitive Verb) کہتے ہیں۔ دوسری طرف وہ افعال جو اپنے فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول بھی چاہیں ایسے افعال کو متعدی (Transitive Verb) کہتے ہیں
- اسی طرح ہم نے اس اکائی میں مفعول بہ کو بھی جانا، کہ وہ ایسا اسم ہوتا ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے، اور وہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے، نیز مفعول بہ جس طرح اسم ظاہر ہوتا ہے اسی طرح اسم ضمیر بھی ہو سکتا ہے۔
- علاوہ ازیں ہم نے اس اکائی میں جانا کہ اگر تنوین کے بعد ایسا اسم ہو جو ہمزہ وصل سے شروع ہو رہا ہو تو اسکو ملانے کی صورت میں "نِ" کا اضافہ کیا جائے گا اسکو عربی میں نون قطنی کہتے ہیں۔

5.13 نمونہ کے امتحانی سوالات

5.13.1 معروضی جواب کے حامل سوالات

1. درج ذیل افعال کے ساتھ ضمیر کو مفعول بناتے ہوئے جوڑیے۔

1) ساعد + هو = ________ 2) لقيتُ + هي = ________

2. دیے گئے جملوں کا عربی میں سلیس ترجمہ کیجیے۔ 1) كتب الأستاذ الدرس الجديد 2) شربت فاطمة العصير

3. ''إنّ''اور''أنّ''پر مشتمل دو جملے لکھیے۔ ________________ ________________

4. درج ذیل جملوں میں فعل کی اسناد واحد مؤنث مخاطب کی طرف کیجیے اور اس پر اعراب لگائیے۔

1) هل وجدتَ ثوبا يا حامد؟ ________ 2) هل زُرتَ متحفا يا خالد؟ ________

5. آنے والے جملوں کا ترجمہ کیجیے۔ 1) استمع الطالب للأستاذ 2) طالعت فاطمة اليوم خمسة عشر كتابا

5.13.2 مختصر جواب کے حامل سوالات

1. فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل کو استعمال کرنے کی کیا صورت ہو گی؟
2. مفعول بہ ضمیر کی شکل میں واقع ہو تو کیا صورت ہو گی مثالوں سے وضاحت کیجیے؟
3. تنوین کے بعد ہمزہ وصل آجائے تو ملانے کی کیا صورت ہو گی؟
4. مفعول بہ کی تعریف کرتے ہوئے مثالوں سے اسکی وضاحت کیجیے۔
5. درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے اور ان کو صحیح کیجیے۔

(1أحمد ومحمد و خالد ذهب الى السوق (2حصل الطالبة على الشهادة

(3ما كتب الطالبات الأجوبة (4سبحت الأولاد في النهر

(5لعبوا الطلاب في الميدان

5.13.3 طویل جواب کے حامل سوالات

1. مفعول بہ کیا ہوتا ہے وضاحت کیجیے اور مثالوں کے ذریعہ اس کا استعمال بتلائیے؟
2. فعل لازم ومتعدی کی تعریف مع امثلہ لکھیے۔
3. تیرہ(13)سے انیس(19)تک کے عدد کے ساتھ معدود مؤنث کا استعمال کیسے ہو گا مثالوں سے واضح کیجیے۔

5.14 تجویز کردہ اکتسابی مواد

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها : (حصہ دوم)ف۔عبدالرحیم
2. جامع الدروس العربیۃ : مصطفی غلایینی
3. آسان عربی گرامر : اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح : علی جارم، مصطفی أمین

اکائی 6: سبق 7-8

اکائی کے اجزا:

6.0 تمہید

6.1 مقاصد

6.2 سبق نمبر 7-اصل متن

6.3 سبق نمبر 7-اصل کا متن کا ترجمہ

6.4 سبق نمبر 7- متن میں مذکور قواعد کا بیان

6.5 سبق نمبر 7-اصل متن پر مبنی مشقیں

6.6 سبق نمبر 7-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

6.7 سبق نمبر 8-اصل متن

6.8 سبق نمبر 8-اصل متن کا ترجمہ

6.9 سبق نمبر 8-اصل متن پر مبنی مشقیں

6.10 سبق نمبر 8-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

6.11 اکتسابی نتائج

6.12 جدید الفاظ

6.13 نمونہ امتحانی سوالات

6.13.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

6.13.2 مختصر جواب کے حامل سوالات

6.13.3 طویل جواب کے حامل سوالات

6.14 تجویز کردہ اکتسابی مواد

6.0 تمہید

اس اکائی میں ہم یہ پڑھیں گے کہ فعل ماضی انتم، أنتنّ اور نحن ضمائر کے ساتھ کیسے استعمال ہوگا۔

عربی زبان میں ضمائر جو کہ اسم کی جگہ پر استعمال ہوتے ہیں وہ مرفوع بھی ہوتے ہیں اور منصوب و مجرور بھی۔ ضمائر اگر مفعول ہونے کی بناپر منصوب ہو تو وہ فعل سے متصل آئیں گے۔ اس کے علاوہ اس اکائی میں ہم پڑھیں گے کہ جملہ اسمیہ کو اگر گذرے ہوئے زمانہ میں استعمال کرنا ہو تو اس کی ایک صورت یہ ہے کہ جملہ اسمیہ پر ''کَانَ'' کو داخل کیا جاتا ہے۔

''کَانَ'' نواسخ جملہ میں سے ہے جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ عربی زبان میں تناسب ظاہر کرنے والے الفاظ کو عدد کسری کہتے ہیں۔

عربی میں ضمائر کے استعمال میں نہ صرف غائب، مخاطب اور متکلم کا فرق ملحوظ رکھا جاتا ہے بلکہ جنس اور عدد کی بھی تفریق ہوتی ہے، پھر عدد کے لیے واحد اور جمع کے علاوہ تثنیہ کے لیے بھی الگ ضمیریں ہوتی ہیں۔ اس طرح عربی میں ضمائر کی کل تعداد 14 ہے، اور فعل کے صیغوں کی تعداد بھی 14 ہے۔

کسی زبان میں ضمیروں کے مطابق فعل کے صیغے بنانے کو اردو اور فارسی میں فعل کی گردان کہتے ہیں، عربی میں اسے فعل کی تصریف کہتے ہیں جب کہ انگریزی میں اسے Conjugation کا نام دیا گیا ہے۔

سبق نمبر آٹھ کے ضمن میں گردان کے نقشہ میں تثنیہ کے چار صیغوں کو چھوڑ کر باقی دس صیغوں کو ذکر کیا جارہا ہے، تثنیہ کے صیغوں کو آپ بعد میں پڑھیں گے۔

6.1 مقاصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ:

☆ فعل ماضی کے صیغے جمع مذکر مخاطب، جمع مؤنث مخاطب اور جمع متکلم کے استعمال سے واقف ہو جائیں گے۔

☆ فعل کے ساتھ ضمیر منصوب متصل کے استعمال کی کیا صورت ہوگی اس کو جان لیں گے۔

☆ اس بات سے بھی واقف ہو جائیں گے کہ ''کَانَ'' کا استعمال کیسے ہوتا ہے۔

☆ عدد کسری یعنی تہائی، آدھا، سوا، دسواں حصہ، نواں حصہ کی تعبیر کی کیا صورت ہوگی اس کو بھی جان لیں گے۔

☆ اکائی نمبر 4 تا 8 میں ذکر کیے گئے فعل ماضی کے مختلف صیغوں سے اچھی طرح واقف ہو جائیں گے۔

6.2 سبق نمبر 7-اصل متن

الأب : أينَ ذَهَبتُمْ بَعد الدّرسِ يا أبنائي؟

الأبناء : ذهبنَا إلى الملعب۔

الأب : أكُرةَ القدمِ لعبتم أم كرة السَّلَّةِ؟

الأبناء : لَعِبْنَا اليومَ كُرةَ القَدمِ۔ لَعِبْنَا كرةَ السلة في الأسبُوعِ الماضي۔

الأب : أما ذهبتُمْ إلى المكتبةِ اليومَ؟

الأبناء : بلٰى، ذَهَبْنَا۔

الأب : ماذا قرأتُم هناكَ؟

الأبناء : قرأْنَا الصحف۔

الأب : أ سمعتم الأخبار من الإذاعةِ اليوم؟

الأبناء : نعم، سَمِعْنَاهَا۔

الأب: : من أيّ إذاعةٍ سمعتُمْ؟

الأبناء : سَمِعنَا من ثلاث إذاعات: من إذاعة الرياضِ وإذاعةِ القاهرةِ و إذاعة لندن۔

الأب : سمعتُ أنَّ بلالًا مريضٌ و أنه في المستشفٰى، أ صحيح هٰذا؟

الأبناء : نَعَم، هذا صَحيحٌ۔ شَفَاهُ اللّٰهُ۔

الأب : آمين، متى دخلَ المستشفٰى؟

الأبناء : دخل قبلَ ثلاثةِ أيام۔

الأب : أين الكتابُ ذو الغِلافِ الأحمرِ الذي كان في غرفتي؟ أرأيتُمُوْهُ؟

يوسف : أنا أخذتهُ البارحَةَ و قرأت نصفَهُ۔

الأب : و أين المجلةُ التي كانت تحتَ ذاک الكتابِ؟

بلال : أ هذه هي؟

الأب : لا، المجلة ذاتُ الغلافِ الأصفر۔

مروان : هي عندِي، أخذتُها اليوم۔ (يَرِنُّ الجَرَسُ فيقوم مروانُ و يفْتَحُ الْبَابَ وَ تَدْخُلُ أَخَوَاتُهُ)

البنات : السلام عليكم ورحمة الله وبركاته۔

الجميع : وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته۔

الأب : أين ذهبتُنَّ يَا بَناتِي؟

البنات : ذهبنَا لزِيارةِ المديرة۔

الأب : أمشَيْتُنَّ أمْ ذَهَبْتُنَّ بالسيارة؟

البنات : مَشَيْنَا لأن بيتها قريبٌ من مدرستنا۔ هو بينَ المسجدِ والمدرسةِ۔

الأب : أوجدتُنَّهَا في البيت؟

البنات : نعم، وجدناها، جلسنا عندها ثُلُثَ ساعةٍ وخرجنا من بيتها في الساعة الخامسةِ۔

الأم : أ رأيتُنَّ الْمِكْنَسَةَ يَا بناتُ؟ بحثتُ عنها كثيرا و ما وجدتُها۔

سعاد : أنا وضعتُها تحتَ السُّلَّم هذا الصباحَ۔

مروان : يا أمي، أ في الثلَّاجَةِ ماءٌ بارِدٌ؟ نحن عِطَاشٌ۔

الأم : أبشِرْ، فيها ماء باردٌ، و عصيرُ الْبُرْتُقَالِ۔

6.3 سبق نمبر 7-اصل کا متن کا ترجمہ

والد : اے میرے بچو! تم لوگ سبق کے بعد کہاں گئے تھے؟

بیٹے : ہم لوگ میدان کو گئے تھے۔

والد : تم نے فٹ بال کھیلا یا باسکٹ بال؟

بیٹے : آج ہم نے فٹ بال کھیلا، گذشتہ ہفتہ ہم نے باسکٹ بال کھیلا تھا۔

والد : کیا آج تم لوگ کتب خانہ نہیں گئے؟

بیٹے : کیوں نہیں، ہم گئے تھے۔

والد : وہاں تم نے کیا پڑھا؟

بیٹے : ہم نے اخبار پڑھا۔

والد : کیا آج تم نے ریڈیو کے ذریعہ خبر سنی؟

بیٹے : ہاں، ہم نے سنا۔

والد : کس ریڈیو سے تم نے خبر سنی؟

بیٹے : ہم نے تین ریڈیو: ریاض، قاہرہ اور لندن سے سنا۔

والد : میں نے سنا ہے کہ بلال بیمار ہے اور وہ دواخانہ میں ہے، کیا یہ بات صحیح ہے؟

بیٹے : ہاں، یہ صحیح ہے۔ اللہ اسے شفا دے۔

والد : آمین، وہ اسپتال میں کب داخل ہوا؟

بیٹے : وہ تین دن پہلے اسپتال میں داخل ہوا۔

والد : وہ لال سرورق والی کتاب کہاں ہے جو میرے کمرے میں تھی؟ کیا تم نے اسے دیکھا؟

یوسف : میں نے گذشتہ رات اسے لیا اور آدھی پڑھ لی۔

والد : اور اس کتاب کے نیچے جو مجلہ تھا وہ کہاں ہے؟

بلال : کیا یہ وہی ہے؟

والد : نہیں، وہ مجلہ پیلے سرورق والا ہے۔

مروان : وہ میرے پاس ہے، میں نے آج اسے لیا۔

(گھنٹی بجتی ہے، مروان اٹھتا ہے اور دروازہ کھولتا ہے اور اس کی بہنیں اندر داخل ہوتی ہیں)

لڑکیاں : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

والد : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

والد : اے لڑکیو! تم کہاں گئی تھیں؟

لڑکیاں : ہم صدر معلّمہ سے ملنے گئے تھے۔

والد : تم پیدل گئی تھیں یا گاڑی سے؟

لڑکیاں : ہم پیدل گئے تھے، کیونکہ ان کا گھر ہمارے مدرسہ سے قریب ہے، وہ مسجد اور مدرسہ کے درمیان ہے۔

والد : کیا تم نے انہیں گھر میں موجود پایا؟

لڑکیاں : ہاں، ہم نے ان سے ملاقات کی اور ان کے پاس ۱۵ منٹ بیٹھے اور پانچ بجے ان کے گھر سے نکلے۔

ماں : لڑکیو! کیا تم نے جھاڑو دیکھا؟ میں نے اسے بہت تلاش کیا مگر وہ مجھے نہیں ملی۔

سعاد : میں نے اسے آج صبح سیڑھیوں کے نیچے رکھا۔

مروان : امی جان! کیا فریج میں ٹھنڈا پانی ہے؟ ہمیں پیاس لگی ہے۔

ماں : گھبراؤ نہیں! اس میں ٹھنڈا پانی، اور سنترہ کا رس بھی ہے۔

6.4 سبق نمبر 7- متن میں مذکور قواعد کا بیان

فعل ماضی کی أنتم، أنتن اور نحن ضمائر کی طرف اسناد

گذشتہ اسباق میں ہم نے فعل ماضی کی واحد کے صیغوں کی طرف اسناد کی صورتحال کو جانا، اس سبق میں ہم فعل ماضی کو أنتم، أنتنّ اور نحن ضمائر کی طرف اسناد کریں گے۔ چنانچہ

ذَهَبَ + أَنْتُمْ= ذَهَبْتُمْ (تم سب (مرد) گئے)

ذَهَبَ + أنتُنَّ= ذَهَبْتُنّ (تم سب (عورتیں) گئیں)

ذهب + نحن = ذَهَبْنَا (ہم سب مرد، عورت گئے)

اسی طرح

أكل + أنتم= أكلتُمْ (تم سب (مرد) کھائے)

أكل + أنتنّ= أكلتُنّ (تم سب (عورتیں) کھائیں)

أكَل + نَحْنُ = أكَلْنَا (ہم سب کھائے)

رأیت فعل کے ساتھ ضمیر منصوب متصل کا استعمال

ضمائر کے بارے ہم پڑھ آئے ہیں کہ یہ اسم کی جگہ پر استعمال ہوتی ہیں۔ ضمائر مرفوع بھی ہو سکتی ہیں اور منصوب و مجرور بھی۔ فعل کے بعد مفعول اگر ضمیر کی شکل میں ہو تو وہ فعل سے متصل یعنی ملی ہوئی آئے گی۔ جیسے:

رَأَيْتُهُ = میں نے اس کو دیکھا رَأَيْتَهُ = تو نے اس کو دیکھا رأيتِهِ = تو (عورت) نے اس کو دیکھا

نوٹ: رَأَيْتِهِ من ہُ کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا گیا تاکہ اس کی حرکت پہلی والے لفظ کی حرکت سے میل کھا جائے اور پڑھنے میں کوئی ثقل یا دشواری نہ ہو، کیوں کہ تِهُ کے مقابلہ میں تِهِ پڑھنا آسان ہے، اس کو آپ نیچے دی گئی مثالوں سے مزید وضاحت حاصل کر سکتے ہیں:

(1) مَدْرَسَتُهُ (اس کا مدرسہ) في مَدْرَسَتِهِ (اس کے مدرسہ میں)

(2) بَيْتُهَ (اس کا گھر) فِيْ بيتِهِ (اس کے گھر میں)

(3) مِنْهُ (اس سے) فِيْهِ (اس میں)

اوپر کی مثالوں سے واضح ہے کہ اگر ضمیر فعل کے واحد صیغوں کے ساتھ ہو تو وہ بلا کسی واسطہ فعل سے متصل ہو گی اور اگر اسکا آخری حرف مکسور ہو تو ضمیر کا اعراب بھی اپنے ماقبل کی متابعت کریگا۔ اور اگر جمع کے صیغوں میں ضمیر جوڑی جائے تو اس سے پہلے ''و'' کا اضافہ کیا

جاتاہے۔ جیسے:

رَأَيْتُمْ + هُ= رَأَيْتُمُوْهُ = تم سب نے اس کو دیکھا	وجدتُّم + ه = وجدتُمُوْهُ = تم سب نے اس کو پالیا
سَأَلْتُمْ + ه = سَأَلْتُمُوْهُ= تم سب نے اس سے پوچھا	أخذتُم + ه = أَخَذْتُمُوْهُ= تم سب نے اس کو لے لیا

کان (تھا) اور اسکا استعمال

جملہ اسمیہ کے بارے میں جیسا ہم پڑھ آئے ہیں کہ وہ دو اجزا پر مشتمل ہوتا ہے: مبتدا اور خبر جیسے: العامل أَمِيْنٌ اس جملہ میں پہلا جز مبتدا اور دوسرا جز خبر ہے، اس جملہ پر کچھ حروف داخل ہوتے ہیں جو اس جملہ کی معنوی اور اعرابی صورت و شکل میں تبدیلی لاتے ہیں۔ ان حروف میں بعض وہ حروف ہیں جو جملہ میں تاکید کے لیے لائے جاتے ہیں۔ جیسے: إنّ اور أنّ، اور بعض حروف کو منفی بنانے کے لیے لایا جاتا ہے جیسے: لَيْسَ، اسی طرح جمله اسميه کو ماضی کے معنی میں تبدیل کرنے کے لیے اسکے شروع میں " کان "کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

اس سبق میں ہم کان (وہ تھا) کے عمل اور اس کے آنے سے معنی میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے اس کے بارے میں جانیں گے، اس سے قبل اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ جملہ اسمیہ میں خبر مفرد یعنی ایک ہی لفظ سے بھی آسکتی ہے۔ جیسے: الجامعة كبيرة (یونیورسٹی بڑی ہے) اس جملہ میں کبیرۃ خبر ہے اور وہ مفرد شکل میں واقع ہوئی ہے۔

اسی طرح جملہ میں خبر کبھی شبہ جملہ (یعنی جار مجرور یا ظرف) کی شکل میں آسکتی ہے۔ جیسے: القلم تحتَ المکتب (قلم ٹیبل کے نیچے ہے) المحفظة فوقَ الكرسي (بیگ کرسی پر ہے) الولد في الصفِّ (لڑکا جماعت میں ہے)

اکائی نمبر دو میں ہم نے " لیس " کے بارے میں تفصیل سے پڑھا تھا، اور یہ جانا تھا کہ لیس جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ جیسے الولد حاضرٌ سے ليس الولد حاضراً لیکن اگر خبر شبہ جملہ کی صورت میں ہو تو اس میں کچھ تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔ ٹھیک اسی طرح کان بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ جیسے:

العامل أَمِيْنٌ سے كان العاملُ أَمِيْنًا مزدور امانت دار تھا

اس جملہ میں اَمین کو نصب (ـــ ً) کان کی خبر ہونے کی وجہ سے آیا ہے۔

لیکن کان کی خبر اگر مفرد کی بجائے شبہ جملہ ہو تو اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ جیسے:

(1) المدرس في الصف (استاد کلاس میں ہے)	كَانَ المدرّسُ في الصف (استاد کلاس میں تھے)
(2) القلم في الجَيْبِ (قلم جیب میں ہے)	كان الْقَلَمُ في الجَيب (قلم جیب میں تھا)
(3) خديجة في الْمَطْبَخِ خدیجہ باورچی خانہ میں ہے	كانت خديجة في الْمَطْبَخِ خدیجہ باورچی خانہ میں تھی
(4) الطالبةُ في الْمَكْتَبَةِ طالبہ لائبریری میں ہے	كانت الطالبة في المكتبةِ طالبہ لائبریری میں تھی

(5)المكتبة العامة أمامه پبلک لائبریری اس کے سامنے ہے	كانت المكتبة العامة أمامه پبلک لائبریری اسکے سامنے تھی
(6)القلعة فوق الجبل قلعہ پہاڑ پر ہے	كانت القلعة فوق الجبل قلعہ پہاڑ پر تھا

'ذو' کی صفت کی صورت میں اپنے ما قبل موصوف سے مطابقت:

عربی زبان میں دو یا دو سے زائد کلمات کے جوڑ کو مرکب کہتے ہیں۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں: مرکب مفید اور مرکب غیر مفید یا ناقص۔ مرکب ناقص کی ایک قسم مرکب توصیفی ہے۔

یہ دو اسما کا ایک ایسا مرکب ہے جس میں ایک اسم دوسرے اسم کی صفت بیان کرتا ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں: نیک لڑکا اس میں اسم ''نیک'' نے اسم ''لڑکے'' کی صفت بیان کی ہے۔ جس اسم کی صفت بیان کی جاتی ہے اسے موصوف کہتے ہیں اور دوسرا اسم جو صفت بیان کرتا ہے اسے صفت کہتے ہیں۔ صفت اپنے موصوف کی عدد میں اعراب میں جنس میں معرفہ یا نکرہ ہونے میں مطابقت کرے گی۔ جیسے: الولد الصالح اس میں الولد موصوف ہے اور چونکہ وہ مذکر واحد معرفہ اور رفع کی حالت میں ہے لہٰذا اس کی صفت بھی مذکر واحد معرفہ اور رفع کی حالت میں واقع ہوئی ہے۔

''ذو'' مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے اور اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہوتا ہے، ذو چونکہ مبنی ہے اور کسی قسم کی تبدیلی اس میں نہیں ہوتی اسی لیے بعد والے اسم سے معرفہ یا نکرہ ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے:

ذو مال (مال والا) یہ نکرہ ہے ذوالمالِ یہ معرفہ ہے

مندرجہ ذیل مثالوں سے یہ بات اور واضح ہو جاتی ہے:

عندي كتابٌ ذو غلافٍ جميلٍ میرے پاس ایک خوبصورت سرورق والی کتاب ہے

الكتاب ذو الغلاف الجميل غالٍ خوبصورت سرورق والی کتاب مہنگی ہے

اسما، ضمائر اور افعال کی جمع مذکر کے صیغوں کو ملانے طریقہ

جمع مذکر کے صیغے جیسے: كَتَبْتُمْ، كِتَابُهُمْ، هُمْ، كِتَابُكُمْ اور أَنتُمْ میں میم ساکن ہوتی ہے لیکن اگر اس کے بعد کوئی ایسا اسم آجائے جس کے شروع میں ہمزۂ وصل ہو تو یہ سکون ملانے کی صورت میں ضمہ سے بدل جائے گا۔ جیسے:

وَعَدَكُمْ: وَعَدَكُمُ اللهُ اللہ نے تم سے وعدہ کیا كتابُهُمْ: كتابُهُمُ القديمُ ان کی پرانی کتاب

شَاهَدْتُمْ: هَلْ شَاهَدْتُمُ الْمَتْحَفَ؟ کیا تم نے میوزیم دیکھا؟

<u>أَبْشِرْ</u>

اس سبق میں اس تعبیر کا استعمال کیا گیا ہے جس کا لفظی معنی ہے ''خوش ہو جاؤ''، لیکن یہ لفظ کسی درخواست یا طلب کے مثبت جواب

میں بھی استعمال ہوتا ہے، اس صورت میں اس کا معنی ہو گا: گھبرایئے نہیں ویسا ہی ہو گا جیسا آپ چاہتے ہیں۔

عدد کسری

دوسرے اور چھٹے سبق میں ہم یہ پڑھ چکے ہیں کہ تعداد ظاہر کرنے والے عدد کو عددِ اصلی کہتے ہیں۔ اس سبق میں تناسب ظاہر کرنے والے الفاظ کا استعمال بتلایا گیا ہے۔ جس کو عدد کسری کہتے ہیں۔ جیسے: ایک تہائی، چوتھائی، آدھا وغیرہ

عدد کسری کی عربی آدھے کے لیے نِصْفٌ ہوتی ہے اور باقی کے لیے عدد اصلی سیفُعُلٌ یا فُعْلٌ کے وزن پر بنائی جاتی ہے۔ آنے والے جدول کو اچھی طرح ذہن نشیں کر لیں۔

اعداد		
1/2	نصف	آدھا
1/3	ثُلُثٌ	تہائی
1/4	رُبُعٌ	چوتھائی
1/5	خُمْسٌ	پانچواں حصہ

1/6	نصف	آدھا
1/7	سُبْعٌ	ساتواں حصہ
1/8	ُثمْنٌ	آٹھواں حصہ
1/9	تُسْعٌ	نواں حصہ
1/10	عُشْرٌ	دسواں حصہ

6.5 سبق نمبر 7- اصل متن پر مبنی مشقیں

(۱) آنے والے سوالوں کے جواب دیجیے

1) أين ذهَبَ الأبناء بعد الدرسِ؟ 2) ماذا قرأوا في المكتبة؟ 3) من أي إذاعة سَمِعُوا الأخبار؟

4) مَنِ الذِيْ أخَذَ الكتابَ؟ 5) مَن الذِيْ أخذ المجلةَ؟ 6) أين ذهَبَتِ البناتُ؟

7) كم دقيقةً جلسْنَ عند المديرة؟ 8) أين بيت المديرة؟ 9) أين وضعتْ سعادُ المِكْنَسَةَ؟

(۲) صحیح جملوں کے سامنے ($\surd$) کا اور غلط جملوں کے سامنے ($\times$) کا نشان لگائیے

1) لعب الأبناء كرة القدم في الأسبوعِ الماضي۔ 2) دخل بلال المستشفى قبل ثلاثة أيام۔

3) سمع الأبناء الأخبارَ من إذاعةِ القاهرةِ و إذاعة الرياضِ و إذاعة لندن۔

4) الكتاب غلافه أصفر۔ 5) بيت المديرة بين المسجد والمدرسة۔ 6) الأم وَجَدَتِ المكنسة۔

(۳) آنے والے جملوں کے سوالوں کے جواب دیجیے، یہ سوالات **متن** پر مبنی نہیں ہیں۔

1) متٰى خَرجتُم مِنِ الفَصْلِ؟ 2) أين ذهبتُم بَعد الدرسِ؟

3) من أي إذاعةٍ سَمِعتُمُ الأخبارَ؟ 4) أ كرةَ القدم لعبتُم أم كرةَ السلة؟

(۴)آنے والے تمام جملوں میں فاعل کو مؤنث بنائیے۔

1) أ شربتُمُ القهوةَ يا إخوان؟ أ شربتن القهوة يا أَخَوَاتُ؟ 2) أ قرأتم هذه المجلة يا رجال؟----------؟

3) أَ فهمتُم الدرسَ الجديدَ يا أبنائِي؟ ----------------؟ 4) متى خرجتُم مِنَ المدرسةِ يا أولاد---------؟

5) أ سمعتُمُ الأذان يا إخوان؟ ----------------؟ 6) أ رأيتم المدرس الجديد يا إخوان؟--------؟

(۵)آنے والے ہر جملے کے سامنے فعل کے دو صیغے ہیں، صحیح صیغہ منتخب کیجیے اور اس کے ذریعہ جملہ مکمل کیجیے۔

1) أ ----------- القرآن اليوم يا أبنائي؟ (قرأتم/ قرأتن)

2) متى ----------- من مكة يا إِخْوَانِيْ؟ (رجعتم/ رجعتن)

3) أ ----------- وجوهكن بالصابون؟ (غسلتم/ غسلتن)

4) من أي إذاعة ----------- الأخبار يا بناتي؟ (سمعتم/ سمعتن)

5) من أي بابٍ ----------- المسجد يا إخواني؟ (دختلم/دخلتن)

6) لم ----------- النوافذ يا بناتي؟ (فتحتم/ فتحتن)

(۶)مندرجہ ذیل مثالوں کو غور سے پڑھیے، پھر آنے والے جملوں پر (کان) داخل کیجیے۔

1) المدرس في الفصلِ كان المدرسُ في الفصل قبلَ خمسَ دقائقَ۔

2) الطلاب في المكتبةِ كان الطلاب في المكتبة قبلَ نصفِ سَاعَةٍ۔

3) أمي في المطبخ كانت أمي في المطبخ قبل قليل۔

1) المدير في غرفته ------------------------------- قبل ساعةٍ

2) الوزير في لندن ------------------------------- قبل أسبوع

3) أخي في مكة ------------------------------- قبل أربعة أيام

4) الأطباء في المستشفى ---------------------- قبل ثُلُثِ ساعةٍ

5) الطالبات في المكتبة ---------------------- قبل قليلٍ

(۷)نیچے دی گئیں مثالوں کو پڑھیے اور ذو استعمال کرتے ہوئے بعد والے جملے مکمل کیجیے۔

1) أين الكتاب ذو الغلاف الأحمر۔ 2) لمن ذاک البيت ذو الباب الأخضر؟

3) من ذلک الفتى ذو النظارة؟ 4) ذلک الرجل ذو اللحية الطويلة طبيب مشهور من الهند۔

5) أين المجلة ذاتُ الصُوَرِ الْمُلَوَّنَةِ۔

1) من ذلک الولد --------- القميص الأحمر؟ 2) ذلک الفتى------ الشعر الطويل طالب من إيران۔

3) لمن هذا الدفتر ---- الغلاف الجميل؟ 4) ذلك الرجل ---- النظارة مديرنا۔

5) من ذلک الرجل --- اللحية القصيرة؟ هو مؤذن مسجدنا۔

6) هذه الدراجةُ ---- العَجَل الثلاث لابني الصغير۔ 7) تلك العمارة---- النوافذ الكبيرة مصرف

8) تلك المساجد ---- المنائر العالية جميلة جدًّا۔

(۸)آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھیے، پھر قوسین میں دیئے گئے الفاظ سے اسی طرح کے جملہ بنایئے

1) أ كرةَ القدم لعبتم أم كرةَ السلة؟ 2) أ محمدا رأيتَ أم حامدًا؟

3) أ كتاب الفقه أخذتِ أم كتابَ السيرة؟

1) ---------------- (ضربت/ عباس/ محمود)

2) ---------------- (شربت/ عصير البرتقال/ عصير العنب)

3) ---------------- (رأيتم/ سيارة المدير/ سيارة المدرس)

4) ---------------- (قرأتن/ هذه المجلة/ تلك)

5) ---------------- (أخذت/ مفتاح البيت/ مفتاح السيارة)

(۹)آنے والے کلمات کو استعمال کرتے ہوئے جملے بنایئے

دخل ۔ بحث عن۔ الأسبوع الماضي۔ البارحة۔ زيارة۔ ذو۔ نصف۔

(۱۰)آنے مثالوں کو دیکھیے اور پھر اسکے بعد آنے والے جملوں کے اخیر حرف پر اعراب لگایئے۔

1) أ قرأتم هذا الكتاب؟ أ قرأتمْ القرآن؟ ← أ قرأتُمُ الْقرآن؟

2) أ رأيتُمْ حامدًا؟ أ رأيتمْ المدرس؟ ← أ رأيتمُ الْمُدرس؟

3) ألكم هذا البيت؟ ألكمْ البيت؟ ← أ لكمُ البيت؟

4) خرجت آمنة خرجتْ البنت ←خَرَجَتِ البنت۔

5) من هذا الولد؟ منْ الولد؟ ← مَنِ الولد؟

(ـْ + الْ = الْ... مْ + الْ = مُ + الْ)

1) أكلتم الموز۔ 2) جلستم في الفصل۔ 3) دخلتم المسجد۔ 4) فهتم الدرس۔

5) فهتم الدرس الفقه۔ 6) سمعتم الأذان۔ 7) ماذا أكلتم؟ 8) أ لكم هذه السيارة؟

9) ألكم الكتب؟ 10) من هذا الرجل؟ 11) من الفتى؟ 12) كتبت الطالبة الدرس۔

13) أين المديرة ؟ خرجت الآن۔

6.6 سبق نمبر 7-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

(ا)

1) ذهب الأبناء بعد الدرس إلى الملعب 2) قرأوْا في المكتبة الصحف۔

3) سمِعوا الأخبار من إذاعة الرياض و القاهرة و لندن۔

4) يوسف أخذ الكتاب۔ 5) بلال أخذ المجلة۔

6) ذَهَبَتِ البنات إلى بيت المديرة۔ 7) جلسنَ عند المديرة ثُلُثَ ساعة۔

8) بيت المديرة بين المسجد و المدرسة۔ 9) وضعت سعاد المكنسة تحت السلم۔

(۲)

1) صحيح (√) 2) صحيح (√) 3) صحيح (√)

4) غير صحيح (×) 5) صحيح (√) 6) غير صحيح (×)

(۳)

1) خرجنا من الفصل الساعة الرابعة۔ 2) ذهبنا بعد الدرس إلى المكتبة۔

3) سمعنا الأخبار من إذاعة بی بی سی۔ 4) لعبنا كرة القدم۔

(۴)

1) أ شرِبْتُنَّ القهوة يا أخوات؟ 2) أ قرأتُنَّ هذه المجلة يا نساءُ؟

3) أ فهِمْتُنَّ الدرس الجديد يا بناتي؟ 4) متى خرجتُنَّ من المدرسة يا بناتُ؟

5) أ سمعتن الأذان يا أخوات؟ 6) أ رأيتن المدرس الجديد يا أخوات؟

(5)

1) أ قرأتُمْ ---------- 2) رجعتُمْ ---------- 3) أ غسلتُنَّ ----------

4) سمعتُنَّ ---------- 5) دخلتُمُ ---------- 6) فتحتُنَّ ----------

(٦)

1) كان المدير في غرفته قبل ساعة۔ 2) كان الوزير في لندن قبل أسبوع۔

3) كان أخي في مكة قبل أربعة أيام۔ 4) كان الأطباء في المستشفى قبل ثُلُث ساعة۔

5) كانت الطالبات في المكتبة قبل قليل۔

(۷)

	1)ذو	2)ذو	3)ذو	4) ذو	5)ذات	6) ذات	7) ذات	8)ذات

(٨)

1) أ عباسا ضربتَ أم محمودا؟ 2) أ عصيرالبرتقال شربت أم عصير العنب؟

3) أ سيارةَ المديررأيتمِ أم سيارةَ المدرسِ؟ 4) أ هذه المجلة قرأتُن أم تلك؟

5) أ مفتاح البيت أخذت أم مفتاح السيارة؟

(٩)

1) دخل المدرس الفصل۔ 2) بحثت عن كتاب مفيد۔ 3) زرنا حديقة الحيوانات في الأسبوع الماضي۔

4) اشتريت الهاتف البارحة۔ 5) توثيق زيارة رئيس وزراء الهند إلى تلنغانا في الشهر القادم۔

6) الرجل ذو خلق حسن محبوب۔ 7) قرأت نصف الكتاب۔

(١٠)

1) أكلتُمُ الموز 2) جلَستُمْ في الفصل 3) دخلتمُ المسجد

4) فهمْتُمُ الدرس 5) فهتُمْ درس الفقه 6) سمتعمُ الأذان

7) ماذا أكلتم۔ 8) ألكُمْ هذه السيارة 9) ألكمُ الكتب؟

10) من هذا الرجلُ؟ 11) منِ الفتى؟ 12) خرجَتِ الأن

13) كَتَبَتِ الطالبة المدرسَ۔

6.7 سبق نمبر 8-اصل متن

		المفرد	الجمع
الغائب	المذكر	حامد ذهبَ	حامدٌ و عليٌّ و ماشمٌ ذهبُوا
	المؤنث	آمنة ذْهَبُتْ	آمنة، مريم و زينب ذهبنَ
المخاطب	المذكر	أنتَ ذهبتَ	أنتم ذهبتم
	المؤنث	أنتِ ذهبتِ	أنتن ذهبتنَ
المتكلم	المذكر/المؤنث	أنا ا ذهبتُ	نحن ذهبنَا

6.8 سبق نمبر 8-اصل متن کا ترجمہ

		مفرد	جمع
غائب	مذکر	حامد گیا	حامد علی اور ھاشم گئے
	مؤنث	آمنہ گئی	آمنہ، مریم اور زینب گئیں
مخاطب	مذکر	تم گئے	تم سب گئے
	مؤنث	تم گئی	تم سب گئیں
متکلم	مذکر / مؤنث	میں گیا	ہم سب گئے

6.9 سبق نمبر 8-اصل متن پر مبنی مشقیں

(ا) خالی جگہوں کو "ذھب" فعل کی مناسب ضمیروں کی طرف اسناد کرتے ہوئے پر کیجیے۔

1) أين الطلاب الجدد؟.........إلى المدير ۔

2) نحن.........إلى الملعب ۔

3) أين...............بعد الدرس يا إخواني ؟

4) أ...............إلى السوق اليوم يا أبي ؟

5) أنا ما ....إلى المكتبة اليوم ۔

6) أمي ....إلى المستشفى ۔

7) أ ....لزيارة خالتِكُنَّ يا بناتي ؟

8) ....أخي إلى المطار ۔

9) أخواتي .... إلى الكلية ۔

10) أ ....إلى المدرسة يا عائشة ؟

(۲) خالی جگہوں کو مناسب فعل ماضی کے ذریعہ پر کیجیے۔

1) أ ....الأذان يا محمد ؟

2) نحن.........كرة السلة اليوم ۔

3) أ............قمصاني ومناديلي يا أمي ؟

4) ....المدرس الدرس على السبورة ۔

5) أنا............باب الفصل ، وحامد وهشام وبلال......النوافذ

6) أ ... .الدرس الجديد جيداً يا بنات ؟

7) زميلاتي ....من الفصل بعد الدرس ۔

8) أ...القرآن بعد صلاة الفجر يا أبنائي ؟

9) أخي ....سورة الرحمٰن ۔

10) أنا.........عن قلمي ولكني ما وجدته ۔

11) من.........هذه الحية ؟

12) أ ....القهوة يا مريم ؟

13) زملائي ....الموزوأنا......العنب ۔

14) ....فاطمة بنتها بالعصا ۔

(۳)آنے والے صیغوں پر غور کریں،اور پھر دیے گئے افعال کا فاعل متعین کیجیے۔

ذَهَبَ (ذهب= فعل+ضَمِيْرٌ مُسْتَتِرٌ=فاعل) ذَهَبُوْا (ذهب=فعل +وْ= فاعل)

ذَهَبَتْ (ذهب=فعل +تْ=علامة التأنيث+ضمير مستَتِر=فاعل)

ذَهَبْنَ (ذهب=فعل+نَ=فاعل)

ذَهَبْتَ (ذهب=فعل+تَ=فاعل) ذَهَبْتُمْ (ذهب=فعل+تُ=فاعل+مْ=علامةُ الجَمْع)

ذَهَبْتِ (ذهب=فعل+تِ=فاعل) ذَهَبْتُنَّ (ذهب=فعل+تُ=فاعل+نَّ=علامةُ الجَمْع)

ذَهَبْتُ (ذهب=فعل+تُ=فاعل) ذَهَبْنَا (ذهب=فعل+نَا=فاعل)

(۴)مندرجہ افعال کے فاعل کی تعیین کریں:

خَرَجْتُ - جَلَسْنَا - سَمِعْتِ - شَرِبْتُنّ - دَخَلُوْا - حَفِظْنَ - أَكَلْتُمْ -

فَتَحَ - فَهِمْتُنَّ- كَتَبْتَ - غَسَلَتْ - لَعِبُوْا - دَخَلَ - ضَرَبَتْ ۔

(۵)فعل ماضی میں ضمیر متصل

التاء جیسے کہ ذَهَبْتَ ۔ ذهبْتِ ۔ ذَهَبْتُ ۔ ذَهَبْتُم ۔ ذَهَبْتُنَّ ۔

الواو جیسے کہ :ذَهَبُوْا ۔

النون جیسے کہ : ذَهَبْنَ ۔ نا جیسے کہ : ذَهَبْنَا ۔

(۶)درجہ ذیل جملوں پر غور کریں

1)أين حامدٌ ؟ خَرَجَ (خرج=فعل ـ الفاعلُ ضمير مستتر)

2) أين آمنةُ ؟ خَرَجَتْ (خرج=فعل+تْ=علامة التأنيث ـ الفاعل ضمير مستتر)

6.10 سبق نمبر 8-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

(۱)

1) ذهب	2) ذَهَبْنَا	3) ذهبْتُمْ	4) ذَهَبْتَ	5) ذهَبْتُ
6) ذَهَبَتْ	7) ذهبْتُنَّ	8) ذهبَ	9) ذَهَبْنَ	10) ذَهَبْتِ

(۲)

1) سَمِعْتَ	2) فهِمْتُنّ	3) لعِبْنَا	4) خَرَجْنَ	5) غَسَلْتِ	6) قَرَأْتُمْ	7) كَتَبَ
8) حَفِظَ	9) فتحْتُ، فَتَحُوْا	10) بَحَثْتُ	11) قَتَلَ	12) شَرِبْتِ	13)أكلوا، أكلتُ	14) ضَرَبَتْ

6.11 اکتسابی نتائج

اس اکائی میں آپ نے درج ذیل نکار سیکھے:

- عربی زبان میں تعداد کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں: واحد، تثنیہ اور جمع دیگر زبانوں میں ایک سے زائد چیزوں پر جمع کا اطلاق ہوتا ہے، جب کہ عربی زبان میں دو کے لیے مستقل صیغہ استعمال ہوتا ہے جو تثنیہ کہلاتا ہے اور دو سے زائد کے لیے جمع کا صیغہ استعمال ہوتا ہے۔
- جمع کی دو قسمیں ہیں: (1) سالم (2) مکسر۔ الفاظ کو تبدیل کیے بغیر کچھ حروف کا اضافہ کر کے جمع بنایا جائے تو وہ جمع سالم ہوگا۔ جمع سالم کی دو قسمیں ہیں: (1) مذکر سالم (2) مؤنث سالم
- تعجب کے اظہار کے لیے کئی طریقے رائج ہیں، ان میں سے ایک مَا أفْعَلَ کا صیغہ ہے، جس چیز کے بارے میں تعجب کا اظہار کرنا ہو تو فعل کو ما أفعَلَ کے وزن پر لائیں گے، اور اس کے بعد وہ اسم ذکر کیا جائے گا جس کے بارے میں تعجب کیا جارہا ہے۔
- اس کے علاوہ اس اکائی میں ہم نے اسم موصول اور حرف ندا کو مرکب اضافی کے ساتھ کس طرح استعمال کیا جاتا ہے، اس کو جانا، اور کلام میں تاکید پیدا کرنے کے لیے کیا طریقہ کار ہو سکتا ہے اس کے بارے میں بھی مختصر اً جانا۔
- فعل ماضی کے مختلف صیغے جو پچھلے اسباق میں متفرق طور پر مذکور تھے ان تمام کی مشق کی اور ہم نے یہ جانا کہ فعل ماضی میں جو متصل ضمائر ہوتے ہیں ان میں سے ''ت'' ذَهَبْتَ، ذهبْتِ، ذهبْتُ، ذهَبْتُم، ذهبْتُنَّ ان پانچ صیغوں میں ہوتی ہیں۔
- واو ایک صیغہ میں جیسے: ''ذهبُوا'' ''نون'' ایک صیغے میں جیسے: ذهَبْنَ، اور ''نا'' ایک صیغے جیسے: ''ذهَبْنَا'' یہاں آتا ہے۔
- جب کہ خَرَجَ میں فاعل پوشیدہ ضمیر ہے یعنی ''هُوَ'' اسی طرح خَرَجَتْ میں بھی فاعل پوشیدہ ضمیر ہے یعنی ''هِيَ''، تاء ساکن کو مؤنث کی علامت کے طور پر لایا گیا ہے۔

6.12 جدید الفاظ

مِكْنَسَةٌ (ج) مكانسُ جھاڑو	نظّارة (ج) نظارات عینک	صورة(ج) صور تصویر
كرة القدم فٹ بال	كُرَةُ السَّلَّةِ باسکٹ بال	سلالم سیڑھی
عَجَلَةٌ (ج) عَجَلٌ گاڑی	إِذَاعَةٌ (ج) إذاعات ریڈیو	البَارِحَةُ گذشتہ رات

6.13 نمونہ امتحانی سوالات

6.13.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. درج ذیل جملوں میں افعال کو مؤنث کے صیغہ میں تبدیل کریں اور ان کا ترجمہ کریں۔

1. أ فهمتم الدرس الجديد يا أبنائي 2. أ رأيتم المدرس الجديد يا إخوان

2. خالی جگہوں کو قوسین میں دئے گئے مناسب فعل سے پُر کریں۔

i. من أي قناة ______ الأخباريا بناتي (تسمعن، يسمعون)

ii. متى ______ من مكة يا أخواتي (رجعتم ، رجعتن)

3. کان اور اس کے صیغوں کے ذریعہ خالی جگہوں کو پر کریں اور ترجمہ کریں۔

i. ______ الطالبات في المكتبة قبل قليل ii) ______ الوزير في لندن قبل أسبوع

ii. ______ الرجل صادقا iv) ______ المدينة جميلةً

4. دیئے گئے کلمات کا ترجمہ کریں اور جملوں میں انکا استعمال کریں۔ **ثُلُث - ثُمُنٌ - سُدُسٌ - رُبُعٌ**

5. دیے گئے کلموں سے جملہ بنائیے۔

دخل- بحث عن - الاسبوع الماضى- البارحة- زيارة- نصف

6.13.2 مختصر جواب کے حامل سوالات

1. جمع مؤنث سالم کی تعیین کریں اور اس پر حرکت دیں۔

1) قرأتُ المجلّات 2) سألت المديرة الطالبات 3) صمّمَ المهندس بنايات رائعةً

4) وجدتُ الممرّضات في المستشفى 5) فازتِ المتفوقات بدرجات عالية

2. خالی جگہوں کو مناسب فعل ماضی سے پُر کریں۔

1) أ ______ قمصاني و مناديلي يا أخي؟

2) نحن ______كرة السلة اليوم

3) زملائي______ الموز و أنا ______ العنب

4) أنا ______ إلى الجامعة في الساعة الثامنة مبكّرا۔

5) أين ______ بعد الدرس يا أخواني۔

3. ان ملکوں کے صدر مقام کے نام لکھیں۔

i. عاصمة العراق ______ ii) عاصمة مصر ______

iii) عاصمة المملكة العربية السعودية ______ iv) عاصمة الهندِ ______

4. مندرجہ ذیل افعال میں فاعل کی علامت بتائیں۔

i. ذَهَبَ ii۔ذهبْنَ iii۔ذهبْتُمْ iv۔ذهبتن v)ذهبنا

5. فعل نصرَ کو مذکورہ علامات (التاء، الواو، النون ، نا) کے ساتھ مکمل کریں۔

6.13.3 طویل جواب کے حامل سوالات

1. درج ذیل عبارت پر اعراب لگاتے ہوئے اسکا ترجمہ کریں۔

أنا ما فهمتُ فيه ثلاث كلمات قال المدرس ما هي قال عبدالرحمن: قرأنا في الدرس هذه الجملة "عاد جدّي من الخرطوم" فما معنى هذه الكلمات الثلاث؟ قال المدرس (عاد) معناها رجع و (الجد) معناها أبو (الأب أو أبو الأم) و الخرطوم (عاصمة السودان) أفهمت؟ قال عبدالرحمن: الآن فهمت۔

2. فعل تعجب کیسے بنتا ہے مثالوں سے واضح کیجیے۔آنے والے جملوں کو فعل تعجب استعمال کرتے ہوئے مکمل کریں۔

1) هذا الماء بارد ______ 2) هذا الرجل طويل ______ 3) هذه السيارة سريعة______

3. اس سبق میں بتائے گئے طریقے پر "سَمِعَ"، "فَتَحَ" اور "خَرَجَ" افعال کی گردان معنی کے ساتھ لکھیں۔

6.14 تجویز کردہ اکتسابی مواد

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها : (حصہ دوم) ف۔عبدالرحیم
2. جامع الدروس العربية : مصطفی غلاییني
3. آسان عربی گرامر : اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح : علی جارم، مصطفی أمین

اکائی 7: سبق نمبر 9-10

اکائی کے اجزا:

7.0 تمہید
7.1 مقاصد
7.2 سبق نمبر 9-اصل متن
7.3 سبق نمبر 9- متن کا ترجمہ
7.4 سبق نمبر 9- متن میں مذکور قواعد کا بیان
7.5 سبق نمبر 9-اصل متن پر مبنی مشقیں
7.6 سبق نمبر 9-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات
7.7 سبق نمبر 10-اصل متن
7.8 سبق نمبر 10- متن کا ترجمہ
7.9 سبق نمبر 10- متن میں مذکور قواعد کا بیان
7.10 سبق نمبر 10 اصل متن پر مبنی مشقیں
7.11 سبق نمبر 10-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات
7.12 اکتسابی نتائج
7.13 جدید الفاظ
7.14 نمونہ امتحانی سوالات
7.14.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات
7.14.2 مختصر جوابی سوالات
7.14.3 طویل جوابی سوالات

7.15 تجویز کردہ اکتسابی مواد

7.0 تمہید

پچھلی اکائیوں میں ہم نے فعل ماضی کو مختلف ضمائر کے ساتھ استعمال کرنا سیکھا اور اس پر مشق بھی کی، اس اکائی میں ہم عربی زبان کے ان ضروری قواعد کا احاطہ کریں گے جن کی ضرورت روز مرہ کی زندگی میں اکثر پیش آتی ہے۔ جیسے: جمع کا استعمال، تعجب کے صیغوں کا استعمال، عدد کو بطور صفت کس طرح استعمال کیا جاتا ہے اور کلام میں تاکید پیدا کرنے کے لیے تقدیم وتاخیر کی صورتیں وغیرہ۔

اب تک ہم نے فعل ماضی کے بارے میں پڑھا اور مختلف ضمائر کے ساتھ اس کی اسناد کس طرح کی جاتی ہے اس سے ہم واقف ہو گئے، اب ہم اس اکائی میں فعل مضارع کے بارے میں پڑھیں گے۔ عربی زبان میں گزرے ہوئے زمانہ کے لیے فعل ماضی استعمال ہوتا ہے لیکن حال اور مستقبل کے لیے فعل مضارع استعمال ہوتا ہے۔ فعل مضارع فعل ماضی سے بنتا ہے اس طور پر کہ اس کے شروع میں علامت مضارع میں سے کسی علامت کو جوڑا جاتا ہے، علامت مضارع یہ ہیں: أ، ت، ي، ن۔ انہی علامتوں کے ذریعہ ہم فعل ماضی اور فعل مضارع کے درمیان فرق کر سکتے ہیں۔

7.1 مقاصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ:

☆ عربی زبان میں جمع کی اہم قسم؛ جمع سالم کو جانیں گے اور بطور خاص جمع مؤنث سالم کا اعراب حالتِ نصبی میں کیا ہوگا اس سے واقفیت حاصل کریں گے۔

☆ عربی زبان میں تعجب کے مفہوم کو کس طرح ادا کیا جاتا ہے اور جملے کی بناوٹ کس طرح ہوتی ہے اس کو جانیں گے اور اس کی مشق کریں گے اور یہ بھی جانیں گے کہ منادیٰ مضاف واقع ہو تو اس کے اعراب میں کیا تبدیلی واقع ہوگی۔

☆ دو جملوں کو جوڑنے کے لیے اسم موصول کا طریقۂ استعمال کیا ہوگا وہ سیکھیں گے۔

☆ فعل مضارع کی تعریف جان لیں گے اور فعل ماضی سے مضارع کیسے بنتا ہے۔ اس سے واقف ہو جائیں گے۔

☆ مضارع کے عین کلمہ کے حرکات کے بدلنے سے جو مختلف صورتیں پیدا ہوتی ہیں اس سے بھی آگاہ ہو جائیں گے۔

☆ فعل مضارع کے جو چار مشہور ابواب ہیں اس سے بھی واقفیت حاصل کر لیں گے۔

☆ 21 تا 30 کے عدد کا استعمال اور معدود کی اعرابی حالت بھی تفصیل سے جان لیں گے۔

7.2 سبق نمبر 9-اصل متن

دَخَل المدرِّسُ الفصلَ و وَجَدَ فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ طَالِبًا فَقَطْ، فَقَالَ لَهم: أينَ الطلّابُ الجددُ الخَمْسَةُ الّذينَ جَاءُوْا أَمس؟ قال عبدُ اللهِ: حَضَرُوْا الْيومَ و خرجُوا قَبْلَ قَليلٍ. أظُنُّ أنّهم ذهَبُوا إلى المُدير.

رجعَ الطُّلّابُ الْخَمْسَةُ بَعْدَ قَلِيْلٍ، فَقَال لهُمُ المُدرِّسُ: أَ إلى المُديرِ ذهبْتُم يَا أبنَائِيْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ. ذَهَبْنَا إليْهِ لأنّنا ما وَجَدْنا أسماءَ نَا فِي الْقَائِمَةِ.

جَلَسَ المُدرِّسُ و قَالَ: أَقَرَ أْتُمْ درسَ الْأَمسِ يَا أبْنَائي؟ قالَ الطُّلّابُ: نَعمْ. قَرَأْنَاهُ و كَتَبْنَاهُ و حَفِظْنَاه. قال المدرِّس: أفَهِمْتُمُوْهُ؟ قالوا: نَعَم. فَهِمْناهُ جَيِّدًا. مَا أَسَهَلَ هٰذَا الدرسَ!

قال عبدُ الرحمن: أنا مَا فهِمتُ فيه ثلاثَ كلماتٍ. قالَ المدرِّسُ: مَاهِيَ؟ قال عبدُ الرحمٰن: قرأنا في الدّرسِ هٰذهِ الْجُملةَ: ((عَادَ جدِّيْ من الخُرْطُومِ)). فما معنٰى هذِهِ الكلِمَاتِ الثَّلَاثِ؟ قال المدرِّسُ: (عَادَ) معناها (رَجَعَ) و (الجَدُّ) معناها (أبُو الأبِ) و أبُو الأمِّ). و (الخُرْطُوْمُ) (عاصِمَةُ السُّودَانِ). أفهِمتَ؟ قال عبدُ الرحمنِ: الآنْ فهمتُ.

ثم فَتَحَ المدرِّسُ كِتَابَهُ و قَرَأَ درسًا جديدًا: ((خَلَقَ اللهُ الشَّمْسَ والْقَمَرَ و النُّجُوْمَ والأرْضَ والبِحَارَ، وخَلَقَ كُلَّ شيئٍ. و خَلَقَ الإنسانَ من طِيْنٍ...)) ثمَّ قَامَ و كَتَبَ هٰذا الدرسَ علَى السَّبُّوْرَةِ.

رَفَعَ محمَّدٌ يدَهُ و قال: ما معنٰى (اَلطِّيْنُ) يا أستاذُ؟ قال المدرسُ: الطِّيْنُ معناهُ (التُّرَابُ الْمُخْتَلِطُ بِالْمَا ء) وَ رَفَع فَيْصلٌ يدَهُ، وقال لَه المدرّسُ: أ عندك سؤالٌ يا فيْصلُ؟ قال فيصلٌ: نعمْ. عندي سؤالٌ. آلبِحَارُ جمعُ البَحْرِ؟ قال المدرِّسُ: نَعَمْ. هو كَذَلكَ. قامَ الحَسَنُ و قال: ما جَمْعُ (السَّمَاءِ) يا أستاذُ؟ قال المدرّسُ: جَمْعُهَا (سَماواتٌ).

ثُمَّ سَألَ المدرسُ الطلّابَ عِدَّةَ أسئِلَةٍ.

المدرس : مَنْ خَلَقَكَ يا إبراهيمُ؟

إبراهيم : خَلَقَنِيَ اللهُ.

المدرس : من خَلَقَكم يا أبنائي؟

الجميع : خَلَقَنَا اللهُ.

المدرس : من خَلَقَنِيْ يا عباسُ؟

عباس : خَلَقَكَ اللهُ.

المدرس : من خَلَقَ الشَّمْسَ يا عبدَ اللهِ؟

عبدالله : خلقها الله.

المدرس : من خَلَق القمرَ يا عبدَ الرحمانِ؟

عبدالرحمان : خلقهُ الله.

المدرس : ومن خلق النُّجُومَ يا أحمدُ؟

أحمد:خلقها اللّٰهُ۔

يعقوب : يا أستاذ! عندى سؤال لَيْسَتْ لَهُ عَلاقةٌ بالدرس۔

المدرس : ما هو؟

يعقوب : قرأتُ في كتابٍ أنَّ النُّجُومَ أبْعَدُ من الشمس۔ أصحيحٌ هذا؟

المدرس : نعم۔ هٰذا صحيحٌ... مِمَّ خَلَقَ اللّٰهُ الإنسانَ يا عثمانُ؟

عثمان : خلق اللّٰهُ الإنسانَ من طِينٍ۔

المدرس : أحْسَنْتَ يا عثمانُ!... و مِمَّ خلقَ اللّٰهُ الجَانَّ يا أبا بَكْرٍ؟

أبو بكر:خلق اللّٰهُ الجَانَّ من نَار۔

المدرس : كيف عرفته ذلک يا أبابكر؟

أبوبكر : عرفتُ ذلکَ من القُرآنِ الكَرِيمِ۔ فجاءَ في سُورةِ الأَعْرَافِ أنّ إبْلِيسَ قال لِلّٰهِ: ((أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ، خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَارٍ وَّ خَلَقْتَهُ مِنْ طِيْنٍ))

المدرس : أحسَنْتَ يا أبا بكرٍ... كم سَماءً خلق اللّٰهُ يا عبدَاللّٰهِ؟

عبداللّٰه : خلق اللّٰه سبعَ سَماواتٍ۔

المدرس : و في كَمْ يومٍ خلق اللّٰهُ السمٰوٰتِ والأرضَ يا عبدَ الرَّحمانِ؟

عبدالرحمان : خلق اللّٰهُ السماواتِ والأرضَ في سِتَّةِ أيَّامٍ۔

المدرس : هذا صحيحٌ۔ قال اللّٰهُ تَعَالٰى في كثيرٍ من الآياتِ إنَّهُ خلق سبعَ سَمٰوَاتٍ۔ فقال فى سورةِ الطَّلَاقِ: (اللّٰهُ الذي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ) و كذلک قال فى كثيرٍ من الآياتِ إنهُ خلقَ السَّمٰوَاتِ والأرضَ فِي سِتَّهِ أيامٍ۔ فقال في سورةِ الحَديدِ: (هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ والأَرْضَ في سِتَّةِ أَيَّامٍ) في هذہ اللّحظَةِ رَنَّ الجَرَسُ و خَرَجَ المدرسُ من الفصلِ۔

7.3 سبق نمبر 9- متن کا ترجمہ

استاد جماعت میں داخل ہوئے اور اس میں صرف پندرہ طلبہ کو پایا۔ چنانچہ انہوں نے ان سے کہا: وہ پانچ نئے طلبہ کہاں ہیں جو گذشتہ کل آئے تھے؟ عبداللہ نے کہا: وہ آج آئے تھے اور کچھ دیر پہلے نکل گئے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ پرنسپل صاحب کے پاس گئے ہوں گے۔

کچھ دیر بعد پانچوں طالب علم واپس لوٹے، تو استاد نے ان سے کہا: بچو! کیا تم سب پرنسپل صاحب کے پاس گئے تھے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! ہم ان کے پاس گئے تھے کیونکہ ہم نے لسٹ میں اپنے ناموں کو نہیں پایا تھا۔

استاد بیٹھ گئے اور کہا: بچو! کیا تم نے گذشتہ کل کا سبق پڑھ لیا؟ طلبہ نے کہا: جی ہاں! ہم نے اسے پڑھ لیا، لکھ لیا اور اسے یاد بھی کر لیا۔

استاد نے کہا: کیا تم نے اسے سمجھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! ہم نے اسے اچھی طرح سمجھ لیا، کتنا آسان ہے یہ سبق!

عبدالرحمان نے کہا: میں نے اس میں تین کلمات کو نہیں سمجھا۔ استاد نے کہا: وہ کیا ہیں؟ عبدالرحمان نے کہا: ہم نے سبق میں یہ جملہ پڑھا (عاد جدّی من الخرطوم) ان تینوں کلمات کے کیا معنی ہیں؟ استاد نے کہا: (عاد) کے معنی ہے: لوٹنا اور جدّ کے معنی ہے: دادا یا نانا اور خرطوم سوڈان کا دارالحکومت ہے۔ کیا تم سمجھ گئے؟ عبدالرحمن نے کہا: اب میں سمجھ گیا۔

پھر استاد نے اپنی کتاب کھولی اور نیا سبق پڑھا: (اللہ نے سورج، چاند، ستارے، زمین و آسمان کو پیدا کیا اور ہر چیز کو پیدا کیا، اور انسان کو مٹی سے پیدا کیا) پھر استاد اٹھے اور اس سبق کو بورڈ پر لکھا۔

محمد نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور کہا: استاد! ''طین'' کے کیا معنی ہے؟ استاد نے کہا: طین کے معنی ہے (پانی ملی ہوئی مٹی) اور فیصل نے اپنا ہاتھ اٹھایا، تو استاد نے اس سے کہا: فیصل کیا تمہارے پاس کوئی سوال ہے؟ فیصل نے کہا: جی ہاں! میرا سوال یہ ہے کہ کیا بحار، بحرٌ کی جمع ہے؟ استاد نے کہا: ہاں! ایسا ہی ہے۔ حسن کھڑا ہوا اور کہا: استاد ''سماء'' کی جمع کیا ہے؟ استاد نے کہا: اس کی جمع 'سماوات' ہے۔

پھر استاد نے طلبہ سے چند سوالات کیے:

استاد : ابرہیم! تمہیں کس نے پیدا کیا؟

ابراہیم : مجھے اللہ نے پیدا کیا۔

استاد : بچو! تم سب کو کس نے پیدا کیا؟

تمام (طلبہ) : ہم کو اللہ نے پیدا کیا۔

استاد : عباس! مجھے کس نے پیدا کیا؟

عباس : آپ کو اللہ نے پیدا کیا۔

استاد : عبداللہ! سورج کو کس نے پیدا کیا؟

عبداللہ : اس کو اللہ نے پیدا کیا۔

استاد : عبدالرحمان چاند کو کس نے پیدا کیا؟

عبدالرحمن : اس کو اللہ نے پیدا کیا۔

استاد : احمد! ستاروں کو کس نے پیدا کیا؟

احمد : ان کو اللہ نے پیدا کیا۔

یعقوب : استاد! میرا ایک سوال ہے جس کا سبق سے تعلق نہیں ہے۔

استاد : وہ کیا ہے؟

یعقوب : میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ ستارے سورج سے بہت دور ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟

استاد : ہاں! یہ صحیح ہے... عثمان! اللہ نے انسان کو کس چیز سے پیدا کیا؟

عثمان : اللہ نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔

استاد : شاباش عثمان، ابو بکر! اللہ نے جنات کو کس چیز سے پیدا کیا؟

ابو بکر : اللہ نے جنات کو آگ سے پیدا کیا۔

استاد : ابو بکر! تمہیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟

اُبو بکر : مجھے یہ بات قرآن کریم سے معلوم ہوئی۔ کیونکہ سورہ اعراف میں ابلیس نے اللہ سے کہا: ''میں اُن (آدم علیہ السلام) سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور انہیں مٹی سے پیدا کیا''

استاد : شاباش ابو بکر... عبداللہ! اللہ نے کتنے آسمان پیدا کیے۔

عبداللہ : اللہ نے سات آسمان پیدا کیے۔

استاد : عبدالرحمان! کتنے دن میں اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا

عبدالرحمان : اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دن میں پیدا کیا۔

استاد : یہ بات صحیح ہے، اللہ تعالیٰ نے بہت سی آیتوں میں فرمایا کہ اس نے سات آسمان پیدا کیے۔ چنانچہ سورۃ الطلاق میں فرمایا ''اللہ کی ذات وہ ہے کہ جس نے سات آسمانوں کو پیدا کیا'' اس طرح بہت سی آیتوں میں فرمایا ''وہی ذات ہے جس نے آسمان اور زمینوں کو چھ دن میں پیدا کیا'' اسی اثنا میں گھنٹی بجی اور استاد جماعت سے نکل گئے۔

7.4 سبق نمبر 9- متن میں مذکور قواعد کا بیان

اکثر زبانوں میں تعداد کے لحاظ سے اسم کی دو ہی قسمیں ہوتی ہیں، ایک کے لیے واحد یا مفرد، اور دو یا دو سے زیادہ کے لیے جمع۔ لیکن عربی میں جمع تین سے شروع ہوتی ہے، اور دو کے لیے الگ اسم اور فعل استعمال ہوتے ہیں، اس دو کے صیغے کو تثنیہ یا مثنیٰ کہتے ہیں۔

اس طرح عربی میں عدد کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ (1) واحد (2) تثنیه (3) جمع

واحد سے تثنیہ بنانے کا قاعدہ

کسی اسم کو خواہ مذکر ہو یا مؤنث تثنیہ بنانے کے لیے ایک ہی قاعدہ ہے، اگر اسم واحد ہو اور حالتِ رفعی میں ہو تو اس کے آخری حرف پر زبر لگا کر اس کے آگے الف اور نون مکسورہ کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ جیسے:

مسلمٌ سے مُسْلِمَانِ مسلمةٌ سے مُسْلِمَتانِ

جب کہ حالتِ نصبی اور جری دونوں میں واحد اسم کے آخری حرف پر زبر لگا کر اس کے آگے یا ورن کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ جیسے:

مسلمٌ سے مُسلمَینِ مُسلِمَةٌ سے مُسْلِمَتَیْنِ

جمع

جمع کے اقسام: جمع کی دو قسمیں ہیں۔ (1)جمع سالم (2) جمع مكسر

جمع سالم: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت رہے اور اس کے اخیر میں واؤنون یا "ي" "ن" کا اضافہ کر دیا جائے۔ جیسے:

عالمُوْنَ - مُسلِمُوْنَ (حالتِ رفعی میں) عالمِیْنَ - مُسلِمِینَ (حالت نصبی و جری میں)

جمع سالم دو قسموں پر مشتمل ہوتا ہے: (1) جمع مذكر سالم (2) جمع مؤنث سالم

جمع مذكر سالم

جمع مذكر سالم اسم کے اخیر میں "واو اور نون" یا "یا اور نون" کا اضافہ کر کے بنایا جاتا ہے۔

جمع مونث سالم بنانے کا قاعدہ

جمع مونث سالم وہ جمع ہے جو مفرد مونث کے آگے الف اور ت بڑھانے سے بنائی جاتی ہے۔ جیسے:

مُسلِمَةٌ سے مُسلِمَاتٌ عالِمَةٌ سے عالِمَاتٌ

جمع مونث سالم کا اعراب

پچھلے اکائیوں میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ نصب کی علامت فتحہ ہے یعنی جو کلمہ حالتِ نصب میں ہو اس کو فتحہ آتا ہے۔ جیسے:

اِنَّ العَامِلَ أمينٌ (بے شک مزدور امانت دار ہے) ضربتُ زیدًا (میں نے زید کو مارا)

جمع مونث سالم کے اعراب کے سلسلے میں اس بات کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ حالتِ نصبی اور جری میں اس پر ظاہری اعراب جاری نہیں ہوگا، بلکہ اس کے اخیر میں دو زیر یا ایک زیر آئے گا۔ جیسے:

رأيتُ الأبناء والبناتِ (میں نے بیٹے اور بیٹیاں دیکھا) لعلَّ الفتياتِ مُجِدّاتٌ (شاید کہ لڑکیاں محنتی ہیں)

خَلَقَ اللهُ السماواتِ والأرضَ (اللہ تعالٰی نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا)

الخيلُ تجُرُّ العَجَلَاتِ (گھوڑے پہیوں کو کھینچ رہے ہیں)

قرأتُ الكتبَ والصحفَ والمجلاتِ (میں نے کتابیں اخبارات اور میگزین پڑھے)

ان تمام مثالوں میں جو خط کشیدہ الفاظ ہیں وہ سب جمع مؤنث سالم ہیں اور حالتِ نصبی میں ہیں لیکن ان پر نصب کی ظاہری علامت فتحہ نہیں ہے۔

اسلوبِ تعجب

یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ جب بے موسم بارش دیکھتا ہے یا کسی کنوئیں کو دیکھتا ہے جو اچانک خشک ہو جائے یا کوئی نئی گاڑی کسی ظاہری سبب کے بغیر رک جائے تو ایسے موقع پر فطری طور پر اسے تعجب ہوتا ہے اور ایسی صورت حال میں وہ جو کلمات ادا کرتا ہے اسے کلمات تعجب کہتے ہیں۔ عربی زبان میں بھی اس طرح کی تعبیرات پائی جاتی ہیں جن کو فعل تعجب کے ذریعہ ادا کیا جاتا ہے۔

فعل تعجب کے دو صیغے ہوتے ہیں۔ (1) ما أفْعَلَ (2) أفْعِلْ بِهِ

مثلاً اگر ہمیں یہ کہنا ہو کہ یہ کار کتنی خوبصورت ہے اس معنیٰ کو ہم عربی زبان میں اس طرح ادا کریں گے۔ ما أجْمَلَ هذهِ السّيارةَ۔

یہ واضح رہے کہ جس چیز کے بارے میں تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے وہ اس طرح کے جملوں میں مفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہوگا، مزید مثالیں دی جا رہی ہیں جس سے آپ ان باتوں کو اور وضاحت اور آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔

مَا أَجْمَلَ الوَردَة النَّاضِرَةَ! (کھلا ہوا پھول کتنا خوبصورت ہے!) مَا أسْهَلَ هذا الدرسَ! (یہ سبق کتنا آسان ہے!)

مَا أطْوَلَ ليلةَ الشتاءِ! (سردی کی رات کتنی ہی طویل ہے!) مَا أوْضح الحقَ! (حق کتنا ہی واضح ہے!)

مُنادیٰ کا اعراب

ہر زبان میں کسی کو پکارنے کے لیے کچھ الفاظ مخصوص ہوتے ہیں، عربی زبان میں انہیں حرفِ ندا کہتے ہیں اور جس کو پکارا جائے اسے منادیٰ کہتے ہیں۔ جیسے: اے لڑکے اس میں 'اے' حرفِ ندا ہے اور 'لڑکے' منادیٰ ہے۔

عربی میں زیادہ تر "یا" حرفِ ندا کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ منادیٰ کے اعراب کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(1) منادیٰ مفرد لفظ ہو جیسے: زيدٌ - رجُلٌ

اس پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو اسے حالتِ رفعی میں ہی رکھتا ہے لیکن تنوین کو ختم کر دیتا ہے۔ جیسے:

يا رَجُلُ (اے آدمی) يا خالِدُ (اے خالد)

(2) دوسری صورت یہ ہے کہ منادیٰ الف لام کے ساتھ آئے یعنی معرف باللام ہو۔ جیسے:

الرَّجُلُ المرأةُ

ان پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو مذکر کے ساتھ أيُّهَا اور مؤنث کے ساتھ ايَّتُهَا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

یا أیها الرجل ۔　　　　یا أیتها المرأة

3)تیسری صورت یہ ہے کہ منادیٰ مضاف، مضاف الیہ ہو۔ جیسے:

عبدُ اللهِ ۔ عبدالرحمنِ ان پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو مضاف کو نصب دیتا ہے۔ جیسے:

(1)یا عبدَ الرّحمان　(اے عبدالرحمان)　　(2)یا أختَ محمدٍ　(اے محمد کی بہن!)

(3)یا رَبَّ الكَعْبَةِ (اے کعبہ کے رب)　　(4)یا ابنَ أخي　(اے میرے بھتیجے)

کم(کتنا)

کم(کتنا)یہ دو معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (1)استفہامیہ (2)خبریہ

کَمْ اگر استفہامیہ ہو تو اس کی تمیز مفرد منصوب ہو گی۔ جیسے:

كَمْ سُوْرَةً حَفِظْتَ؟　(تو نے کتنی سورتیں یاد کی؟)　كَمْ كِتابًا قرأتَ؟　(تو نے کتنی کتابیں پڑھی؟)

لیکن اگر کَمْ پر حرف جر داخل ہو جائے تو کَمْ کی تمیز مجرور و منصوب دونوں طریقے سے پڑھی جا سکتی ہیں۔ جیسے:

بكم ريالًا/ ريالٍ هٰذا؟　(یہ کتنے ریال کا ہے؟)　في كم يومًا/ يومٍ تعلمتَ هذهِ اللغة　(تو نے کتنے دنوں میں یہ زبان سیکھی؟)

(نوٹ) کَمْ کی تمیز کو حرفِ جر آنے کی بنا پر مجرور پڑھنے کو علماء نحو نے ضعیف قرار دیا ہے، نصب ہر حالت میں اولیٰ ہے۔

اسم موصول

اسم موصول وہ اسم مبہم ہے جو اپنے مدلول کی تعیین میں ہمیشہ ایک جملہ کا محتاج ہوتا ہے جو اس کے معنی کی وضاحت کرتا ہے اور یہ بعد میں آنے والا جملہ اس کا صلہ کہلاتا ہے۔اس کے بعد والے جملہ میں ایک ضمیر ہو گی جو اسم موصول کی طرف لوٹے گی۔

اسم موصول　مذکر کے لیے　الذي ہے　　　اسم موصول　مؤنث کے لیے التي ہے

واحد مذکر کی مثال:

الوَلدُ الذی خَرَجَ من مكتب المدير طالبٌ جديدٌ(جو لڑکا پرنسپل صاحب کے آفس سے نکلا وہ نیا طالب علم ہے)

جمع مذکر کی مثال:

الأولاد الذين خرجوا من مكتب المدير طلابٌ جُدُدٌ(وہ لڑکے جو پرنسپل صاحب کے آفس سے نکلے وہ نئے طلبا ہیں)

واحد مؤنث کی مثال:

البنت التي خَرجَتْ من مكتب المدير طالبةٌ جَديدَةٌ　(وہ لڑکی جو پرنسپل کے دفتر سے نکلی وہ ایک نئی طالبہ ہے)

جمع مؤنث کی مثال:

البنات اللاتي خرجْنَ من مكتب المدير طالباتٌ جُدُدٌ (وہ لڑکیاں جو پرنسپل کے دفتر سے نکلیں وہ نئی طالبات ہیں)

ہمزۂ استفہام کے بعد الف لام آئے تو اس کے ملانے کی صورت

ہم پڑھ چکے ہیں کہ جملہ خبریہ کو استفہامیہ بنانے کے لیے اس کے شروع میں ہمزۂ استفہام کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

هذا طالبٌ سے أ هذا طالِبٌ

ہمزہ استفہام کے بعد اگر الف لام آجائے تو اس کو مد کے ساتھ آل پڑھا جائے گا۔ جیسے:

المدرسُ قال لک؟ سے آلمدرسُ قال لک؟ (کیا استاد نے تم سے کہا)

أللّٰهُ أمرک بهٰذا سے آللّٰهُ أمرک بهٰذا (کیا اللہ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے)

آَللّٰهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُوْن (کیا اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا وہ جنہیں یہ لوگ شریک ٹھہرا رہے ہیں)

عدد کا استعمال بطور صفت

پچھلے اکائیوں میں ہم نے پڑھا تھا کہ عدد معدود میں عدد پہلے آتا ہے اور معدود اس کے بعد، اور ہم نے یہ بھی پڑھا تھا کہ تین سے دس تک کی تمیز اپنے عدد کی مخالف ہوگی۔ جیسے: ثلاثة رجالٍ (تین مرد) ثلاث نسوَةٍ (تین عورتیں)

لیکن عدد بسا اوقات بطور صفت استعمال ہوتا ہے اس صورت میں عدد معدود کے بعد آئیگا۔ جیسے:

الطلابُ الجُدُدُ الخمسَةُ (پانچ نئے طلبہ) الصِّحاحُ الستةُ (چھ صحیح کتابیں)

الطالباتُ الخمسُ (پانچ طالبات) الرجال العَشَرةُ (دس مرد)

الفاظ کی تقدیم وتاخیر کے ذریعہ کلام میں تاکید پیدا کرنا:

ہر زبان میں جملہ کے لیے الفاظ کا ایک متعین مقام ہوتا ہے لیکن کبھی ان الفاظ کو اپنے مقام سے ہٹا کر تقدیم اور تاخیر کی شکل میں کسی غرض اور مقصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے: أ إلى الجامعة ذهَبْتَ؟ کیا تم یونیورسٹی گئے تھے؟

اس جملہ میں إلى الجامعة کو کلام میں زور اور تاکید پیدا کرنے کے لیے فعل سے پہلے لایا گیا ہے۔ ایک اور مثال ملاحظہ کریں

رأيت حامدًا میں نے حامد کو دیکھا (بغیر تاکید کے) حامدًا رأيتُ حامد ہی کو میں نے دیکھا (تاکید کے ساتھ)

دوسرے جملے کا استعمال اس وقت کیا جائے گا جب کہ مخاطب اس میں شک کرے یا انکار کرے۔

7.5 سبق نمبر 9-اصل متن پر مبنی مشقیں

(۱)آنے والے سوالوں کے جواب عربی میں دیجیے۔

(1) كم طالبا وجد المدرس في الفصل؟ (2) لِمَ ذهب الطلاب الجدد إلى المدير؟ (3) من خَلَقَنا؟

(4) من خلقَ القَمَرَ؟ (5) من خلق الشمسَ؟ (6) من خلق النجومَ؟

(7) مِمّ خلقَ اللهُ الإنسانَ؟ (8) ممّ خلقَ اللهُ الجانَّ؟ (9) كمْ سَمَاءً خلقَ الله؟

(10) في كم يومٍ خلق اللهُ السَماواتِ والأرض؟

(۲)آنے والی عبارت کو پڑھیے اور سوالات کے جوابات دیجیے۔

(أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خلَقْتَنِيْ مِنْ نارٍ وَّ خَلَقْتَهُ مِنْ طِيْنٍ)

(1) ـمَن قالَ هٰذا؟ (2)ـولِمن؟ (3)ـمِنْ أيِ سورةٍ هذه الآية؟

(۳)درست جملوں کے سامنے (√) کا اور غلط جملوں کے سامنے (×) کا نشان لگائیے۔

(1) الطلاب الجدد خمسة عشر۔ (2) عبدالرحيم ما فهم معنى ثلاث كلمات۔

(3) سأل فيصل المدرس: ما جمع السماء؟ (4) كتب المدرس على السبّورةِ۔

(۴)درج ذیل کلمات کے معانی کیا ہیں؟

(1) الطين...... (2)عاد...... (3)الجد......

(۵)مثال پڑھیے اور مندرجہ ذیل کلمات کو اسی طرز پر لکھ کر مکمل کیجیے۔

عَاصِمَةُ السُّودانِ الخُرْطُوْمُ۔

(1)۔ ...... العراق ...... (2) ...... المَمْلَكَةِ اَلعَرَبِيَّةِ السَّعُودِيَّةِ ......

(3) ...... اليَمَن ...... (4) ...... مِصْرَ ......

(٦)مثالیں پڑھیے اور مندرجہ ذیل جملوں میں فعل تعجب کا استعمال کرتے ہوئے انہیں قلمبند کیجیے۔

(1) هذا الرجلُ طويل۔ ما أطولَ هذا الرَّجُلَ!

(2) هذا البيت كبِيرٌ۔ ما أكبَرَ هٰذَا البَيْتَ!

(3) هذه السيارةُ جميلةٌ۔ ما أجْمَلَ هذِهِ السَّيارةَ!

(1) هذا الماء باردٌ ....! (أَبْرَدَ) (2) النجوم جميلة ....! (أَجملَ)

(3) هذا القلم رخيصٌ ....! (أَرْخَصَ) (4) اللّغةُ العربيةُ سهلةٌ ....! (أَسْهَلَ)

(5) النّجومُ كثيرةٌ ....! (أَكْثَرَ) (6) اللبنُ حسنٌ ....! (أَحْسَنَ)

(7) هذه السيارة سريعةٌ ....! (أَسْرَعَ) (8) القمرُ جميلٌ ....! (أَجْمَلَ)

(9) هذا القميصُ وَسخٌ ....! (أَوْسَخَ) (10) هذا الفصلُ نظيفٌ ....!(أَنْظَفَ)

(۷)درج ذیل کلمات کو پڑھیے اور ان کے اخیر میں اعراب لگائیے۔

(1) محمدٌ : يا محمدُ حامدٌ : يا حامدُ أستاذٌ : يا أستاذُ

(2) أختُ حامدٍ : يا أختَ حامدٍ عبدُ اللهِ : يا عَبْدَ اللهِ

يَا عليّ، يا عباس، يا رجل، يا بنت، يا شيخ، يا مريم، يا عبدالله، يا بنت خالد، يا سائق السيارة، يا أمّ سعد، يا عبدالرحمان، يا ربّ الكعبة، يا إمام المسجد، يا ابن عباس، (أبو بكر : يا أبا بكر)

(۸)مثالوں میں غور کریئے اور آنے والے جملوں میں جمع مؤنث سالم کی نشاندہی کرتے ہوئے اس کے اخیر کو اعراب لگائیے۔

(أ) رأيت سيارةً۔ رأيت سيارات۔ (ب) سأَلَتِ المديرَةُ الطالبةَ۔ سألتِ المديرةُ الطالبات۔

(ج) قرأتُ المَجَلَّةَ۔ قرأتُ المَجَلَّاتِ۔

(1) خلق اللّٰهُ الشمس والقمر والنجوم والبحار والأرض والسماوات۔

(2) سأل الأب الأبناء والبنات۔ (3) كتبت هذه الكلمات۔

(4) رأيت الأطباء والطبيبات۔ (5) غسل الولد السيارة۔

(6) غسل الولد السيارات۔ (7) أ أخذت الريالات يا بنيَّ؟

(8) سأل بلال زملائه۔ (9) سألت زينب زميلاتها۔

(10) قرأت الكتب والصحف والمجلّات۔ (11) رأيت إخوة حامد و أخواته۔

(12) قرأنا هذه الصفحات۔

(۹)مثال کو غور سے پڑھیں اور آنے والے جملوں پر ہمزۂ استفہام کو داخل کریں۔

البحار جمع البحر۔ أ البحار جمع البحر f آلبحار جمع البحر؟

(أ+ ال= آلْ)

(1) الآن خرجت ....؟ (2) اليومَ رجعَ أبوكَ من دِمَشْقَ ....؟

(3) المدرسُ مريضٌ ....؟ (4) المديرُ قال هكذا ....؟

(5) الطالبُ الجديدُ كسر هذا الكرسيَّ ....؟ (6) هذا الطالبُ ضَرَبَک ....؟

(۱۰)مثال کو غور سے پڑھیے اور اسی طرز پر درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

مَنْ خَلَقَکَ؟ خَلَقَنِيَ اللّٰهُ

(1) من ضربک؟ .... (2) من سأَلَکَ هذا السؤالَ؟ ....

(3) أرآک المدرسُ في المسجِد؟ (4)............. رَأَى/ أنت رأيت۔

(۱۱)مثال کو غور سے پڑھیے، پھر خط کشیدہ الفاظ کی جمع بناتے ہوئے آنے والے جملوں کو قلمبند کیجیے۔

(1) المذکر: مَنْ الفتى الذى خرج من الفصل الآن؟ المونث: من الفِتْيَةُ الَّذِيْنَ خرجوا من الفصل الآن؟

(1) مَن الرجل الذى دخل بيتكم الآن؟ ....؟

(2) أين الطالب الذى جاء أمس؟ ....؟

(3) ضربتُ الولد الذي ضربني؟ ....؟

(2) المؤنث: الطالبةُ الَّتِي دخلت الفصلَ الآن من الهند۔

الطالباتُ اللَّاتي دَخَلْنَ الفصلَ الآن من الهند۔

(1) الفتاة التي عند المديرةِ أخت مريمَ۔ ....؟

(2) الطبيبةُ التي في مُستشفى الولادةِ من إنكلترا ....؟

(3) المرأة التى دخلتْ بيتَنَا عمّتي۔ ....؟

(۱۲)درج ذیل کلمات کو جملوں میں استعمال کریئے۔ رفع، خلق، عاد، الجد، ممّ، بم، لمَ، عمّ

(۱۳)درج ذیل کلمات کو غور سے پڑھیے

(۱) معنًى ، معْنَاه، مَعْنَاهَا

(1) مِنْ + مَا = مِمَّ؟ ممّ خَلَقَهُ اللهُ الإنسانَ؟ خَلَقَه من طِيْنٍ۔

(2) بِ + مَا = بِمَ بِمَ قَتَلْتَ الْحَيَّةَ؟ قَتَلْتُهَا بالحَجَر۔

(3) لِ + مَا = لِمَ لِمَ خرجتَ من الفصل؟ خرجتُ لأننى مريضٌ۔

(4) عَنْ +ما= عَمَّ عَمَّ بحثتَ في المدرسةِ؟بحثتُ عنْ ساعتي۔

7.6 سبق نمبر 9-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

(۱)

(1) وَجَدَ المدرسُ خمسةَ عَشَرَطَالبًا في الفصلِ۔

(2) ذهب الطلابُ الجددُ إلى المدِير لأنهم ما وجَدوا أسمائَ هُم في القائِمَةِ۔

(3) خَلَقنَا اللهُ۔ (4) خَلَقَه اللهُ۔ (5) خَلَقَها اللهُ۔ (6) خَلَقَها اللهُ۔

(7) خَلَقَ اللهُ الإنسانَ مِن طينٍ۔ (8) خلق اللهُ الجَانَّ من نَّارٍ۔

(9) خلق اللهُ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ۔ (10) خلق اللهُ السَّمٰواتِ والأرضَ في سِتَّةِ أيامٍ۔

(٢)

(1) الشيطانُ قال هٰذا (2) لِلّٰه۔ (3) هذه الآيةُ مِنْ سورةِ الأعْرَاف۔

(٣)

(1) غير صحيح (O) (2) صحيح (P) (3) غير صحيح (O) (4) صحيح (P)

(۴)

(1) پانی ملی ہوئی مٹی (2) وہ لوٹا/واپس ہوا (3) دادا/نانا

(۵)

(1) عَاصِمَةُ العراق بغدادُ۔ (2) عاصمةُ المَمْلِكَةِ العَرَبِيَّةِ السَّعُوْدِيَّةِ الرّياضُ۔

(3) عاصمةُ اليَمَنِ صنعاءُ۔ (4) عاصمةُ مِصْرَ القاهرةُ۔

(٦)

(1) ما أبردَ هذا الماءَ! (2) ما أجملَ النجومَ! (3) ما أرخصَ هذا القلمَ!

(4) ما أسْهلَ اللّغةَ العربيةَ! (5) ما أكثَرَ النُّجُومَ! (6) ما أحسنَ اللَّبَنَ!

(7) ما أسرعَ هذهِ السَّيَارَةَ! (8) ما أجملَ القَمَرَ! (9) ما أوْسَخَ هٰذَ القميصَ!

(10) ما أنظفَ هٰذا الفصْلَ!

(٧)

(1) يا عَليُ (2) يا مَرْيمُ (3) يا عبدَ الرَّحمان (4) يا عبّاسُ (5) يا عبدَ اللهِ (6)يا ربَّ الكعبَةِ

(7) يا رجلُ (8) يا بنتَ خالد (9) يا إمامَ المسجِد (10) يا بنتُ (11) يا سائق السَّيَّارةِ

(12) يا ابنَ عباسٍ (13) يا شَيْخُ (14) يا أمَّ سعدٍ

(٨)

(1) السَّماوات (2) البَنَات (3) الكلمات(4) الطَّبيبات (5)لا يوجد (6) السّيارات

(7) الرّيالات(8)لا يوجد(9) الزّميلات (10) المجَلّات (11)الأخوات (12) الصَّفحات

(٩)

(1) آلآن خرجتَ؟ (2) آليوم رجع أبُوک؟ (3) آلمدرس مريضٌ؟

(4) آلمديرُ قَال هكذا؟ (5) آلطالب الجديدُ كسر هذا الكرسيَّ؟ (6) أ هذا الطالب ضَرَبَکَ؟

(١٠)

(1) ضَرَبَني حامدٌ۔ (2) سَألَني أحمدُ هذا السؤالَ۔ (3) نعم رآني في المسجدِ

(١١)

(1) (مذكر) الَّذِيْ، اللَّذِيْنَ۔

(1) مَنِ الرجالُ الذين دخلوا بيتَكم الآن؟ (2) أين الطلابُ الذين جَاؤوْا أمس؟

(3) ضربتُ الأولادَ الذين ضربُوني۔

(2) (مؤنث) التي، اللاتي

(1) الفياتُ اللَّاتي عند المديرةِ أخواتُ مريمَ۔ (2) الطبيباتُ اللاتي في مستشفى الولادةِ من إنكلترا۔

(3) النساء اللاتي دخلْنَ بيتنا عَمّاتِي۔

(١٢)

(1) رفع زيدٌ رأسَه۔ (2) خلق اللّٰهُ السماوات۔ (3) عادَ محمدٌ من دبي۔ (4) نَصَحَ الجَدُّ أحفادہ۔

(5) مِمّ أخذْتَ هٰذِهِ العبارةَ؟ (6) بم كتَبَ الطلابُ هذا الدرسَ؟ (7) لِمَ فعلتُم هكذا؟

(8) عمّ قلتَ لَه؟

7.7 سبق نمبر 10-اصل متن

ذَهَبَ زَكَرِيَّا لزِيَارَة حامدٍ بعدَ صَلاةِ الفَجر، ولكنَّهُ ما وَجَدَه في البيت فقال لِابنه موسى: أين أبوك؟

موسٰی : ذهب إلى السوق

زكريا : أ يَذْهَبُ إلى السوق كلَّ يَوْمٍ؟

موسٰی : نعم، يذهب دَائِمًا إلى السوق بعد صلاة الفجر۔

زكريا : متى يَرْجِعُ من السوق؟

موسٰی : يَرْجِعُ في السَّاعة السابعةِ، و أحْيَانًا في الساعة الثامنة۔

زكريا : ما ذا يَفْعَلُ في البيت؟

موسٰی : يَقْرَأُ الصُّحُفَ و يَسْمَعُ الأخبارَ مِنَ الإذاعة۔

زكريا : متٰى يَذْهَبُ إلى المَصْنَعِ؟

موسٰی : يذهب في الساعة التاسعة والنِّصْفِ۔

زكريا : و متى يَرْجِعُ من هُناك؟

موسٰی : يرجع في السَّاعَة الواحدة والنِّصف أوالثانية۔

زكريا : أ يذهب إلى المصنع مرّةً أُخْرٰى بعد الظهر؟

موسٰی : لا، لا يَذْهَبُ بعدَ الظهر۔ يَجْلِسُ هنا في مَكْتَبِهٖ بعد صلاة العصر۔

زکریا : كم عاملًا يَعْمَلُ في مصنعكم؟

موسٰی : مصنعُنا ليس بكبير۔ يعمل فيه مائةٌ و خمسةٌ و عِشْرُونَ عاملًا و مُهَنْدِسَانِ۔

زکریا : الساعة الآنَ التاسعةُ إلا رُبْعًا، و مارجع أبوک۔

موسٰی : لعلّهٗ يَرْجِعُ اليومَ مُتَأَخِرًا۔

7.8 سبق نمبر10- متن کا ترجمہ

نماز فجر کے بعد زکریا، حامد سے ملاقات کے لیے گئے لیکن انہیں گھر پر موجود نہیں پایا تو انہوں نے ان کے بیٹے موسیٰ سے کہا: تمہارے والد کہاں ہیں؟

موسیٰ : وہ بازار کو گئے۔

زکریا : کیا وہ ہر دن بازار جاتے ہیں؟

موسیٰ : جی ہاں! وہ ہمیشہ نماز فجر کے بعد بازار جاتے ہیں۔

زکریا : وہ بازار سے کب لوٹتے ہیں؟

موسیٰ : وہ سات بجے اور کبھی آٹھ بجے لوٹتے ہیں۔

زکریا : وہ گھر میں کیا کرتے ہیں؟

موسیٰ : وہ اخبار پڑھتے ہیں اور ریڈیو سے خبریں سنتے ہیں۔

زکریا : وہ کارخانہ کو کب جاتے ہیں؟

موسیٰ : ساڑھے: نو بجے جاتے ہیں۔

زکریا : اور وہاں سے کب لوٹتے ہیں؟

موسیٰ : دیڑھ یا دو بجے لوٹتے ہیں۔

زکریا : کیا وہ ظہر کے بعد دوبارہ کارخانہ کو جاتے ہیں؟

موسیٰ : نہیں! وہ ظہر کے بعد نہیں جاتے، عصر کی نماز کے بعد یہیں اپنے آفس میں بیٹھتے ہیں۔

زکریا : تمہارے کارخانے میں کتنے ملازمین کام کرتے ہیں؟

موسیٰ : ہمارا کارخانہ بڑا نہیں ہے، اس میں 125 ملازمین اور دو انجینئر کام کرتے ہیں۔

زکریا : اب پونے نو ہو رہے ہیں، اور تمہارے والد نہیں لوٹے؟

موسیٰ : مجھے اندیشہ ہے کہ وہ آج تاخیر سے لوٹیں گے۔

7.9 سبق نمبر 10- متن میں مذکور قواعد کا بیان

فعل مضارع

اکائی نمبر 5 میں ہم فعل ماضی کے بارے میں پڑھ چکے ہیں، اس اکائی میں فعل کی دوسری قسم فعل مضارع کے بارے میں پڑھیں گے۔ جیسا کہ ذکر کیا جاچکا ہے فعل کی تین قسمیں ہیں: (1)ماضی (2)مضارع (3)امر

فعل ماضی میں گزرے ہوئے زمانے میں انجام پانے والے کام کو بتلایا جاتا ہے۔ جیسے: ذَهَبَ خَالِدٌ(خالد گیا) اور اگر حال یا استقبال کے معنی کو ادا کرنا ہو تو فعل مضارع کا استعمال ہوتا ہے۔

فعل ماضی سے فعل مضارع بنانے کے لیے کچھ علامتیں استعمال ہوتی ہیں جو ابتدا میں جوڑی جاتی ہیں اور یہ چار ہیں: ي، ت، أ، ن۔ ان کے مجموعے کو ''أتین'' بھی کہتے ہیں۔ فعل ماضی کے بارے میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ وہ عموماً تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے اور اس کا پہلا اور آخری حرف مفتوح ہوتا ہے۔ جب کہ درمیانی کلمہ جو اصطلاح میں عین کلمہ کہلاتا ہے۔ مفتوح مکسور اور مضموم ہو سکتا ہے۔

فعل ماضی میں جو پہلا حرف مفتوح ہوتا ہے وہ مضارع میں ساکن ہوگا، تیسرا حرف جو ماضی میں مفتوح ہوتا ہے، مضارع میں مضموم ہوگا اور دوسرا حرف (عین کلمہ) مضارع میں بھی تینوں حرکتیں (فتحہ، ضمہ، کسرہ) کے ساتھ آسکتا ہے۔

ماضی اور مضارع میں ع کلمہ کی حرکت کے اعتبار سے فعل کو چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، جن میں سے چار کا بیان یہاں کیا جارہا ہے۔

فَعَلَ، يَفْعُلُ فتحہ ضمہ والا باب: اس باب میں فعل ماضی کا ''ع'' کلمہ مفتوح اور فعل مضارع کا ''ع'' کلمہ مضموم ہوتا ہے۔ جیسے:

نَصَرَ	يَنْصُرُ	قَتَلَ	يَقْتُلُ
اس نے مدد کی	وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا	اس نے قتل کیا	وہ قتل کرتا ہے یا کرے گا
رَزَقَ	يَرْزُقُ	طَلَبَ	يَطْلُبْ
اس نے رزق دیا	وہ رزق دیتا ہے/دے گا	اس نے طلب کیا	وہ طلب کرتا ہے/کرے گا

اس باب کو بابِ نَصَرَ کہا جاتا ہے جس کی علامت (ن) ہے۔

2۔ فَعَلَ یَفْعِلُ۔ فتحہ کسرہ والا باب

اس باب میں فعل ماضی کا ”ع “کلمہ مفتوح جب کہ فعل مضارع کا”ع “کلمہ مکسور ہوتا ہے۔ جیسے:

ضَرَبَ	یَضْرِبُ	یَرْجِعُ	رَجَعَ
اس نے مارا	وہ مارتا ہے/مارے گا	وہ واپس ہوا	وہ واپس ہوتا ہے/ہو گا
جَلَسَ	یَجْلِسُ	غَسَلَ	یَغْسِلُ
وہ بیٹھا	وہ بیٹھتا ہے/بیٹھے گا	اس نے دھویا	وہ دھوتا ہے/دھوئے گا

اس باب کو باب ضرب کہتے ہیں اور اس کی علامت (ض) ہے۔

فَعَلَ۔ یَفْعَلُ۔ فتحہ۔ فتحہ والا باب

اس باب میں فعل ماضی اور مضارع دونوں کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے:

فَتَحَ	یَفْتَحُ	ذَهَبَ	یَذْهَبُ	قرأ	یَقْرَأُ
اس نے کھولا	وہ کھولتا ہے، کھولیگا	وہ گیا	وہ جاتا ہے، جائیگا	اس نے پڑھا	وہ پڑھتا ہے، پڑھے گا

اس باب کو باب فتح کہتے ہیں اور اس کی علامت (ف) ہے۔

فَعِلَ۔ یَفْعَلُ۔ کسرہ۔ فتحہ والا باب

اس باب میں فعل ماضی کا”ع“کلمہ مکسور جب کہ مضارع کا”ع “کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے:

سَمِعَ	یَسْمَعُ	حَفِظَ	یَحْفَظُ	شَرِبَ	یَشْرَبُ
اس نے سنا	وہ سنتا ہے، سنے گا	اس نے یاد کیا	وہ یاد کرتا ہے، یاد کریگا	اس نے پیا	وہ پیتا ہے، پیئے گا

اس باب کو باب سمع کہا جاتا ہے اور اس کی علامت (س) ہے۔

عدد اکیس(21)تا تیس(30)

گذشتہ اسباق میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ عدد اصلی کو عربی زبان میں چار گروپ میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(1)مفردات (2)مرکبات (3)عقود (4)معطوفات

21سے لیکر 99تک کے عدد کے دو اجزا کو واؤ کے ذریعہ جوڑ دیا جاتا ہے اور ان میں کے پہلے حرف پر تنوین آتی ہے۔ جیسے:

عدد مذکر

21 واحدٌ وَ عِشروَنَ	24 أربعةٌوَ عِشروْن	27 سبعةٌ وَ عِشروْن

22 اثنانِ وَ عِشروَنَ	25 خمسةٌ وَ عِشروْنَ	28 ثمانيةٌ وَ عِشروْنَ
23ثلاثةٌ وَ عِشروْنَ	26 ستةٌ وَ عِشروْنَ	29 تسعةٌ وَ عِشروْنَ

نوٹ: مذکر معدود کے ساتھ واحدٌ اور اِثْنانِ مذکر، جب کہ بقیہ اعداد مؤنث استعمال ہوں گے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا اعداد سے واضح ہے۔ علاوہ ازیں ان کا معدود مفرد اور منصوب ہوگا۔

وقت کا تعین

اردو زبان میں وقت کے تعین کے لیے مختلف الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے: پونے نو، سوا نو، ساڑھے نو وغیرہ، اگر اسی اصطلاح کو عربی زبان میں استعمال کرنا ہو تو اس کے لیے لفظ اِلَّا کے ذریعہ وقت کا تعین کیا جاتا ہے۔

عربی زبان میں اِلّا کے لفظی معنی سوا، اور مگر کے ہیں، یہ لفظ عدد کے بعد ذکر کیا جاتا ہے اور اس کے بعد والا اسم منصوب ہوتا ہے۔

جیسے: السساعة التاسعةُ إِلَّا رُبعًا پونے نو۔ لفظی معنی (نو مگر پاؤ باقی ہے)

السساعة الواحدة إلّا خمسَ دقائقَ ایک بجنے میں پانچ منٹ باقی ہے

السساعة الثانية الّا عشرَ دقائقَ دو بجنے میں دس منٹ باقی ہے

پہلی اکائی میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ لَعَلَّ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(1) میں امید کرتا ہوں/امید ہے کہ (2) خوف ہے /اندیشہ ہے/ میں ڈرتا ہوں

پہلے کو الترجیّ اور دوسرے کو الاشفاق کہتے ہیں۔

لعلّه يرجع اليوم متأخرًا میں لعلّ اشفاق کے لیے ہے کیوں کہ اس کا معنی ہے مجھے اندیشہ ہے کہ وہ آج تاخیر سے لوٹیں گے۔

بینَ (درمیان، بیچ) Between

یہ "ظرف" ہے جو دو یا دو سے زائد چیزوں کی طرف مضاف ہوئے بغیر اپنے معنی کی وضاحت نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ جیسے: جَلَسَ خالدٌ بيْنَ محمدٍ و عليٍّ

نوٹ: بینَ اگر دو ضمیروں کے درمیان آئے تو اسے دہرایا جائے گا۔

جیسے: هذا بيني وبينك یہ معاملہ میرے اور تمھارے درمیان ہے۔

7.10 سبق نمبر 10 اصل متن پر مبنی مشقیں

---

(۱) درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

(1) لزيارة مَنْ ذَهَبَ زكريا؟ (2) متى ذَهَبَ؟ (3) أين يذهبُ حامدٌ بعد صلاةِ الفجرِ؟

(4) متى يَرْجِعُ من السّوقِ؟ (5) ماذا يَفْعَلُ في البَيْت؟ (6) متى يَذْهَبُ إلى المَصْنع؟

(7) كم عاملًا يعملُ في مصنعِه؟ (8) كَمْ مهندِسًا يعملُ في مصنعِه؟

(۲)مندرجہ ذیل جملوں کودرست کیجیے۔

(1) حامدٌ ابنُ موسٰی۔ (4) يذهبُ حامدٌ إلى المصنَع بعد صلاةِ الظهرِ أيضًا۔

(2) يذهبُ حامدٌ إلى السّوق أحْيَانًا۔ (5) يجلسُ في البيت بعد صلاةِ العَصْرِ۔

(3) يذهب حامدٌ إلى المصنع في السَّاعَةِ الثامنة، والنّصفِ۔ (6) مصنعُ حامدٍ كبيرٌ۔

(۳)مثالوں پر غور کریں اورآنے والے افعال کو مضارع میں تبدیل کریں۔

(1)		(2)		(3)		(4)	
كَتَبَ	يَكْتُبُ	جَلَسَ	يَجْلِسُ	ذَهَبَ	يَذْهَبُ	سَمِعَ	يَسْمَعُ

1. دَخَلَ......غَسَلَ...... رَكَعَ...... فَهِمَ...... 2. خَرَجَ...... رَجَعَ...... رَفَعَ...... لَعِبَ......

3. سَجَدَ...... نَزَلَ...... فَعَلَ...... حَفِظَ...... 3. أَكَلَ...... كَسَرَ......سَأَلَ...... شَرِبَ......

5. قَتَلَ...... ضَرَبَ...... فَتَحَ...... رَكِبَ......

(۴)درج ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے پُر کریں۔

(1) -------------- أبي إلى السوق كلَّ صباح۔

(2) متى -------------- أبوک من المصنع؟

(3) -------------- أحمد القهوةَ و -------------- يوسف الشايَ۔

(4) أخي -------------- الصُحُفَ و -------------- الأَخْبَارَ من الإذاعةِ كلَّ صباحٍ۔

(5) -------------- المدرسُ على السَّبُورَةِ۔

(6) -------------- هشامٌ وجْهَهُ بالصّابُونِ۔

(7) -------------- المديرُ مِنَ المَدْرَسَهِ في الساعةِ الثانيةِ۔

(۵)آنے والے جملوں کوپڑھیے،اوراس میں موجوداعداد کو حروف کی شکل میں تحریر کیجیے۔

(1) في الشَّهْر 29 أو 30 يومًا۔ (۴) فی هذا الكتاب 21 درسًا۔

(2) في هذه الحافلةِ 25 راكبًا۔ (5) هذا الملعب طُولُه 28 مِتْرًا و عَرْضُهُ 24 مِترًا۔

(3) جَاءَ اليومَ 22 طالبًا جديدا۔ (6) كَمْ كِيْلُو مِتْرًا المسافةُ بين المدينةِ والمَطَارِ؟ الْمَسَافةُ بينَها 23 كيلُو مِتْرًا۔

(7) هذا الدفتر طولُه 27 سَنْتِيْمِتْرًا۔

(٦)درج ذیل کلمات کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

دائِمًا　　　أَحْيَانًا　　　مُتَأَخِّرًا　　　مَرَّةً أُخْرٰى

دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیں:

(الف)

	الماضي	المضارع
(1)	ذَهَبَ عليٌ إلى المدرسةِ أمس۔	يذهبُ عَلِيٌ إلى المدرسةِ كلَّ يومٍ۔
(2)	قَرَأ إسماعيلُ القرآن۔	يقرأ إسماعيلُ القرآن بعدَ صلاةِ الفجرِ كلّ يومٍ۔
(3)	غَسَلَ الرَّجُلُ سيارتَهُ۔	يَغسِلُ الرَّجلُ سيارَتَهُ كلَّ أسبوعٍ۔

(ب)(اعداد)

(21) وَاحِدٌ وَّعِشْرُوْنَ طَالِبًا

(22) اِثْنَانِ وَّعِشْرُوْنَ طَالبًا

(23) ثَلَاثَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ طَالبًا

(24) أَرْبَعَةٌ وّ عِشْرُوْنَ طَالبًا

(25) خَمْسَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ طَالبًا

(26) سِتَّةٌ وَّ عِشْرُوْنَ طَالِبًا

(27) سَبْعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ طَالبًا

(28) ثَمَانِيَةٌ وَ عِشْرُوْنَ طَالبًا

(29) تِسْعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ طَالبًا

(30) ثَلَاثُوْنَ طَالِبًا

(ج)　مُبَكِّرًا　×　مُتَأَخِّرًا

(1) ذهبت إلى المدرسةِ اليوم مُبكّرًا۔ ورجعتُ إلى البيتِ مُتَأَخِّرًا

(2) ذَهَبَتْ لَيْلٰى إلى الجَامِعَةِ مُتَأَخِّرةً۔

(3) ذَهَبتِ الطّبِيْبَةُ اليومَ إلى المستشفٰى مُبَكِّرَةً۔

7.11 سبق نمبر 10-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

(ا)

(1) ذهبَ زكريا لزيارةِ حامدٍ۔

(2) ذهبَ بعد صلاةِ الظّهر۔

(3) يَذْهَبُ حَامِدٌ إلى السّوقِ بعدَ صلاةِ الفجرِ۔

(4) يَرْجِعُ من السّوقِ في السَّاعَةِ السَّابِعَةِ و أحْيَانًا في الساعةِ الثامنةِ۔

(5) يَقْرَأ الصُحُفَ و يَسْمَعُ الأخبارَ مِن الإذاعَةِ۔

(6) يَذْهَبُ إلى الْمَصْنعِ في السَّاعَةِ التَّاسِعَةِ والنِّصْفِ۔

(7) يَعْمَلُ مائةٌ وَّ خمسةٌ و عشرون عَامِلًا في مصنعِه۔

(8) يَعْمَلُ مُهَنْدِسَانِ في مَصْنعِهِ۔

(۲)

(1) حامدٌ أبو موسىٰ۔

(4) لا يذهبُ حامدٌ إلى المصنعِ بعد صلاةِ الظهرِ۔

(2) يذهبُ حامدٌ إلى السوقِ دائمًا۔ (5) يَجْلسُ في مكتبهِ بَعْدَ صلاةِ الْعَصرِ۔

(3) يذهبُ حامدٌ إلى المصنع في السَّاعةِ التاسعةِ والنصفِ۔ (6) مصنعُ حامدٍ لَيْسَ بكبيرٍ

(۳)

(1)دَخَلَ ۔يَدْخُلُ	(6)غَسَلَ ۔يَغْسِلُ	(11)رَكَعَ ۔يَرْكَعُ	(16)فَهِمَ ۔يَفْهَمُ
(2)خَرَجَ ۔يَخْرُجُ	(7)رَجَعَ ۔يَرْجِعُ	(12)رَفَعَ ۔يَرْفَعُ	(17)لَعِبَ ۔يَلْعَب
(3)سَجَدَ ۔يَسْجُدُ	(8)نَزَلَ ۔يَنْزِلُ	(13)فَعَلَ ۔يَفْعَلُ	(18)حَفِظَ ۔يَحْفَظُ
(4)أَكَلَ ۔يَأكُلُ	(9)كَسَرَ ۔يَكْسِرُ	(14)سَأَلَ ۔يَسْأَلُ	(19)شَرِبَ ۔يَشْرَبُ
(5)قَتَلَ ۔يَقْتُلُ	(10)ضَرَبَ ۔يَضْرِبُ	(15)فَتَحَ ۔يَفْتَحُ	(20)رَكِبَ ۔يَرْكَبُ

(۴)

(1) يذهبُ أبي إلى السُّوقِ كلَّ صباحٍ۔ (5) يَكْتُبُ المُدرّسُ على السبّورةِ۔

(2) متى يرجِعُ أبوكَ من المصنع؟ (6) يَغْسِلُ هشامٌ وجْهَهُ بالصَّابُونِ۔

(3) يَشرَبُ أحمدُ نِ القهوةَ و يَشْرَبُ يوسفُ نِ الشَّايَ۔(7) يَرْجِعُ المديرُ من المدْرسَةِ في السَّاعَةِ الثَّانيةِ۔

(4) أخي يَقْرَأ الصُّحُفَ و يَسْمَعُ الأخبارَ من الإذاعَةِ كلَّ صباحٍ۔

(۵)

(1) في الشهرِ تسعةٌ وّ عِشْرُونَ أو ثَلَاثُوْنَ يومًا۔ (2) في هذهِ الحافلةِ خَمْسَةٌ وّ عِشْرُوْنَ رَاكِبًا۔

(3) جَاء اليومَ اثنَانِ وَّ عِشْرُوْنَ طَالبًا جَدِيْدًا۔ (4) في هٰذا الكتَابِ وَاحِدٌ و عِشْرُوْنَ دَرْسًا۔

(5) هٰذا المَلْعبُ طولُه ثمانيةٌ و عِشْرُوْنَ مِتْرًا وَ عَرْضُهُ أربعةٌ و عِشْرُوْنَ مترًا۔

(6) كم كيلُو مترًا المَسافةُ بين المدينة والمطار؟ المَسافةُ بينهما ثَلٰثَةٌ وَ عِشْرُوْنَ كِيْلو مِترًا۔

(7) هذا الدفترُ طولُه سَبْعَةٌ و عِشْرُوْنَ سَنْتِمِتْرًا۔

(۶)

(1) يشرَبُ حامدٌ اللبَنَ دائمًا فِي الصَّباحِ۔ (2) أَبِيْ يَذْهَبُ إلى الْمَكْتَبِ أَحْيانًا۔

(3) دَخلتُ فِي الصَّفِ مُتَأَخِّرًا۔ (4) سَأَلَ الطَّالِبُ هٰذَا السؤالَ مَرَّةً أُخْرٰى۔

7.12 اکتسابی نتائج

- اس اکائی کو پڑھنے کے بعد ہم نے جان لیا کہ زمانۂ حال اور مستقبل کے لیے فعل مضارع کا استعمال ہوتا ہے۔ فعل مضارع فعل ماضی سے

بنتا ہے،اس کی چار علامتیں ہیں: أ، ت، ي، ن، جن کا مجموعہ (أتين) کہلاتا ہے۔

- یہ علامتیں فعل ماضی کے شروع میں لگائی جاتی ہیں۔ چنانچہ فعل مضارع کا پہلا صیغہ یعنی واحد مذکر غائب کو بنانے کے لیے ہم فعل ماضی کی ابتدا میں "ي" کا اضافہ کریں گے جب کہ اس کے بعد والا حرف "ف" کلمہ ساکن ہوگا اور اخیر حرف یعنی "ل" کلمہ مضموم ہوگا۔ جیسے: ذَهَبَ سے يَذْهَبُ
- فعل ماضی کی طرح فعل مضارع کا بھی عین کلمہ مضموم، مفتوح، مکسور تینوں حالتوں میں آسکتا ہے، جس کی وجہ سے عربی زبان میں چھ گروپس یعنی ابواب بنائے گئے ہیں۔ جن میں سے چار مشہور ابواب کا اس اکائی میں احاطہ کیا گیا ہے۔

  اس کے علاوہ اکیس (21) سے تیس (30) تک عدد معدود کے متعلق تفصیلات سے بھی ہم واقف ہو گئے۔
- عربی زبان میں تعداد کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں: واحد، تثنیہ اور جمع دیگر زبانوں میں ایک سے زائد چیزوں پر جمع کا اطلاق ہوتا ہے، جب کہ عربی زبان میں دو کے لیے مستقل صیغہ استعمال ہوتا ہے جو تثنیہ کہلاتا ہے اور دو سے زائد کے لیے جمع کا صیغہ استعمال ہوتا ہے۔
- جمع کی دو قسمیں ہیں: (1) سالم (2) مکسر
- الفاظ کو تبدیل کیے بغیر کچھ حروف کا اضافہ کر کے جمع بنایا جائے تو وہ جمع سالم ہوگا۔
- جمع سالم کی دو قسمیں ہی: (1) مذکر سالم (2) مؤنث سالم
- تعجب کے اظہار کے لیے کئی طریقے رائج ہیں، ان میں سے ایک مَاأَفْعَلَ کا صیغہ ہے، جس چیز کے بارے میں تعجب کا اظہار کرنا ہو تو فعل کو ما أفعَلَ کے وزن پر لائیں گے، اور اس کے بعد وہ اسم ذکر کیا جائے گا جس کے بارے میں تعجب کیا جارہا ہے۔
- اس کے علاوہ اس اکائی میں ہم نے اسم موصول اور حرف ندا کو مرکب اضافی کے ساتھ کس طرح استعمال کیا جاتا ہے، اس کو جانا، اور کلام میں تاکید پیدا کرنے کے لیے کیا طریقہ کار ہو سکتا ہے اس کے بارے میں بھی مختصراً جانا۔

7.13 جدید الفاظ

قائِمَةٌ(ج)قَوَائِمُ: فہرست، لسٹ	مَعْنًى معان: مفہوم، مطلب	نَارٌ (ج)نِيْرَانٌ: آگ
عَلاقَة(ج)عَلَاقَاتٌ: ربط و تعلق	جَرَسٌ(ج)أجْرَاسٌ: گھنٹی، بیل	بَحْرٌ(ج) بِحارٌ: سمندر
قَمَرٌ (ج) أَقْمَارٌ: چاند	شَمْسٌ(ج)شموسٌ: سورج	المُخْتَلَطْ: ملاہوا
رَنَّ: گھنٹی، بجی	رَفَعَ: بلند کیا	صمَّمَ : خاکہ بنانا
أَحْيَانًا: کبھی کبھی	عَامِلٌ (ج) عُمَّالٌ: ملازم، کاریگر	عَرْضٌ: چوڑائی
كِيْلُوْ مِتَرْ (ج) كِيْلُوْ مِتْرَاتٌ: کیلو میٹر	سَنْتِمِتْر (ج) سينتِمِتْرات: سینٹی میٹر	مِتْرٌ (ج) أمتارٌ: میٹر

7.14 نمونہ امتحانی سوالات

7.14.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. ان ملکوں کے صدر مقام کے نام لکھیں۔1) عاصمة العراق______ 2) عاصمة مصر ______

2. ان جملوں کو فعل تعجب میں استعمال کرتے ہوئے مکمل کریں۔

1) هذا الماء بارد ______ ______ 2) هذا الرجل طويل ______ ______

3. جمع مؤنث سالم کی تعیین کریں اور اس پر حرکت دیں۔ 1) قرأتُ المجلّات 2) سألت المديرة الطالبات

4. خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے پر کریں۔

1) ______أحمد القهوة و ______يوسف الشاي 2) ______ هشام وجهه بالصابون

5. آنے والی عبارت کو درست کریں۔

1) ذهب حامد إلى السوق أحيانا 2) رجع حامد من السوق الساعة التاسعة إلا ربعًا كل يومٍ

6. آنے والے کلمات کے ساتھ جملے بنائیں۔

1) دائما، أحيانا، مبكرا، متأخرا 2) ذهب حامد إلى السوق أحيانا

7. درج ذیل جملوں میں ماضی کو مضارع میں تبدیل کریں اور اسکا ترجمہ لکھیں۔

1) قرأ اسماعيل الدرس 2) غسلت فاطمة يدها

3) نزلنا من الدور الأول إلى المكتب 4) خرجت خديجة من الفصل وذهبت إلى المديرة۔

8. آنے والے نمبروں کو حروف کی شکل میں لکھیں۔

1) في الشهر29أو 30 يوما 2) في هذا الكتاب 21 درسا 3) هذا الدفتر طوله 27 سنتمترا

9. عبد الله اور عبد الرحمن پر حرف ندا لگائیے اور اس پر اعراب لگائیے۔

10. جمع مونث سالم کی دو مثالیں تحریر کیجیے۔

7.14.2 مختصر جوابی سوالات

1. جمع سالم کی تعریف کرتے ہوئے اسکے اقسام کو مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

2. فعل تعجب کیسے بنتا ہے؟ مثالوں سے واضح کیجیے۔

3. معدود مذکر کے ساتھ 21 سے 30 تک کے اعداد عربی میں لکھیں۔

4. لعل اور بین پر مشتمل 5 (پانچ) مثالیں عربی میں تحریر کریں۔

5. اسم منادی کسے کہتے ہیں؟ اس کا قاعدہ مع مثال تحریر کیجیے۔

7.14.3 طویل جوابی سوالات

1. درج ذیل عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔

ذهب زكريا لزيارة حامد بعد صلاة الفجر ولكنه ما وجده فى البيت فقال لابنه موسى۔ أين أبوک۔ قال: ذهب إلى السوق سأل زكريا ماذا يفعل أبوک في البيت قال له موسى يقرأ الصحف و يُشاهد الأخبار من التلفاز و يذهب إلى المصنع الساعة الثامنة صَباحًا۔

2. درج ذیل عبارت پر اعراب لگاتے ہوئے اسکا ترجمہ کریں۔

أنا ما فهِمتُ فيه ثلاث كلمات قال المدرس ما هي قال عبدالرحمن: قرأنا في الدرس هذه الجملة "عاد جدّي من الخرطوم" فما معنى هذه الكلمات الثلاث؟ قال المدرس (عاد) معناها رجع و (الجد) معناها أبو (الأب أو أبو الأم) و الخرطوم (عاصمة السودان) أفهمت؟ قال عبدالرحمن: الآن فهمت۔

3. فعل مضارع بنانے کا طریقہ بتلائیں اور اسکے ابواب کے بارے میں نوٹ لکھیں۔

7.15 تجویز کردہ اکتسابی مواد

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها : (حصہ دوم) ف۔ عبدالرحیم
2. جامع الدروس العربیۃ : مصطفیٰ غلایینی
3. آسان عربی گرامر : اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح : علی جارم، مصطفیٰ أمین

اکائی 8: سبق نمبر 11-12

اکائی کے اجزا:

8.0 تمہید

8.1 مقاصد

8.2 سبق نمبر 11-اصل متن(فی الحافلة)

8.3 سبق نمبر 11- متن کا ترجمہ (فی الحافلة: بس میں)

8.4 سبق نمبر 11- متن میں مذکور قواعد کا بیان

8.5 سبق نمبر 11-اصل متن پر مبنی مشقیں

8.6 سبق نمبر 11-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

8.7 سبق نمبر 12- اصل متن

8.8 سبق نمبر 12- متن کا ترجمہ

8.9 سبق نمبر 12- سبق میں مذکور قواعد کا بیان

8.10 سبق نمبر 12-اصل متن پر مبنی مشقیں

8.11 سبق نمبر 12-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

8.12 اکتسابی نتائج

8.13 جدید الفاظ

8.14 نمونہ امتحانی سوالات

8.14.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

8.14.2 مختصر جوابی سوالات

8.14.3 طویل جوابی سوالات

8.15 تجویز کردہ اکتسابی مواد

8.0 تمہید

پچھلی اکائی میں ہم نے فعل ماضی سے فعل مضارع بنانے کا قاعدہ سیکھا، اس اکائی میں ہم فعل مضارع کی اسناد مختلف ضمائر کی طرف کریں گے۔ جمع مذکر غائب کے لیے علامتِ مضارع ''ي'' کے علاوہ ہم فعل کے اخیر میں و، ن کا اضافہ کریں گے۔ جیسے:

يَذْهَبُ سے يَذْهَبُوْنَ (وہ سب (مرد) جاتے ہیں/جائیں گے) يَفْتَحُ سے يَفْتَحُوْنَ (وہ سب (مرد) کھولتے ہیں/کھولیں گے)

يَضْرِبُ سے يَضْرِبُوْنَ (وہ سب (مرد) مارتے ہیں/ماریں گے) يَنْصُرُ سے يَنْصُرُوْنَ (وہ سب (مرد) مدد کرتے ہیں/کریں گے)

اس کے علاوہ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر حاضر دونوں کا صیغہ ایک ہی ہوگا، سیاق وسباق سے اس کے معنی متعین کیے جائیں گے۔ جیسے: يَذْهَبُ سے تذْهَبُ۔

جمع مؤنث غائب کے لیے اخیر میں ''نون'' کا اضافہ کیا جائے گا اور لام کلمہ ساکن ہوگا۔ جیسے:

يَذْهَبُ سے يَذْهَبْنَ (وہ سب (عورتیں) جاتی ہیں، جائیں گی)

يفتح سے يَفْتَحْنَ (وہ سب (عورتیں) کھولتی ہیں، کھولیں گی)

ينصر سے يَنْصُرْنَ (وہ سب (عورتیں) مدد کرتی ہیں، کریں گی)

واحد متکلم کے لیے فعل ماضی کے شروع میں علامتِ مضارع میں سے ہمزہ کا اضافہ کیا جائے گا اور لام کلمہ کو رفع دیا جائیگا۔ جیسے: أذهَبُ، أَنْصُرُ

فعل مضارع کو مستقبل کے معنی میں خاص کرنے کے لیے فعل مضارع کے شروع میں ''س'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: يَذْهب سے سَيَذْهب اور يَفْتَحُ سے سَيَفْتَحُ

فعل مضارع کو منفی بنانے کے لیے فعل کے شروع میں لا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

يفعَلُ سے لا يفعلُ	يكتبُ سے لا يكتبُ	ينصرُ سے لا ينصُرُ۔

گذشتہ اکائی میں مضارع واحد مذکر حاضر، جمع مذکر غائب اور جمع مؤنث غائب کی مشق کرائی گئی تھی اور اس کے بنیادی وضروری قواعد سے واقف کرایا گیا تھا۔ اب ہم اس سبق میں مضارع واحد مؤنث حاضر اور جمع مذکر و جمع مؤنث حاضر کے بارے میں ضروری باتوں سے آگاہ ہوں گے۔ خاص طور سے ہم یہ جان لیں گے کہ مضارع کی اسناد واحد مؤنث حاضر کی طرف کس طرح کی جاتی ہے۔ نیز واحد مذکر حاضر سے واحد مؤنث حاضر کے صیغے کیسے بنائے جاتے ہیں، ان کو مثالوں کے ذریعہ سمجھیں گے۔ اسی طرح ہم مفعول فیہ کی تعریف اور اس سے متعلق اہم قواعد سے واقف ہوں گے۔

8.1 مقاصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ:

☆فعل مضارع کی اسناد "هُمْ، هِيَ، هُنَّ، أنْتَ، أنا" (ضمائر) کی طرف کس طرح کی جاتی ہے اس کو سیکھیں گے۔

☆فعل مضارع مثبت کو منفی میں کس طرح تبدیل کیا جاتا ہے اس کو جان لیں گے۔

☆مصدر کی تعریف اور اس کے استعمال سے واقف ہوں گے۔

☆"أَمَّا" جو حرف ہے اور کسی چیز کی تفصیل بتانے کے لیے لایا جاتا ہے اس کے بارے میں بھی پڑھیں گے۔

☆فعل مضارع کے مختلف صیغوں سے واقفیت حاصل کریں گے۔

☆مفعول فیہ کی تعریف اور اس کے ضروری احکام و اعرابی احوال جان لیں گے

☆إنّ اور أنّ کے اماکنِ استعمال سے اچھی طرح واقف ہو جائیں گے۔

8.2 سبق نمبر 11-اصل متن (في الحافلة)

الأول	:	السلام عليكم۔
الثاني	:	وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته۔
الأول	:	ما اسمک يا أخی؟
الثاني	:	اسمي عبدُ الله وما اسمک؟
الأول	:	اسمي فيصلٌ۔ أطالبٌ أنت يا عبد اللّٰه؟
عبد اللّٰه	:	نعم۔
فيصل	:	أين تَدْرُسُ يا أخي؟
عبداللّٰه	:	أَدْرُسُ بجامعة الرياض۔
فيصل	:	في أيِّ كليةٍ تَدْرُسُ؟
عبداللّٰه	:	أَدْرُسُ فی كلّية الهَنْدَسَةِ ۔
فيصل	:	في أيِّ سَنَةٍ تَدْرُسُ؟
عبداللّٰه	:	أَدْرُسُ في السَّنَةِ الثانيةِ ۔
فيصل	:	أَتَعْرِفُ المُهَنْدِسَ سَلْمَانَ؟
عبداللّٰه	:	طَبْعاً۔ هو أستاذي۔ هو أحْسَنُ مدرّسٍ فی الكلّية۔

فيصل : من هؤلاء الْفِتْيَة الذين معَک؟ كَأَنَّهُمْ إِخْوَتُک۔

عبداللّه : نعم۔ هؤلاء إخوتي۔ لِي أربعةُ إِخْوَةٍ وثلاثُ أَخَواتٍ۔

فيصل : أين يَدْرُسُ هؤلاءِ؟

عبداللّه : أمّا إخوتي فكلّهم يَدْرُسُونَ بالجامعة ۔ عِيْسیٰ ۔ وهو أكبر منّي۔ يَدْرُسُ فی كلّية الطبّ۔ وإبراهيم يَدْرُسُ فی كلّية التِّجارة۔ و إسْحٰقُ يَدْرُسُ فی كلّية الآدَاب۔ و إسماعيل يدرس فی كلّية العُلُوْم۔ وهؤلاء الثلاثةُ أصغر مني۔ و أمّا الأخوات فيَدْرُسْنَ فی المَدْرَسَةِ المُتَوَسِّطة۔ زينبُ تَدْرُسُ فی السنة الأولی وسَلْمی تَدْرُسُ فی السنة الثانية ولَيْلیٰ تَدْرُسُ فی السنة الثالثة۔

فيصل : فی أيّ مدرسةٍ تَدْرُسُ أَخَوَاتُک؟

عبداللّه : يَدْرُسْنَ فی مدرسة خالدِ بْنِ الوَلِيْدِ للْبَنَاتِ بِمكّةَ۔

فيصل : أين تَسْكُنُوْنَ أَنْتُم ؟

عبداللّه : إخْوَتِيْ يَسْكُنُونَ فِي مهاجع الجامعة ۔ أما أنا فأَسْكُنُ مَعَ قَرِيبٍ لِي۔

فيصل : أ متزوّجٌ أنتَ يا عبداللّه؟

عبداللّه : لا۔ لَسْتُ بمتزوّجٍ۔

فيصل : ما عُنْوَانُک؟

عبداللّه : هذه بِطاقَتي فيها عُنْواني۔

فيصل : أَشْكُرُک يا أخي۔ أنا مسرور بِلقائک...أنا سَأَنْزِلُ فی المَحَطَّة القادِمةِ۔

عبداللّه : فی أمان الله ، وإلی اللِّقاءِ۔

السائق (لفيصل) : هذا الباب للدُّخُوْلِ يا أخي۔ النُّزُولُ مِنْ هُنَاک۔

8.3 سبق نمبر 11- متن کا ترجمہ (فی الحافلة: بس میں)

پہلا شخص : السلام علیکم

دوسرا شخص : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پہلا شخص : بھائی! آپ کا نام کیا ہے؟

دوسرا شخص : میرا نام عبداللہ ہے۔ اور آپ کا نام کیا ہے؟

پہلا شخص : میرا نام فیصل ہے۔ عبداللہ کیا تم طالب علم ہو؟

عبداللہ : ہاں۔

فیصل : بھائی تم کہاں پڑھ رہے ہو ؟

عبداللہ : میں ریاض یونیورسٹی میں پڑھ رہاہوں۔

فیصل : تم کس کالج میں پڑھتے ہو ؟

عبداللہ : میں انجینئرنگ کالج میں پڑھ رہاہوں۔

فیصل : تم کون سے سال میں پڑھ رہے ہو ؟

عبداللہ : میں سال دوم میں پڑھ رہاہوں۔

فیصل : کیاتم انجینئر سلمان کو جانتے ہو ؟

عبداللہ : بالکل ! وہ میرے استاد ہیں اور کالج کے سب سے بہترین استاد ہیں۔

فیصل : یہ نوجوان کون ہیں جو تمہارے ساتھ ہیں ؟ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمہارے بھائی ہیں ؟

عبداللہ : ہاں ! یہ سب میرے بھائی ہیں، میرے چار بھائی اور تین بہنیں ہیں۔

فیصل : یہ لوگ کہاں پڑھ رہے ہیں ؟

عبداللہ : میرے سبھی بھائی یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔ عیسیٰ مجھ سے بڑے ہیں اور میڈیکل کالج میں زیر تعلیم ہیں۔ اورابراہیم کامرس کالج میں پڑھ رہے ہیں اور اسحاق آرٹس کالج میں پڑھ رہے۔اور اسماعیل سائنس کالج میں اور یہ تینوں عمر میں مجھ سے چھوٹے ہیں۔اور میری بہنیں میڈیل اسکول میں زیر تعلیم ہیں۔ زینب سال اول میں پڑھ رہی ہے، سلمیٰ سکنڈ ائیر (سال دوم) میں اور لیلیٰ سال سوم (تھرڈ ائیر میں)

فیصل : تمہاری بہنیں کس مدرسہ میں پڑھ رہی ہیں ؟

عبداللہ : وہ سب مدرسہ خالد بن ولید برائے نسواں مکہ میں زیر تعلیم ہیں۔

فیصل : تم سب کہاں رہتے ہو ؟

عبداللہ : میرے سب بھائی یونیورسٹی کے ہاسٹل میں رہتے ہیں اور میں اپنے ایک رشتہ دار کے ساتھ رہتاہوں۔

فیصل : عبداللہ ! کیاتم شادی شدہ ہو ؟

عبداللہ : نہیں ! میں غیر شادی شدہ ہوں۔(میری شادی نہیں ہوئی)

فیصل : تمہارا پتہ کیاہے ؟

عبداللہ : یہ میرا شناختی کارڈ ہے اس میں میرا پتہ ہے۔

فیصل : بھائی تمہارا شکریہ تم سے مل کر خوشی ہوئی۔ میں اگلے اسٹیشن پر اترنے والا ہوں۔

عبداللہ : فی امان اللہ۔ اللہ حافظ

ڈرائیور فیصل سے: یہ باب الداخلہ ہے، جناب! آپ وہاں سے اتریں۔

8.4 سبق نمبر 11- متن میں مذکور قواعد کا بیان

پچھلے اکائی میں ہم فعل مضارع سے واقف ہوئے تھے اور هُوَ ضمیر کی طرف فعل مضارع کی اسناد کس طرح کی جاتی ہے اسے جانا تھا۔ اس اکائی میں ہم فعل مضارع کے اسناد مندرجہ ذیل ضمائر کی طرف کس طرح کی جاتی ہے اسے جانیں گے۔

(1)هُم وہ سب	(2)هي وہ ایک عورت	(3)هُنَّ وہ سب عورتیں	(4) أنتَ وہ ایک مرد	(5)أنا میں

جیسا کہ ہم جان چکے کہ فعل ماضی سے فعل مضارع بنانے کے لیے اسکے شروع میں ہم علامت مضارع (أ، ت، ي، ن) میں سے کوئی ایک حرف کا اضافہ کرتے ہیں۔

چنانچہ ذهَبَ ماضی سے فعل مضارع واحد مذکر کا صیغہ بنانا ہو تو وہ "يَذْهَبُ" ہو جائے گا۔ اسی طرح اس صیغہ کو جمع میں تبدیل کرنے کے لیے اس کے اخیر میں "ون" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: يَذْهَبُوْنَ، يَدْرُسُوْنَ

مثال: إخوتي يدرسون في الجامعةِ میرے بھائی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں۔

مونث کے لیے ذہبت (وہ گئی) سے تذهب (وہ جاتی ہے) واحد مؤنث غائب

جیسے: ماذا تفعل آمنةُ الآنَ؟ آمنہ اب کیا کر رہی ہے؟ تقرأ الآن الكتابَ وہ اب کتاب پڑھ رہی ہے۔

تذهبْنَ وہ سب جاتی ہیں جمع مؤنث غائب

إخوتي يدرسون في الجامعة و أَخَوَاتِيْ يَدْرُسْنَ فِيْ الْمَدْرَسَةِ میرے بھائی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں اور میری بہنیں اسکول میں پڑھتی ہیں۔

تذهَبُ تو جاتا ہے/وہ جاتی ہے

یہ صیغہ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر حاضر دونوں کے لیے اسی طرح استعمال ہوتا ہے۔ سیاق و سباق سے اس کی ضمیر اور فاعل کو متعین کیا جائے گا۔

أذْهَبُ : میں جاتا ہوں

جیسے: أينَ تذهب؟ أذهبُ إلى الجامعةِ تم کہاں جا رہے ہو؟ میں یونیورسٹی جا رہا ہوں

فعل مضارع پر ''س''کا داخل ہونا

ہم پڑھ چکے ہیں کہ فعل مضارع دو معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ حال اور مستقبل جیسے: يذهَبُ وہ جاتا ہے/جائے گا

اگر فعل مضارع میں مستقبل کا معنی مخصوص کرنا ہو تو مضارع سے پہلے ''س'' لگادیتے ہیں۔ جیسے: سيفتح (وہ کھولے گا)، سيقول(وہ کہے گا)سيذهب(وہ جائے گا)۔ مثال جملے کی صورت میں :

(1)سيذهب صديقي إلى الجامعة غدًا (میرا دوست کل یونیورسٹی جائے گا)

(2)سيفتح الباب (وہ دروازہ کھولے گا)

فعل مضارع کو منفی بنانے کا قاعدہ

آپ نے پچھلی اکائیوں میں پڑھا کہ فعل ماضی کو منفی بنانے کے طریقے میں ہم نے جانا کہ فعل ماضی سے پہلے ''ما''لانے سے وہ فعل منفی ہو جائے گا۔

جیسے: ما سمع الولَدُ قول الأستاذ (لڑکے نے استاد کی بات نہیں سنی)

مضارع کو منفی بنانے کے لیے اس پر ''لا ''داخل کرتے ہیں۔ جیسے: لا تذهبُ (تو نہیں جاتا ہے)

إن الله لا يظلِم الناس شيئا (بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا ہے)

مصدر

مصدر وہ لفظ ہے جو کسی کام کے ہونے پر دلالت کرے لیکن اس میں زمانہ پایا نہ جائے۔

جیسے: دَخَلَ (وہ داخل ہوا) يدخُلُ (وہ داخل ہوتا ہے) دُخُوْلٌ (داخل ہونا)

ان تینوں کلمات میں اول الذکر دو کلمات میں زمانہ پایا جارہا ہے اور ان میں فاعل بھی موجود ہے جب کہ تیسرے کلمہ میں زمانہ اور فاعل نہیں پایا جارہا ہے۔ کیوں کہ وہ مصدر ہے۔

عربی زبان میں مصدر کئی وزنوں اور شکلوں میں آتا ہے۔ اس اکائی میں ان میں سے صرف ایک وزن فُعُوْلٌ پر بحث کی گئی ہے۔ اس کی دیگر مثالیں نیچے ملاحظہ کریں۔

(1) خُرُوْجٌ نکلنا خَرَجَ سے (2)وُصُوْلٌ پہنچنا وَصَلَ سے

(3)جُلُوْسٌ بیٹھنا جَلَسَ سے (4)سُجُوْدٌ سجدہ کرنا سَجَدَ سے

مصدر چونکہ اسم ہے اس لیے اس پر ' ال ' اور تنوین آتی ہے۔

جیسے: الركوع قبل السجود رکوع سجدہ سے پہلے ہے۔ خرجنا من الفصل قبل دخولِ المدرسِ

أمّا (حرفِ تاکید)

أمّا حرفِ تاکید ہے اور یہ عربی زبان میں کثیر الاستعمال حروف میں سے ہے یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب دو یا دو سے زائد چیزوں کے متعلق گفتگو ہو، اس کے معنی ہیں (اب رہا) جیسے:

المسافر الاول قصيرٌ أمّا المسافر الثاني فهو شاب طويل (پہلا مسافر پستہ قد ہے جبکہ دوسرا مسافر دراز قد نوجوان ہے)

بكم هذانِ القلمانِ؟ یہ دو قلم کتنے کے ہیں؟ هذا بريال أما ذاك فبعشرةٍ یہ ایک ریال کا ہے اب رہا وہ تو دس ریال کا ہے

8.5 سبق نمبر 11-اصل متن پر مبنی مشقیں

(۱) درج ذیل سوالوں کے جواب عربی میں دیجیے۔

1) بأيّ جامعة يدرس عبد الله ؟ 2) في أي كلية يدرس هو ؟ 3) في أي كلية يدرس عيسٰى ؟

4) في أي كلية يدرس إبراهيم ؟ 5) في أي كلية يدرس إسحٰق ؟ 6) في أي كلية يدرس إسماعيل ؟

7) أين تدرس أخوات عبدالله ؟ 8) أين يسكن عبدالله ؟ 9) وأين يسكن إخوته ؟

(۲) آنے والے جملوں کو درست کیجیے۔

1) لا يعرِف عبدالله المهندسَ سلمانَ ۔ 2) عبدالله متزوّج ۔

3) يدرس عبدالله في السنة الأولى ۔ 4) نزل عبدالله من الحافلة قبل نُزُول فيصل ۔

(۳) درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے، یہ سوالات اصل متن پر مبنی نہیں ہیں۔

(1) أين تدرس أنت ؟ (2) أين تسكن ؟ (3) أتعرف اللغة الفرنسية ؟

(4) من أي إذاعة تسمع الأخبار ؟ (5) أتعرف بيت المدرس ؟

(۴) آنے والی مثالوں پر غور کیجیے، اور پھر خالی جگہوں کو ذهب فعل کو مناسب ضمیروں کی طرف اسناد کرتے ہوئے پر کیجیے:

عبدالله يَدْرُسُ بجامعة الرياض وإخوته أيضاً يَدْرُسُوْنَ بجامعة الرياض ، و أخواته يَدْرُسْنَ في المدرسة المتوسطة ۔ زينب تَدْرُسُ في السنة الأولى ۔

(1) أبي......إلى السوق كل صباح ۔ (2) الطلاب...... الآن إلى المدير ۔ (3) أختي ...... إلى المدرسة ۔

(4) آمنة وفاطمة وعائشة ......الآن إلى المكتبة ۔ (5) أين ......أنت يا أحمد ؟ (6) أنا.........الآن إلى المسجد

(۵) خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے پر کیجیے۔

(1) الطلاب ......كرة القدم كل أُسبوع ۔ (2) المدرّس ......الدرس على السَبّورة ۔

(3) أخواتى ....الثِياب بالصابون ۔ (4) أنا ......القرآن كل صباح ۔

(5) أ ....الأخبار من الإذاعة كل يوم يا عبدالله ؟ (6) الطالبات ....إلى المدرسة بحافلة المدرسة ۔

(7) أ ....الأذان فى غرفتك يا عليّ ؟ (8) الطلاب ....المدرسَ أسئلةً كثيرةً ۔

(9) النساء ....التُفّاح ۔ (10) المديرة ......الآن من مكتبها ۔

(11) أنا.........في كلية الهندسة ۔ (12) أختي.........الآن دُرُوْسَها فى الدفتر ۔

(٦) درج ذیل جملوں میں مبتدا کو جمع میں منتقل کیجیے۔

(1) الطالب يدخل الفصل ۔ .... (2) الرجل يأكل الأَرُزَّ ۔..................

(3) العامل يَعْمَلُ فى المصنع ثمانيَ ساعاتٍ۔...... (4) التاجر يفتح الدكان في الساعة الثامنة ۔ ...

(5) الطبيب يذهب الآن إلى المستشفى ۔ .... (6) أختي تبحث عن المِكْنَسة ۔ ....

(7) المدرِّسة تدخل الفصلَ في الساعة السابعة۔ ...... (8) الطالبة تكتب الدرس ۔.................

(9) زميلة أختي تعرف اللغة الفرنسية ۔ .... (10) بنت عمّي تدرس في المدرسة الثانوية ۔ ...

(٧) آنے والے جملوں میں فاعل کو مؤنث بنائے۔

(1) أين يدرس أخوک يا عليّ ؟ أين تدرس أختک يا عليّ ؟

(2) يشرب أبي القهوة ۔ .... (3) يلعب الطفل مع أخته ۔ ....

(4) يذهب الطالب إلى المدرسة .... (5) أين يجلس المدرس ۔ ....

(٨) درج ذیل جملوں کے افعال کو مضارع میں تبدیل کیجیے۔

(1) أنا ذهبت إلى السوق ۔ أنا أذهب إلى السوق ۔

(2) غسل الولد وجهه بالصابون .... (3) الطلاب خرجوا من الفصل ۔ ....

(4) بأىّ جامعة درست يا فيصل؟ .... (5) الطالبات دخلن الفصل ۔ ....

(6) لعِبت آمنة مع أختها ۔ .... (7) كتب المدرس الدرس على السَبورة ۔ ....

(8) سأل الطلاب المدرس أسئلة كثيرة ۔ .... (9) نَزَل الرُكاب من الحافلة ۔ ....

(10) غسلت أمي الثياب ۔ ....

(٩) نیچے دی گئی دو مثالوں پر غور کیجیے اور بعد والے جملوں کو منفی میں تبدیل کیجیے۔

(أ) كَتَبَ أحمدٌ الدرس ۔ مَا كَتَبَ أحمد الدرس ۔

(ب) يَكْتُبُ أحمد الدرس ۔ لا يَكْتُبُ أحمد الدرس ۔

(1) أنا أشرب الشاي ـ.................. (2) لعبنا كرة القدم اليوم ....

(3) أبي يذهب إلى السوق كلّ يوم .... (4) أختي تدرس بالجامعة ـ ....

(5) أحفظتِ سورةَ النَّبَأِ يا مريمُ ؟..................

(۱۰) آنے والی مثالوں پر غور کریں اور پھر سوالوں کے جواب حرف استقبال استعمال کرتے ہوئے دیں۔

(أ) سَيَرْجِعُ المديرُ غداً ـ (ب) سَأَذْهَبُ إلى مكة بعدَ أسبوعٍ إن شاء اللّٰهُ ـ

(ج) أذهب إلى اللعب كلَّ مساء ـ سَأذهب هذا المساءَ إلى المكتبة ـ

(1) متى يرجع أبوک من بغداد يا عليّ ؟ سَيَرْجِعُ بعْدَ أسبوع ـ

(2) أين تذهب هذا المساء ؟.................. (3) متى تكتب الرِّسالةَ إلى أمك يا يُونس؟..................

(4) متى تغسِل السيارةَ يا ولد ؟.............. (5) متى تذهب إلى الحلّاق يا هشام ؟ ....

(6) فی أي مَحَطَّةٍ تنزِل يا أَخي ؟ ....

(۱۱) نیچے دی گئی ابتدائی دو مثالوں کو پڑھیے اور مذکورہ افعال کے مصادر اسی طرز پر لکھیے۔

المَاضِی	المُضَارِعُ	المَصْدَرُ	المَاضِی	المُضَارِعُ	المَصْدَرُ
دَخَلَ	يَدْخُلُ	دخُوْلٌ	رَكِبَ	يَرْكَبُ	......
خَرَجَ	يَخْرُجُ	......	سَجَدَ	يَسْجُدُ	......
جَلَسَ	يَجْلِسُ	......	رَكَعَ	يَرْكَعُ	......
نَزَلَ	يَنْزِلُ	......	صَعِدَ	يَصْعَدُ	......

(۱۲) آنے والے جملوں کو پڑھتے ہوئے ان میں موجود مصادر کو متعین کیجیے۔

(1) لِهٰذه الحافلة بابانِ : هذا للدخول وذاك للخروج ـ (2) مَاتَ الرجل بعد رُجُوعِهِ من الحَجِّ ـ

(3) يدخل الطلاب الفصلَ قَبْلَ دُخُوْلِ المدرسِ بِخَمْسِ دقائِقَ ، ويخرجون بعد خُرُوجِهٖ ـ

(4) قال لنا الطبيبُ : الجُلُوسُ هنا مع المريض مَمْنُوعٌ ـ (5) الصُعُودُ على الْجَبَلِ صَعْبٌ والنُّزُوْلُ منه سَهْلٌ

(6) أُحِبُّ رُكُوْبَ الخَيْلِ ـ (7) قال حامدُ لاِبْنِه ياسرٍ : سأذهب إلى السوق بعد رُجُوْعِکَ من المدرسة ـ

(۱۳) آنے والی مثالوں پر غور کریں اور ''أما'' کا استعمال کرتے ہوئے سوالوں کے جواب دیں۔

(أ) أين تسكنون ؟ إخوتي يسكنون فی مهاجع الجامعة ـ أمّا أنا فَأَسْكُنُ مع قريبٍ لِيْ ـ

(ب) أتعرف الإنكليزيةَ و الفَرَنْسِيّةَ جيّداً يا حامدُ ؟ أمّا الإنْكليزيّة فأَعْرِفُها جيّداً ـ وأمّا الفَرِنْسِيّةُ فدرستها قبل سنَوَاتٍ و لكنّي نَسِيْتُها الآن ـ

(ج) بكَمْ هذا الكتابُ وهذه المجلةُ ؟ أما الكتاب فهو بعشرة ريالات ـ وأما المجلةُ فهي بثلاثة ريالات۔

(1) أين المستشفى و أين مكتبُ البَرِيْدِ ؟ ....أمام ذاك المسجد و......قريبٌ من السوق ۔
(2) فی أي كلية يدرس حامد و عثمان ؟ ....فی كلية التجارة و......فی كلية الطب ۔
(3) أين ذهب أبوك و أخوک ؟ ....إلی المستوصف و ....إلی الصيدلية ۔

(۱۴) درج ذیل مثالوں پر غور کیجیے

(1) جاء أخي من مكة ۔ جاء أخٌ لي من مكة ۔ (جاء أحدُ إخْوَتي) ۔
(2) ذهبت لزيارة صديقي ۔ ذهبت لزيارة صديقٍ لي ۔(=لزيارة أَحَدِ أصدقائي) ۔
(3) أسكُن مع قريبي ۔ أسكن مَعَ قريبٍ لي ۔(=مع أحَدِ أَقْرِبَائي) ۔

8.6 سبق نمبر 11-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

(ا)

1) يدرس عبدالله في جامعة الرياض۔ 2) يدرس عيسٰى في كلية الطب۔ 3) يدرس في كلية المهندسة۔
4) يدرس إبراہيم في كلية التجارة۔ 5) يدرس إسحاق في كلية الآداب۔
6) يدرس إسماعيل في كلية العلوم۔ 7) تدرس أخوات عبدالله في مدرسة خالد بن الوليد للبنات بمكة۔ 8) يسكن عبدالله مع قريب له۔ 9) يسكن إخوته في مهاجع الجامعة۔

(۲)

1) يعرف عبدالله المهندس سلمان۔ 2) عبدالله عزب۔ 3) يدرس عبدالله في السنة الثانية۔
4) نزل عبدالله من الحافلة بعد نزول فيصل۔

(۳)

(1) أدرس في جامعة مولانا آزاد الوطنية الأردية۔ (2) أسكن في مهجع الجامعة
(3) لا، لا أعرف اللغة الفرنسية۔ (4) أسمع الأخبار من إذاعة "العربية"۔
(5) نعم أعرف بيت المدرس۔

(۴)

(1) يذهب	(2) يذهبون	(3) تذهب	(4) يذهبن	(5) تذهب	(6) أذهب

(۵)

(1) يلعبون	(2) يكتب	(3) يغسلن	(4) أقرأ	(5) تسمع	(6) تذهبن
(7) تسمع	(8) يسألون	(9) يَقْطَعْنَ	(10) تخرج	(11) أدرس	(12) تكتب

(٦)

(1) الطلاب يدخلون الفصل (2) الرجال يأكلون الأرز (3) العمال يعملون في المصنع ثماني ساعات

(4) التجار يفتحون الدكاكين في الساعة الثامنة (5) الأطباء يذهبون الآن إلى المستشفى

(6) أخواتي يبحثن عن المكنسة (7) المدرسات يدخلن الفصل في الساعة الثامنة

(8) الطالبات يكتبن الدرس (9) زميلات أختي يعرفن اللغة الفرنسية

(10) بنات عمي يدرسْنَ في المدرسة الثانوية

(٧)

(1) تشرب أمي القهوة (2) تلعب البنت مع أختها

(3) تذهب الطالبة إلى المدرسة (4) أين تجلس المدرسة

(٨)

(1) يغسل الولد وجهه بالصابون (2) الطلاب يخرجون من الفصل (3) بأي جامعة تدرس يا فيصل

(4) الطالبات يدخلن الفصل (5) تلعب آمنة مع أختها (6) يكتب المدرس الدرس على السبورة.

(7) يسأل الطلاب المدرسَ أسئلةً كثيرةً (8) ينزل الركاب من الحافلة (9) تغسل أمي الثياب.

(٩)

(1) أنا لا أشرب الشاي (2) ما لعبنا كرة القدم اليوم (3) أبي لا يذهب إلى السوق كل يوم

(4) أختي لا تدرس بالجامعة (5) أما حفظت سورة النبأ يا مريم

(١٠)

(1) سأذهب هذا المساء إلى خالتي. (2) سأكتب الرسالة إلى أمي يوم الجمعة.

(3) سأغسل السيارة يوم الأحد. (4) سأذهب إلى الحلاق يوم العطلة.

(5) سأنزل في المحطة القادمة.

(١١)

(1) جلوسٌ	(2) نزولٌ	(3) ركوبٌ	(4) سجودٌ	(5) ركوعٌ	(6) صعودٌ

(١٢)

(1) الدخول، الخروج (2) رجوع (3) دخول، خروج (4) جلوس

(5) صعود، نزول (6) ركوب (7) رجوع

(١٣)

(1) المستشفى أمام ذاک المسجد و أما البريد فهو قريب من السوق۔

(2) حامد يدرس في كلية التجارة و أما عثمان فيدرس في كلية الطب۔

(3) ذهب أبي إلى المستوصف و أما أ خي فذهب إلى الصدلية۔

8.7 سبق نمبر12- اصل متن

حامد	:	ماذا تفعلين يا أُمَّ أحمدَ؟
أم أحمد	:	أبْحَثُ عَنِ الدواءِ الّذِيْ أخذْتُهُ مِنَ المُسْتَشْفَى أمسِ۔
حامد	:	هو على المكتب في غرفتي ... كيف حالكِ اليوم، لعلكِ اليوم أحسنُ۔
أم أحمد	:	نعم! أنا اليوم أحسنُ والحمد لله۔
حامد	:	متى تذهبين إلى المستشفى؟
أم أحمد	:	سأذهب بعد ساعةٍ إن شاء الله۔
حامد	:	مع منْ تذهبين؟
أم أحمد	:	سأذهب مع أحمد۔
حامد	:	أ تعرفين الطبيبةَ التي ذهبْتِ إليها أمس؟
أم أحمد	:	نعم! أعرفها، اسمه الدكتورة سعاد، يقولون إنها أحسن طبيبة في المستشفى۔
حامد	:	ماذا تفعلون يا أبنائي؟
الأبناء	:	نكتب الواجبات۔
حامد	:	أ تفهمون الدروس جيدًا۔
الأبناء	:	نعم! نفهمهاجيدا، والحمد لله۔
حامد	:	أي سورة تحفظون الآن؟
أحمد	:	أما أنا فأحفظ سورة الملک، و أما هؤلاء فيحفظون سورة القلم۔
حامد	:	وماذا تفعلن أنتن يا بناتي؟
البنات	:	نحن الآن نلعب۔

حامد : أ في وقت العمل تلعبْنَ؟ متى تقرأن الدروس و متى تكتبن الواجباتِ؟

البنات : نحن قرأنا الدروسَ وكتبنا الواجباتِ والحمد لله۔

حامد : أَحْسَنْتُنَّ يا بناتي، هكذا تفعلُ التلميذاتُ المجتهداتُ۔۔۔ متى تذهبن لزيارة خالتِكُنّ؟ أ تَعْرِفْنَ أنها مريضة؟

البنات : نعم نعرِفُ ذلک۔ شفاها اللهُ۔ سنذهب لزيارتها هذا المساءَ إن شاء الله۔

حامد : يا أحمد۔ أ تعرف متى يرجع الجيْرَانُ منْ مكةَ؟

أحمد : قال لي يوسف! "إننا سنرجع في الأسبوع القادم۔" أظنّ أنهم سيرجعون يوم السبت إن شاء الله۔

8.8 سبق نمبر12- متن کا ترجمہ

حامد : ام احمد! آپ کیا کر رہی ہو؟

احمد کی ماں : میں دوا تلاش کر رہی ہوں جو میں نے کل دواخانہ سے لی تھی۔

حامد : وہ میرے کمرہ میں میز پر ہے...اب آپ کیسی ہیں؟امید ہے کہ آج آپ ٹھیک ہوں گی؟

احمد کی ماں : ہاں! آج میں ٹھیک ہوں، الحمد للہ۔

حامد : آپ دواخانہ کب جارہی ہو؟

احمد کی ماں : اِن شاءاللہ میں ایک گھنٹہ بعد جاؤں گی۔

حامد : آپ کس کے ساتھ جارہی ہو؟

احمد کی ماں : میں احمد کے ساتھ جارہی ہوں۔

حامد : کیاآپ اس ڈاکٹر صاحبہ کو جانتی ہیں جس کے پاس آپ گزشتہ روز گئی تھیں؟

احمد کی ماں : ہاں! میں انہیں جانتی ہوں، ان کا نام ڈاکٹر سعاد ہے، لوگ کہتے ہیں کہ وہ دواخانہ کی سب سے بہترین ڈاکٹر ہیں۔

حامد : میرے بیٹو! تم کیا کر رہے ہو؟

لڑکے : ہم ہوم ورک کر رہے ہیں۔

حامد : کیاتم اسباق اچھی طرح سمجھ رہے ہو؟

لڑکے : ہاں! ہم انہیں اچھی طرح سمجھ رہے ہیں۔

حامد : اب تم کونسی سورت یاد کر رہے ہو؟

احمد : میں ''سورۂ ملک'' یاد کر رہا ہوں اور اب رہے یہ (سب) تو وہ ''سورۂ قلم'' یاد کر رہے ہیں۔

حامد : لڑکیو! تم سب کیا کر رہی ہو؟

لڑکیاں : ابھی ہم کھیل رہے ہیں۔

حامد : کیا تم کام کے وقت کھیل رہی ہو!!؟؟... تم اسباق کب پڑھو گی اور ہوم ورک کب کرو گی؟

لڑکیاں : الحمدللہ! ہم نے اسباق پڑھ لیا اور ہوم ورک کر لیا۔

حامد : لڑکیو! تم لوگوں نے اچھا کیا، محنتی لڑکیاں ایسا ہی کرتی ہیں۔ تم اپنی خالہ سے ملنے کے لیے کب جا رہی ہو، کیا تمہیں پتہ ہے کہ وہ بیمار ہے؟

لڑکیاں : ہاں! ہم یہ بات جانتے ہیں، اللہ انہیں شفا عطا فرمائے۔ آج رات ان شاءاللہ ہم ان سے ملاقات کے لیے جائیں گے۔

حامد : احمد! کیا تمہیں معلوم ہے کہ (ہمارے) پڑوسی مکہ سے کب لوٹ رہے ہیں؟

احمد : مجھے یوسف نے کہا: ''ہم اگلے ہفتہ لوٹ رہے ہیں،'' میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ ہفتہ کے دن لوٹیں گے۔

8.9 سبق نمبر 12- سبق میں مذکور قواعد کا بیان

اس سبق میں ہم فعل مضارع کی اسناد واحد مؤنث حاضر کی طرف کریں گے۔ جیسا کہ اس سے قبل ہم پڑھ چکے ہیں کہ تذهبُ (تو جاتا ہے) صیغہ واحد مذکر حاضر کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ واحد مؤنث حاضر کے لیے یہ صیغہ اس وقت بنے گا جب اس کے اخیر میں ''ي'' اور ''ن'' بڑھا دیا جائے۔ جیسے:

أينَ تذهبينَ يا آمنةُ؟ (آمنہ تو کہاں جا رہی ہے؟) ماذا تَقْرَئِيْنَ يا فاطمةُ؟ (فاطمہ تو کیا پڑھ رہی ہے؟)

أَ تَنْصُرِيْنَ الْفُقَرَاءَ؟ (کیا تم محتاجوں کی مدد کرتی ہو؟)

فعل مضارع کی اسناد جمع مؤنث حاضر کی طرف

ہم پچھلے سبق میں پڑھ چکے ہیں کہ تذهبُوْنَ (تم سب جاتے ہو) یہ صیغہ جمع مذکر حاضر کے لیے استعمال ہوتا ہے، ہم اس سبق میں فعل مضارع کی اسناد جمع مؤنث حاضر کی طرف کریں گے۔ جمع مؤنث حاضر کا صیغہ تَفْعَلْنَ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے:

تفتَحْنَ (تم سب کھولتی ہو) تقرأنَ (تم سب پڑھتی ہو) تذهَبْنَ (تم سب جاتی ہو)

ماذا تَكْتُبُوْنَ يا إخوانُ؟ (بھائیو! تم کیا لکھ رہے ہو؟) نَكْتُبُ رَسَائِلَ (ہم خطوط لکھ رہے ہیں)

ماذا تكتبْنَ يا أخواتُ؟ (بہنو! تم سب کیا لکھ رہی ہو؟) نكتبُ الواجباتِ (ہم سب ہوم ورک کر رہے ہیں)

ماذا تطبخنَ يا بناتُ؟ (لڑکیو! تم سب کیا پکار ہی ہو؟) نطبخُ الإِدَامَ (ہم سالن بنا رہے ہیں)

مفعول فیہ

اس سبق میں ایک جملہ استعمال ہوا ہے:" أنهم سيرجعون يوم السبت إن شاء الله "یعنی میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ ہفتہ کے دن واپس ہوں گے، ان شاء الله ۔ اسی طرح ایک جملہ ہے وقفْتُ امام المرآةِ ان دونوں مثالوں میں یومَ اور أمامَ پر زبر ہے کیوں کہ یہ مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

مفعول فیہ وہ اسم منصوب ہے جو فعل کی جگہ یا وقت کو بتلاتا ہے اور اس سے پہلے حرف "في" پوشیدہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

وصَلَ القطارُ ظهرًا (ٹرین ظہر کے وقت پہنچی) حضرتُ يومَ الخميسِ (میں جمعرات کو آیا)

شرب المريض الدواء صباحًا (بیمار نے صبح کے وقت دوا پیا) الامتحانُ بعد أسبوعٍ (امتحان ایک ہفتہ کے بعد ہے)

أذهبُ إلى المطارِ يومَ الجمعةِ (میں جمعہ کے دن ایر پورٹ جاؤں گا)

إن اور أنّ کے اماکن استعمال کا اعادہ

إن اور أنّ کے اماکن استعمال ہم اکائی نمبر 6 میں پڑھ چکے ہیں۔ مگر چوں کہ اس کے فرق کو ملحوظ رکھنا بہت اہم ہے اس وجہ سے دوبارہ اس بات کو مثالوں کے ذریعہ واضح کیا جارہا ہے۔

تألَّمْتُ مِنْ أنَّ الصديق مريضٌ (میں دوست کی بیماری سے غمگیں ہوا)

ظننتُ أنّه لا يحْضُرُ الصّفَّ (میں نے سمجھا کہ وہ کلاس روم میں نہیں آئے گا)

قال إني عبدالله (انہوں نے کہا: بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں)

يقول العلماء: إن المبالغة في التشدد مَدْعَاةٌ للنُّفُوْرِ (اہل علم کہتے ہیں کہ زیادہ سختی کرنا نفرتوں کا باعث ہوتا ہے)

8.10 سبق نمبر 12-اصل متن پر مبنی مشقیں

(ا) آنے والے جملوں کو درست کیجیے۔

(1)تبحث أم أحمد عن المفتاح۔ (2)ستذهب أم أحمد إلى المستشفى مع زوجها۔

(3)أم أحمد لا تعرف الدكتورة سعاد۔ (4)أحمد يحفظ سورة القلم و إخوته يحفظون سورة الملك۔

(5)جيران حامد ذهبوا إلى الرياض۔

(۲)آنے والے تمام جملوں میں فاعل کو مؤنث بنائیے۔

(1)أ تعرف اللغة العربية يا أخي؟ (2)ما ذا تأكل يا محمد؟

(3)أين تجلس في الفصل يا أحمد؟ (4)متى تذهب إلى المستشفى يا أخي؟

(5)ما ذا تقول يا أخي؟ (5)متى ترجع من المدرسة يا علي؟

(7)إلى من تكتب هذه الرسالة يا بشير؟ (8)أي سورة تحفظ الآن يا أخي؟

(9)أ تفهم الدرس جيدا يا حامد؟ (10)متى تغسل هذا القميص يا ياسر؟

(۳)نیچے دی گئی مثال کو پڑھتے ہوئے آنے والے تمام جملوں میں فاعل کو مؤنث میں تبدیل کیجیے۔

م: أين تذهبون يا إخوان؟ أين تَذْهَبْنَ يا أخواتُ؟

(1)أين تسكنون يا رجال؟ (2)القهوة تشربون أم الشاي يا إخوان؟

(3)أ تعرفون رقم هاتف الجامعة يا إخوان؟ (4)لم تضحكون يا أولاد؟

(5)أ تقرأون القرآن كل صباح يا إخوان؟ (6)أ تسألون المدرس أسئلة كثيرة يا أولاد؟

(7)أ تسمعون الأخبار من الإذاعة كل يوم؟ (8)مع من تلعبون يا أبنائي؟

(9)لِمَ تجْلِسُوْن هنا يا رجال؟

(۴)آنے والے جملوں میں مبتدا کو جمع میں تبدیل کیجیے۔

(1)أنا أفهم الدرس جيدا۔ نَحْنُ نفهم الدرْسَ جيّدًا

(2)أنا لا أذهب إلى السوق كل يوم۔ (3)أنا أشكرك يا أستاذ۔

(4)أنا أجلس أمام المدرس۔ (5)أنا الآن أكتب برْقِيَةً۔

(۵)ہر جملہ کے سامنے فعل کے دو صیغے ہیں، صحیح صیغہ منتخب کر کے جملہ مکمل کیجیے۔

(1) في أي سنة......... يا فتاة (تدرس/ تدرسين)

(2)أ .... اسم الطبيب الذي يسكن أمام بيتنا يا أحمد؟ (تعرف/تعرفين)

(3)لماذا .... الواجبات بالقلم الأحمر يا بناتي؟ (تكتبون/تكتبن)

(4)أ في وقت العمل .... يا أبنائي؟ (تلعبون/ تلعبن)

(5)متى .... إلى السوق يا أبي؟ (تذهب/تذهبين)

(6)أ .... رقم هاتف الصيدلية يا أمي؟(تعرف/تعرفين)

(7)أ .... هذه المجلة يا أخوات؟ (تقرأون/تقرأن)

(8)أفي مهاجع الجامعة .... يا أخي؟ (تسْكُنُوْنَ/تسكنُ)

(9)نحن لا .... كرة القدم في الشوارع؟ (ألعب/نلعب)

(10)أين تدرس أنت؟ ---------------- بالجامعة الإسلامية(أدرس/ ندرس)

(٦)آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھیے۔

(أ) سمعت أنها أَحْسَنُ طَبِيْبَةٍ في المستشفى۔ (ب) يقولون: إنها أحسن طبيبة في المستشفى۔

(ج) إن القرآن كتاب الله۔

(دوسرے جملے میں قال کے بعد إن استعمال ہوا ہے، جبکہ دیگر افعال کے بعد أنّ استعمال ہوا ہے)

آنے والے جملوں میں 'انّ' کے ہمزہ کی حرکت کا خیال کرتے ہوئے صحیح استعمال لکھیے۔

(1)أظن انه طالب جديد۔ (2) قال المدرس ان الطالب الجديد مجتهد جدا۔

(3)سمعت أن المدرس ماجاء اليوم۔ (4) ان الله ربي۔ (5)قال زميلي ان المدرس ماجاء اليوم۔

(6)أشهد ان محمد رسول الله۔ (7)قرأت في الصحيحة ان وزير الخارجية سيرجع من لندن غدا۔

(8)أظن انک من افغانستان۔ (9)قال لي طبيب انک لست بمريض۔

(10)أظن ان الطبيبات اللاتي خرجن من المستشفى الآن من الولايات المتحدة۔

(11)أ تعرفين ان الطالبة الجديدة التي جاء ت قبل ثلاثة أيام تعرف خمس لغات؟ (12)ان الدرس سهل۔

(13)يقولون ان الامتحان سَيَكُوْنُ في الأسبوع الأول من شهر رجب۔ (14)أَ تَظُنُّ انني ضعيف؟

دنوں کے نام

يوم السبت (ہفتہ)	يوم الأحد (اتوار)	يوم الاثنين (پیر)	يوم الثلثاء (منگل)
يوم الاربعاء (چہارشنبہ)	يوم الخميس (پنج شنبہ)	يوم الجمعة (جمعہ)	

8.11 سبق نمبر 12-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

(۱)

(1)تبحث أم أحمد عن الدواء۔ (2)ستذهب أم أحمد مع أحمد۔

(3)أم أحمد تعرف الدكتورة سعاد۔ (4)أحمد يحفظ سورة الملك، و إخوته يحفظون سورة القلم۔

(5)جيران حامد ذهبوا إلى مكة۔

(۲)

(1)أ تعرفين اللغة العربية يا أختي۔ (2)ما ذا تأكلين يا زينب؟ (3)أين تجلِسِيْنَ في الفصل يا فاطمة؟
(4)متى تذهبين إلى المستشفى يا أمي؟ (5) ماذا تقولين يا أختي۔ (6) متى ترجعين من المدرسة يا خديجة؟
(7)إلى من تكتبين هذه الرسالة يا بشرى؟ (8)أي سورة تحفظين الآن يا أختي؟
(9)أ تفهمين الدرس جيدا يا عائشة؟ (10)متى تغسلين هذا القميص يا حبيبة؟

(٣)

(1)أين تذهبن يا أخوات؟ (2)أين تسكنَّ يا نساء؟ (3)القهوةَ تشربنَ أم الشاي يا أخوات؟
(4)أ تعرفن رقم هاتف الجامعة يا أخوات؟ (5)لم تضحكن يا بنات؟
(6)أ تقرأن القرآن كل صباح يا أخوات؟ (7)أ تسألن المدرس أ سئلة كثيرة يا بنات؟
(8)أ تسمعن الأخبار من الإذاعة كل يوم؟ (9)مع من تلعبن يا بناتي؟
(10)لم تجلسن هنا يا نسائ؟

(٤)

(1)نحن نفهم الدرس جيدًا۔ (2)نحن لا نذهب إلى السوق كل يوم۔
(3)نحن نشكرک يا أستاذ۔ (4)نحن نجلس أمام المدرس۔ (5)نحن الآن نكتب بَرْقِيَةً۔

(٥)

(1)تدرسين	(2)تعرف	(3)تكتبن	(4)تلعبون	(5)تذهب
(6)تعرفين	(7)تَقْرَأْنَ	(8)تسكنَّ	(9)نلعب	(10)أدرس

(٦)

(1)أظن أنه طالب جديد۔ (2)قال المدرس إن الطالب الجديد مجتهد جدا۔
(3)سمعت أن المدرس ماجاء اليوم۔ (4)إن الله ربي۔ (5)قال زميلي إن المدرس ماجاء اليوم۔
(6)أشهد أن محمدا رسول الله۔ (7)قرأت في الصحيفة أن وزير الخارجية سيرجع من لندن غدا۔
(8)أظن أنک من أفغانستان۔ (9)قال لي طبيب إنک لست بمريض۔
(10)أظن أن الطبيبات اللاتي خرجْنَ مِنَ المستشفى الآن من الولايات المتحدة۔
(11)أ تعرفين أن الطالبة الجديدة التي جاء ت قبل ثلاثة أيام تعرف خمس لغات۔
(12)إن الدرس سهل۔ (13)يقولون إن الامتحان سيكون في الأسبوع الأول من شهر رجب۔
(14)أ تظن أنني ضعيف۔

8.12 اکتسابی نتائج

اس اکائی میں آپ نے درج ذیل نکات سیکھے :

- فعل مضارع کی اسناد مختلف ضمائر کی طرف: جمع مذکر غائب کے لیے فعل مضارع کے اخیر میں و، ن کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: یکتُبُ سے یکتبون، یحضُرُ سے یحضرونَ، یجلس سے یجلسون،اسی طرح واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر حاضر دونوں کے لیے ایک ہی صیغہ آتا ہے۔ جیسے: تذھب (تو جاتا ہے) تذھبُ (وہ جاتی ہے)۔ جمع مؤنث غائب کے لیے فعل کے اخیر میں ن کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: یَنْصُرْنَ، یَذْھَبْنَ، یَفْتَحْنَ، یجلِسْنَ۔ واحد متکلم کے لیے فعل کے شروع میں علامت مضارع میں سے ہمزہ کا اضافہ کیا جاتا ہے اور لام کلمہ کو رفع دیا جاتا ہے۔ جیسے: أذھبُ، أنصرُ۔ أفتَحُ وغیرہ
- اس اکائی میں ہم نے یہ بھی جانا کہ فعل مضارع کو مستقبل کے معنی میں خاص کرنے کے لے اس کے شروع میں ”س“ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: یذھبُ سے سیذھبُ یفتح سے سیفتح۔ نیز ہم نے یہ بھی جان لیا کہ فعل مضارع کو منفی بنانے کے لیے فعل کے شروع میں ”لَا“ نافیہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: یفْعَلُ سے لایفْعَلُ، یکتُبُ سے لا یَکْتُبُ۔
- ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ تذھب واحد مذکر کا صیغہ ہے۔ واحد مؤنث حاضر کا صیغہ بنانے کے لیے فعل کے اخیر میں حرف ”ی“ اور ”ن“ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: تذھب سے تذھبِنَ، تقرأ سے تقرأِنَ، تنصر سے تنصرِنَ۔ اس اکائی میں ہم نے یہ بھی جانا کہ جمع مؤنث حاضر کا صیغہ بنانے کے لیے اس کے اخیر میں نون کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے :تذھبْنَ، تَنْصُرْنَ۔
- اس کے علاوہ ہم نے اس اکائی میں مفعول فیہ کے بارے میں معلومات حاصل کی۔ اور جانا کہ مفعول فیہ وہ اسم منصوب ہے جو فعل کی جگہ یا وقت کو بتلاتا ہے، اور وہ اسم حرف جر محذوف ہونے کے وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔

8.13 جدید الفاظ

الواجبة (ج) الواجبات	ہوم ورک	جار (ج) الجیران	پڑوسی	رقم (ج) أرقام	نمبر
بحث (ف)	تلاش کرنا	برقیة	خط،ای میل	ھاتف (ج)ھواتف	موبائل فون
مَحَطَّةٌ (ج مَحَطّاتٌ)	اسٹیشن	حَلّاق (ج حَلّاقُوْنَ)	حجام	أَرُزٌّ	چاول
بَحَثَ عَنْ(یَبْحَثُ)	تلاش کرنا	عُنْوَانٌ (ج عَنَاوِیْنُ)	عنوان/پتہ	ثَوْبٌ(ج ثِیَابٌ)	کپڑا
مُسْتَوْصَفٌ	کلینک	صَیْدَلِیَّةٌ	میڈیکل ہال	نَسِیْتُ	میں بھول گیا
بِطاقَةٌ (ج بِطاقَاتٌ)	کارڈ	رِسالةٌ (ج رسائل)	خط	صَعِدَ (یَصْعَدُ)	چڑھنا

8.14 نمونہ امتحانی سوالات

8.14.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. مندرجہ ذیل عبارت پر اعراب لگائیں اور اس کا ترجمہ کریں۔

1) تدرس أخوات عبدالله في المدرسة الثانوية في مكة۔2) يدرس عيسى وهو أكبر منّي،فى كلية الطب و إبراهيم يدرس في كلية التجارة۔

2. حسب ذیل سوالوں کے جوابات عربی میں دیجیے۔

1) أين تدرس 2) متى تذهب إلى الجامعة 3) أ تعرف اللغة الفرنسية؟

3. خالی جگہوں کو ذھب کے فعل مضارع سے پر کریں۔

1) الطلاب ______ الآن إلى المدير 2) أنا ______الآن إلى المسجد 3) أختي ______ إلى المدرسة

4. مناسب فعل مضارع سے جملہ مکمل کریں۔

1) الطلاب _______ كرة القدم كل أسبوع 2) النساء ________التفاح

5. درج ذیل جملوں میں مبتدا کو جمع میں تبدیل کریں۔

1) الرجل يأكل الأرز 2) زميلة أختي تعرف اللغة الفرنسية

6. مندرجہ ذیل جملوں میں فعل ماضی کو مضارع میں تبدیل کریں۔

1) الطلاب خرجوا من الفصل 2) الطالبات دخلن الفصل

7. حروف استقبال کا استعمال کرتے ہوئے جواب دیں۔

1) في أي محطة تنزل يا أخي 2) أين تذهب هذا المساء

8. ’أما“ کا استعمال کرتے ہوئے جواب دیں۔

1) أ لكم هذا الكتاب و هذه الجملة 2) أين ذهب أبوك و أخوك

9. مندرجہ ذیل جملوں میں واحد کی ضمیر کو جمع میں تحویل کریں۔

1) أنا لا أذهب إلى السوق كل يوم 2) أنا أشكرك يا أستاذ 3) أنا أذهب إلى المكتبة

10. صحیح صیغہ استعمال کر کے جملہ مکمل کریں۔

1) أ ______ هذه المجلة يا أخوات؟ (تقرؤون - تقرأن)

2) متى ______إلى السوق يا أبي؟ (تذهب - تذهبين)

3) متى ______ والدہ من مكة؟ (يرجع - ترجع)

8.14.2 مختصر جوابی سوالات

1. درج ذیل جملوں کو درست کر کے اس کا ترجمہ کریں۔

1) يا مريم أ تعرف رقم هاتف المديرة؟

2) يجلسن الطالبات الجدد في الصف الأخير 3) نحن أشرب القهوة كل صباح

2. آنے والے افعال کی ضمیر مستتر اور علامت فاعل سے وضاحت کریں۔

1) يذهب 2) تذهب 3) يذهبن 4) يذهبون 5) نذهب۔

3. مندرجہ افعال کو "هُمْ"، "هِيَ"، "هنّ"، "أَنتَ" اور "أنا" کے ساتھ جوڑیں اور انکا معنی لکھیں۔

1) ينصُرُ 2) يخرُج 3) يَسْمَعُ 4) يحْفَظُ

4. ہفتہ کے دنوں کے نام عربی زبان میں لکھیں۔

5. آنے والے جملوں میں فاعل کو مؤنث بنائیں۔

1) متى ترجع من المدرسة يا علي؟ 2) أي سورة تحفظ الآن يا أخي؟

3)ين تذهبون يا إخوان؟ 4) مع من تلعبون يا أبنائي؟

8.14.3 طویل جوابی سوالات

1. فعل مضارع کو مستقبل میں خاص کرنے کے قواعد سے بحث کیجیے۔ اور ختب سے فعل مضارع مستقبل کی گردان لکھیے۔

2. فعل ماضی سے مضارع کس طرح بنایا جاتا ہے؟ مع مثال واضح کیجیے۔

3. مفعول فیہ کی تعریف کیجیے اور مثالیں دیجیے۔ اور درج ذیل عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

أ بحث عن الدواء الذي أخذته من المستشفى أمس، ذهبت إلى الدكتورة سعاد، إنها أحسن طبيبة في المستشفى، ماذا تفلعن يا بناتي؟ أفي وقت العمل تلعبن؟ متى تقرأن الدروس و متى تكتبن الواجبات؟

8.15 تجویز کردہ اکتسابی مواد

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصه دوم) : ف۔ عبدالرحیم
2. جامع الدروس العربية : مصطفى غلاييني
3. آسان عربی گرامر : اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح : علی جارم، مصطفیٰ أمین

اکائی 9: سبق نمبر 13-14

اکائی کے اجزا:

9.0 تمہید

9.1 مقاصد

9.2 سبق نمبر 13-اصل متن

9.3 سبق نمبر 13-اصل متن کا ترجمہ

9.4 سبق نمبر 13-اصل متن پر مبنی مشقیں

9.5 سبق نمبر 13-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

9.6 سبق نمبر 14-اصل متن

9.7 سبق نمبر 14- متن کا ترجمہ

9.8 سبق نمبر 14- متن میں مذکور قواعد کا بیان

9.9 سبق نمبر 14-اصل متن پر مبنی مشقیں

9.10 سبق نمبر 14-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

9.11 اکتسابی نتائج

9.12 کلیدی الفاظ

9.13 نمونہ امتحانی سوالات

9.13.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

9.13.2 مختصر جوابی سوالات

9.13.3 طویل جوابی سوالات

9.14 تجویز کردہ اکتسابی مواد

9.0 تمہید

فعل ماضی کی طرح فعل مضارع کے بھی 14 صیغے ہوتے ہیں جن کے مجموعے کو گردان کہا جاتا ہے۔

ہم پڑھ چکے ہیں کہ فعل مضارع کی چار علامتیں ہوتی ہیں: ا، ت، ي، ن جنکے مجموعہ کو "أتين" کہتے ہیں۔ ہم نے یہ بھی پڑھا ہے کہ جس طرح فعل ماضی میں عین کلمہ مفتوح، مضموم اور مکسور ہو سکتا ہے اسی طرح فعل مضارع میں بھی عی ن کلمہ مفتوح، مضموم اور مکسور ہو سکتا ہے۔

اکائی نمبر 10 میں ہم نے عین کلمہ کی مختلف صورتوں کے حساب سے ثلاثی مجرد کے چار مشہور ابواب ذکر کیے تھے جو حسب ذیل ہیں:

(1) فتحہ، ضمہ والا باب۔ جیسے: نَصَرَ يَنْصُرُ كَتَبَ يَكْتُبُ یہ باب نَصَرَ کہلاتا ہے جس کی علامت "ن" ہے۔

(2) فتحہ کسرہ والا باب۔ جیسے: ضَرَبَ يَضْرِبُ جَلَسَ يَجْلِسُ۔ اس کو باب ضرب کہتے ہیں جس کی علامت "ض" ہے۔

(3) فتحہ فتحہ والا باب۔ جیسے: فَتَحَ يَفْتَحُ ذَهَبَ يَذْهَبُ اس کو باب فتح کہتے ہیں اور اس کی علامت "ف" ہے۔

(4) کسرہ اور فتحہ۔ جیسے: سَمِعَ يَسْمَعُ شَرِبَ يَشْرَبُ اس کو باب سَمِعَ کہتے ہیں اس کی علامت "س" ہے۔

فعل مضارع میں عین کلمہ کی اس تبدیلی کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں، کیوں کہ ابواب کی شناخت کے لیے یہ بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

اب تک ہم نے فعل ماضی اور فعل مضارع سے متعلق کچھ قواعد سیکھے ہیں، اس اکائی میں ہم فعل امر کے بارے میں تفصیلات حاصل کریں گے۔

امر کا مطلب حکم دینا ہے، فعل امر اس کو کہتے ہیں جس سے کسی کام کا حکم دیا جائے یا اسکی خواہش یا گزارش کی جائے۔

جیسے: تم پڑھو، تم لکھو وغیرہ۔ اس میں حکم ایک ایسے شخص کو ہے جو سامنے موجود ہے۔

فعل امر میں جس طرح حاضر کو حکم دیا جاتا ہے اسی طرح غائب اور متکلم کے لیے بھی فعل امر کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: ہمارا یہ کہنا "اسے پڑھنا چاہیے"، "مجھ پر لازم ہے کہ میں مظلوم کی مدد کروں"۔

آئندہ صفحات میں ہم عربی زبان میں فعل امر کے بنانے کا قاعدہ پڑھیں گے۔

9.1 مقاصد

اس اکائی کے ذریعہ آپ:

☆ پچھلے اسباق میں مذکور فعل مضارع کے تمام صیغوں کی مشق کریں گے۔

☆امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ اور اس کا استعمال سیکھیں گے۔

☆مبتدا نکرہ آنے کی ایک صورت میں کیا قاعدہ ہوگا اس کو جانیں گے۔

9.2 سبق نمبر 13-اصل متن

گردان کا نقشہ

		المفرد	الجمع
الغائب	المذكر	حامد يذهب	حامد وعلي وهاشم يذهبون
3RD person	المؤنث	آمنة تذهب	آمنة، مريم وزينب يذهبن
المخاطب	المذكر	أنت تذهب	أنتم تذهبون
2nd Person	المؤنث	أنتِ تذهبين	أنتن تذهبن
المتكلم	المذكر		
1st Person	المؤنث	أنا أذهب	نحن نذهب

9.3 سبق نمبر 13-اصل متن کا ترجمہ

		مفرد	جمع
غائب	مذکر	حامد جاتا ہے	حامد علی اور ھاشم جاتے ہیں
3RD person	مؤنث	آمنہ جاتی ہے/جائگی	آمنہ، مریم اور زینب جاتی ہیں/جائں گی
مخاطب	مذکر	تم جاتے ہو/جاوگے	تم سب جاتے ہو/جاوگے
2nd Person	مؤنث	تم جاتی ہو/جاوگی	تم سب جاتی ہو/جاوگی

متکلم 1st Person	مذکر / مؤنث	میں جاتاہوں/جاوں گا	ہم سب جاتے ہیں/جائیں گے

9.4 سبق نمبر 13-اصل متن پر مبنی مشقیں

(۱)خالی جگہوں کو ذَہَبَ کے فعل مضارع سے مناسب ضمیر کی طرف اسناد کے بعد پُر کیجیے۔

(1)في أي ساعة .... إلى الجامعة يا عائشة۔

(2) الطلاب .... إلى الملعب بعد الدرس۔

(3)أنا .... إلى السوق يوم الجمعة فقط۔

(4)متى .... لزيارة المدير يا إخوان۔

(5)أمي .... إلى المستشفى كل يوم لأنها مريضة۔

(6)أ .... إلى المكتبة كل مساء يا بناتي۔

(7)لم لا .... إلى المطار معنا يا عباس۔

(8)نحن .... إلى الجامعة بسيارة الأجرة۔

(9)أبي .... إلى المصنع في الساعة العاشرة۔

(10)أخواتي .... إلى المدرسة بالحافلة۔

(۲)آنے والے جملوں کو مناسب فعل مضارع کے ذریعہ پُر کیجیے۔

(1)أ .... اللغة العربية يا سيدي؟

(2)نحن .... كرة القدم كلَّ مسائ۔

(3)أ في مهاجع الجامعة .... يا إخوان؟

(4)التجّار .... دكاكينهم في الساعة التاسعة۔

(5) ....المدرس الدرس على السبورة۔

(6)أخوات حمزةَ .... بالجامعة۔

(7)أنا .... القرآن كلَّ صباح۔

(8)في أي محطة .... يا سيّدي؟

(9)أختي .... ثلاث لغات۔

(10)من أي إذاعة .... الأخبار يا فتياتُ؟

(۳)آنے والے جملوں کو درست کیجیے۔

(1)يا مريم، أتعرف رقم هاتف المديرة؟

(2)يدخلون الطلاب الفصل قبل دخول المدرس۔

(3)الطبيبات يخرجون من المستشفى في الساعة الواحدة۔

(4)يجلسن الطالبات الجدد في الصف الأخير۔

(5)أين تذهبن يا إخوان؟

(6)أختي يدرس في المدرسة الثانوية۔

(7)ماذا تكتبون يا بناتي؟

(8)ما ذا تأكلين يا عباس؟

(9)نحن أشرب القهوة كل صباح۔

(10)سترجع أبي من الرياض في الأسبوع القادم۔

(۴)آنے والے جملوں کو غور سے پڑھیے۔

يَذْهَبُ (ي = حرف المضارعة + ذهب + ضمير مستتر)

يَذْهَبُوْنَ (ي = حرف المضارعة + ذهب + و= فاعل + علامة الرفع)

تَذْهَبُ (ت = حرف المضارعة + ذهب + ضمير مستتر)

يَذْهَبْنَ (ي = حرف المضارعة + ذهب + ن = فاعل)

تَذْهَبُ (ت = حرف المضارعة + ذهب + ضمير مستتر)

تَذْهَبُوْنَ (ت = حرف المضارعة + ذهب + و = فاعل + ن = علامة الرفع)

تَذْهَبِيْنَ (ت = حرف المضارعة + ذهب + ي = فاعل + ن = علامة الرفع)

تَذْهَبْنَ (ت = حرف المضارعة + ذهب + ن = فاعل)

أَذْهَبُ (ت = حرف المضارعة + ذهب + ضمير مستتر)

نَذْهَبُ (ن = حرف المضارعة + ذهب + ضمير مستتر)

9.5 سبق نمبر 13-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

(١)

1. تذهبين	2. يذهبون	3. أذهب	4. تذهبون	5. تذهب
6. تذهبن	7. تذهب	8. نذهب	9. يذهب	10 يذهبن

(٢)

(1)تَعْرِفُ	(2) نلعب	(3) تسكنون	(4) تفتحون	(5) يكتب
(6) يَدْرُسْنَ	(7) أقرأ	(8) تنزِل	(9) تعرف	(10) تَسْمَعُ

(٣)

(1)يا مريم، أ تعرفين هاتف المديرة؟

(2)يدخل الطلاب الفصل قبل دخول المدرس۔

(3)الطبيبات يخرجن من المستشفى في الساعة الواحدة۔

(4)تجلس الطالبات الجدد في الصف الأخير۔

(5)أين تذهبون يا إخوان؟

(6) أختي تدرس في المدرسة الثانوية۔

(7) ماذا تكتبن يا بناتي؟

(8) ما ذا تأكل يا عباس؟

(9) نحن نشرب القهوة كل صباح۔

(10)سيرجع أبي من الرياض في الأسبوع القادم۔

9.6 سبق نمبر 14-اصل متن

المدرس : مَنْ بِالْبَابِ ؟

الطالب : أنا طالبٌ جديدٌ ۔

المدرس : أُدْخُلْ ...ما اسْمُکَ ؟

الطالب : اسمي هُمَايُوْنُ ۔

المدرس : هُمَايُوْن ؟ كيف تَكْتُبُ هذا الاسمَ ؟ أُكْتُبْهُ على هذه الوَرَقة ـ

الطلاب : يا أستاذ ، هٰهُنَا عَقْرَبٌ ـ

المدرس : أَعَقْرِبٌ فِى الفصل ـ أين هى ؟

الطلاب: : أُنْظُرْ هُنا يا أستاذ ـ هى تَحْتَ مكتبِ هِشامٍ ـ

المدرس : اُقْتُلُوْهَا يا إخوان ـ

الطلاب : بِمَ نَقْتُلُهَا ؟

المدرس : اُقْتُلْهَا بِحِذائِک يا هِشام...أَ مَاتَتْ ؟

هشام : نعم ، مَاتَتْ ـ

المدرس : اِجْلِسُوْا يا أبنائي ...اِقْرَأِ الدرسَ يا عليّ ؟

علي : أَعُوْذُ باللهِ مِنَ الشَّيْطانِ الرَّجِيْم ـ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمانِ الرَّحِيْم ـ[اِقْرَأْ بِاسْمِ رِبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ * خَلَقَ الاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ...]ـ يا أستاذ ، حفِظْتُ هذه السورةَ ـأيَّ سورةٍ أَحفَظُ بعدَهَا ؟

المدرس : اِحفَظ سورةَ التِّيْنِ...خُذْ دَفْتَرَک هذا واکتُبْ فيه سورةَ العَلَق يا أبا بكرٍ ، إنّک نَعسانُ ـ اِذهَبْ إلى الحَمَّام وَاغْسِلْ وَجْهَکَ... اِفْتَحِ النوافِذَ يا عبدَاالله فإِنَّ الغُرفةَ مُظْلِمَةٌ والجوَّ حَارٌ۔

9.7 سبق نمبر 14- متن کا ترجمہ

مدرس : دروازہ پر کون ہے؟

طالب علم : میں ایک نیا طالب علم ہوں۔

مدرس : اندر آؤ... تمہارا نام کیا ہے؟

طالب علم : میرا نام ہمایوں ہے۔

مدرس : ہمایوں؟ تم یہ نام کیسے لکھتے ہو؟ اسے اس ورق پر لکھو۔

طلبا: : ستاد محترم! یہاں بچھو ہے۔

مدرس : کیا کمرۂ جماعت میں بچھو ہے؟ کہاں ہے؟

طلبا : استاد محترم! یہاں دیکھیے، وہ ہشام کی میز کے نیچے ہے۔

مدرس : بچو! اسے مار ڈالو۔

طلبا : ہم اسے کس چیز سے ماریں؟

مدرس : ہشام، اسے اپنے جوتے سے مارو... کیا وہ مر گیا؟

ہشام : ہاں، مر گیا۔

مدرس : بچو! بیٹھ جاؤ، علی تم سبق پڑھو۔

علی:أَعُوْذُ باللّٰہِ مِنَ الشَّیْطانِ الرَّجِیْم ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمانِ الرَّحِیْمِ ۔ [اِقْرَأْ بِاسْمِ رِبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ * خَلَقَ الاِنْسَانَ مِنْ عَلَق]۔ استاد محترم میں نے اس سورہ کو یاد کر لیا، اب میں اس کے بعد کونسی سورت یاد کروں؟

مدرس : تم سورۂ تین یاد کرو... ابو بکر! تم اپنا یہ رجسٹر لو اور اس میں سورۂ علق لکھو۔ تمہیں نیند آرہی ہے، حمام جاؤ اور چہرہ دھو کر آؤ... عبداللہ! کھڑکیاں کھولو کیوں کہ کمرہ تاریک ہے اور موسم گرم ہے۔

9.8 سبق نمبر 14- متن میں مذکور قواعد کا بیان

فعل امر (IMPERATIVE FORM)

امر وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔ فعل امر مضارع معروف سے بنتا ہے۔ فعل امر بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ:

(1) مضارع حاضر سے علامتِ مضارع (ت) کو حذف کردیں۔

(2) علامتِ مضارع کو ہٹانے کے بعد اس کے بعد والا حرف اگر ساکن ہو تو شروع میں ہمزۂ وصل کا اضافہ کردیں۔

(3) مضارع کے عین کلمہ کو اگر ضمہ (ـُـ) ہو تو ہمزہ کو بھی ضمہ آئے گا اور اگر عین کلمہ پر فتحہ (ـَـ) یا کسرہ (ـِـ) ہو تو ہمزۂ وصل کو کسرہ دیا جائے گا۔

(4) لام کلمہ کو جزم دیا جائے گا، اس کی مثالیں ملاحظہ کریں:

تَنْصُرُ ← نْصُرُ ← انصُرْ ← اُنْصُرْ

تَضْرِبُ ← ضْرِبَ ← اضْرِبْ ← اضْرِبْ

تَفْتَحُ ← فْتَحُ ← افْتَحْ ← اِفْتَحْ

ان مثالوں میں جو خط کشیدہ الفاظ ہیں وہ فعل کا عین کلمہ ہے اور وہی ہمزہ وصل کی حرکت کو متعین کرتے ہیں۔

یہ واضح رہے کہ امر کے شروع میں جو ہمزہ اضافہ کیا جاتا ہے وہ ہمزۂ وصل ہے یعنی اگر اس سے پہلے کوئی لفظ نہ آئے تو یہ ہمزہ لکھا بھی جائے گا اور پڑھا بھی جائے گا۔ لیکن اگر اس سے پہلے کوئی لفظ آجائے تو وہ لکھا تو جائے گا پڑھا نہیں جائے گا۔ جیسے:

اقرأ ۔ وَاکْتُبْ پڑھو۔ اور لکھو   وَ اعْبُدْ رَبَّکَ اپنے رب کی عبادت کرو

(نوٹ) تأكُلُ کا امر كُلْ اور تأخُذُ کا خُذْ آتا ہے۔ یہ اس لیے کہ وہ افعال جس کا "فا" کلمہ حروف علت ہو، امر میں اس کے

"فا" کلمہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

امر مخاطب واحد کے بعد کوئی ایسا اسم آجائے جو ہمزۂ وصل سے شروع ہو تو التقائے ساکنین سے بچنے کے لیے امر کے آخری حرف کو کسرہ دیا جائے گا۔ جیسے:

(1)اقرأِ الكتابَ (2)افْتَحِ البابَ (3)كُلِ الْخُبْزَ

فعل امر کی اسناد دوسرے ضمائر کی طرف کچھ اس طرح ہو گی:

أُكتبْ يا صمدُ	أكتبُوا يا إِخْوَانُ	أكْتُبِيْ يا فاطمةُ	أُكْتُبْنَ يَا أَخَوَاتُ

مبتدا نکرہ کی صورت میں

اس اکائی کے متن میں ایک تعبیر آئی ہے، "أ عقربٌ في الفصلِ" (کیا کلاس میں بچھو ہے) (کلاس میں اور بچھو) اس جملے میں عَقْرَبٌ مبتدا ہے اور وہ نکرہ ہے۔

پچھلے اسباق میں ہم نے یہ پڑھا تھا کہ مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ اگر کوئی اسم نکرہ ہو اور اس میں کسی بھی درجہ خصوصیت حاصل ہو رہی ہو تو وہ بھی مبتدا بن سکتا ہے۔ ایسے اسم کو نحو کی اصطلاح میں نکرۂ مبتدا کہتے ہیں۔

نکرۂ مبتدا کی ایک صورت یہ ہے کہ اسم نکرہ حرف استفہام کے بعد آئے، جیسا کہ اوپر کی مثال میں مذکور ہے، اس کی کچھ اور مثالیں نیچے دی جا رہی ہیں:

(1)أ إلهٌ مع اللهِ کیا اللہ کے ساتھ بھی کوئی معبود ہے!؟

(2)أ أحدٌ زارني کیا کسی نے مجھ سے ملاقات کی!؟

9.9 سبق نمبر 14-اصل متن پر مبنی مشقیں

(۱) آنے والے سوالوں کے جواب عربی میں دیجیے۔

(1)ما اسم الطالب الجديد ؟ (2)أين كانت العقرب ؟ (3)من الذى قتلها ؟

(4)بم قتلها ؟ (5)أيّ سورة حفظ عليّ ؟

(۲) آنے والے جملوں کو درست کیجیے۔

(1)قال المدرسُ لِعَلِيٍّ :أُقْتُلِ العَقْرَبَ ۔ (2)قال المدرسُ لِهِشامٍ : اِفْتَحِ النوافذَ ۔

(3)قال المدرسُ لِهُمايونَ: اِذْهَبْ إلى الحمّام و اغسِلْ يَدَيْك ۔

(4)قال المدرسُ لعلّيٍ :اِحْفَظْ سورةَ النَّبَأِ ۔

(۳) درج ذیل مثالوں پر غور کرتے ہوئے انکے بعد آنے والے جملوں کا ترجمہ کیجیے۔

(ا) أنتَ تكْتُب　　تَكْتُبُ　　كْتُبْ　　أُكْتُبْ　　(-ُ=　ء)

أنتَ تدْخُل　　تَدْخُلُ　　دْخُلْ　　أُدْخُلْ

(1)أُخْرُجْ من الفصل يا بَشِير ـ　　(2)أُكْتُبْ دَرْسَکَ يا عليّ ـ　　(3)أُسْجُدْ للّه ـ

(4) أُنْظُرْ الى ذاک الجبَل ـ　　(5)أُقْتُلْ هذه الحيّةَ يا عَمّی ـ　　(6) أُدْخُلْ يا حامد ـ

(7)أُشْكُرْ ربَّک ـ　　(8)أُسْكُتْ يا ولد ـ　　(9)أُكْنُسْ هذه الغرفةَ ـ

(ب)

أنتَ تَجْلِسُ　　تَجْلِسُ　　جْلِسْ　　اِجْلِسْ　　(-)ِ=　ـِ)

أنتَ تَغْسِلُ　　تَغْسِل　　غْسِلْ　　اِغْسِلْ

(1)اِجْلِسْ هنا يا بلال ـ　　(2) اِغْسِلْ وَجْهَک بالصَّابون ـ

(3)اِرْجِعْ بعدَ ساعةٍ ـ　　(4) اِنْزِلْ من السيارة يا أخي ـ

(5)قال اللّٰهُ تَعَالٰی لِمُوسٰی عَلَيْهِ السلامُ: {اِضْرِبْ بِعَصَاکَ الحَجَرَ ـ}

(ج)

أنتَ تَذْهَبُ　　تَذْهَب　　ذْهَبْ　　اِذْهَبْ　　(-َ=　ـِ)

أنتَ تَفْتَحُ　　تَفْتَحُ　　فْتَحْ　　اِفْتَحْ

(1)اِفْتَحْ كتابَک يا إبراهيم ـ　(2) اِحْفَظْ دَرسَک ـ　　(3)اِقْرَأْ هذا الدَرْسَ ـ

(4) اِذْهَبْ إلى المسجد ـ　　(5)اِرْكَبْ درّاجَتَک ـ　　(6) اِلْعَبْ مع أختِک يا إسماعيل ـ

(7)اِشْرَبْ ماءً بارداً ـ　　(8)أين مكتبُ البريد يا أخي ؟ـأنا لا أَدْرِيْ ـاِسْأَلْ ذاک الرجلَ ـأنا رجلٌ غَرِيْبٌ

(9)اِرْفَعْ رَأْ سَک ـ　　(10) اِرْفَعْ صوتَک ـ

(11)قال اللّٰهُ تَعَالٰی فی القرآن: {اِقْرَأْ بِاِسْمِ رَبِّکَ الَذِیْ خَلَقَ} ـ

(12)قال اللّٰهُ تَعَالٰی لِمُوسٰی عَلَيْهِ السلامُ: {اِذْهَبْ إِلَى فِرْعَوْنَ} ـوقال: {اِذْهَبْ أَنْتَ وأَخُوْکَ} ـ

أنتَ تَأْكُلُ　كُلْ　　　أنتَ تَأْخُذُ　خُذْ

(۴): آنے والے افعال سے فعل امر بنائیے۔

الماضی	المضارع	الأَمْرُ	الماضی	المضارع	الأَمْرُ
قَتَلَ	يَقْتُلُ	...	سَمِعَ	يَسْمَعُ	...
ذَهَبَ	يَذْهَبُ	...	رَفَعَ	يَرْفَعُ	...
جَلَسَ	يَجْلِسُ	...	دَرَسَ	يَدْرُسُ	...
فَهِمَ	يَفْهَمُ	...	عَلِمَ	يَعْلَمُ	...

حَفِظَ	يَحْفَظُ	...	شَرِبَ	يَشْرَبُ	...
سَجَدَ	يَسْجُدُ	...	حَلَقَ	يَحْلِقُ	...
رَكَعَ	يَرْكَعُ	...	كَسَرَ	يَكْسِرُ	...
شَكَرَ	يَشْكُرُ	...	غَسَلَ	يَغْسِلُ	...
طَبَخَ	يَطْبُخُ	...	فَتَحَ	يَفْتَحُ	...
قَطَعَ	يَقْطَعُ	...	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	...
جَمَعَ	يَجْمَعُ	...	كَتَبَ	يَكْتُبُ	...
عَبَدَ	يَعْبُدُ	...	سَأَلَ	يَسْأَلُ	...
نَزَلَ	يَنْزِلُ	...	مَنَعَ	يَمْنَعُ	...
عَرَفَ	يَعْرِفُ	...	ضَحِكَ	يَضْحَكُ	...
أَكَلَ	يَأْكُلُ	...	رَكِبَ	يَرْكَبُ	...
فَعَلَ	يَفْعَلُ	...	أَخَذَ	يَأْخُذُ	...

(۵) آنے والی مثالوں پر غور کیجیے اور ہمزۂ وصل اور حرفِ ساکن (جس کے بعد "ال" ہو) کے قواعد کا خیال رکھتے ہوئے آنے والی مثالیں پڑھیے اور اپنی کتابوں میں اس کا ترجمہ کیجیے۔

مثالیں: أُكتبِ الدّرْسَ۔ اِقرأِ القُرْآنَ۔ اِشرَبِ القهوة۔ اِلْعَبِ الآنِ۔

أُكتبِ: يا حامدُ اكْتُبْ۔ اِجْلِسْ: أُدْخُلْ وَ اجْلِسْ۔ اِفهَمْ: قال لي أبي افْهَمْ

(۶) نیچے دی گئی مثالوں کو پڑھیے اور آنے والے جملوں میں ہمزہ کے قواعد کی رعایت کرتے ہوئے اسے اپنی کتاب میں لکھیں اور ترجمہ کریں۔

(1)كل واشرب ۔ (2)اقرأ الدرس و افهمه ۔ (3)اقرأ و اكتب ۔ (4)اخرج والعب ۔

(5)اذهب الآن و ارجع بعد ثُلُث ساعة ۔ (6)افتح المِذْيَاعَ واسمع الأخبار ۔

(7)خذ هذه الحقيبة وافتحها ۔ (8)اذهب إلى المدير واسأله ۔ (9)خذ الكُوْب و اغسله ۔

(10)قال الله تعالى ليحيى عليه السلام: {يا يَحيٰى خُذِ الكِتَابَ بِقُوَّةٍ} ۔

(11)وقال تعالى لِآدَمَ عليه السلام: {يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَ زَوْجُكَ الجَنَّةَ}

(۷) نیچے دی گئی مثالوں کو پڑھیے اور آنے والے جملوں میں ہمزہ کے قواعد کی رعایت کرتے ہوئے اسے اپنی کتاب میں لکھیں اور ترجمہ کریں۔

يا حامدُ اذْهَبْ يا اخوانُ اذْهَبُوا يا آمنةُ اذْهَبِيْ يا أخواتُ اذْهَبْنَ

(1)يا أيها الطلاب ادخلوا الفصلَ و اكتبوا الدرس ۔ (2)اخرجي يا بنت والعبي مَعَ أُختك ۔

(3)كلوا و اشربوا ۔ (4)اشربن القهوة يا أَخَواتي ۔ (5)تَعَالَيْ يا آمنة و افتحيْ النوافذ ۔

(6)اغسلوا وجوهكم و أيْدِيَكُمْ ۔ (7)اعبدن الله و اسجدن له ۔ (8)العبوا بعد الدرس ۔

(9)خذي كتابک يا سُعاد ۔

(10)قال الله تعالى فى سورة البقرة: {يا أيُّها النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ...} ۔

(11)وقال فى سورة الحَجِّ: {ياأيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا ارْكَعُوْا وَ أَسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوْا الْخَيْرَ...} ۔

(۸): خالی جگہوں کو مناسب فعل امر کے ذریعہ پُر کیجیے۔

(1) ....القرآن يا مريم ۔ (2)يا أولاد ......الخبز و......القهوة ۔ ...... (3)من الفصل يا موسى ۔

(4) .... وجوهَكنّ وأيْدِيَكنّ بالصابون ۔ (5)......رَأْسَکَ بالمُوْسٰى ۔ (6)......هذه العقرب يا أبي ۔

(7)قال خالد لزميله زكريا: ما معنى هذه الكلمةِ ؟ قال زكريا : أنا لا أَدْرِيْ ۔ ......المدرّسَ ۔

(8) ...... اللحمَ بذاک السِّكِّين الحَادِّ يا خديجة ۔ ...... (9)اسمک على دفترک يا عبدالرحمٰن ۔

(10)قالت المدرّسة للطالبات......الآن إلى المكتبة و...الصُحُفِ و المَجَلّات ، ثم ......إلى الفصل بعد نصف ساعة ۔ (11)يا عَمَّار ، منديلُک وَسِخٌ جدًا، ف......ه ۔

9.10 سبق نمبر 14-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

---

(۱)

(1اسم الطالب الجديد ہمايون۔ (2كانت العقرب تحت مكتب ہشام۔

(3قتلها ہشام۔ (4قتلها بحذائه۔ (5حفظ علي سورة العلق۔

(۲)

(1) قال المدرس لہشام : ا قتل العقرب (2) قال المدرس لعبد الله : افتح نوافذ

(3) قال المدرس لأبي بكر : اذهب إلى الحمام (4) قال المدرس لعلي : احفظ سورة النباء

(۳)

(ا)

(1) بشیر! کمرۂ جماعت سے نکلو۔ (2) علی! اپنا سبق لکھو۔ (3)اللہ کے لیے سجدہ کرو۔

(4)اس پہاڑ کو دیکھو۔ (5) اے چچا! اس سانپ کو مارو۔ (6) حامد! داخل ہو۔

(7) اپنے رب کا شکر کرو۔ (8)بچے! خاموش رہو۔ (9) اس کمرے میں جھاڑو دو۔

(ب)

(1) اے بلال! یہاں بیٹھو (2) اپنے چہرے کو صابن سے دھوو۔ (3) ایک گھنٹے کے بعد لوٹو۔

(4) اے بھائی! گاڑی سے اترو (5)اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: "اپنے عصا سے پتھر کو مارو۔"

(ج)

(1) اے ابراہیم! اپنی کتاب کھولو۔ (2)اپنا سبق یاد کرو (3)یہ سبق پڑھو (4)مسجد جاؤ

(5) اپنی سائیکل پر سوار ہو (6) اے اسماعیل! اپنی بہن کے ساتھ کھیلو۔ (7) ٹھنڈا پانی پیو۔

(8) اے بھائی! ڈاکخانہ کہاں ہے؟ میں نہیں جانتا ہوں، اس شخص سے پوچھو، میں اجنبی آدمی ہوں۔

(9) اپنا سر اٹھاؤ۔ (10) اپنی آواز بلند کرو۔

(11) اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: "اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا۔

(12) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: "فرعون کے پاس جاؤ"، اور فرمایا: "تم اور تمہارے بھائی جاؤ"

(۴)

أُقْتُل	اذهَبْ	اجلِس	افهَم	احفَظ	اسجُد	اركَع	اشكُر
اطبخْ	اقطَعْ	اجمَع	أُعبُدْ	انزِل	اِعْرِفْ	كل	افْعلْ

اسمَعْ	ارفعْ	ادرس	اعلَمْ	اشْرَبْ	احْلِقْ	اكسِرْ	اغْسِلْ
افتَحْ	اضْربْ	اكتُبْ	سَلْ	امْنَعْ	اضْحَكْ	ارْكَبْ	خُذْ

(۵)

1) احفظي القرآن يا مريم۔ 2) يا أولاد كلوا الخبزة و اشربوا القهوة۔

3) اخرج الفصل يا موسى 4) اغسلن وجوهكن و أيد يكن بالصابون۔

5) احلق رأسک بالموسى۔ 6) اقتل هذه العقرب يا أبي۔

7) قال خالد لزميله زكريا: ما معنى هذه الكلمه؟ قال زكريا: أنا لا أدرى. سَلِ الْمُدَرِّسَ۔

8) اقطعي اللحم بذاک السكين الحاد يا خديجة

9) اكتب اسمک على دفترک يا عبدالرحمان۔

10) قالت المدرسة لطالبات: اذهبن الآن إلى المكتبة و اقرأن الصحف والمجلات ثم ارجعن إلى الفصل بعد نصف ساعة۔

11) ياعمّار منديلك وسخ جدًا فاغسله۔

9.11 اکتسابی نتائج

- فعل مضارع کے چودہ صیغے ہوتے ہیں، تثنیہ کے صیغوں کو چھوڑ کر وہ صیغے ہیں: يذهب، يذهبون، تذهب، يذهبن، تذهب، تذهبون، تذهبين، تذهبن، أذهب، نذهب۔
- اس اکائی میں ہم نے فعل کی ایک اہم قسم 'امر سے واقفیت حاصل کی، ہم نے جان لیا کہ فعل امر فعل مضارع حاضر سے بنایا جاتا ہے۔اس طور پر کہ فعل مضارع مخاطب سے علامتِ مضارع کو حذف کر دیا جائے اور اس کے بعد والا کلمہ ساکن ہو تو ہمزۂ وصل بڑھا دیا جائے اور فعل کے آخری حرف یعنی لام کلمہ کو ساکن کر دیا جائے۔
- اگر فعل کے عین کلمہ پر ضمہ ہو تو ہمزہ کو بھی ضمہ کے ساتھ پڑھیں گے،اور اگر عین کلمہ پر فتحہ یا کسرہ ہو تو ہمزہ کسرہ کے ساتھ پڑھا جائے گا،اس قاعدہ سے وہ افعال مستثنیٰ ہیں جن کی ابتدا یعنی ''فا'' کلمہ حرف علت ہو،اس صورت میں حرف علت کو حذف کر دیا جاتا ہے،اسی طرح ہم نے پڑھا کہ مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے لیکن وہ اسم نکرہ جس میں کسی درجہ کی خصوصیت حاصل ہو جاتی ہو تو وہ بھی مبتدا بن سکتا ہے۔

9.12 جدید الفاظ

عَقْرَبٌ (ج) عَقَارِبُ بچھو   نَعْسَانُ (مؤنث) نَعْسَى اونگھ   يَدُ (ج) أَيْدٍ / الأَيْدِء ہاتھ

نَظَرَ (يَنْظُرُ) دیکھنا   طَبَخَ (يَطْبُخُ) پکانا   عَبَدَ (يَعْبُدُ) عبادت کرنا   مَنَعَ(يَمْنَعُ) روکنا

حِذَاءُ (ج) أَحْذِيَةُ جوتا   كُوْبُ(ج) أَكْوَابُ پیالی   زَوْجُ /زوجة(للمذكر والمؤنث) شوہر/بیوی

جَوٌّ فضا   مُظْلِمُ تاریک   مِذْيَاعُ ریڈیو   مُوْسىً اُسترا

جَنَّةُ (ج)جَنَّاتُ جنت   صَوْتُ (ج) أَصْوَاتُ آواز   غَرِيْبُ (ج) (غُرَبَاء) اجنبی

كَنَسَ (يَكْنُسُ) جھاڑو دینا   جَمَعَ (يَجْمَعُ) جمع کرنا   حَلَقَ (يَحْلِقُ) حلق کرنا

سَكَتَ (يَسْكُتُ) خاموش ہونا   قَطَعَ (يَقْطَعُ) کاٹنا   عَلِمَ (يَعْلَمُ) جاننا

عَاذَ (يَعُوْذُ) پناہ مانگنا

9.13 نمونہ امتحانی سوالات

9.13.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. كم اقسام الفعل و ما هی؟---

2. ما اسم الطالب الجديد ؟ --

3. اجب عن الاسئلة: (1)ای سورة حفظ علی ؟ (2) أين كانت العقرب ؟

4. آنے والے جملوں کو مناسب فعل امر سے مکمل کریں۔

1) ________ القرآن يا مريم 2) ________ من الفصل يا موسى

5. دی گئی آیت کا اردو میں ترجمہ کریں:

وقال فی سورة الحَجِّ: ياأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا ارْكَعُوْا وَ أَسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوْا الْخَيْرَ... '۔

6. ان افعال کا فعل امر لکھیں۔

قَتَلَ ... يَقْتُلُ ... سَمِعَ يَسْمَعُ ... ذَهَبَ، يَذْهَبُ ... رَفَعَ ، يَرْفَعُ ...

7. مناسب فعل مضارع کے ساتھ خالی جگہ کو پر کریں۔

1. التجار ________ دكانهم في الساعة التاسعة2. أنا ________ القرآن كل صباح

8. درج ذیل جملوں کو درست کریں۔ 1. يا مريم أ تعرف رقم هاتف المديرة؟ 2. يجلسن الطالبات الجدد في الصف ۔

9. آنے والے افعال کی ضمیر مستتر اور علامت فاعل سے وضاحت کریں۔1) يذهب 2) تذهب 3) يذهبن 4) يذهبون

10. عربی میں ترجمہ کیجیے۔1۔حامد اور محمد لائبریری گئے۔ 2۔فاطمہ اور عائشہ مدرسہ گئیں۔

9.13.2 مختصر جوابی سوالات

1. عبارت کا اردو میں ترجمہ کریں۔

أنتم تذهبون اليوم و حامد يذهب غدا و فاطمه لا تذهب اليوم و أنتن تذهبن بعد يومين و أمي تذهب اليوم بعد الظهر و أنا أرجع غدا و نحن نرجع اليوم۔

2. اس عبارت کا ترجمہ کریں۔

احفظ سورة التين، خذ دفترک هذا و اكتب فيه سورة العلق يا أبابكر، إنک نعسان، اذهب إلى الحمام و اغسل و جهک، افتح النوافذ فإن الغرفة مظلمة والجو حار۔

3. دیے گئے جملوں کو درست کر کے لکھیں اور ترجمہ کریں۔

1) قال المدرس لهشام أفتح النوافذ 2) قال المدرس لعلى احفظ سورة النبأ

3) قال المدرس على اقتل العقرب

4. آنے والے جملوں کو مناسب فعل امر سے مکمل کریں۔

1) ________ القرآن یا مریم 2) ________ من الفصل یا موسی

3) ________ اسمک علی دفترک یا عبدالرحمن

5. درج ذیل جملوں کا ترجمہ کریں۔

1) احْرِصْ على طاعةِ وَالِدِك۔ 2) افْتَحْ نوافذ الحجرة۔

3) أُشْكُرِ الله في السرّاء والضرّائ۔ 4) اغْسِلُوْا الْمَلَابِسَ۔

5) أقيموا الصلاةَ وآتُوْا الزَّكَاةَ۔

9.13.3 طویل جوابی سوالات

1. فعل مضارع کے کتنے ابواب ہیں؟ مع مثال تحریر کیجیے۔
2. فعل امر بنانے کا قاعدہ مع مثال لکھیں۔
3. ان افعال کا مضارع اور امر بنائیں۔ قتل، فہم، سجد، أكل، فَعَلَ۔

9.14 تجویز کردہ اکتسابی مواد

---

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصہ دوم) : ف۔عبدالرحیم
2. جامع الدروس العربیۃ : مصطفی غلایینی
3. آسان عربی گرامر : اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحوالواضح : علی جارم، مصطفی اَمین

اکائی10:   سبق نمبر15-16

اکائی کے اجزا:

10.0 تمہید

10.1 مقاصد

10.2 سبق نمبر15-اصل متن

10.3 سبق نمبر15- متن کا ترجمہ

10.4 سبق نمبر15- متن میں مذکور قواعد کا بیان

10.5 سبق نمبر15-اصل متن پر مبنی مشقیں

10.6 سبق نمبر15-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

10.7 سبق نمبر16-اصل متن

10.8 سبق نمبر16-اصل متن کا ترجمہ

10.9 سبق نمبر16 متن میں مذکورہ قواعد کا بیان

10.10 سبق نمبر16 اصل متن پر مبنی مشقیں

10.11 سبق نمبر16 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

10.12 اکتسابی نتائج

10.13 جدید الفاظ

10.14 نمونہ امتحانی سوالات

10.14.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

10.14.2 مختصر جوابی سوالات

10.14.3 طویل جوابی سوالات

10.15 تجویز کردہ اکتسابی مواد

10.0 تمہید

اس اکائی میں فعل نہی کاذکر کیا جارہاہے، نہی کے معنی کسی کام سے روکنے یا منع کرنے کے ہیں۔ مضارع کے اخیر کو جزم دیکر اس سے پہلے ''لا'' حرفِ نفی کا اضافہ کرنے سے فعل نہی بنتاہے۔ یہ ملحوظ رہے کہ فعل مضارع کو منفی بنانے کے لیے بھی فعل سے پہلے ''لا'' کا اضافہ کیا جاتاہے، لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ لائے نہی معنوی واعرابی دونوں طرح کی تبدیلی کرتاہے، جب کہ لائے نفی صرف فعل کو مثبت سے منفی میں تبدیل کرتاہے۔

عربی زبان میں کسی واقعہ کے قرب و قوع کو بتانے کے لیے جو الفاظ استعمال ہوتے ہیں انہیں افعال مقاربہ کہاجاتاہے۔ افعال مقاربہ یہ ہیں: کادَ، أَوْشَكَ، كَرَبَ

کسی بھی زبان کی بنیاد اس کے حروف تہجی ہوتے ہیں، اور ان حروف کے مجموعے سے مل کر جو بامعنی لفظ بنتاہے وہ کلمہ (Word) کہلاتاہے۔ دوسرے الفاظ میں جو بامعنی لفظ ہم زبان سے ادا کرتے ہیں اسے عربی میں کلمہ کہتے ہیں جیسے قَلَمٌ (قلم)، جَامِعةٌ (یونیورسٹی)، ذَهَبَ (وہ گیا)، اَكَلْتُ (میں نے کھایا) عربی زبان میں کلمے کی بنیادی طور پر تین قسمیں ہیں: (1) اسم (2) فعل (3) حرف۔ ان کے باہمی ارتباط و ترکیب سے جملہ ترتیب پاتاہے۔ جیسے: الولدُ ذَهَبَ اِلَى الجَامِعةِ۔ (لڑکا یونیورسٹی گیا)۔ اَلْقَلَمُ قديمٌ۔ (قلم پرانا ہے)۔ فِي الكأسِ ماءٌ۔ (گلاس میں پانی ہے)۔

اس اکائی میں آپ افعال مقاربہ۔ لاناہیہ اور لائے نافیہ کے علاوہ ما کی مختلف اقسام اور ذو کے استعمال کے بارے میں جانیں گے اس کے علاوہ آپ رنگوں سے متعلق بھی قواعد کا مطالعہ کریں گے۔

10.1 مقاصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ:

☆ فعل نہی کی تعریف، اس کے بنانے کا قاعدہ اور اس کے استعمال سے واقف ہوں گے، اور مثالوں کے ذریعہ اسکی عملی مشق بھی کریں گے۔

☆ کسی کام کے قریب میں واقع ہونے کو بتانے کے لیے جو افعال استعمال ہوتے ہیں ان کو مثالوں کے ذریعہ سمجھ لیں گے۔

☆ نیز ''ما'' اور ''لا'' کے باہمی فرق کو سمجھ لیں گے اور حرف ''إنّما'' کے ذریعہ معنی میں پیدا ہونے والے حصر سے واقف ہوں گے۔

☆اس اکائی میں آپ مکالمہ اور اسکے انواع سے واقف ہو جائیں گے۔ نیز اسکی قسموں کو تفصیل کے ساتھ جان سکیں گے۔

☆ذواور ذات کے استعمال سے واقف ہونگے اور اس کے ساتھ ساتھ اخراور اخری کے

10.2 سبق نمبر 15-اصل متن

المدرس	:	أين تذهب يا أبا بكر؟
أبوبكر	:	أذهب إلى المدير۔
المدرس	:	لا تَخْرُجْ من الفصل الآن۔ اِذْهَبْ اِليه بعد الدرس۔
هَمايُون	:	يا أستاذ أنا طالب جديد، أين أجْلِسُ؟ أ أَجلس هُنا أما مَک؟
المدرس	:	لَا، لا تَجْلِسْ هنا، هذا مَقْعَدُ هِشامٍ وهو غائبٌ اليومَ۔ اجْلِسْ هُنَاکَ خَلْفَ حامدٍ۔
بشير	:	أ آخذُ هذه الدفاترَ يا أستاذ۔
المدرس	:	لَا، لا تأْخُذْهَا... (ينظُرُ في دفترٍ) يا عبدَ الرحيم، لا تَكْتُبْ الأَجْوِبَةَ بالقَلَم الأحمر۔ المدرس هو الذي يكتب بالقلم الأحمر۔
فيصل	:	أُنْظُرْ إلى هذه المَجَلَّة يا أستاذ۔ ما أجْمَلَهَا!
المدرس	:	لا تَقْرَأْ المَجَلَّات في الفصل يا فيصل۔
فيصل	:	ما أَقْرَأُ هذه المجلّةَ الآن۔ إنَّما أَنْظُرُ إلى الصُوَر التي فيها۔
حمزه	:	أ أَفْتَحُ البابَ يا أستاذ؟ يكَادُ الجَرَسُ يَرِنُّ۔
المدرس	:	لا، لا تَفْتَحِ الْبَابَ الآن۔

10.3 سبق نمبر 15- متن کا ترجمہ

مدرس	:	ابو بکر تم کہاں جارہے ہو؟
ابو بکر	:	میں ناظم صاحب کے پاس جارہاہوں۔
استاد محترم	:	اس وقت جماعت سے مت نکلو،ان کے پاس سبق کے بعد جاؤ۔
ہمایوں	:	استاد محترم! میں نیاطالب علم ہوں، میں کہاں بیٹھوں؟ کیامیں یہاں آپ کے سامنے بیٹھوں؟
استاد محترم	:	نہیں، یہاں مت بیٹھو، یہ ہشام کی جگہ ہے اور وہ آج حاضر نہیں ہے، وہاں حامد کے پیچھے بیٹھ جاؤ۔
بشیر	:	استاد محترم، کیامیں یہ رجسٹر لے لوں؟
استاد محترم	:	نہیں،انہیں مت لو(وہ رجسٹر میں دیکھتے ہیں)عبدالرحیم! جوابات لال قلم سے مت لکھو۔لال قلم سے استاد

لکھتے ہیں۔

فیصل : استاد محترم! اس رسالہ کو دیکھیے، کیا ہی بہترین ہے۔

استاد محترم : فیصل! کمرۂ جماعت میں رسالے مت پڑھو۔

فیصل : میں اس رسالہ کو ابھی نہیں پڑھ رہا ہوں، میں تو صرف اس کی تصاویر دیکھ رہا ہوں۔

ہمزہ : استاد محترم! کیا میں دروازہ کھول دوں؟ گھنٹی بجنے ہی والی ہے۔

استاد محترم : نہیں، دروازہ مت کھولو۔

10.4 سبق نمبر 15- متن میں مذکور قواعد کا بیان

پچھلے اکائی میں ہم نے کسی کام کے حکم دینے کے طریقے کو جانا تھا، یہاں ہم کسی کام سے روکنے یا منع کرنے کا حکم کس طرح دیا جاتا ہے وہ جانیں گے، اس فعل کو اصطلاحی طور پر فعل نہی کہتے ہیں۔

فعل امر کی طرح فعل نہی بھی مضارع سے بنتا ہے۔

عربی میں فعل نہی کا مفہوم ادا کرنے کے لیے فعل مضارع سے قبل لائے نہی (لا) کا اضافہ کر کے مضارع کے آخری حرف کو مجزوم کر دیتے ہیں۔ جیسے: تَجْلِسُ (تو بیٹھتا ہے) سے لا تَجْلِسْ (تو مت بیٹھ) تَذْهَبُ (تو جاتا ہے) سے لا تَذْهَبْ (تو مت جا)

ہمیں یہاں یہ بات ملحوظ رکھنی ضروری ہے کہ مضارع کو منفی بنانے کے لیے بھی اس سے پہلے "لا" کا اضافہ کیا جاتا ہے لیکن وہ "لا" فعل میں صرف معنوی تبدیلی لاتا ہے، جب کہ اعراب میں کچھ بھی تبدیلی نہیں ہوتی۔

جیسے: لَا تَفْهَمُ الفرنسيةَ (تو فرانسیسی زبان نہیں سمجھتا ہے)

اس مثال میں "لا" نفی کا ہے، اسی وجہ سے فعل کے اخیر حرف پر ضمہ ہے۔ ایک اور مثال سے اب اس کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں:

لا تَكْتُبُ (تو نہیں لکھتا ہے) لا تَكْتُبْ (تو مت لکھ)

فعل نہی کی کچھ اور مثالیں ملاحظہ کریں:

لا تفْتَحِ الْبَابَ (دروازہ مت کھول) لا تَكْذِبْ (جھوٹ مت بول)

لا تجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً إِلىٰ عُنُقِكَ (اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا مت رکھو)۔

لا تكْتُبْ بالقلم الأحمر (تو سرخ قلم سے مت لکھ)

لا تَلْعَبْ في البيتِ (تو گھر میں مت کھیل)

فعل نہی کا استعمال دیگر ضمائر کے ساتھ کچھ اس طرح ہوگا:

(1) لا تذهبْ يا حامد　　　　لا تذهبُوْا يا إخوانُ

(2) لا تذهَبِيْ يا فاطمةُ　　　　لا تذْهبْنَ ياأخواتُ

افعال مقاربہ

کسی کام کے واقع ہونے میں قربت بتانے کے لیے جو افعال استعمال کیے جاتے ہیں ان کو افعال مقاربہ کہا جاتا ہے، مثال کے طور پر اگر ہم کہیں: الماءُ يَغْلِيْ (پانی ابل رہا ہے)

اس کو سن کر سننے والے کو یہ سمجھ میں آئے گا کہ پانی اب ابل رہا ہے۔ لیکن اگر ہم یہ کہنا چاہیں قریب ہے کہ پانی ابل جائے یا پانی ابلنے کے قریب ہے تو ہم جملے کے شروع میں ''کاد'' لگائیں گے جو افعال مقاربہ میں سے ہے۔ چنانچہ ہم کہیں گے کادَ الماءُ يغلي (پانی ابلنے والا ہے)۔ اسی طرح نیچے دی گئی مثالوں کو دیکھیں۔

كادَ الرَّجُلُ يَضْحكُ　(قریب تھا کہ آدمی ہنس دیتا)　　كادَ الوَلَدُ يَبْكِيْ　(قریب تھا کہ لڑکا رو دیتا)

کاد ماضی ہے اور اس کا مضارع يَكَادُ آتا ہے۔

یکاد کی مثالیں ملاحظہ کریں

يكاد الجَرَسُ يَرِنُّ　(گھنٹی بجنے والی ہے)　　يكاد المركبُ يغرِقُ　(کشتی ڈوبنے ہی والی ہے)

يكاد البرق يخطف أبصارهم　　(قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھیں اچک لے)

(نوٹ) کادَ کے بعد اسم آتا ہے پھر فعل مضارع آتا ہے۔ **یعنی کادَ + اسم مرفوع + فعل مضارع**۔ اسم کی جگہ ضمیر بھی آسکتی ہے۔

مَا اور لا کا فرق

ہم یہ بتا چکے ہیں کہ فعل ماضی کو منفی بنانے کے لیے ''ما'' نافیہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اور مضارع کو منفی بنانے کے لیے حرفِ نفی ''لا'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اب ہم آپ کو یہ بتائیں گے کہ مضارع کی نفی کے لیے بھی ما نافیہ کا اضافہ کیا جاتا ہے، لیکن اس صورت میں مضارع صرف حال کا معنی دیتا ہے، ما اور لا کے فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے۔ جیسے:

لا أشرَبُ الشايَ　　(میں چائے نہیں پیتا ہوں)　　(یہ مستقل عادت کو بتاتا ہے)

مَا أشرَبُ الشايَ　　(میں چائے نہیں پی رہا ہوں)　　(یہ صرف زمانہ حال کی خبر دیتا ہے)

إنَّما کے ذریعہ معنی میں حصر پیدا کرنا

اس اکائی کے متن میں ایک جملہ آیا ہے: إنّما أنظُر إلَى الصّور (میں تو صرف تصویروں کو دیکھ رہا ہوں)

إنّما کے ذریعہ معنی میں حصر پیدا کیا جاتا ہے اور اس کے معنی بے شک، صرف، بس، اس کے سوا نہیں وغیرہ آتے ہیں۔

اس کی مزید مثالیں ملاحظہ کریں:

(1)إنّما الأعمال بالنِّيّاتِ (اعمال کا دارومدار صرف نیتوں پر ہے)

(2)إنّما أَشْكُوْ بَثِّيْ و حزني إلى الله (میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں)

(3)إنّما العلم عندالله (علم تو صرف اللہ ہی کے پاس ہے)

10.5 سبق نمبر 15-اصل متن پر مبنی مشقیں

(ا)آنے والے جملوں کو درست کیجیے

(1) أبو بكرٍ مَعَه مجلّةٌ۔ (2) فيصل طالب جديد۔

(3) بشيرٌ كتب الأجوبة بالقلم الأحمر۔ (4) حمزة غائبٌ اليوم۔

(ب)مثالوں کو غور سے پڑھیے اور پھر آنے والے جملوں کا ترجمہ کیجیے

تَذْهَبُ : لا تذهبْ تَكْتُبُ : لا تَكْتُبْ تَشْرَبُ : لا تَشْرَبْ

(1) يا موسى أنت مريضٌ فلا تَخْرُجْ مِنَ البيتِ ولا تَذْهَبْ إلى المدرسة ولا تلعبْ في الشارع۔

(2) لا تجلسْ في الطَّرِيْق۔ (3) اِفْتَحِ النوافذةَ ولا تَفْتَحِ الباب۔

(4) لا تضحَكْ فى الفصل ۔ (5) لا تأكُلْ فى الشارع ۔

(6) لا تكذِبْ ۔ (7) لا تحلِقْ لِحْيَتَكَ ۔

(8) لا تَسْأَلْنِى هذا السؤال ۔ (9) لا تضرِبْ زميلَك ۔

(10) قال إبراهيم عليهِ السلامُ لِأَبِيْهِ : {يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ } كما جاء فى سورةِ مريمَ ۔

(۳)آنے والے افعال پر ''لائے نہی'' داخل کیجیے اور ان کے اخیر پر اعراب لگائیے

تَدْخُلُ	....	تَسْمَعُ	....
تَنْزِلُ	....	تَقْتُلُ	....
تَأْخُذُ	....	تَقْطَعُ	....
تَرْكَبُ	....	تَرْفَعُ	....

(۴)آنے والی مثالوں کو پڑھیے اور خالی جگہوں کو مناسب ''فعل نہی'' سے پر کیجیے:

يا أحمدُ لا تَذْهَبْ يا إخوانُ لا تَذْهَبُوْا يا مريمُ لا تَذْهَبِيْ يا أَخَواتُ لا تَذْهَبْنَ

(1) يا زينب لا ....النافذة ۔ (2) يا أيّها الناس لا ....الشَّيْطَانَ ۔

(3) يا أَخَواتي لا ....غرفتي بالمِكْنَسة القديمة ـ (4) يا ولد لا ....في الفصل ـ

(5) يا بنتي لا ....ماءً بارداً ـ (6) يا أبنائي لا ....من الفصل فى أثناء الدرس ـ

(7) لا ....من الحافلة فى هذهِ المَحَطّة يا أختي ـ (8) يا بنتى لا ....اللَّحْمَ بهذا السِّكِّيْن ـ

(9) يا إِخوانُ لا ....الى المطعم قبل الساعة الواحدة ـ (10) لا ....على السَبّورة يا أبابكر ـ

(۶)بیان کردہ قواعد کا مثالوں کے ذریعہ خلاصہ

- لا
  - لا النافية
    - لِمَ لا تأكلُ يا أخي؟
    - أَ لَا تذهبُ إلى الملعب ؟
  - لا الناهية
    - لا تأكلْ هذا يا أخي
    - لا تذهبْ إلى الملعب

(۷)آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھیے

هو يَكْتُبُ	أنت تكتب	أنا أكتب			
هو يَأْكُلُ	أنت تأكل	أنا أَأْكُلُ	←	آكُلُ	(أ أ ←آ)
هو يَأْخُذُ	أنت تأخذ	أنا أَأْخُذُ	←	آخُذُ	

(۸)آنے والے جملوں کو غور سے پڑھیے

(أ)

(1) فتح زكريا الباب وكَادَ يخرج ـ (2) قال عُثمانُ للمدير : رَفَعَ يوسفُ يدَه وكَادَ يضرِبُني ـ

(3) اِنْقَلَبَتْ سيّارةُ حامدٍ وكَادَ يَمُوْتُ ـ (4) ضربتِ المديرةُ سُعاد فكادت تَبْكِيْ ـ

(5) ضرب طِفلي نَظّارتي بالعَصا وكاد يكسِرُهَا ـ

(ب)

(1) الساعة الآنَ الواحدة : يَكَادُ المديرُ يخرجُ ـ (2) يَكَاد الامامُ يركعُ ـ

(3) يكاد الجرس يرنُّ ـ (4) لِمَ ضربتَ هذا الولد يا عليّ ؟ هو يكاد يَبْكِيْ ـ

(۹)آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھیے

(1) أنا لا أشرب القهوة ۔ أنا ما أشرب القهوة الآن ۔

(2) نحن لا نلعب كرة القدم نحن ما نلعب كرة القدم الآن ۔

(3) هو لا يقرأ الصُحُفَ ۔ هو ما يقرأ الصحيفةَ الآن ۔

("ما" مضارع کو حال کے معنی کے لیے خاص کر دیتا ہے)

(۱۰) آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھیے:

حامدٌ طويلٌ ۔ ما أطْوَلَ حامداً !

هذه السيارةُ جميلةٌ۔ ما أَجْمَلَ هذه السيارةَ !

هُوَ طويلٌ ۔ ما أَطْوَلَهُ !

هي صغيرةٌ ۔ ما أَصْغَرَهَا !

(۱۱) آنے والے جملوں کو (فعل تعجب) استعمال کرتے ہوئے لکھیے

(1) أُنظر إلى هؤلاء الطلاب الجدد ۔ هم كَثيرٌ

(2) أُنظر إلى هذه السيارة ۔ هی جميلة ۔

(3) هو فقير (4) أرأيت ذاك البيتَ ۔ هو صغير ۔

10.6 سبق نمبر 15-اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

(أ)

(1) فيصل معه مجلة۔ (2) همايون طالب جديد۔

(3) عبدالرحيم كتب الأجوبة بالقلم الأحمر۔ (4) هشام غائب اليوم۔

(٢)

لا تدخل	لا تأخذ	لا تسمع	لا تقطع
لا تنزل	لا تركب	لا تقتل	لا ترفع

(و)

(1) يا زينب لا تفتحي النافذة۔ (2) يا أيها الناس لا تتبعوا خطوات الشيطن۔

(3) يا أخواتي لا تكنسن غرفتي بالمكنسة القديمة۔ (4) يا ولد لا تضحک في الفصل۔

(5) يا بنتي لا تشربي ماأ باردا۔ (6) يا أبنائي لا تخرجوا من الفصل في أثناء الدرس۔

(7) لا تنزلي من الحافلة يا أختي۔ (8) يا بنتي لا تقطعي اللحم بهذا السكين۔

(9) يا إخوان لا تذهبوا إلى المطعم قبل الساعة الواحدة۔ (10) لا تكتب على السبورة يا أبابكر۔

(ز)

(1) ما أكثر هؤلاء الطلاب الجدد! (2) ما أجمل هذه السيارة!

(3) ما أفقره! (4) ما أصغر ذاك البيت!

10.7 سبق نمبر16-اصل متن

الأب : أ تريدون شيئا من السوق يا أبناء؟ أنا أذهب إلي المسجد و سأذهب إلي السوق بعد الصلاة.

الأبناء : نعم نُرِيْدُ أَشْيَاءَ كَثِيْرَةً.

عُمَرُ : أُرِيْدُ قَلَماً

الأب : أما عندك قلمٌ

عمر : بلى، عندى قلم أَزْرَقُ۔ أُرِيْدُ قلما احمر۔

الأب : ماذا تُرِيْدُ أنت يا عَمْرُو؟

عمر : أريد دفتراً

الأب : أما اشْتَرَيْتُ لک دفتراً فی الأُسبوعِ الماضِی؟

عمرو : بلی، ولکن ذاک الدفتر وَرَقَةُ غَيْرُ مُسَطَّرٍ۔ أُرِيْدُ دَفْتراً ذا وَرَقِ مُسَطَّرٍ۔

الأب : ماذا تُرِيْدُ أنت يا هِشام؟

هشام : أنا ما اريد شيأ الآنَ ۔

الأب : أين اخوک الحُسَيْن؟

هشام : هو فی الحَمَّام۔

الأب : ماذا يُرِيْدُ هو؟

هشام : هو يُرِيْدُ حلاوَی۔

الأب : ماذا تُرِدْنَ يا بنات؟

عائشة : يا أَبَتِ ، أنت اشْتَرَيْتَ لِیْ مِلَفًّا قبل اسبوع۔ أريد الآن مِلَفًّا آخَرَ۔

الأب : ماذا تُرِيْدِيْنَ أنت يا حَفْصَة؟

حفصة : أريد حقيبةً۔

الأب : أما عندک حقيبةٌ؟

حفصة : بلى ـعندى حقيبةٌ حَمْرَاءُ۔ أرِيْدُ حقيبةً أُخرٰی سَوْدَاءَ۔

الأب : ماذا تُرِيْدِيْنَ يا سُعاد۔

سعاد : عندی مِسْطَرَةٌ صَغِيْرَةٌ۔ أُرِيْدُ أُخْرَى كَبِيْرَةً۔

الأب : وماذا تُرِيْدِيْنَ أنت يا لَيْلَى؟

ليلى : أُرِيْدُ مُصْحَفاً ذَا حَرْفٍ كَبير۔

الأب : أما تُرِيْدِيْنَ شَيْئاً يا سَلْمیٰ؟

سلمی : بلی أُرِيْدُ مُعْجَماً إِنْكِلِيْزِياً وَ آخَرَ فَرَنْسِيًّا۔

الأب : أما تُرِيْدُ أُمُّکَ شَيئا؟

سلمی : ما أَدْرِیْ ۔ أَ أَ سْألُهَا؟

الأب : إِسْأَلِيْهَا۔

سلمی : (تخرُج ثم تدخُل بعد قليل) تقول انها تريد ثلاثة أَمْتَارِمن هذا القُمَاشِ۔ خذ هذا النَّمُوْذَجُ يا أَبَتِ۔

الأب : سَأَشْتَرِیْ لكم ما تُرِيْدُوْنَ إِنْ شَاءَ اللهُ۔

10.8 سبق نمبر 16-اصل متن کا ترجمہ

ابو : میرے بچوں کیا تمہیں بازار سے کچھ چاہئے؟ میں ابھی مسجد جا رہا ہوں نماز کے بعد بازار جاؤں گا۔

بچے : ہاں، ہمیں بہت کچھ چاہئے۔

ابو : عمر تمہیں کیا چاہئے؟

عمر : مجھے قلم چاہئے۔

ابو : کیا تمہارے پاس قلم نہیں ہے؟

عمر : ہاں میرے پاس نیلا قلم ہے مجھے لال قلم چاہئے۔

ابو : عمرو تمہیں کیا چاہئے؟

عمرو : مجھے ایک نوٹ بک چاہئے۔

ابو : کیا میں نے تمہیں پچھلے ہفتے ہی خرید کر نہیں دی تھی؟

عمرو : ہاں لیکن وہ سادہ صفحے کی نوٹ بک ہے اور مجھے لکیروں والی نوٹ بک چاہئے۔

ابو : ہشام تمہیں کیا چاہئے؟

ہشام : ابھی تو مجھے کچھ نہیں چاہئے۔

ابو : تمہارا بھائی حسین کہاں ہے ؟

ہشام : وہ حمام میں ہے۔

ابو : اسے کیا چاہئے ؟

ہشام : اسے مٹھائیاں چھاہئے۔

ابو : بچیوں تمہیں کیا چاہئے ؟

عائشہ : آپ نے ہفتہ پہلے مجھے ایک فائل خرید دی تھی اب مجھے ایک اور چاہئے۔

ابو : حفصہ تمہیں کیا چاہئے ؟

حفصہ : مجھے اک بستہ چاہئے۔

ابو : تمہارے پاس بستہ نہیں ہے ؟

حفصہ : میرے پاس لال بستہ ہے مجھے کالا بستہ چاہئے۔

ابو : سُعاد تمہیں کیا چاہئے ؟

سعاد : میرے پاس چھوٹی سکیل ہے مجھے ایک اور بڑی سکیل چاہئے ؟

ابو : لیلی تمہیں کیا چاہئے ؟

لیلی : مجھے بڑے الفاظ والی کتاب چاہئے۔

ابو : سلمی تمہیں کیا چاہئے ؟

سلمی : مجھے ایک انگریزی کی اور ایک فرنسیسی ڈکشنری چاہئے۔

ابو : کیا تمہاری امی کو کچھ چاہئے ؟

سلمی : مجھے نہیں پتہ۔ کیا میں ان سے پوچھ لوں ؟

ابو : ہاں پوچھ لو۔

سلمی : (باہر گئی پھر کچھ دیر بعد واپس آئی) امی کہہ رہی ہیں کہ اس کپڑے کے تین میٹر چاہئے۔ آپ یہ نمونہ لیتے جایئے۔

ابو : میں ان شاء اللہ سب خرید کر لاؤں گا۔

10.9 سبق نمبر 16 متن میں مذکورہ قواعد کا بیان

عربی زبان کے بنیادی اصول کے مطابق کلمہ 'ما' ہر جملے میں اس کی پوزیشن کے مطابق مفہوم بیان کرتا ہے۔اس اعتبار سے 'ما' کے کئی مفہوم ہیں۔اس کے استعمال کے اعتبار سے نحوی علمانے اس کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ 1. اسمی 2. حرفی۔

مااسمیہ کی مزید پانچ قسمیں ہیں۔

1. ما التعجبية 2. ما الشرطيه 3. الاستفہاميه 4. ما الاموصولة 5. ما الزائده

ماحرفیہ کی مزید تین قسمیں ہیں: 1.ما المصدريه 2. ما النافية 3. ما الكافة

مااسمیہ کے اقسام

ما التعجبيه

یہ حالت تعجب کی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے۔اس میں خوشی، ناپسندیدگی، افسوس، غم، قباحت، کسی شئے/انسان کی ضخامت یا وسعت سے متعلق جذبات یا معلومات کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسے: ما اجمل هذه السيارة (یہ کار کیا ہی خوبصورت ہے)۔ما اعظم صاحب الخلق کیا ہی عظیم ہے اخلاق والا۔ما اقبح النفاق کیا ہی برا ہے نفاق۔

ما الشرطيه

یہ جملہ فعلیہ پر داخل ہوتا ہے۔اسکی علامت یہ ہے کہ اسکے بعد دو جملے ہوتے ہیں، پہلا 'شرط' اور دوسرا 'جز'، یہ دونوں کو جزم دیتا ہے۔ جیسے: ما أصابك من حسنة فمن الله— تمہیں جو کچھ بھلائی پہنچتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ جو کچھ بھلائی تم کرتے اللہ اس کو جانتا ہے۔

ما استفہاميه

مااستفہامیہ سوال کے لیے آتا ہے اور عموماً غیر عاقل (نباتات، حیوانات، جمادات وغیرہ) سے متعلق سوال کے لیے آتا ہے جیسے:

ما ذلک؟ وہ کیا ہے؟۔ ما فی یدک؟ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟ ما كان في الحقيبة بیگ میں کیا تھا؟

مااستفھامیہ عموماً ابتداء کلام میں آتا ہے اور مبتدا بنتا ہے۔ جیسے: وماتلك بيمينك يموسي ۔ اے موسیٰ وہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے۔

لیکن کبھی درمیان کلام میں بھی آتا ہے۔ جیسے: ألقارعة مالقارعة- کھڑ کھڑا دینے والی کیا ہے وہ کھڑ کھڑا دینے والی۔

کبھی کبھی 'ما' کے ساتھ " ذا" کو ملحق کر دیا جاتا ہے اور یہ بھی غیر عاقل کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن یہ تعبیر کے لحاظ سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔ جیسے قرآن میں آیا ہے: يسئلونک ماذا احل لهم؟ وہ آپ سے پوچھتے ہیں کیا چیزیں ان کے لیے حلال ہیں؟

اسی طرح سے "ما" کے ذریعہ کسی چیز کی حقیقت معلوم کی جاتی ہے اس کی حقیقت سے متعلق سوال کیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ کا فرمان:

قال فرعون وما رب العالمين۔

اسی طرح سے "ما" کے ذریعہ سے کسی کی صفت سے متعلق سوال کیا جاتا ہے یعنی صفت معلوم کی جاتی ہے جیسے کوئی کہے " ما خالد ؟"(خالد کیا ہیں) تو یہاں ما کے ذریعہ سوال کر کے سائل یہ جاننا چاہتا ہے کہ 'خالد' کس صفت سے متصف ہیں عالم ہیں یا ڈاکٹر ہیں یا کاتب ہیں وغیرہ۔ لہذا یہ نہ سمجھیں کہ یہاں تو "ما" عاقل کے لئے استعمال ہوا ہے کیوں کہ 'خالد' تو عاقل ہیں تو ایسی بات نہیں ہے بلکہ ما کے ذریعہ خالد کی صفت معلوم کی جا رہی ہے اور صفت غیر عاقل ہے۔

مااستفہامیہ ہمیشہ جملے کے شروع میں آتا ہے لیکن حروف جر میں سے کوئی حرف "مااستفہامیہ "پر داخل ہو جائے تو "ما" کا الف گر جاتا ہے۔ جیسے : عم يتسالون (سورة نبا) وہ آپ سے کیا پوچھتے ہیں۔

جیسے: نعماهی ، یہ اصل میں (نعم ما هی) تھا۔

ماالموصولة

ما اکثر اسم موصول (الذی) کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اس صورت میں بھی ما زیادہ تر غیر عاقل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

لا أعبد ما تعبدون (سورہ کافرون) میں اس کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم عبادت کرتے ہو۔

ماموصولة کی نشانی یہ ہے کہ اسکے بعد ایک جملہ ہوتا ہے جس میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو،،ماموصولہ،، کی طرف لوٹتی ہے جیسے : ما عندكم ينفدوما عندالله باق – جو کچھ تمہارے پاس ہے ختم ہو جاگا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے باقی رہ جائےگا۔

'ماموصوفہ' شيئ یا شيئا کے معنی میں ہو کر موصوفہ ہوتا ہے اور اسکا مابعد کلام اسکی صفت بنتا ہے۔ جیسے; ظهرالفسادفي البروالبحربماكسبت أيدي الناس (خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیا جو کچھ لوگوں نے اپنے ہاتھ سے کمایا)۔ یہاں (ما) موصوفہ ہے-

یہاں ایک بات سمجھنا ضروری ہے کہ ماموصوله اور ما موصوفه، آپس میں مشابہ لگتے ہیں لیکن ان میں کچھ لطیف فرق ہوتا ہے۔ 'ماموصولہ' معرفہ ہوتا ہے اور موصوفہ نکرہ۔ 'ما' موصولہ مبتداء بن سکتا ہے لیکن موصوفہ مبتدا نہیں بن سکتا.

ما الزياده

مائے زائدہ مبنی بر سکون ہوتا ہے۔ یہ کبھی جملے میں حروف جر کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے : فبما رحمة من الله لنت لهم، اللہ کی رحمت کے سبب آپ ان پر مہربان ہیں۔

ماالزئدہ کبھی حروف شرط کے ساتھ آتا ہے جیسے اما تخافن من قوم خيانة اگر کبھی آپ کو کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو۔

اسی طرح کبھی حرف تاکید کے ساتھ آتا ہے جیسے : ايا ما تدعو فله اسماء الحسنى جس نام سے بھی پکارو تمام اچھے نام اسی کے ہیں۔

(ما) حرفیہ کی اقسام

ماالنافیه

مائے نافیہ مبنی بر سکون ہوتا ہے اور یہ اسم اور فعل دونوں پر آتا ہے۔ جب یہ جملہ فعلیہ یا جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے تو اس کو مثبت سے منفی معنی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ ما معرفہ اور نکرہ دونوں طرح کے اسم پر داخل ہوتا ہے۔ مائے نافیہ کی اپنے عمل کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں۔ مائے نافیہ عاملہ اور مائے نافیہ غیر عاملہ۔

ما النافيه عامله

مائے نافیہ صرف اسماء پر داخل ہوتی ہے اور اور لیس کے مشابہ عمل کرتی ہے۔ اس لیے اسے 'مامشابه بليس' بھی کہتے ہیں۔ جیسے ۔جیسے : ما سعيد خطيبا (محمود مقرر نہیں ہے)۔ ماهذا بشر (یہ انسان نہیں ہے)۔ اس کا اعراب افعال ناقصہ کی طرح ہوتا ہے۔ ان کا اسم مبتدا مرفوع رہیگا لیکن خبر منصوب ہو جائگی۔

لیس کی طرح کبھی کبھی اس کی خبر پر، باء،، زائدہ داخل ہوتی ہے اس صورت میں خبر مجرور ہو جاتی ہے۔ جیسے : مازيدبقائم زید کھڑا نہیں ہے ۔

ما النافيه غير عامله

مائے نافیہ غیر عاملہ اسما اور افعال دونوں پر داخل ہوتا ہے اور فعل ماضہ اور مضارع پر جب داخل ہوتا ہے تو اس کے اعراب میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔

ماضی کے شروع میں 'مانافیہ' ہوتا ہے۔ جیسے ماودعك ربك وماقلي یہ (مانافیہ) غیر عاملہ ہوتا ہے.

مائے نافیہ کی ایک علامت یہ ہے کہ اس کے بعد عموماً،، إلا،، ہوتا ہے۔ جیسے : ماأنتم إلابشرمثلنا (تم کچھ نہیں ہو مگر ہم جیسے چند انسان)۔ اور ومامن دابةفي الأرض إلاعلي الله رزقها (زمین میں چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو)۔

ما الكافه

ما ئے كافيه عموما حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ لاحق ہوتے ہیں۔ یہ حروف مشبہ بالفعل کے عمل کو باطل کر دیتے ہیں۔

جیسے : انما المسيح عيسى ابن مريم رسول الله (عیسی ابن مریم بے شک اللہ کے رسول ہیں)۔ ان حروف مشبہ بالفعل ہے اور اس عمل ہوتا ہے کہ وہ اسم کو نصب دیتا ہے اور خبر کو مرفوع ہوتی ہے لیکن اس جملے میں ان کے ساتھ ما ہونے کی بنا پر مسیحؑ اس پر پیش ہے (حالت رفعی) اور ان کا عمل باطل ہو گیا۔

كأنما الجنديُ أسدٌ: گویا کہ فوج شیر ہے۔

استثناء: ماکا یہ عمل حرف مشبہ بالفعل کے کلمہ لیت کے لیے کبھی کبھی مستثنی ہوتا ہے۔ کیوں کہ اس میں عمل کی کیفیت احتمالی اور غیر یقینی ہوتی ہے۔

مازائدہ غیرکافہ

یعنی جو اپنے ماقبل کو مابعد میں عمل کرنے سے نہ روکے۔ اسکی علامت یہ ہے کہ یہ عموماً حرف شرط اور اسمائے شرط کے بعد زائدہ ہوتا ہے۔ جیسے (أنما، إذما، مهما، حيثما)۔ اسی طرح حرف جار کے بعد بھی زائد ہوتا ہے جیسے: فبمارحمة من الله-

بدل اور اس سے متعلق قواعد

کلام میں کچھ کلمہ اساسی حیثیت (جیسے مبتدا خبر، صفت، فعل، فاعل، مفعول) نہیں رکھتے، بلکہ کسی اسم یا فعل کو خاص کرنے کے لیے استعال یا اضافی بات بتانے کے لیے آتے ہیں۔ ایسے کلمات کو 'تابع' کہتے ہیں۔ ایسے کلموں کی پانچ قسمیں ہیں:

1. التاكيد 2. النعت 3. عطف البيان۔ 4. البدل 5. العطف بالحرف

یہاں ہم بدل کے متعلق گفتگو کریں گے۔

بدل وہ تابع ہے کہ اس کی طرف جو چیز منسوب بجائے وہ اس کے متبوع کی جانب منسوب کی گئی ہو اور نسبت سے بدل ہی مقصود ہو۔ جیسے: كان امير المومنين علی عادلا امیر المومنین حضرت علی انصاف پسند تھے۔ جاء اخوک حسن آپکا بھائی حسن آیا۔

ان دونوں جملوں میں امیر المومنین اور اخوک بالترتیب بدل ہے۔ کیوں کہ امیر المومنین اور علی ایک ہی شخص پر دلالت کرتے ہیں اسی طرح اخوک سے مراد حسن ہے جو کہ دونوں ایک ہی اسم پر دلالت کر رہے ہیں۔ اور یہاں دونوں اسم امیر المومنین اور اخوک تمہیدی طور پر استعمال ہوئے ہیں۔

بدل کی خصوصیات میں یہ چیز شامل ہے کہ کلام میں وہ خود مقصود ہوتا ہے جبکہ اسکا متبوع یعنی مبدل منہٗ تمہیداً لایا جاتا ہے۔ یہ عامل کے تکرار کے حکم میں ہوتا ہے۔

مثلاً کوئی آدمی سوال کرے کہ تمھیں کس نے مارا ہے جبکہ وہ یہ جانتا ہے کہ اسکے ہی کسی بھائی نے مارا ہے تو جواب میں یہ کہنا کہ ضربني اخوک زيد یعنی یہاں تمھارے بھائی اصل مقصود نہیں تھا بلکہ زید کا نام اس آدمی کو بتانا مقصود تھا۔

اب اگر وہی آدمی یہ تو جانتا ہے کہ زید نے مارا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ اسکے بھائی زید نے مارا ہے یا کسی اور زید نے مارا ہے تو وہ اسے پوچھتا ہے کہ تمھیں کس نے مارا ہے تو جواب میں کہتا ہے کہ ضربني زيد اخوک کہ مجھے اس زید نے مارا ہے جو تمھارا بھائی ہے یعنی یہاں مقصود اخوک ہے نہ کہ زید۔

بدل کی مختلف قسمیں ہیں: بدل کل، بدل البعض، بدل اشتمال، بدل غلط

البدل الکل

وہ تابع ہے جس کا مدلول بعینہ متبوع کا مدلول ہو یعنی " جس پر متبوع دلالت کرتا ہے بعینہ اس پر بدل بھی دلالت کرتا ہے۔ جیسے جاءنی زید اخوك ۔ اخوك "بدل ہے، جس شخص پر "زید دلالت کرتا ہے" اخوك " بھی اسی پر بعینہ اسی پر دلالت کرتا ہے۔

البدل البعض

بدل بعض وہ تابع ہے کہ جو متبوع کے بعض پر داللت کرے، یعنی اس کا مدلول متبوع کے مدلول کا بعض اور جز ہو۔ جیسے: ضربت زیدا رأسه ۔رأسه ، زید کا بدل بعض ہے۔ اس لیے کہ سر "زید "کا جزء ہے۔ کتبت رسالة ربعه یعنی خط کا چوتھائی حصہ لکھا۔

البدل الاشتمال

وہ تابع ہے جس کا مدلول متبوع کا متعلق ہو۔ جیسے:-: سلب زید ثوبه زید سے اس کا کپڑا چھنا گیا۔ یہاں اس کا کپڑا بدل ہے۔ نفعنی المعلم علمه استاد کے علم نے مجھے فائدہ پہنچایا۔

البدل المباین (غلط)

وہ تابع ہے جو غلطی کے بعد کلام میں ذکر کیا جائے، جیسے: رائیُت رجال حمارا میں نے مرد دیکھا، نہیں حمار کو دیکھا۔ یہاں وہ حمار کہنا چاہتا تھا غلطی سے رجل نکل گیا ساتھ ہی اس نے حمار کہ کر اپنی بات کو بدل دیا۔ یہ نسیان کی وجہ سے یا سہو کی وجہ سے واقع ہوتا ہے۔

اسی طرح عندی قلم الاحمر قلم الرصاص۔ میرے پاس لال پین (نہیں) پنسل ہے۔

وہ اسماء جو رنگ (الوان) پر دلالت کرتے ہیں

آپ نے سبق میں متفرق رنگوں پر مبنی جملے پڑھے جس میں اگر آپ نے غور کیا ہو گا تو جان گئے ہونگے کہ ان میں بعض رنگ مذکر استعمال ہوئے ہیں اور بعض مونث۔۔ عربی زبان میں رنگوں پر مبنی اسماء کے لیے مذکر اور مونث دونوں کے لیے مختلف اوزان ہیں۔

مذکر الوان (رنگ) کے لیے وزن "افعل" استعمال ہوتا ہے۔ اور مونث اسماء الوان کے لیے وزن "فعلاء" استعمال ہوتا ہے۔ یہ اوزان ممنوع من الصرف ہیں، ان پر تنوین اور کسرہ داخل نہیں ہوتے۔ جیسے: ھذاالباب ابیض (یہ گھر سفید ہے)، تلک النافذه بیضاء (وہ کھڑکی سفید ہے)۔ البقرة الصفراء (پیلی گائے)۔ ومن الجبال جدد بیض وحمر مختلف ألوانها وغرابیب سود پہاڑوں میں بھی سفید، سرخ اور گہری سیاہ دھاریاں پائی جاتی ہیں جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔

نیچے کچھ رنگوں کے نام ان کے اوزان کے اعتبار سے دئے گئے ہیں۔

رنگ کا نام	مذکر	مونث	جمع
سفید	آبیضُ	بیضاءُ	بیض

سرخ	احمرُ	حمراءُ	حمرٌ
کالا	اسودُ	سوداءُ	سودٌ
نیلا	ارزقُ	زرقاءُ	زرقٌ
پیلا	اصفرُ	صفراءُ	صفرُ
ہرا	اخضر	خضراء	خضر

اخر اور اخری کااستعمال

یہ دونوں کلمہ ممنوع من الصرف ہیں اس کا مطلب ہے دوسرا/ کوئی اور /ایک اور (other/ another)،اخر مذکر کے لیے اور مونث کے لیے اخری استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: اشتریت قلم الرصاص و قلم آخر (میں نے پنسل اور ایک اور قلم خریدا)، کتبت رسالة الی اختی و رسالة اخری الی صدیقتی (میں نے ایک خط اپنی بہن کو لکھا اور دوسرا خط اپنی دوست کو لکھا)۔

ذوکااستعمال

ذو کا معنی اردو میں (صاحب /والا) کاآئے گا یہ کسی شئے کی ملکیت یا صفت کے عامل کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ اسماء خمسہ (اب، اخ، حم، فو، ذو) میں شامل ہے۔

ذو بمعنی صاحب جب آتا ہے تو اس صورت میں معرب ہو گا، اور حسب عامل اعراب آئے گا۔ اس کا اعراب حالت رفعی میں 'و' کے ساتھ، حالت نصبی میں 'ا' کے ساتھ اور حالت جری میں 'ی' کے ساتھ آئیگا۔ البتہ اگر یہ اسماء متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب سب حالتوں میں جر کے ساتھ آئے گا۔ جیسے: جَاءَ ذُوْ العِلْمِ بمعنی جَاءَ صَاحِبُ اَلْعِلْمِ .

مثال : ان اخاک ذو علم بے شک آپ کا بھائی علم والا ہے

یکرم الجاہلون ذا مال جاہل لوگ مال والے کی عزت کرتے ہیں

احب ذی علم میں علم والے ست محبت کرتا ہوں

و فوق کل ذی علم علیم اور ہر علم والے پر ایک علیم (جاننے والا ہے)

ذو جب موصولہ واقع ہو گا اس صورت میں وہ مبنی ہو گا: جیسے: جَاءَ ذُوْ نَجَحَ بمعنی جَاءَ الذِّيْ نَجَحَ وہ آیا جو کامیاب ہوا۔

'ذات' مونث کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ذات جب کبھی مؤنث کی طرف اشارہ کرنے کے لیے آئے تو' ذات اشاریہ 'حالت رفعی، نصبی، جری تینوں میں مبنی علی الضم ہو گی۔ جیسے: جَاءَ ذَاتُ الطَّالِبَة وہ طالبہ آئی۔

ذات بمعنی صاحبة جب واقع ہو تو اس صورت میں معرب ہو گا اور حسب عامل اعراب آئے گا۔ جیسے: جَاءَتْ ذَاتُ اَلْعِلْمِ اور

رَأَيْتُ ذَاتُ العِلْمِ اور مَرَرْتُ بِذَاتِ اَلْعِلْمِ۔

ذات جب بطور مضاف واقع ہو اور اسمائے زمان کی طرف مضاف ہو، اس صورت میں مفعول فیہ بن کر منصوب ہو گا۔ جیسے: زُرْتُكَ ذَاتُ مَسَاءٍ ایک شام میں نے تیری زیارت کی۔

10.10 سبق نمبر 16 اصل متن پر مبنی مشقیں

(۱) ان سوالوں کے جوابات دیجیے۔

(1) متى يذهب الأب الى السوق؟ (2) ماذا يريد الحسين؟ (3)ماذا تريد سعاد؟

(4) من الذى يريد المسطرة؟ (5) ماذاتريد الأم ؟

(۲) ان جملوں کو درست کیجیے۔

(1)يريد عمر قلماً أزرق۔ (2)يريد هشام أشياءَ كثيرة۔

(3)حفصة عندها حقيبة سوداء۔ (4)الحسين هو فى المطبخ

(۳) نیچے دی گئی خالی جگہوں کو فعل (یرید) کی مناسب ضمیر کے ساتھ پر کیجیے۔

(1)ماذا-------- يا إخوان؟ (2)أختى--------هذا القلم۔

(3)أ---------المجلّة يا ليلى؟ (4)أصحيفة -----------أم مجلّة يا أخى؟

(5)أنا----------- أشياء كثرة من السوق (6)ماذا---------- يا أخواتى؟

(7)نحن---------- مصحفاً صغيراً۔ (8)الطلاب---------- دفاترهم۔

(9)المدرسات---------- الطباشير۔ (10)المدير-----------قائمة أسماء الطلاب۔

(۴) استاد کلاس میں ہر بچے سے یہ دو سوال کریں۔

(1) ماذا تريد (2) ماذا تريد زميلك

یہ سوال دو مرحلوں میں کریں۔ پہلے مرحلے میں یا تو چیزوں کی طرف اشارہ کر کے یا چیزوں کا نام کتابوں میں لکھ کر استاد طالب علم کے جواب کو محدود رکھے۔ دوسرے مرحلے میں جواب کو محدود نہ کریں۔

(۵) خالی جگہوں کو رنگوں کے مؤنث اسم سے پر کیجیے۔ ے مثال میں واضح کیا گیا ہے۔

قلمٌ أَحْمَرُ حقيبة حَمْرَاءُ شَعْرٌ أَسْوَدُ لِحْيَةٌ سَوْدَاءُ

مِنْدِيْلٌ أَبْيَضُ وَرَقَةٌ بَيْضَاءُ مِلَفٌّ أَصْفَرُ قَمِيْصٌ أَخْضَرُ

رَجُلٌ أَسْمَرُ   سَيَّارَةٌ------   شَجَرَةٌ------   إِمْرَأَةٌ------

(٦)خالی جگہوں کو رنگوں کی مناسبت سے پر کیجیے۔

(1)شعر رأسک --------- و لحیتک------ (2) حقیبتی-----------

(3) هات قلماً----------وورقة----- -----(4) نحن نکتب بالقلم---- والمدرس یکتب بالقلم- ---

(5) سیارتی-------وسیارت زمیلی ------ (6) لمن ذلک البیت ذو الباب --------

(7)ماأجمل هذه البقرة --------- (8) لا تَکْتُبْ بالقلم -------------

(9) المندیل ----------وَسِخٌ۔

(٧)دیئے گئے جملوں کو(أخر) یا(أخری) لکھ کر مکمل کیجیے۔

(1) درست اللغة الترکیة و لغةٌ   (2) کتبت رسالة الی أبی و ورسالة ---------إلی أمی

(3) سأل المدرس خالداً و طالباً-------   (4) خَرَجَتْ الآن سیارة المدیرِ و سیارة -----------

(5)سمعت هذا الخبر من إداغة لندن و من إداغة -----------

(6)إشتریت هذا الکتاب و کتاباً ----------   (7) ضرب أولئک الرجال بلالاً و طالباً ------------

(8)رأیت خدیجةَ و طالبةً ------ عند المدیرة۔ (9) خرج من المسجد الإمام و رجل --------------

(10)غسلت أختی القمیص الأخضر و قمیصا -----------

(٨)دی گئی مثالوں پر غور کیجیے،اور جملوں کو(ذو)اور(ذا) کے کو استعمال کر کے پُر کیجیے۔

عندی دفتر ذو ورق مسطر   هذا مصحف ذو حرف کبیر

إشتریت دفتراً ذا ورق مسطر   إرید مصحفاً ذا حرف کبیر

(1) عندی دفتر ---------غلاف جمیل۔   (2) أرید دفتراً----------- غلاف أخضر

(3) رأیت مع لمدیر رجلاً ذو لحیة بیضاء۔   (4) أین الطالب الجدید ذا النظارة الجمیلة۔

(5) من هذا الرجل------ الشعر الطویل۔ (6) إسأل ذاک الرجل---------القمیص الصفر۔

(7) لمن ذالک البیت ذا النوافد المضیقة۔   (8) عندی معجم--------- صور ملونة

(9) إشتریت معجماً------- صور ملونة۔   (10)فی قریتنا مسجد---------- منارة واحدة۔

(11)رأیت مسجداً----------- منارة واحدة۔

10.11 سبق نمبر 16 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

(۱)

(1)يذهب الأب إلى السوق بعد الصلاة۔ (2) يريد الحسين حلاوى۔

(3)تريد سعاد مسطرة أخرى كبيرة۔ (4) سعاد يريد المسطرة۔

(5)إنها تريد ثلاثة أمتار من القماش۔

(۲)

1. يريد عمر قلماً أحمر۔ 2. ما يريد شيأ هشام۔

3. حفصة عندها حقيبة حمراء 4. الحسين هو فى الحمام۔

(۳)

(1) ماذا تُرِيْدُوْنَ يا اخوان؟ (2) أختى تُرِيْدُ هذا القلم۔

(3) أتُرِيْدِيْنَ المجلّة يا ليلى؟ (4) أ صحيفة تُرِيْدُ أم مجلة يا أخى؟

(5) أنا أُرِيْدُ أشياء كثرة من السوق۔ (6)ماذا تُرِدْنَ يا أخواتى؟

(7) نحن نُرِيْدُ مصحفاً صغيراً (8) الطلاب يُرِيْدُوْنَ دفاترهم۔

(9)المدرسات تُرِدْنَ الطباشير۔ (10) المدير يُرِيْدُ قائمة أسماء الطلاب۔

(۲)

(1)شعر رأسک أسود ولحيتک بيضاء (2) حقيبتى أزرق۔

(3)هات قلماً أسود وورقة أبيض (4) نحن نكتب بالقلم الأحمر والمدرس يكتب بالقلم الأخضر

(5)سيارتى أسود وسيارت زميلى أسود۔ (6) لمن ذاک البيت ذو الباب الأسود۔

(7)ما أجمل هذه البقرة الزرقاء (8) لا تكتب بالقلم الأحمر۔ (9)المنديل الأبيض وسخ۔

(۷)

(1) درست اللغة التركية و لغة أخرىٰ (2) كتبت رسالة الى أبى و ورسالة أخرى إلى أمى۔

(3) سأل المدرس خالداً و طالباً أٰخر۔ (4) خَرَجَتْ الآن سيارة المديرِ و سيارة أخرىٰ۔

(5) سمعت هذا الخبر من إداغة لندن و من إداغة أخرىٰ(6) إشتريت هذا الكتاب و كتاباً أخرىٰ۔

(7) ضرب أولئک الرجال بلالاً و طالباً آخر۔ (8) رأيت خديجةَ و طالبةً أخرى عند المديرة۔

(9) خرج من المسجد الإمام و رجل أخر۔ (10) غسلت أختی القميص الأخضر و قميصا آخر۔

(۸)

(1) عندی دفتر ذا غلاف جميل۔ (2) أريد دفتراً ذو غلاف أخضر۔

(3) رأيت مع المدير رجلاً ذو لحية بيضاء۔ (4) أين الطالب الجديد ذا النظارة الجميلة۔

(5) من هذا الرجل ذا الشعر الطويل۔ (6) إسأل ذاک الرجل ذو القميص الصفر۔

(7) لمن ذالک البيت ذا النوافد المضيقة۔ (8) عندی معجم ذا صور ملونة۔

(9)إشتريت معجماً ذو صور ملونة۔ (10)في قريتنا مسجد ذا منارة واحدة۔

(11) رأيت مسجداً ذو منارة واحدة۔

10.12 اکتسابی نتائج

اس اکائی میں آپ نے درج ذیل نکات سیکھے:

- فعل نہی فعل مضارع سے بنتاہے، فعل مضارع کو منفی میں تبدیل کرنے کے لیے جس طرح لا کا اضافہ کیا جاتاہے اسی طرح بسااوقات ما نافیہ بھی لایا جاتاہے، فرق صرف یہ ہوتاہے کہ ''ما'' کے ذریعہ جس فعل مضارع کی نفی کی جاتی ہے اس سے صرف حال کا معنی مراد لیا جاتاہے۔
- کسی چیز کے وقوع کے قربت کو بتانے کے لیے ''کَادَ'' استعمال کیا جاتاہے، اسکی ترتیب کچھ اس طرح ہوگی: **کاد + اسم مرفوع + فعل مضارع**۔اسم مرفوع کی جگہ ضمیر بھی آسکتی ہے۔**إنَّما** کے ذریعہ معنی میں تاکیداور حصر پیدا کیا جاتاہے۔
- عربی زبان کے بنیادی اصول کے مطابق کلمہ 'ما' ہر جملے میں اس کی پوزیشن کے مطابق مفہوم بیان کرتاہے۔اس اعتبار سے 'ما' کے کئی مفہوم ہیں۔اس کے استعمال کے اعتبار سے نحوی علمانے اس کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ 1.اسمی 2. حرفی۔ یہ جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر داخل ہوتاہے اور اس کے معنی کو مثبت سے منفی میں تبدیل کر دیتاہے۔ما مبتدااور خبر کے اعراب پر بھی اثرانداز ہوتاہے، البتہ فعل ماضی اور مضارع پر اعراب پر اثرانداز نہیں ہوگا۔
- اخر اور اخری: یہ دونوں کلمہ ممنوع من الصرف ہیں اس کا مطلب ہے دوسرا/کوئی اور/ایک اور(other/ another)،اخر مذکر کے لیے اور مونث کے لیے اخری استعمال ہوتاہے۔
- ذو کا معنی اردو میں (صاحب/والا) کا آئے گا یہ کسی شئے کی ملکیت یا صفت کے عامل کو ظاہر کرتاہے۔یہ اسماء خمسہ (اب،اخ، حم،فو،ذو) میں شامل ہے۔اس کا اعراب حالت رفعی میں 'و' کے ساتھ، حالت نصبی میں 'ا' کے ساتھ اور حالت جری میں 'ی' کے ساتھ آئےگا۔البتہ اگر یہ اسماء متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب سب حالتوں میں جر کے ساتھ آئے گا۔ذات مونث کے لیے استعمال کیا جاتاہے۔

10.13 جدید الفاظ

دائمًا: ہمیشہ　أَحْيَانًا: کبھی کبھی　مَرَّةً أخرى: دوبارہ، دوسری مرتبہ　مَكْتَبٌ(ج) مَكَاتِبُ: آفس

طُوْلٌ: لمبائی　عَرْضٌ: چوڑائی　لَحْظَةٌ(ج)لَحْظَاتٌ: لمحہ　مَسَافَةٌ (ج) مَسَافَاتٌ: فاصلہ، مسافت

صمَّمَ : خاکہ بنانا　المُخْتَلَطْ: ملاہوا　قائِمَةٌ(ج)قَوَائِمُ: فہرست، لسٹ　مَعْنًى (ج)معان: مفہوم، مطلب

عِدَّةٌ: چند، کچھ　رَفَعَ: بلند کیا　علاقة(ج)عَلَاقَاتٌ: ربط و تعلق　البِنَايَةُ (ج) بِنَايَاتٌ: عمارت

رَنَّ: گھنٹی، بجی　فَقَطْ: صرف　جَرَسٌ(ج)أجْرَاسٌ: گھنٹی، بیل　أَحْسَنْتَ: تونے اچھا کیا، بہت خوب

مِتْرٌ (ج) أمتارٌ: میٹر　كِيْلُوْ مِتَرْ (ج) كِيْلُوْ مِتْرَاتٌ: کیلو میٹر　سَنْتِمِتْر (ج) سينتِمِتْرات: سینٹی میٹر

بَحْرٌ(ج) بِحارٌ: سمندر　قَمَرٌ(ج) أَقْمَارٌ: چاند　شَمْسٌ(ج)شموسٌ: سورج　نَجْمٌ(ج) نُجُومٌ: ستارہ

نَارٌ (ج)نِيْرَانٌ: آگ　طِينٌ : مٹی

10.14 نمونہ امتحانی سوالات

10.14.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. ان افعال کی جمع لکھیں۔

1) يا أحمد لا تذهب　يا إخوان ________　2) يا مريم لا تذهبين　يا أخوات ________

2. ان جملوں کو اخر اور اخری سے پر کریں۔

1) سأل المدرس خالداً و طالباً ________　(2) خَرَجَتْ الآن سيارة المديرِ و سيارة ________

3. مناسب فعل نہی سے خالی جگہوں کو پر کریں۔

1)يا زينب ______النافذة　2) يا ولد ________ في الفصل

4. ان جملوں میں مناسب رنگوں کے نام لکھ کر مکمل کریں۔

1)ماأجمل هذه البقرة ________　2) لا تَكْتُبْ بالقلم ________

5. ان سوالوں کے جوابات دیجیے۔

1) متى يذهب الأب الى السوق؟　(2) ماذا يريد الحسين؟

10.14.2 مختصر جوابی سوالات

1. اس عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔

لا تجلس هنا۔ هذا مقعد هشام، و هو غائب اليوم، اجلس هنا خلف حامد، لا تأخذ هذا الدفتر، لا تكتب الأجوبة بالقلم الأحمر، المدرّس هو الذي يكتب بالقلم الأحمر۔

2. درج ذیل جملوں کا ترجمہ کریں اور ''لا'' نافیہ اور ''لا'' ناھیہ میں فرق کریں۔

1) لِمَ لا تأكل يا أخي 2) لا تأكل هذا يا أخي 3) أ لا تذهب إلى الملعب 4) لا تذهب إلى المعلب

3. ان جملوں کو فعل تعجب کے ساتھ استعمال کریں۔

1) حامد طويل 2) هي صغيرة 3) هي جميلة

4. اسماء الالوان سے متعلق قواعد تحریر کریں۔اور رنگوں کے نام تحریر کریں۔

5. 'ما و لا مشابہ بلیس' کے متعلق ایک نوٹ تحریر کیجیے۔

10.14.3 طویل جوابی سوالات

1. فعل نہی کو بنانے کا طریقہ لکھیں اور ''لائے نہی'' اور ''لائے نفی'' کے فرق کو مثالوں سے واضح کریں۔
2. افعال مقاربہ کی تعریف کریں اور کاد کے استعمال پر ایک مختصر نوٹ تحریر کریں۔
3. کلمہ 'ما' کے استعمال اور اس سے متعلق نحوی قواعد پر مع مثال ایک مضمون تحریر کیجیے۔

10.15 تجویز کردہ اکتسابی مواد

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصه دوم) : ف۔عبدالرحیم
جامع الدروس العربیۃ : مصطفی غلاییني
آسان عربی گرامر : اساتذہ قرآن اکیڈمی
النحو الواضح : علی جارم، مصطفی اَمین
معلم الانشاء : عبدالماجد الندوی
تمرین النحو : عبدالماجد الندوی

اکائی 11:   سبق 17–18

اکائی کے اجزا:

11.0 تمہید

11.1 مقاصد

11.2 سبق نمبر 17-اصل متن

11.3 سبق نمبر 17-اصل متن کا ترجمہ

11.4 سبق نمبر 17- متن پر مبنی قواعد

11.5 سبق نمبر 17- متن پر مبنی مشقیں

11.6 سبق نمبر 17 متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

11.7 سبق نمبر 18-اصل متن

11.8 سبق نمبر 18-اصل متن کا ترجمہ

11.9 سبق نمبر 18- متن پر مبنی قواعد

11.10 سبق نمبر 18- متن پر مبنی مشقیں

11.11 سبق نمبر 18- متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

11.12 اکتسابی نتائج

11.13 جدید الفاظ

11.14 نمونہ امتحانی سوالات

11.14.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

11.14.2 مختصر جوابی سوالات

11.14.3 طویل جوابی سوالات

11.15 تجویز کردہ اکتسابی مواد

11.0 تمہید

پچھلی اکائی میں آپ نے فعل ماضی کے قواعد کے بارے میں پڑھا۔آپ نے جانا کہ فعل ماضی مبنی ہوتے ہیں یعنی ان کا اعراب مختلف حالتوں میں تبدیل نہیں ہوتا۔

فعل ماضی مبنی بر فتح ہوتا ہے جبکہ وہ کسی اور کلمہ سے متصل نہ ہو جیسے کتبَ، فتحَ، شربَ ، اور جبکہ تثنیہ ہو جیسے کہ حضرَا، نصرَا، جعلَا۔اوراسی طرح وہ مبنی بر فتح ہوتے ہیں جبکہ وہ مونث غائب ہوں۔ جیسے کہ فرحَتْ، سمعَت، اکلَت۔

فعل ماضی مبنی بر سکون ہوتا ہے جبکہ وہ ت متکلم اور حاضر کے ساتھ واقع ہو۔ جیسے: جعلْتُ ، کتبْت، فتحْتما، ضربْتم۔

اور جبکہ وہ نون نسوۃ کے ساتھ آئے۔ جیسے قرأنَ، فعلْنَ، سجدْتنّ، لعبْتنّ۔ جبکہ وہ نا متکلم کے ساتھ آئے۔ جیسے که شکرْنا، نجحْنا، عبدْنا ۔ فعل ماضی مبنی بر رفع ہوتا ہے جبکہ وہ جمع کے 'واو' کے ساتھ آئے جیسے صنعُوا، رکبُوا، بصرُوا۔

فعل مضارع کا حرف اخر معرب ہوتا ہے۔اور عامل کے اعتبار سے بدلتا رہتا ہے۔ان میں کچھ حروف ہوتے ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اور کچھ حروف فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں۔اس اکائی میں ہم حروف ناصبہ کے بارے میں تفصیلی ورپر جانیں گے۔

ہم اس اکائی میں فاعل سے متعلق بھی گفتگو کریں گے۔ فاعل کبھی مونث ہوتا ہے اور کبھی مذکر،اسی طرح فاعل عدد کے اعتبار سے بھی واحد، تثنیہ اور جمع واقع ہوتا ہے جس کی بناپر جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ پراس کا اثر واقع ہوتا ہے۔ کبھی فاعل ضمیر مستتر ہوتا ہے اور کبھی ظاہر۔اس اکائی میں ہم اس کے مختلف احوال کے بارے میں جانیں گے۔

11.1 مقاصد

اس اکائی کا مقصد یہ ہے کہ اس کو پڑھنے کے بعد آپ:

☆ فعل مضارع پر حروف ناصبہ کے اثرات کے بارے میں جانیں گے اور اس کے استعمال سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

☆لام تعلیل اور او اور اس کے فعل پر واقع ہونے والے اثرات کے بارے میں جانیں۔

☆ فعل یمکن کے کب اور کہاں استعمال ہوتا ہے اور جملہ اور اس کے معنی میں ہونے والی تبدیلیوں کے بارے میں سیکھیں۔

☆ منذ اور کا استعمال سیکھیں۔

☆افعال،اسکے اقسام اور اس کے احکام کے بارے میں بحث کر سکیں۔

☆ حرف ندا اور اس کے انواع اور اعراب کے بارے میں جانیں گے۔

☆ 'کل' کا استعمال اور اس کی خصوصیات کا جائزہ لے سکیں۔

☆ حروف التشبیہ 'ک' اور 'مثل' کے احکام جانیں۔

☆ سبق نمبر 17 اور 18 کے ذریعہ عربی میں گفتگو اور اوپر بیان کیے گئے نحوی تراکیب کی مشق کر سکیں۔

11.2 سبق نمبر 17-اصل متن

المدرس : لِمَ خرجتَ من الفصل يا عمّار؟

عمار : خرجت لِأَشْرَبَ الماءَ۔

المدرس : و لم خرج ياسرٌ معک؟

عمار : هو ضرج لِيَغْسِلْ وَجْهَهُ۔

همايون : يا أستاذ أنا أريد أَنْ أَجْلِسَ هنا أمامَک، مَقْعَدِی بعيدٌ عَنْکَ۔ ومن هناک لا أرى ما تكتب على السبورة۔

المدرس : يُمْكِنُکَ أَنْ تَجْلِسَ هنا الآن، هذا مقعَدُ حمزةَ، وهو غائب مُنْذُ أسبوع۔۔۔۔۔۔۔ إسمعو يا أبنائى، تَبْدَأُ عُطْلَةُ الصَّيْفِ بَعْدَشَهْرٍ۔

بعض الطلاب : نريد أن نذهب إلى بلادنا۔

المدرس : أين تريد أن تذهب يا هاشم؟

هاشم : أريد أن أَذهَبَ إلى مِصْرَ۔

المدرس : لم تريد أن تذهب إلى المصر؟

هاشم : أريد أَنْ أَذْهبَ إلى مصر لِأَزُوْرُ أخى الذى يدرس فى جَامِعَة الأزهر۔

المدرس : وأين تريد أن تذهب أنت يا يوسف؟

يوسف : أريد أن أذهب إلى لندنَ۔

المدرس : ألا تريد أن تذهب إلى بَلَدک۔

يوسف : نعم ، لا أريد أن أذهب إلى بلدى هذه السنة۔ أريد أن أذهب إلى لندن لِأَدْرُسَ اللغة الإنكليزيّة هناک۔

المدرس : ألا يُمْكِنُکَ أن تدرس اللغة الإنكليزيّة فى بلدک؟

يوسف : نعم لَايُمْكِنِىْ ذالک لأن اهل بلدى يدرسون اللغة الفرنسية ولا يدرسون الإنكليزيّة۔

المدرس : فى أىّ كلية تريد أن تدرس فى العام المُقْبِل يا مروان؟

مروان : أريد أن فى كليّة الشريعة۔

المدرس : فى أيّ كليّة تريد أن تدرس أنت يا موسىٰ؟

موسىٰ : لا يُمْكِنُنى أن أدرس بالجامعه فى العام المقبل، ذالک لأننى مريض وأريد أن أذهب إلى الولايت المُتَّحِدة للعلاج۔

المدرس : شفاک الله۔

عمرو : يا أستاذ ، يكاد الجرس يرنُّ ، أرجو أن تَسْمَحَ لنا بالخُرُوْج الآن قبل أن يَخْرُجَ الطلاب الآخَرُونَ۔

المدرس : بَقِىَ ثلاثُ دقائقَ، يُمْكِنُكُمُ الخروجُ الآن، أُخْرُجُوْ بِهُدُوْءٍ

11.3 سبق نمبر 17-اصل متن کا ترجمہ

استاد : عمار! تم کلاس کے باہر کیوں گئے؟

عمار : میں پانی پینے کے لئے باہر گیا تھا۔

استاد : اور تمہارے ساتھ یاسر کیوں گیا تھا؟

عمار : وہ منھ دھونے کے لئے باہر نکلا تھا۔

ہمایوں : استاذ میں وہاں آپ کے سامنے بیٹھنا چاہتا ہوں، میرے بیٹھنے کی جگہ آپ سے دور ہے، وہاں سے آپ بورڈ پر کیا لکھتے ہیں نظر نہیں آتا۔

استاد : ابھی تم یہاں بیٹھ سکتے ہو یہ حمزہ کی جگہ ہے اور وہ پچھلے ایک ہفتے سے غیر حاضر ہے۔............... سنو بچوں! ایک مہینے بعد تمہاری گرما کی چھٹیاں شروع ہو جائیں گی۔ تم ان چھٹیوں میں کہاں جانا چاہتے ہو؟

کچھ بچے : ہم ہمارے ملک جانا چاہتے ہیں۔

استاد : ہاشم تمہارا اس بار کہاں جانے کا ارادہ ہے؟

ہاشم : میں مصر جانا چاہتا ہوں۔

استاد : تم مصر جانا کیوں چاہتے ہو؟

ہاشم : میرے ایک بھائی سے ملنے جو مصر کی جامعہ ازہر میں پڑھاتے ہیں۔

استاد : اور یوسف تم کہاں جانا چاہتے ہو؟

یوسف : مین نے لندن جانے کا ارادہ کیا ہے۔

استاد : تم اپنے ملک نہیں جانا چاہتے ؟

یوسف : جی ہاں، میں اس سال اپنے ملک نہیں جانا چاہتا۔ میں لندن جانا چاہتا ہوں تا کہ وہاں انگریزی زبان سیکھوں۔

استاد : کیا تم اپنے ملک میں انگریزی زبان نہیں سیکھ سکتے ؟

یوسف : جی استاد ! یہ میرے لیے ممکن نہیں ہے، کیوں کہ میرے ملک میں فرانسیسی زبان سکھاتے ہیں انگریزی نہیں۔

استاد : مروان تم اگلے سال کس کالج میں پڑھنا چاہتے ہو ؟

مروان : میں اگلے سال شریعہ کالج میں پڑھنا چاہتا ہوں۔

استاد : تم کس کالج میں پڑھنا چاہتے ہو یوسف ؟

یوسف : میں اگلے سال کالج میں نہیں پڑھ سکتا کیوں کہ میں بیمار ہوں اور علاج کے لئے ریاست ہائے متحدہ (یونائیٹڈ اسٹیٹس) جانا چاہتا ہوں۔

استاد : اللہ تمہیں شفاعطافرمائے۔

عمرو : یااستاد !، گھنٹی بجنے والی ہے، آپ اب ہمیں نکلنے کی اجازت دیجیے اس سے پہلے کہ دوسرے طلبہ نکل جائیں۔

استاد : تین منٹ باقی ہیں، تم سب نکل سکتے ہو، آرام سے نکلو۔

11.4 سبق نمبر 17- متن پر مبنی قواعد

ہم نے پچھلی اکائیوں میں فعل کی اقسام ۱۔ماضی ۲۔مضارع ۳۔امر (امر و نہی) کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔

آپ معرب اور مبنی کے بارے میں بھی جانتے ہیں کہ مبنی وہ کلمہ ہوتا ہے جن کا اعراب دوسرے کلمہ کے استخدام یا ترکیب کی بنا پر تبدیل نہیں ہوتا۔ اور معرب وہ کلمہ ہوتا ہے جس کا اعراب مختلف حالتوں کے اعتبار سے بدلتا رہتا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ عربی زبان میں حروف کی مختلف انواع ہیں کچھ حرف اسم کو جر/کسرہ دیتے ہیں کچھ ضمۃ/رفع یا نصب/فتحہ دیتے ہیں۔ اسی طرح بعض حرف فعل پر داخل ہو کر ان کے اعراب کو تبدیل کر دیتے ہیں۔ اس اکائی میں ہم ایسے ہی حروف کے بارے میں پڑھیں گے۔

فعل ماضی اور امر مبنیات میں شمار ہوتے ہیں، کسی عامل کے آنے سے ان کے آخری حرف کا اعراب تبدیل نہیں ہوتا۔ جبکہ مضارع معرب ہے اس کا آخری اعراب عوامل کی وجہ سے مرفوع، منصوب یا مجزوم ہوتا ہے۔ اگر اسکے شروع میں حروف ناصبہ آئیں تو منصوب اگر حروف جازمہ آئیں تو مجزوم اور دونوں کی غیر موجودگی میں مرفوع رہتا ہے۔

حروف ناصبہ (زبر دینے والے حرف)

فعل مضارع کو نصب دینے والے چار حروف ہیں: ۱۔أنْ ۲۔لَنْ ۳۔کَیْ ۴۔اِذَنْ

مثال : یکتبُ سے لن یکتبَ یضربُ سے أن یضربَ یفتحُ سے کئ یفتحَ

یہ حروف فعل مضارع کے شروع میں آتے ہیں اور پانچ صیغوں کو فتحہَ/ نصب دیتے ہیں۔ حروف ناصبہ کی بناپر فعل مضارع کے سات صیغوں (تثنیہ غائب مذکر و مونث، تثنیہ حاضر مذکر و مونث جمع مذکر غائب و حاضر، واحد مونث حاضر) کے نون اعرابی گرجاتے ہیں۔ لیکن جمع مونث غائب اور حاضر پر حروف ناصبہ کا عمل واقع نہیں ہوتا، کیوں کہ وہ مبنی ہیں۔۔ نحوی اصطلاح میں اوران دو صیغوں کے نون کو نون اصلی کہاجاتاہے۔

حروف ناصبہ ان دیئے گئے صیغوں کو فتحہ دیتاہے:

واحد مذکر غائب	واحد مذکر حاضر	واحد مؤنث غائب	واحد متکلم	جمع متکلم
(أن یَفْعَلَ)	(أَنْ تَفْعَلَ)	(أنْ تَفْعَلَ)	(أنْ اَفْعَلَ)	(أنْ نَفْعَلَ)

حروف ناصبہ کے داخل ہونے کی بناپر جن صیغوں کے نون اعرابی گرجاتے ہیں، وہ یہ ہیں:

تثنیہ مذکر غائب	تثنیہ مؤنث غائب	تثنیہ مذکر حاضر	تثنیہ مؤنث حاضر
(لَنْ یَفْعَلَا)	(لَنْ تَفْعَلَا)	(لَنْ تَفْعَلَا)	(لَنْ تَفْعَلَا)
جمع مذکر غائب	جمع مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	
(لَنْ یَفْعَلُوا)	(لَنْ تَفْعَلُوا)	(لَنْ تَفْعَلِی)	

فعل مضارع کے جن صیغوں پر حروف ناصبہ کا عمل واقع نہیں ہوتااور نون ساقط نہیں ہوتا، وہ یہ ہیں۔

جمع مؤنث غائب	جمع مؤنث حاضر
لن یفعلن	لن تفعلن

'أن' مصدریہ

یہ حروف ناصبہ میں ایک حرف ہے، اس کو مضارع کے شروع میں داخل کرنے سے مضارع منصوب ہو جاتاہے اور اس کے معنٰی اس فعل کے مصدر کے معنٰی میں بدل جاتے ہیں۔ جیسے: یُرِیْدُ اللهُ أَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ (اللہ تم پر تخفیف چاہتاہے)

دی گئے مثالوں پر غور کریں اور سمجھیں کہ کس طرح 'ان مصدریہ' کے داخل ہونے سے فعل مضارع کے معنی مصدر میں بدل جاتے ہیں۔

1۔ مَا أَجْمَلَ ان تَصْفَحَ عَمَّنْ اَسَاءَ إِلَيْکَ۔ (جو آپ سے بد سلوکی کرے اس سے در گزر کرنا ہی بہتر)۔

2. یَجِبُ عَلَیْنَا ان نَهْتَمَّ بِالنَّظَافَهِ۔ (صفائی ستھرائی کا اہتمام کرنا ہمارے لئے بہتر ہے)۔

3۔ یَجِبُ عَلَیْنَا ان نَّحْتَرِمَ آرَاءَ الآخَرِینَ۔ (ہمیں دوسرون کی رائے کا اہتمام کرنا چاہئے۔)

4 ۔ تُحَاوِلُ سُعَادٌ ان تَقْرَأَ الدَّرْسَ۔ (سعاد سبق پڑھنے کی کوشش کر رہی ہے۔)

5۔ أَمَرْتُهُ أن يَّذْهَبَ۔ (میں اسے جانے کا حکم دیا)۔

اب آپ نے جان لیا کہ 'ان' مصدر یہ لگانے سے فعل مضارع کے معنی مصدر میں بدل جاتے ہیں۔

یہاں یہ بات بھی سمجھنے کی ہے کہ فعل مضارع جو حال اور مستقبل کے معنی دیتا ہے جب اس پر حروف ناصبہ داخل ہوتے ہیں تو ان کا معنی صرف مستقبل تک محدود ہو جاتا ہے اور حال کا معنی مفقود ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ أکتب کے معنی ہیں میں لکھتا ہوں یا لکھوں گا۔ لیکن جب اس پر حروف ناصبہ داخل ہو جائے، جیسے کہ لن أکتبَ تو اس کے معنی ہوں گے میں ہر گز نہیں لکھوں گا۔

یہ بات بھی آپ کو ذہن نشین کرنی چاہیے کہ حروف ناصبہ ضروری نہیں کہ حروف مضارع شروع میں ہی داخل ہوں کبھی ان کے اور فعل مضارع کے درمیان' لا نافیه 'آتا ہے، ایسا اکثر 'ان، کَی اور اِذن' کے ساتھ واقع ہوتا ہے۔ جیسے: أن لانعبدَالا الله۔کئ لا نشهدَ وغیرہ

٢ ۔'لَنْ'

یہ حروف ناصبہ میں سے ہے اور یہ مضارع کے معنی کو بدل کر مستقبل منفی تاکید میں کر دیتا ہے۔

ذیل میں دیئے گئے مثالوں سے ہم سمجھیں گے کے کس طرح مضارع کے شروع میں لن لگانے سے اس کے اعراب اور معنی میں تبدیلی آتی ہے۔

فعل مضارع مرفوع		فعل مضارع منصوب بلن	
یکتب	وہ ایک مرد لکھتا ہے یا لکھے گا	لن یکتبَ	وہ ایک مرد ہر گز نہیں لکھے گا
یکتبان	وہ دو مرد لکھتے ہیں یا لکھیں گے	لن یکتبَا	وہ دو مرد ہر گز نہیں لکھیں گے
یکتبون	وہ سب مرد لکھتے ہیں لکھیں گے	لن یکتبُوا	وہ سب مرد ہر گز نہیں لکھیں گے
تکتب	وہ ایک عورت لکھتی ہے یا لکھے گی	لن تکتبَ	وہ ایک عورت ہر گز نہیں لکھے گی
تکتبان	وہ دو عورتیں لکھتی ہیں یا لکھیں گی	لن تکتبَا	وہ دو عورتیں ہر گز نہیں لکھیں گی
یکتبن	وہ سب عورتیں لکھتی ہیں یا لکھیں گی	لن یکتبنَ	وہ سب عورتیں ہر گز نہیں لکھیں گی

تکتب	تم ایک مرد لکھتے ہو یا لکھو گے	لن تکتبَ	تم ہر گز نہیں لکھو گے
تکتبان	تم دو مرد لکھتے ہو یا لکھو گے	لن تکتبَا	تم دو مرد ہر گز نہیں لکھو گے
تکتبون	تم سب مرد لکھتے ہو یا لکھو گے	لن تکتبُوا	تم سب مرد ہر گز نہیں لکھو گے
تکتبین	تم ایک عورت لکھتی ہو یا لکھو گی	لن تکتبِي	تم نہیں لکھو گی
تکتبان	تم دو عورتیں لکھتی ہو یا لکھو گی	لن تکتبَا	تم دو عورتیں ہر گز نہیں لکھو گی
تکتبن	تم سب عورتیں لکھتی ہو یا لکھو گی	لن تکتبن	تم سب عورتیں ہر گز نہیں لکھو گی
اکتب	میں لکھتا ہوں یا لکھوں گا	لن اکتبَ	میں ہر گز نہیں لکھوں گا
نکتب	ہم لکھتے ہیں یا لکھیں گے	لن نکتبَ	ہم ہر گز نہیں لکھیں گے

اوپر دیئے گئے جدول سے یہ بات واضح ہو گئی کہ 'لن' مضارع کے شروع میں آتا ہے۔ جمع مذکر حاضر و غائب کے صیغے میں نون اعرابی کے حذف ہو جانے کے بعد الف کی اضافت ہوتی ہے کیونکہ 'و' اصلِ فعل میں نہیں ہے بلکہ وہ 'و' واوِ جمع ہے، اور 'ا' الفِ فارقہ کہلاتا ہے اور اگر کوئی ضمیر متصل ہو تو یہ الف نہیں لکھا جاتا۔ جیسے لن یکتبوا ، لن یکتبُوہ۔

۳۔ 'کَيْ'

یہ تیسرا حرف ناصبہ ہے جو فعل مضارع سے پہلے آتا ہے اور اس کو نصب دیتا ہے، اور اسکے معنی کو مصدر کے ساتھ خاص کرتے ہوئے فعل ہونے کی وجہ کو مقدم کر دیتا ہے۔ جیسے کہ [فَرَدَدْنَاهُ إِلٰى أُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا] (قران)(ہم نے انہیں ان کی والدہ کی طرف واپس پہونچا دیا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں)

نُسَاعِدُ الْمُحْتَاجَ كَيْ نَنَالَ الأجْرَ	ہم ضرورت مند کی مدد کرتے ہیں تاکہ ہمیں اجر ملے
إقْبَلِ النَّصِيْحَةَ كَيْ تَنْجُوَ مِنَ الْمَخَاطِرِ	نصیحت قبول کرو تاکہ مشکلات سے بچے رہو

اس سے پہلے تاکید کے لئے لام تعلیل آتا ہے۔ جیسے

يَدْرُسُ الطَّالِبُ بِجِدٍّ لِكَيْ يَنْجَحَ	طالب علم محنت سے پڑھ رہا ہے تاکہ وہ کامیاب ہو

۴۔ 'إِذَنْ'

یہ بھی حروف ناصبہ میں سے ہے، فعل مضارع کے شروع میں آتا ہے اور یہ گزشتہ فعل کے شرط کے جواب میں آتا ہے۔ جیسے إِذَنْ تَفْلَحَ جواب ہے اس کا جو کہے سأجتهد، یعنی اگر کہا جائے۔ سَأَجْتَهِدُ (میں محنت کروں گا) تو جواب میں کہا جائے گا إِذَنْ تَفْلَحَ (تب ہی تم کامیاب ہو گے)

یہ فعل مضارع کے شروع میں آکر اس کو نصب دیتا ہے اور اس کے معنی مستقبل کے لئے خاص کر دیتا ہے۔ جیسے کوئی کہنے والے کہے 'سَأَزُوْرُکَ (میں تم ابھی ملوں گا)تو آپ کہیں گے 'إذن 'أَنْتَظِرَکَ'(میں تمہاراانتظار کروں گا)۔

نوٹ: اگراذن اور فعل مضارع کے درمیان لااور حروف قسم کے علاوہ جوئی اور کلمہ آئے تو وہ مضارع کو نصب نہیں دیتا۔ مثال کے طور پرا گر کوئی یہ کہے کہ سَأَجْتَهِدُ تو اس کا جواب یہ ہو إِذَنْ أَنْت تَفْلَحُ، اس دی گئی مثال سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بیچ میں انت آنے سے إذن کا مضارع پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ اور جب اذن اور مضارع کے درمیان لا نافیہ یاادوات قسم آئیں تو إذن کے عمل کو کوئی فرق نہیں پڑیگااور مضارع منصوب ہو گا۔لانافیہ کی مثال إِذَن لَا أَخَافَ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍاور ادوات قسم کی مثال إذن وَاللهِ أُرْضِيْ رَبِّي بِإِرْضَاءِ الوَالِدَيْنِ۔

ایک اہم بات یہ کہ ان کی وجہ سے مضارع کئی اور جگہ پر منصوب ہوتا ہے جس میں سے چند یہ ہیں:

- لام تعليل: یہ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے اور اور فعل کے واقع ہونے کا سبب بتاتا ہے۔ جیسے منحتک کتاباً لتقرأ (میں کتاب آپ کو دی تاکہ آپ پڑھیں)،أى اعطيتک كتابا لأجل قرائتک او لسبب قرائتک۔
- حتیٰ: یہ فعل مضارع سے پہلے آکر گزشتہ فعل آئندہ فعل سے ملا کر استمرار میں تبدیل کر دیتا ہے۔ جیسے نقرا هذا الدرس حتى نحفظه ۔ (ہم اس سبق کو پڑھیں گے حتی کہ اسے یاد کرلیں)أى نقرا هذا الدرس و نستمر فى قرائته ولا نتركه قبل ان نحفظه۔

اور اسی پر حروف ناصبہ کی بحث ختم ہوتی ہے۔اور وہ حروف جوان کی وجہ سے مضارع کو نصب دیتے ہیں ان کے بارے میں دوسری جگہ پڑھیں گے۔

فعل اور فاعل میں مطابقت

ایک جملہ فعلیہ فعل اور فاعل کے ملنے سے وجود میں آتا ہے۔ جب فاعل اسم ظاہر ہوتا ہے،اور فعل سے مل کے واقع ہوتا ہے تو فعل ہمیشہ مفرد رہیگا چاہے فاعل واحد ہو تثنیہ یا جمع۔ فعل کے لئے ضروری ہے کہ وہ تذکیر و تانیث میں فاعل کی مطابقت کرے، جب فاعل مذکر ہو گا تو فعل بھی مذکر ہو گا،اور جب فاعل مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث ہو گا۔

مذکر فاعل	مؤنث فاعل
دَخَل المُعَلِّمُ (وہ استاد آئے)	كَتَبَتْ بَنْتٌ(اس لڑکی نے لکھا)
دخل المعَلِّمَانِ(وہ دو استاد آئے)	كتبت البِنْتَانِ(ان دو لڑکیوں نے لکھا)
دخل المعلِّمُوْنَ(وہ سب استاد آئے)	كتبت البَنَاتُ(ان سب لڑکیوں نے لکھا)

اور اگر فاعل فعل سے پہلے آئے تو وہ جملہ 'جملہ 'اسمیہ ہو گا۔اس حالت میں فعل کے لئے ضروری نہیں کہ وہ فاعل کی نوع،تذکیر و

تانیث یاعدد کی مطابقت کرے۔

عدد	مذکر	مؤنث
واحد	التلميذ قرأ(طالب علم نے پڑھا)	التلميذه قرأت (طالبہ نے پڑھا)
تثنیہ	المعلمان نصحا (دواساتذہ نے سکھایا)	المعلمتان نصتحا (دواستانیوں نے سکھایا)
جمع	المعلمون نصحوا (کچھ اساتذہ نے نصیحت کی)	المعلمات نصحن (کچھ استانیوں نے سکھایا)

یادرکھنے کے نکات:

- فعل کے فاعل سے پہلے یابعد میں آنے سے کسی بھی جملہ کے معنی نہیں بدلتے۔ جیسے 'ضحک الرجال' اور 'الرجال ضحکوا' ایک ہی معنی ہو گا کہ آدمی ہنسے۔
- فاعل اگر غیر عاقل کی جمع ہو تو فعل واحد مؤنث ہو گا،اس صورت میں فعل اور فاعل میں تذکیر س تائیث ضروری نہیں۔ جیسے:

جفّتِالأقلامُ (قلم سوکھ گئے)،اس جملے میں اقلام ایسی چیز کی جمع ہیں جن میں عقل نہیں، تواس کو واحد مؤنث ہی ماناجائیگا،اور فعل اسی مطابقت کالایاجائیگا۔

- تین جگہ ایسی ہیں جہاں فعل مذکر یامؤنث دونوں حالتوں میں ہو سکتاہے:

۱۔جب فاعل جمع مکسر ہو۔ جیسے غضب الرجال غضبت الرجال(لوگ غصہ ہوے)

۲۔جب فاعل اسم جمع ہو۔ جیسے غلب القوم اور غلبت القوم(قوم غالب ہوئی)

۳۔جب فاعل مؤنث مجازی ہو۔ جیسے طلع الشمس اورطلعت الشمس(سورج طلوع ہوا)

فعل پر فعل یمکن لگانے کا طریقہ

یہ فعل اجازت یاطلب کرنے کے لئے استعمال ہوتاہے۔جملہ استفہامیہ کے لئے اس کے ساتھ ضمیر متصل ہوتی ہے۔ جیسے۔ھل یمکنک أن تحضر یوم الإجازة(کیاآپ چھٹی کے دن آسکتے ہیں) نعم یمکننی أن أحضر یوم الإجازة(ہاں میں چھٹی کے دن آسکتا ہوں)۔

'مَنْذُ'اور اسکا استعمال

یہ حرف اجازت ہے جو اپنے بعد والے کلمہ کو جر دیتاہے،اور یہ ضمہ پر مبنی ہے۔یہ اسماء ظروف پر دخل ہوتاہے۔یہ کسی کام

کے شروع ہونے یا کسی کام کے ختم ہونے کے وقت پر دلالت کرتا ہے۔ اگر مجرور ماضی ہو تو اسکا معنی من (سے) کے معنے میں ہوں گے۔ جیسے مارأيته منذ يوم الإثنين (میں نے اسکو پیر سے نہیں دیکھا) اور مجرور اگر حاضر ہو تو اس کے معنی فی کے ہوتے ہیں۔ جیسے ما رأيته منذ يومنا هذا (میں نے اس کو آج نہیں دیکھا)۔

پہلی مثال میں منذ پیر کے دن سے حال تک دیکھنے کی نفی کر رہا ہے، اور دوسری مثال میں دیکھنے کی مدت کو آج ہی کے دن میں قید کر رہا ہے۔

11.5 سبق نمبر 17- متن پر مبنی مشقیں

---

(۱) دیئے گئے سوالات کے جوابات دیجئے:

1. لماذا خرج عمار و ياسر من الفصل؟ 2. أين يريد هاشم أن يذهب فى عطلة الصيف؟

3. لماذا يريد يوسف أن يذهب إلى لندن؟ 4. فى أىّ كليأة تريد مروان أن يدرس؟

(۲) ہمایوں نے استاد سے جو کہا اسے پڑھئے، پھر اس کی روشنی میں خالی جگہوں کو پر کیجیے۔

يريد همايون ان -------- أمام ----------- لأنَّ ---------- بعيد عن ----------- ولا -------- ما---------- المدرس عل السبورة۔

(۳) (أن) کا استعمال کرتے ہوئے ان سوالوں کا جواب دیجیے۔

1. آين تريد آن تذہب فى عطلة الصيف؟ 2. لم تريد أن تدرس اللغة العربيه ؟

3. مع من تريد أن تلعب؟ 4. من أى إذاعة تريد أن تسمع الأخبار؟

5. ماذا تريد أن تشرب يا أخى؟ 6. لم تريد أن تذهب إلى الطبيب ؟

7. ماذا تريد أن تأكل فى العشاء؟ 8. ماذا نسيت؟

(۴) دیے گئے سوالوں کا لامِ تعلیل کے ذریعے جواب دیجیے۔

1. لم دخلتم المطعم؟ --------(نشرب) 2. لم خرجت من المدرسة؟--------(أشترى)

3. لم ذهبت إلى قريتك يوم الجمعة؟ ----(أَزُوْرُ) 4. لم ذهبتنَّ إلى المكتبه يا إخوات؟ ------(نَقْرَأُ)

5. لم جاء أخوك إلى المدينة المنورة؟-----(يَدْرُسُ) 6. لم خرج زميلك من الفصل؟ ----- (يغسل)

7. لم خلقَنا الله تعالىٰ؟ ----------------(نعْبُدُ) 8. لم قام المدرس؟------- ------- (يَكْتُبُ)

9. لم تذهب إلى مكتب البريد الآن؟-------(آخذ) 10. لم تدرسون اللغة العربية يا إخوان-- (نفهم)

یہ سال کے موسموں کے نام ہیں

۱۔ الشتاء (موسم سرما) ۲۔الربيع (موسم بہار) ۳۔ الصيف (موسم گرما) ۴۔ الخريف (موسم خزاں)

11.6 سبق نمبر 17 متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

(۱)

1. خرج عمار ليشرب الماء و خرج ياسر ليغسل وجهه۔
2. يريد هاشم ان يذهب إلى مصر فى عطلة الصيف ليزور اخيه الذى يدرس فى جامعة الأزهر۔
3. يريد يوسف أن يذهب إلى لندن لأن يدرس اللغة الإنكليزية۔
4. يريد مروان أن يدرس فى كليّة الشريعة۔

(۲)

يريد همايون أن يجلس أمام المدرس لأن مقعده بعيد عن الأستاذ ولا يرى ما يكتب المدرس على السبّورة۔

(۳)

1. أ ريد أن أذهبَ إلى المدينة المنورة فى عطلة الصيف۔
2. أريد أن ادرسَ اللغة العربيه لأفهم القران
3. أ ريد أن ألعبَ مع أ صدقائى
5. أريد أن أسمعَ الأخبار من إذاعة آكاشوانى
6. أريد أن أذهبَ الى الطبيب لأنى سقيم
7. أريد أن أاكلَ ادام الدجاج فى العشاء
8. نسيت أننى مريض

(۴)

1. دخلنا فى المطعم لنشربَ
2. خرجت من المدرسة لأشترى القلم
3. ذهبت إلى المكتبة لِأَزُوْرَ الكاتبون من التركية
4. ذهبنا إلى المكتبه لِنَقْرَأَ
5. جاء اخى ملى المدينه المنوره لِيَدْرُسَ
6. خرج زميلى من الفصل لِيَغْسِلَ
7. خلقنا الله تعالى لِنَعْبُدَ
8. قام المدرس لِيَكْتُبَ
9. أذهب إلى مكتب البريد لآخَذَ رسالة أمى
10. ندرس اللغة العربيه لِنَفْهَمَ القران والحديث

11.7 سبق نمبر 18-اصل متن

حامد (لزوجته) : أين تُرِيْدِيْنَ أن تَذْهَبِىْ بعدَ صلاةِ العَصْرِ۔

آمنة : أريد أن أَزُوْرُ جارتنا التى زَارَتْنِى أمس۔

حامد : أَيُمْكِنُكَ أن تَرْجِعِى قبلَ صَلاة المغرب۔

آمنة : يُمْكِنُ إن شاء الله۔

حامد : أرجو أن تَغْسِلِى قميصىَ الأبيض بعد رجوعك عِنْدِ الجارة۔

آمنة : سأغسله وأَكْوِيْه إن شاء الله۔

حامد : أين تريدون أن تذهب الآن يا أبنائى؟

الأبناء : نذهب الآن إلى المسجد، وبعد الصلاة نريد أن نذهب إلى السوق لنشترى أقلاماً ودَفاترَ ومَساطرَ۔

حامد : أين زُمَلَائُكُمْ؟ ماجاءوا اليوم لزيارتكم كَعَادَتِهِمْ كل أسبوعٍ۔

الأبناء : أَرَادُوْ أن يَذْهَبُوْا اليوم إلى المُتْحَفِ۔

حامد : يا بناتى ، أريد أن أذهب إلى المستشفى لِعِيَادَةِ سلمىٰ، أ تردن أن تذهبن معى؟

البنات : نعم۔

حامد : ماذا تردن أن تأخذن لها؟

البنات : نريد أن نأخذ معنا علبة الحلوىٰ هذه ، إن سلمى تحب هذه الحلوىٰ كثيراً۔

حامد : أتردن أن تأخذ شيأً آخر؟

البنات : نريد أن نأخذ هذه المجلة وهذه الملابس۔

حامد : أرجو أن لا تأخذن هذه الأشياء كلها، فإن المستشفى لا يَسْمَحُ بدخول أشياء كثيرة۔۔۔۔۔۔۔۔ أين خديجة و عائشة و أم كلثوم؟ أَيُرِدْنَ أَنْ يَّذْهَبْنَ مَعَنَا؟

إحدى البنات : لا أدرى أين هن ، أَظُنُّ أَنَّهُنَّ ما رجعن من المدرسة۔

حامد : هَيَّا بِنَا يا بنات۔

11.8 سبق نمبر18-اصل متن کا ترجمہ

حامد (بیوی سے) : تمہارا عصر کی نماز کے بعد کہاں جانے کا ارادہ ہے؟

آمنہ : میرا ارادہ ہے کہ میں ہماری اس پڑوسن سے ملنے جاؤں جو کل ملنے آئی تھی۔

حامد : کیا یہ ممکن ہے تم مغرب سے پہلے واپس آجاؤ؟

آمنہ : اِن شاءاللہ ممکن ہے۔

حامد : میں چاہتاہوں کہ پڑوسن کے پاس سے آنے کے بعد میری سفید قمیص دھودو۔

آمنہ : ان شاءاللہ میں دھودونگی اور استری بھی کردوں گی۔

حامد : میرے بیٹوں، ابھی تم کہاں جارہے ہو؟

بیٹے : ابھی تو ہم مسجد جارہے ہیں، نماز کے بعد قلم کاپیاں اور سکیل خریدنے کے لئے بازار جائیں گے۔

حامد : تمہارے دوست کہاں ہیں؟آج تم سے ملنے نہیں آئے جیسے وہ ہر ہفتہ ملنے آتے تھے۔

بیٹے : ان کا ارادہ تھا کہ وہ آج میوزم جائیں۔

حامد : میری بیٹیوں، میں ابھی سلمی کی عیادت کے لئے ہسپتال جارہاہوں۔ کیا تم سب میرے ساتھ چل رہی ہو؟

بیٹیاں : ہاں

حامد : تم نے ان کے لیے کیا لے جانے کا ارادہ کیا ہے؟

بیٹیاں : ہم یہ میٹھائی کا ڈبّہ لے کر جارہیں ہیں، سلمی کو یہ میٹھا بہت پسند ہے۔

حامد : کیا تم کچھ اور بھی لے جانے کا ارادہ کررہی ہو؟

بیٹیاں : ہم یہ میگزین، یہ کتاب اور یہ کپڑے لے جانا چاہ رہی ہیں۔

حامد : میں یہ چاہ رہا تھا کہ تم اتنی زیادہ چیزیں نہ لیکر جاؤ کیوں کہ ہسپتال والے اتنی چیزوں کی اجازت نہیں دیتے۔۔۔۔۔۔خدیجہ، عائشہ اور اُم کلثوم کہاں ہیں؟ کیا وہ بھی ہمارے ساتھ چل رہی ہیں؟

ایک بیٹی : مجھے نہیں پتہ وہ کدھر ہیں، میں یہ سمجھ رہی ہوں کہ وہ اسکول سے ابھی واپس ہی نہیں آئیں ہیں۔

11.9 سبق نمبر 18- متن پر مبنی قواعد

اس درس میں اسمائے اشارہ اور اس کے طریقۂ استعمال کے بارے میں پڑھیں گے۔ جو اسماء کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں اسے ہم اسم اشارہ کہتے ہیں جیسے کہ یہ ھذا، وہ ذلک۔ وغیرہ یہ اسم عموماً مشار الیہ سے پہلے واقع ہوتے ہیں۔ جیسے کہ ھذا الکتاب یا ھذا الکتاب جیداور الکتاب ھذا۔ پہلی مثال اور دوسری مثال میں اسکی صفت الکتاب کے ساتھ یہ مبتدا ہے، اور تیسری مثال میں یہ خبر ہے۔

کبھی کبھی یہ مشار الیہ کے بعد بھی آتا ہے، جیسے کتاب التاریخ ھذا جیِّد، اس کا اصل ھذا کتاب التاریخ جید یاھذا الکتاب للتاریخ جید۔ اس کلمہ میں الکتاب مضاف ہے التاریخ کی طرف اور لام تعریف مضاف پر داخل نہیں ہوتا، اس لئے اسم اشارہ مشار الیہ کے بعد واقع ہوا ہے

تشبیہ اور اس کے ادوات

تشبیہ یہ دو امور کی مشترکہ صفت کو ملانے، موازنہ کرنے یا مثال بیان کرنے کو کہتے ہیں۔ تشبیہ مشبَّہ، مشبَّہ بہ، وجہ تشبیہ، اور حروف تشبیہ سے مل کر بنتی ہے۔ جیسے زید کالأسدِ، اس مثال میں زید مشبہ، اسد مشبہ بہ، کاف حرف تشبیہ، اور صفتِ شجاعت وجہ تشبیہ ہے جو مشبہ اور مشبہ بہ دونوں میں موجود ہے، اس کا معنی یہ ہوا کہ زید شجاعت میں شیر کی طرح ہے۔

ہم نے یہ جان لیا کہ تشبیہ کے چار ارکان ہوتے ہیں جس میں ایک حروف تشبیہ ہے۔ حروف تشبیہ بہت زیادہ ہیں جس میں سے ہم کاف اور مثل پڑھیں گے۔ کاف حروف جارہ میں سے ہے جو اپنے بعد والے کو جر دیتا ہے۔ اور اسم ظاہرہ کے لئے تشبیہ میں استعمال ہوتا ہے، جیسے: وجهه كالبدر یہ ضمائر کے ساتھ استعمال نہیں ہوتا جیسے، كه یاكهم۔ اور کلمہ مثل یہ اسماء ظاہرہ اور ضمائر دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے مثل صديقى، وهو مثلى، وانتم مثلهم۔

'مثل' ایک اسم معرب ہے اور اپنے مابعد کے لئے مضاف بن کر آتا ہے اور اس کو جر دیتا ہے جیسے: وجه البنت مثل القمر۔ اور اسکا مطلب یہ ہے کہ لڑکی چاند کی طرح خوبصورت ہے، اور وہ حسن و جمال میں چاند کے مشابہ ہے۔ اس کلام میں مشبہ لڑکی ہے، مشبہ بہ قمر ہے، وجہ شبہ حسن وجمال ہے، اور حرف تشبیہ مثل ہے۔

تاکید

تاکید کلام میں وہم اور شک کو دور کرنے، بات کو اچھی طرح سمجھانے، اور بات کا مقصد واضح کرنے کے لئے کی استعمال کی جاتی ہے، اس کو توکید بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک تاکید لفظی، جو الفاظ کو دہرانے اور اس کے مترادفات جیسے اسم، فعل، حرف، ضمیر یا جملہ استعمال کرنے سے ہوتی ہے۔

تاکید لفظی	
اسم ظاہر	أحمد أحمد قرأ الدرس (احمد، احمد نے سبق پڑھا)
ضمیر	أنت أنت فعلت هذا (تم، تم ہی نے کیا ہے یہ)
فعل	جاء جاء الأستاذ (آئے، استاذ آئے)
حرف	من من أين جئت (کہاں، کہاں سے آئے تم)
جملہ	[فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا، اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا] (الشرح ۶-۵) (بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے ن بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے)
مترادف	عاد جاء عليٌ (آیا علی آیا)

دوسرا ہے تاکید معنوی: وہم اور شک کو دور کرنے لئے حروف تاکید کا استعمال کرنا، حروف تاکید یہ ہیں نفس، عین ، كل، جميع، كلا، كلتا۔ جیسے:

تاکید معنوی	
نفس	زار الرئيس الهنديُ نفسه جامعتنا (ہندوستانی رئیس خود ہماری جامعہ دیکھنے کے لئے آیا)

عين	جاء الأستاذ عينه ، وصل رائد الفضاء إلى القمر بعينه (استاد خود آئے)
كُلَّ	قرأت الكتاب كله، (میں نے پوری کتاب پڑھ لی) [فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ] (حجر: ۳۰)(پورے فرشتوں نے سجدہ کیا)
عامة	دعوت الأصدقاء عامة، (میں نے دوستوں کو عام دعوت دی)
جميع	صلى الطلاب جميعهم العصر۔ (ان سارے طلباء نے عصر کی نماز پڑھی)
كلا	فاز الطالبان كلاهما (وہ دونوں لڑکے کامیاب ہو گئے)
كلتا	فازت البنتان كلتاهما (وہ دونوں لڑکیاں کامیاب ہو گئیں)

ہم اس سبق میں حروف تاکید میں سے صرف 'کل' کے بارے میں پڑھیں گے۔

حرف تاکید 'کُلَّ'

ہم نے اوپر کُلَّ کے استعمال کے بارے میں پڑھا ہے، اب آگے ہم اسی کے بارے میں کچھ تفصیل سے پڑھیں گے :

عزیز طلبہ ! ادوات تاکید میں ' کُلَّ 'سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔اس کا معنی عام ہوتا ہے اور اپنے بعد والے کے لئے یہ مضاف بن کر داخل ہوتا ہے اور اس کے معنے میں ہر فرد کو گھیرتا ہے، مثال کے طور پر [فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ]، أقمنا شهراً كلَّه، جاء الطلاب كلَّهُ، وجدت العمَّال كلَّهُ مُنْشَغِلين في أعمالهم۔

کل اور چیزوں پر بھی دلالت کرتا ہے۔

- یہ کمال اور پختگی پر دلالت کرتا ہے، جیسے ' هو العالم كلُّ العالم '(وہ ایک مکمل عالم ہے)۔
- یہ مابعد کے معنی کو گھیرتا ہے اور پورا شامل کرتا ہے، یہ مذکر اور مفرد ہوتا ہے۔ جیسے ،شاركت البنات كلهن في الحفلة، فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ، أقمنا شهراً كله۔ جب یہ کہا جائے شاركت البنات تو سننے والا یہ سمجھتا ہے کہ کچھ لڑکیاں ہوں گی، پوری نہیں آئی ہوں گی تو اس لئے یہ کہیں گے کہ شاركت البنات كلهن۔

نوٹ: کُلَّ، جميع اور عامة یہ تینوں صرف ایسی جمع تجزیۂ (جس کے جزء بن سکتے ہیں) کی تاکید کے لئے ہی استعمال ہوتے ہیں جیسے فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ اور وہ واحد جس کے جزء بن سکتے ہیں جیسے أقمنا شهراً كله۔ اگر واحد ایسا ہے جس کے جزء نہیں بن سکتے ان پر یہ الفاظ داخل نہیں ہوں گے جیسے 'جاء زيد كله 'نہیں ہو گا بلکہ 'جاء زيد نفسه 'ہو گا۔

- یہ تکرار پر دلالت کرتا ہے، اگر کل کے پہلے ما مصدر یہ ظرفیہ لگا دیا جائے تو وہ تکرار کا معنی دیتا ہے، جیسے۔ كلما زارك صديقك قَدِّمْ إليه الشَّايَ یعنی اپنے دوست جب جب بھی دیکھو چائے پلاؤ۔

حروفِ نداء

مخاطب پکارنے کے لیے اسم کے پہلے حروف ندا کا استعمال کرتے ہیں۔ جو کہ کسی کام کے لئے، کسی چیز کے طلب کرنے کے لئے بلانا ایسے مواقع پر استعمال ہوتے ہیں۔، حروف ندا یہ ہیں یا ، أیا، هيا، أی، وا ، آ، أ۔ جیسے یا حمزه ! قم ! والذهب إلى المسجد (اے حمزہ! اٹھو اور کالج جاؤ)۔

حروف ندا قریب اور بعید دونوں کے لئے مختلف استعمال ہوتے ہیں۔ أی، اور أ یہ قریب کے لئے اور أیا، هيا ، أی ، آ یہ بعید کے لئے۔ 'یا' یہ قریب بعید دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

جس اسم کے پہلے حروف ندا ہوں انہیں منادی کہتے ہیں۔ ان کے مختلف احوال ہوتے ہیں۔ منادی ان حالتوں میں معروف ہوتا ہے جبکہ وہ:

*تثنیہ ہو: یا زیدان ، یا طالبان *جب وہ جمع ہو: یا زیدون، یا طالبون

*نکرہ مقصودہ: یا طالب ، یا رجل *مفرد علم: یا زید

حرف منادی اپنے اسم کا اعراب تبدیل کر دیتے ہیں۔ منادی کا اعراب رفع اور نصب ہوتا ہے۔ جب منادی مفرد ہو تو وہ مرفوع ہوگا چاہے وہ معرفہ ہو یا نکرہ مقصودہ۔ جیسے:

مثال منادیٰ مفرد			
معرفہ		نکرہ	
یا زید ! جاهد في الدراسة	اے خالد ! پڑھائی میں محنت کرو۔	یا سائق! تمهّلْ	اے ڈرائیور ! رک جاؤ
یا فاطمة! واظبي على الدروس	اے فاطمہ ! سبق کی پابندی کرو۔	یا معلم! الطلاب أمانة	اے استاد ! طلبہ امانت ہیں
یا أنجشه ! رفقاً بالقوارير [الحديث]	اے انجشہ ! ان آبگینوں کے ساتھ نرمی معاملہ کرو۔	هيَّا عمال! لا تضيِّعوا الوقت	اے مزدوروں ! وقت ضائع مت کرو
[قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا] (هود : ٣٢)	انہوں نے کہا اے نوح ! تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور جھگڑا زیادہ کر دیا۔	[وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ] (بقره: ٥٤)	جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اے مری قوم ! تم نے خود پر ظلم کیا ہے

يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ (آل عمران : ۴۳)	اے! مریم اپنے پالے والے کے لئے عبادت کرو، سجدہ کرو، اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔	[قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ] (الأنبياء : ۶۹)	ہم نے کہا اے آگ! ٹھنڈی ہو جا ابراہیم کے لئے اور سلامتی بن جا۔
وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (البقرہ: ۳۵)	ہم نے کہا اے آدم آپ اور آپکی بیوی جنت میں رہئے۔	أيا قارئاً للكُتب، حافِظْ عليها	اے کتاب کے پڑھنے والے! اسکی حفاظت کر۔

منادی ان حالتوں میں منصوب ہوتا ہے:

- جب وہ مضاف ہوتا ہے: يا عباد الله ، يا نساء الصين، يا طالب الجامعة أرشِدْنا إلى النجاح
- مضاف کی صفت ہو: يا حسناً خلُقَهُ! وُحسِن من أسماء إليک۔
- نکرہ غیر مقصود: يا محسناً! صِل من قطعک، يا غافلاً! تنبَّهْ۔

جب منادی معرف باللام ہو مذکر کے لئے أیّ اور مؤنث کے لئے أيّتها کے ساتھ یا مناسب اسم اشارہ کے ساتھ آئیگا۔ أي اور أية ضمہ پر مبنی ہوں گے اور منادی معروف ہوگا۔ جیسے: يا أيُّها الطالبُ!، يا أيَّتُها الطالبةُ!، يا هذا الفتى! إغتنم شبابک، يا أيُّها النَّاسُ! اتَّقوا ربكم، يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ۔

کبھی کبھی حرف ندا یا حذف بھی ہو جاتا ہے، جیسے: وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ، رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا، يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔ اس کے علاوہ کوئی اور حرف ندا حذف نہیں ہوتا ہے۔

نوٹ: بعض نحوی علماء کے مطابق کلمہ 'اللّٰھُمَّ' اصل میں یااللہ ہے۔ یا حذف کر کے اس میں میم مشدد کو لفظ اللہ سے ملا دیا تو وہ اللّٰھم ہو گیا۔

اسماء افعال

یہ وہ اسماء ہیں جس کے معنی فعل کے ہوتے ہیں اور وہ معنی میں زمانہ کو شامل کرتے ہیں اور فعل کی طرح اپنے فاعل کو رفع مفعول کو نصب دیتے ہیں، لیکن ان میں کوئی فعل کی علامت نہیں پائی جاتی۔ اسماء افعال یہ ہیں: هياُ، هيهات، صه، آهٍ، أفٍّ وغیرہ۔ اسماء افعال زمانہ کے اعتبار سے تین انواع میں منقسم ہیں۔

فعل ماضى: هيهات (دور ہے)　　فعل مضارع: آهٍ (مجھے درد ہو رہا ہے)　　فعل أمر : صهْ (خاموش)

اسماءافعال کے ضمن میں یہ بات ذہن نشین رہنا چاہیے کہ اسماءافعال مبنی ہوتے ہیں اور فعل کی طرح اپنے فاعل کو رفع اور اپنے مفعول کو نسب دیتے ہیں۔ اُسماءافعال واحد ہوتے ہیں سوائے ایک صورت کے جب کہ ان کے ساتھ کوئی ضمیر متصل ہو، جیسے؛عليک أن تذهب، عليک أن تذهبوا۔ وغیرہ۔ شکل کے اعتبار سے اسماءافعال اور جار اور مجرور میں کوئی فرق نہیں نظر آتا لیکن معنی کے اعتبار سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کہ اسماءافعال ہیں یا جار مجرور۔ جیسے عليک نفسک فهذبها، سقط عليک الأحجار۔

نیچے کچھ اسماءافعال ہیں جو عام شکل میں بھی ہوتے ہیں۔

اسماء افعال	معنی	زمانہ	معنی	مثال
هيهات	دور ہوا	ماضی	بَعُدَ	[هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ](المؤمنون: ٣٦)
شتَّان	فرق ہوا، الگ ہوا	ماضی	افترق	شتَّان ما بين العلم والجهل۔
سَرْعانَ	جلدی	ماضی	سَرُع	سرعان مااكفهرَّت السماء و لمع البرق۔
أُفٍّ	افسوس کرتا ہوں	مضارع	أضتجرَّ	[أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ](انبیاء: ٦٧)
قطُّ	کافی ہوگا	مضارع	يكفی	قطنی ما أعطيتنی۔
آهِ	تکلیف محسوس کرتا ہوں	مضارع	أتوجَّع	آهِ ممَّن يعيثون فی الأرض فساداً۔
أوَّاه	تکلیف محسوس کرتا ہوں	مضارع	أتوجَّع	أواه من ضرح الحبيب ، أواه يا أصحابی
واهاً	مجھے تعجب ہوتا ہے	مضارع	أتعجب	واهاًلقوم يتدخَّلون فی ما لا يعنيهم
وَی	میں حیرت کرتا ہوں	مضارع	أعجب	[وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ](قصص: ٨٢)
بخ	میں پسند کرتا ہوں	مضارع	أستحسن، أعجب	بخ بخ بأعمالک الحسنة
إيهِ	زیادہ دو، جاری ہو	أمر	زِدْنی، إمْضِ	إيهِ أيها الشاعر المبدع۔
صَهْ	خاموش رہو	أمر	أُسكت	صه عما يشينک من الكلام
آمين	قبول فرما	أمر	أَقْبل	اللهم اغفر لنا، آمين۔
حَیَّ	آؤ، چلو	أمر	أسْرِع	حَیَّ على الصَّلاة ، حی على الفلاح
هيَّا	جلدی کرو	أمر	أسرع	هيَّا بنا نصلِّی
هَيْتَ	جلدی کرو	أمر	أسرع، أقبل	[وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ](يوسف: ٢٣)

هلُمَّ إلينا	آؤ	أمر	تعال	[وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا](الأحزاب:١٨)
مَهْ	بازآؤ	أمر	أُكفُفْ	مه عما تقول من الإفک
هاک	یہ لو، یہ دیکھو	أمر	خُذْ	هاک البرْهان على ما أقول۔
إليک عن	دور ہو	أمر	تباعدْ	إليک عن الرذائل۔
إليک كذا	لو	أمر	خُذْ	إليک ملخصاً للدرس۔
عليک	لازم پکڑو	أمر	إلزم	عليک بالرفق فی معاملة الحيوان۔
رُوَيْدک	رکو	أمر	تمهَّلْ	رويدک يا أخی ففی العجلة الندامة۔
وراءک	پیچھے ہٹو	أمر	تأخَّرْ	وراءک إن كان فی إدراک الفرصة حسرة و ندامة۔
أمامک	آگے بڑھو	أمر	تقدَّمْ	أمامک أيها الجندی۔
مكانک	ٹھیرو	أمر	أُثبت	مكانک أيها اللصّ۔
لديک	لو	أمر	خُذْ	لديک القلم
دونک	لو	أمر	خُذْ	دونک كتاب الله فاقرأه۔
هاؤُمُ	تم سب لو	أمر	خُذُوا	[فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ] (الحاقة: ١٩)

11.10 سبق نمبر 18- متن پر مبنی مشقیں

(ا) دیئے گئے سوالات کے جوابات دیجیے۔

1. ماذا يريد الأبناء أن يشتروا من السوق؟ 2. ماذا تريد البنات أن ياخذن لسلمى؟

(۲) دیئے گئے جملوں کی تصحیح کیجیے۔

1. آمنة بنت حامد۔ 2. تريد آمنة أن تزور أختهاً 3. قال حامد لزوجته : إغسلى منديلى الأزرق۔

4. يريد الأبناء أن يذبوا إلى السوق قبل الصلاة۔ 5. أراد زملاء الأبناء أن يذهبوا إلى حديقة الحيوانات۔

6. يريد الحامد أن يذهب إلى المستشفى مع زوجه۔

(۳) خالی جگہوں کو فعلِ 'یذہب' کی مناسب ضمیر کے ساتھ پر کریں

1. يريد الطلاب أن ------------ إلى المتحف غداً۔

2. يا أسامة أتريد أن ----------إلى المكتب البريد لِتَأْخُذ البَرْقِيَّةِ؟

3. أنا أريد أن أذهب إلى--------- بلدى فى عطلة الصيف۔

4. يريد عمى أن -------------- إلى جُدَّةٍ لِيَشْتَرِىْ سيارة۔

5. أين تردن أن ----------- بعد الدرس يا أخوات۔

6. نحن نريد أن ----------- نذهب إلى باكستان فى الأسبوع المقبل۔

7. أخواتى يردن أن----------- إلى المكتبة هذا المساء۔

8. أمى تريد أن ---------- إلى الصَّيْدَلِيَّةِ لِتَشْتَرِىْ دواء۔

9. متى تريدين أن ---------- إلى المُسْتَشْفىٰ لِعِيَادةِ الخالة يا أمّ كُلْثُوْمَ۔

10. يا إخوان أتريدون أن ----------- إلى الحديقة الحيوانات اليوم۔

(۴) دیئے گئے جملوں کی خالی جگہوں کو مناسب فعلِ مضارع سے پر کیجیے۔

1. خرج الطلاب من الفصول لـ----------- سبب الضوضاء۔

2. من أى إذاعة تريدون أن ------------- الأخبار يا إخوان۔

3. يا زينب، أيمكنكِ أن ----------- هذا العنوان باللغة الفرنسية۔

4. خرجت الطالبات الجدد لـ------------- إلى المدير۔

5. جاء هؤلاء الطلاب إلى الجامعة الإسلامية من بلاد مختلفة لـ---------- اللغة العربية و القرآن والفقه و التوحيد۔

6. أتردن أن -------------- القهوة يا بنات؟

7. يا أيهاالإخوان لا تخرجوا من الفصل قبل أن ---------- المدرس، أخرجوا بعد أن ------ وادخلوا الفصل قبل أن ---------

8. أنت خرجت من الفصل لـ---------- الماء ، أليس كذالک؟

11.11 سبق نمبر18- متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

(ا)

1. يريد الأبناء أن يشتروا أقلاماً ودفاتر ومساطر۔

2. تردن البنات أن يأخذن غلبة الحلوىٰ والمجلة والملابس۔

(۲)

1. آمنة زوجة حامد۔ 2. تريد آمنة أن تزور جارها۔ 3. قال حامد لزوجته : إغسلى قميصى الأبيض۔

5. يريد الأبناء أن يذبوا إلى السوق بعد الصلاة۔ 6. أراد زملاء الأبناء أن يذهبوا إلى المتحف۔

7. يريد الحامد أن يذهب إلى المستشفى مع بناته۔

(۳)

1) يذهب	2) تذهب	3) أذهب	4) يذهب	5) تذهبن
6) نذهب	7) يذهبن	8) تذهب	9) تذهبين	10) تذهبون

(۴)

1۔ تعلمُوا	2۔ تسمعوا	3۔ تَكْتُبَ	4۔ يَذْهَبْنَ	5۔ تدرس
6۔ تشربن	7۔ تَخْرُجَ، تخرجَ، تَدْخُلَ	8۔ تشربَ		

11.12 اکتسابی نتائج

اس اکائی میں آپ نے درج ذیل نکات سیکھے :

- حروف ناصبہ چار ہیں۔ان ، لن ، کئ ، إذن۔ان میں سے کوئی حرف اگر فعل مضراع پر داخل ہو تو فعل مضارع کو زبر دیتا ہے۔ جیسے يكتبُ سے لن يكتبَ۔ حروف ناصبه مضارع کے پانچ صیغوں(واحد مذکر حاضر و غائب، واحد مؤنث حاضر وغائب، جمع و واحد متکلم)کو فتحہ ظاہرہ دیتا ہے اور سات کا نون(تثنیه کے چاروں صیغے، جمع مذکر کے دو صیغے، واحد مؤنث)اعرابی گراتا ہے اور دو صیغوں(جمع مؤنث)پر کوئی عمل نہیں کرتا، کیوں کہ وہ مبنی ہیں اور ان کا نون نونِ اصلی ہے۔
- جب مضارع حروف ناصبہ و جازمہ سے خالی ہوتا ہے تو اس کا معنی حال یا مستقبل ہوتا ہے۔جب حروف ناصبہ مضارع پر داخل ہوتے ہیں تو ان کا معنی صرف مستقبل ہوتا ہے۔
- ایک جملہ فعلیہ فعل اور فاعل کے ملنے سے وجود میں آتا ہے۔جب فاعل اسم ظاہر ہوتا ہے،اور فعل سے مل کے واقع ہوتا ہے تو فعل ہمیشہ مفرد رہیگا چاہے فاعل واحد ہو تثنیہ یا جمع۔ فعل کے لئے ضروری ہے کہ وہ تذکیر وتأنیث میں فاعل کی مطابقت کرے، جب فاعل مذکر ہو گا تو فعل بھی مذکر ہو گا،اور جب فاعل مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث ہو گا۔
- ہم نے فعل یمکن کے استعمال کا طریقہ بھی سیکھا کہ یہ فعل اجازت یا طلب کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔جملہ استفہامیہ کے لئے اس کے ساتھ ضمیر متصل ہوتی ہے۔جیسے۔هل يمكنك أن تحضر يوم الإجازة(کیا آپ چھٹی کے دن آسکتے ہیں)۔
- 'منذ 'حرف اجازت ہے جو اپنے بعد والے کلمہ کو جر دیتا ہے،اور یہ ضمہ پر مبنی ہے۔یہ اسماء ظروف پر دخل ہوتا ہے۔یہ کسی کام کے شروع ہونے یا کسی کام کے ختم ہونے کے وقت پر دلالت کرتا ہے۔اگر مجرور ماضی ہو تو اسکا معنی من(سے)کے معنے میں ہوں گے۔اور مجرور اگر حاضر ہو تو اس کے معنی فی کے ہوتے ہیں۔

- تشبیہ یہ دو امور کی مشترکہ صفت کو ملانے، موازنہ کرنے یا مثال بیان کرنے کو کہتے ہیں۔ تشبیہ کے چار ارکان ہوتے ہیں: تشبيه مشبَّه ، مشبِّه بهِ، وجه تشبيه ، اور حروف تشبيه ۔ مثال احمد كالأسدِ، اس مثال میں زيد مشبه ، اسد مشبه به ، كاف حرف تشبيه، اور صفت ِشجاعت وجه تشبيه ہے جو مشبہ اور مشبه به دونوں میں موجود ہے، اس کا معنی یہ ہوا کہ زید شجاعت میں شیر کی طرح ہے۔
- تاکید کلام میں وہم اور شک کو دور کرنے، بات کو اچھی طرح سمجھانے، اور بات کا مقصد واضح کرنے کے لئے کی استعمال کی جاتی ہے، اس کو توکید بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک تاکید لفظی، جو الفاظ کو دہرانے اور اس کے مترادفات جیسے اسم، فعل، حرف، ضمیر یا جملہ استعمال کرنے سے ہوتی ہے۔
- ادوات تأکید میں ' كُلَّ 'سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی عمومی ہوتے ہیں اور اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہوتا ہے۔ اس کے معنی میں ہر فرد شامل ہوتا ہے۔ جیسے کہ: فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ، أقمنا شهراً كلَّه، جاء الطلاب كلَّهُ، وجدت العمَّال كلَّهُ مُنْشَغِلِين في أعمالهم۔ کل کمال اور پختگی پر بھی دلالت کرتا ہے، جیسے ' هو العالم كلُّ العالم '(وہ ایک مکمل عالم ہے)۔ اسی طرح 'کلُ' مابعد کے معنی بھی دیتا ہے اور کسی بھی شئے کو مکمل طور پر اپنے معنی میں شامل کرتا ہے۔ یہ مذکر اور مفرد واقع ہوتا ہے۔
- ایسے حروف جو کسی اسم کو پکارنے کے لیے استعمال ہوں ان حروف ندا کہلاتے ہیں۔يا ، أيا، هيا، أي،وا ، آ، أ۔ حروف ندا قریب اور بعید دونوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ أي، اور أ یہ قریب کے لئے اور أيا، هيا ، أي ، آ یہ بعید کے لئے۔ يا یہ قریب بعید دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
- یہ وہ اسماء ہیں جس کے معنی فعل کے ہوتے ہیں اور وہ معنی میں زمانہ کو شامل کرتے ہیں اور فعل کی طرح اپنے فاعل کو رفع مفعول کو نصب دیتے ہیں، لیکن ان میں کوئی فعل کی علامت نہیں پائی جاتی۔ اسماء افعال یہ ہیں: هيأْ، هيهات، صه، آهٍ، أفٍّ وغیرہ۔

11.13 جدید الفاظ

عطلة : چھٹیاں	العام المقبل: اگلا سال	الذباب(ذبان): مکھی	هدوء : آرام
إعلان: اعلان	ظرف (ظروف): برتن	ضوضاء : شور	عشاء: رات
سمح (يسمح): اجازت دینا	صَيْدَلِيَّةٌ: دوا کی دوکان	حديقة الحيوانات: چڑیا گھر	
عُلْبَةٌ (ج عُلَبٌ): ڈبہ، بکسہ	متحف(ج متاحف): میوزیم		

11.14 نمونہ امتحانی سوالات

11.14.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. جملے کو مناسب فعل مضارع سے پر کیجیے۔1. خرج الطلاب من الفصول ل.......... سبب الضوضاء
2. ان جملوں کی تصحیح کیجیے۔1. امنة بنت حامد۔ 2. يريد الابناء أن يذهبوا الى السوق قبل الصلاة
3. حروف ناصبہ کتنے ہیں؟
4. عربی میں موسموں کے نام لکھیے۔
5. مشار اليه کسے کہتے ہیں
6. 'لام تعلیل' استعمال کرتے ہوئے ان سوالوں کے جواب دیجیے۔1. لم دخلتم المطعم؟ (نشرب)2. لم قام المدرس؟ (يكتب)
7. ان سوالوں کے جواب عربی میں دیجیے۔1. فی ی كلية يريد مروان آن يدرس؟ 2. لماذا خرج عمار و ياسر من الفصل؟
8. ان جملوں پر اعراب لگائیے۔1. يذه المدرسة كالمسجد 2. حامد مجتهد كزميله
9. عربی میں ترجمہ کیجیے۔ 1. میں چاہتا ہوں کہ چھٹیوں میں لندن جاؤں۔ 2. میں ہسپتال ہر گز نہیں جاؤں گا۔
10. حروف ناصبہ کن صیغوں کے نون اعرابی کو گراتا ہے؟

11.14.2 مختصر جوابی سوالات

1. کئی اور إذن کے احکام اور استخدام پر ایک نوٹ لکھیے۔
2. 'کلُ' کے استعمال اور خصوصیات پر ایک نوٹ لکھیے۔
3. تشبیہ اور اس کے ادوات پر ایک نوٹ تحریر کیجیے۔
4. حروف ناصبہ لن استعمال کرتے ہوئے نَصَرَ سے فعل مضارع کی گردان لکھیے۔
5. حروف ندا استعمال کرتے ہوئے عربی میں پانچ مثالیں تحریر کیجیے۔

11.14.3 طویل جوابی سوالات

1. حروف ناصبہ کی تعریف بیان کیجیے اور اس فعل مضارع پر اس کے عمل کو مثال کے ساتھ واضح کیجیے۔
2. حروف ندا اور س سے متعلق قواعد پر مثالوں کی روشنی میں بحث کیجیے۔
3. (أن) کا استعمال کرتے ہوئے ان سوالوں کا جواب دیجیے۔

1. آين تريد آن تذهب فی عطلة الصيف؟ 2. لم تريد أن تدرس اللغة العربيه ؟
3. مع من تريد أن تلعب؟ 4. من أی إذاعة تريد أن تسمع الأخبار؟

5. ماذا تريد أن تشرب يا أخی؟	6. لم تريد أن تذهب إلى الطبيب ؟
7. ماذا تريد أن تأكل فی العشاء؟	8. ماذا نسيت؟
9. آين تريد أن تذہب فی عطلة الصيف	10. فی أی كلية تريد آن تدرس؟

11.15 تجویز کردہ اکتسابی مواد

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصه دوم)	:	ف۔عبدالرحیم
2. جامع الدروس العربیۃ	:	مصطفیٰ غلاییني
3. آسان عربی گرامر	:	اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحوالواضح	:	علی جارم، مصطفیٰ اَمین
5. معلم الانشاء	:	عبدالماجد الندوی
6. تمرین النحو	:	عبدالماجد الندوی

اکائی 12:   سبق نمبر 19-20

اکائی کے اجزا:

12.0 تمہید

12.1 مقاصد

12.2 سبق نمبر 19-اصل متن

12.3 سبق نمبر 19-اصل متن کا ترجمہ

12.4 سبق نمبر 19-اصل متن پر مبنی قواعد

12.5 سبق نمبر 19-اصل متن پر مبنی مشقیں

12.6 سبق نمبر 19-اصل متن پر مبنی مشق کے جوابات

12.7 سبق نمبر 20-اصل متن

12.8 سبق نمبر 20– متن کا ترجمہ

12.9 سبق نمبر 20- متن پر مبنی قواعد

12.10 سبق نمبر 20- متن پر مبنی مشقیں

12.11 سبق نمبر 20 متن پر مبنی مشق کے جوابات

12.12 اکتسابی نتائج

12.13 جدید الفاظ

12.14 نمونہ امتحانی سوالات

12.14.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

12.14.2 مختصر جوابی سوالات

12.14.3 طویل جوابی سوالات

12.15 تجویز کردہ اکتسابی مواد

12.0 تمہید

ہم نے گزشتہ اکائی میں حروف ناصبہ ان، لن، کی، إذن کے بارے میں پڑھا تھا کہ کس طرح وہ مضارع کو نصب دتے ہیں،اور نون اعرابی کو گرادیتے ہیں اور معنی کو مستقبل کے لئے خاص کردیتے ہیں۔اور کلمہ 'ان' کبھی کلام میں مذکور ہوتا ہے جیسے 'یرید عمار أن یذهب إلی السوق'اور کبھی کلام میں مذکور نہیں ہوتا بلکہ چھپاہوا ہوتا ہے،اور اسکی بھی کچھ شرائط ہیں جیسے کہ لام تعلیل یا حتی کا ہونا۔

جیسے، 'جئنا إلی الجامعة لندرس' اور'قرأنا الدرس حتی نحفظه'۔اور ألّا بھی فعل مضارع کو نصب دیتا ہے کیوں کہ وہ ان اور لا کو ملا کر بنا ہے۔جیسے سألته الّا یقرأ هذه المجلّة۔

تشبیہ یہ دو امور کی مشترکہ صفت کو ملانے، موازنہ کرنے یا مثال بیان کرنے کو کہتے ہیں۔ تشبیہ کے چار ارکان ہوتے ہیں: تشبيه مشبَّه ، مشبِّه بهٖ، وجه تشبيه ، اور حروف تشبيه ۔مثال احمد كالأسدِ،اس مثال میں زید مشبه ، اسد مشبه به ، كاف حرف تشبيه،اور صفت ِشجاعت وجه تشبيه ہے جو مشبہ اور مشبه بہ دونوں میں موجود ہے،اس کا معنی یہ ہوا کہ زید شجاعت میں شیر کی طرح ہے۔

تاکید کلام میں وہم اور شک کو دور کرنے، بات کو اچھی طرح سمجھانے،اور بات کا مقصد واضح کرنے کے لئے کی استعمال کی جاتی ہے، اس کو توکید بھی کہا جاتا ہے۔اس کی دو قسمیں ہیں ایک تاکید لفظی، جو الفاظ کو دہرانے اور اس کے مترادفات جیسے اسم، فعل، حرف، ضمیر یا جملہ استعمال کرنے سے ہوتی ہے۔ادوات تاکید میں 'کُلَّ' سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔اس کے معنی عمومی ہوتے ہیں اور ااس کے بعد والا ل اسم مضاف الیہ ہوتا ہے ۔

اس اکائی میں آپ لن سے متعلق مزید قواعد پڑھیں گے کہ وہ کس طرح فعل مضارع مثبت کو منفی میں تبدیل کردیتا ہے اسی طرح آپ مائے نافیہ جو فعل ماضی پر آتا ہے اور اس کو منفی کر دیتا ہے اس بارئے میں جانیں گے۔اس کے علاوہ ابدا، قط اور کم سے متعلق قواعا س اکائی میں شامل ہیں۔

اس اکائی میں آپ تثنیہ کے بنانے کا قاعدہ اور اس کے احوال کے بارے میں بھی جانیں گے۔

12.1 مقاصد

اس اکائی کا مقصد ہے کہ آپ:

☆ لن سے متعلق مزید تفصیلی قواعد جانیں اور اس کی مشق کریں۔

☆ماضی اور مضارع کے نفی کرنے کے طریقہ کے بارے میں جانیں۔

☆ابدا اور قط کے استعمال اور اس کے احوال سے واقف ہوں۔

☆تثنیہ کے اعراب اور اس کی خصوصیات پر گفتگو کر سکیں۔

☆ أحدهما۔ والأُخر، إحداهما۔ والأخرىٰ کے استعمال سے واقفیت کر کے اس پر جملے بنا سکیں۔

☆کم اور اس کی اقسام اور اس کے استخدام و احوال کے اعتبار سے بحث کر سکیں۔

12.2 سبق نمبر 19-اصل متن

عمرٌو : أرجو أن تشترى لى هذا الكتاب من الهند عندما تذهب إلى هناک فى عطلة الصيف، إنّه باللغة الأرديّة، وما وجدته فى المكتبات هناک۔

أيوب : أنا آسف، إنى لن أذهبَ إلى الهند فى عطلة الصيف۔ أريد أن أذهب إلى بغداد لأزور خالى الذى يعمل فى سفارة الهند هناک۔

عمرو : إخوتک ، ألا يذهبون إلى الهند؟

أيّوب : نعم ، هم أيضاً لن يذهبو هذا العام، يريدون أن يبقوا بالمدينة المنوّرة ليحفظوا القرآن الكريم۔

عمرو : وأخواتک؟

أيّوب : هن أيضاً لن يذهبن إلى الهند فى العطلة۔ يردن أن يذهبن إلى مكة أولاً ليعتمرنّ ويبقين هناک شهراً عند خالتنا۔ ثم سيذهبن إليى الرِّياض لزيارة عمنا الذى يعمل فى المصارف هناک۔

عمرو : أيعرف طالباً من طلاب الهنود يذهب إلى الهند فى هذه العطلة؟ سمعت أن طالبا هندياً إسمه خالد سيذهب إلى الهند قريباً۔

أيّوب : نعم، أنا أعرفه۔ هو سيذهب فى الأسبوع المقبل، ولكنّه لن يرجع۔

عمرو : لمهْ؟

أيوب : لأنه مريض وسيبقى فى الهند للعلاج۔۔۔۔۔۔ أتعرف جعفراً؟

عمرو : نعم لكنه من باكستان۔

أيوب : يمكنه أن يشترى من باكستان فإن الكتب الأرديّة موجودة فى الهند وباكستان۔

عمرو : أشكرک يا أيّوب جزاک الله خيراً۔ سأذهب إليه ، السلام عليكم ورحمة الله وبركاته۔

أيوب : وعليكم السلام ، فى أمان الله۔

12.3 سبق نمبر 19-اصل متن کا ترجمہ

عمرو : میں یہ چاہ رہا تھا کہ جب تم گرمی کی چھٹیوں میں ہندوستان جاؤ تو وہاں سے میرے لئے یہ کتاب خرید لاؤ۔ یہ اردو کی کتاب ہے اور یہاں کے مکتبوں میں نہیں مل رہی ہے۔

ایوب : مجھے افسوس ہے، کیونکہ میں گرمی کی چھٹیوں میں ہندوستان نہیں جارہا ہوں۔ میں اپنے ماموں سے ملنے بغداد جانے کا ارادہ کر رہا ہوں وہ وہاں ہندوستانی سفارت میں کام کرتے ہیں۔

عمرو : تمہارے بھائی، کیا وہ بھی ہنوستان نہیں جارہے ہیں؟

ایوب : ہاں، وہ بھی ہندوستان نہیں جارہے۔ان کا ارادہ ہے کہ قرآن حفظ کرنے کے لئے وہ مدینہ منورہ میں رہیں۔

عمرو : اور تمہاری بہنیں؟

ایوب : وہ بھی ان چھٹیوں میں ہندوستان نہیں جارہیں۔ ان کا ارادہ مکہ جانے کا ہے تاکہ وہ عمرہ کریں اور وہیں ہماری خالہ کے ہاں ایک مہینہ رہیں۔ پھر اس کے بعد وہ ہمارے چچا سے ملنے ریاض جائیں گی جو وہیں ایک بینک میں کام کرتے ہیں۔

عمرو : کیا تم ہندوستانیوں میں سے کسی طالب علم کو جاتے ہو جو اِن چھٹیوں میں ھندوستان جارہا ہو؟ میں نے سنا ہے ایک ہندوستانی طالب علم ہے جس کا نام خالد ہے اور وہ ہندوستان جارہا ہے،

ایوب : ہاں میں اس کو جانتا ہوں، وہ اگلے ہفتے جارہا ہے، لیکن وہ واپس نہین آئے گا۔

عمرو : وہ کیوں؟

ایوب : کیونکہ وہ مریض ہے اور علاج کے لئے یندوستان میں رہیگا۔۔۔۔۔۔ کیا تم جعفر کو جانتے ہو؟

عمرو : ہاں، لیکن وہ پاکستانی ہے۔

ایوب : ہوسکتا ہے وہ یہ پاکستان سے کتاب خرید لائے کیونکہ اردو کتابیں ہندوستان پاکستان دونوں جگہ ملتی ہیں۔

عمرو : شکریہ ایوب، اللہ تمہیں جزائے خیر دے، میں چلتا ہوں، السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

ایوب : وعلیکم السلام، اللہ تمہیں امان میں رکھے۔

12.4 سبق نمبر 19-اصل متن پر مبنی قواعد

لن اور اس کے احکام

لن حروف ناصبہ میں سے ہے، یہ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے اور پانچ صیغوں کو فتحہ، سات صیغوں کو کے نون اعرابی کو گراتا، اور دو

صیغوں پر کچھ عمل نہیں کرتا کیوں کہ وہ مبنی ہیں۔اس کی خصوصیت یہ کہ وہ نفی کرتا ہے،لائے نافیہ کی طرح یہ بھی فعل مضارع کو مثبت سے منفی بدل دیتا ہے۔اور مضارع کے معنی کو مستقبل قریب تک ہی محدود کر دیتا ہے۔

'لن' کے معنی مستقبل بعید اور مستقبل استمراری پر دلالت نہیں کرتے۔مثال کے طور پر اگر کوئی یہ کہے کہ لنْ أ ذهبَ إلى الصِّينِ (میں چین نہین جاؤں گا)، تو وہ یہ کہ رہا ہے کہ اب ایک متعین مدت تک چین نہیں جاؤں گا ہو سکتا ہے کہ وہ مستقبل بعید میں جائے، کیں که لن دائمی اور استمراری(Continuous) نہیں رہتا۔اور نفی اس وقت استمراری ہوتی ہے جب کہنے والا ایسے کلمات کہ دے جو استمرار پر دلالت کرتے ہوں یا کوئی ایسا قرینہ ہو جو مستقبل بعید میں نفی کے استمرار کا اشارہ کرتا ہو۔

اس کی کچھ مثالیں قران کریم سے پڑھیے اور سمجھیے۔

1. لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ (آل عمران: ۹۲) (تم لوگ ہر گز کامل نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ تم اپنی پسندیدہ چیز کو خرچ نہ کردو)
2. قَالُوا لَن تمسنا النار الا ایامامعدودۃ (بقرہ: 80) (اور کہتے ہیں ہمیں تو آگ صرف چند روز کے لیے چھوئے گی)
3. وَ لَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰی حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ (بقرہ: ۱۱۹)(اور یہودی اور عیسائی ہر گز آپ سے راضی نہ ہوں گے جب تک آپ ان کے دین کی پیروی نہ کرلیں)

ان مثالوں میں آپ نے غور کیا ہو گا کہ فعل مضارع لن کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے اور اس کے معنی بدل جاتے ہیں اور حال و مستقبل مثبت سے مستقبل منفی کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔

پہلی مثال میں لن نیکی کے حصول کی مستقبل قریب تک نفی کر رہا ہے اور اس کو انفاق کے ساتھ مشروط کر رہا ہے۔ نفی ہمیشہ نہیں رہی بلکہ انفاق کے ساتھ ہی ختم ہو گئی۔کلام کا معنی یہ ہے کہ تم نیکی کو اس وقت نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اپنے پسندیدہ مال کو خرچ نہ کروگے۔اسی طرح اگر ہم دوسری اور تیسری مثال کو دیکھیں تو یہ سمجھ میں آتا ہے کہ فعل کے صادر ہونے کی قید کو الا، حتی ختم کر رہا ہے،نہ کہ یہ استمرار پر دلالت کر رہا ہے۔

روزمرہ کے استعمال کی کچھ مثالیں،پڑھیے اور سمجھیے۔

1. لن نذهبَ إلى المدرسة غداً۔ (ہم کل مدرسہ ہر گز نہیں جائیں گے)
2. لن تشتريَ القلم الرصاص من ذلک الدکانِ۔ (تم اس دکان سے پنسل ہر گز نہیں خریدوگے)
3. لن تکلمَ علی الجوَّال هذا الاسبوع۔ (اس ہفتہ ہم موبائل پر ہر گز بات نہیں کریں گے)
4. لن یسافرَ علی الی الهند هذه السنة ۔ (وہ ہر گز ہندوستان کا سفر نہیں کریگا)

5. لن یکذبون عمرُ و علی، و حمزہ الیوم ۔ (عمر، علی،اور حمزہ ہر گز جھوٹ نہیں بولیں گے)

اور پہلی مثال میں میں غور کریں تو واضح ہوتا ہے کہ کہ 'نہ جانے 'کا فعل 'نذہب' کل کے ختم ہونے تک ہی محدود ہے بعد میں یہ باقی نہیں رہیگا کیوں کہ الیوم ایک متعین زمانے کی دلالت کرتا ہے اور فعل کی نفی اس کے بعد واقع نہیں ہو گی۔ وہ کل کے بعد جامعہ جانے فعل کی نفی نہیں کریگا۔

اسی طرح دوسری مثالوں میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ نفی الیوم ،ھذا الأسبوع ،ھذہ السنۃ ، اور جیسے الفاظ سے قید ہے۔ یہ الفاظ ایک متعین زمانے پر ہی دلالت کرتے ہیں اس کے بعد پر اس کا مطلب لاحق نہیں ہوتا، ہو سکتا ہے کہ ان زمانوں کے گزر جانے کے بعد ہی یہ فعل لاحق ہونا خاص ہو۔

ہم نے پچھلے اسباق میں 'س' اور 'سوف' بارے میں پڑھا جو فعل مضارع کے معنی کو مثبت مستقبل قریب تک خاص کر دیتا ہے۔اور ان پر لا نافیہ نہیں داخل ہوتا، اسی لئے لا نافیہ کے بدل کر لن کو لایا گیا تاکہ فعل مضارع مثبت کو منفی میں تبدیل کیا جا سکے۔اور لن کے لانے سے فعل مضارع مثبت، منفی مستقبل قریب میں ہی منحصر ہو جاتا ہے۔

لن فعل مضارع کو مستقبل قریب میں نفی کے ساتھ قید کر دیتا ہے جیسے سین یا سوف مضارع مثبت کو مستقبل قریب میں قید کر دیتا ہے۔ مثال کے طور پر 'سیقدم إلیک خالد العصیر' (عنقریب احمد تمہیں شربت دیگا)،'لن یقدم إلیک خالد العصیر' (احمد اب تمہیں شربت ہر گز نہیں دیگا)۔ پہلے جملہ سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ عنقریب چائے پیش کی جائے گی، جبکہ دوسرا جملہ اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ مستقبل قریب میں تمہیں چائے پیش نہیں کی جائے گی ہو سکتا مستقبل بعید میں پیش کی جائے یا نہ کی جائے۔

مستقبل مثبت	مستقبل منفی
سیزور الأستاذ فرنسا فی الأیام المقبلة۔	لن یَّزور الأستاذ فرنسا فی الأیام المقبلة۔
فرانسیسی کے استاذ کچھ دنوں میں آئیں گے۔	فرانسیسی کے استاذ کچھ دنوں میں ہر گز نہیں آئیں گے۔
سیدعُوک علی الطَّعام غَداً۔	لن یدعوک علی الطّام غداً۔
وہ عنقریب تمہیں کل کے کھانے کے لئے بلائے گا۔	وہ تمہیں کل کے کھانے کے لئے ہر گز نہیں بلائے گا۔
سنذھب إلی السوقِ غداً۔	لن نذھب إلی السوقِ غداً۔
کل ہم بازار جائیں گے۔	کل ہم بازار ہر گز نہیں جائیں گے۔
سَیُساعِدک فی حلِّ الدرسِ۔	لن یُّساعدک فی حل الدرس۔
وہ عنقریب تمہیں سبق میں مدد کرے گا۔	وہ تمہیں سبق میں ہر گز مدد نہیں کرے گا۔
سینظِّفُ الکنَّاس غرفتکَ۔	لن یُّنظِّفک الکناس غرفتک۔
جھاڑو والا عنقریب تمہارے کمرے کی صفائی کرے گا۔	جھاڑو والا تمہارے کمرے کی صفائی ہر گز نہیں کرے گا۔

سنشرب القهوة فی الجامعة۔	لن نشرب القهوة فی الجاموة۔
ابھی ہم جامعہ میں قہوہ پیئیں گے۔	ہم جامعہ میں قہوہ ہر گز نہیں پیّیں گے۔
سَيَعْتَمِرُ بَكْرٌ ويبقى فی مكّة شهراً	لن يَّعْتمِرَ بكر و لن يبقى فی مكة شهراً۔
عنقریب بکر عمرہ کریگااور ایک مہینہ مکہ میں ٹھیرے گا۔	بکر عمرہ ہر گز نہیں کریگااور مکہ میں ایک مہینہ ہر گز نہیں ٹھیرے گا۔
سيحفظ عبد الله السورة اليومَ۔	لن يَّحفظ عبد الله السورةَ اليومَ۔
عنقریب عبداللہ آج کا سورہ یاد کرلے گا۔	عبداللہ آج کا سورہ ہر گز نہیں یاد کرلے گا۔

أبداًکا معنیٰ اور اس کا استعمال

جب آپ فعل مضارع کو لن لگا کر نفی میں تبدیل کر رہے ہیں تو ضروری ہے کہ فعل کے بعد 'ابداً' یا اس جیسے کلمات کا بھی استعمال کیا جائے، کیوں کہ فعل مضارع نفی بلن ہمیشہ کی نفی نہیں کرتا، اگر ہمیشہ کی نفی کرنا ہے تو جملہ کے اخیر میں ایسے کلمات استعمال کرنا پڑیگا جو دوام کی دلالت کرتے ہیں، مثال کے طور پر' لن أذهب إلى الصِّينِ أبداً 'اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ کا مستبل میں کسی بھی وقت چین جانے کا ارادہ نہیں ہے، اور آپ ہمیشہ کی نفی کر رہے ہیں۔ یہ جملہ آپ کے چین کے سفر کی طرف بے رغبتی کو ظاہر کرتا ہے اور آپ چین جانا نہین چاہتے چاہے وہ مستقبل قریب ہو یا مستقبل بعید ہو۔

دی گئی مثالوں پر مذکورہ قاعدے کی روشنی میں غور کیجئیے۔

پہلی قسم مثالیں
[وَ اِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا] (الكهف : ۵۷)
[وَ لَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ-وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ] (بقره: ۹۵)
لن يقودک الأمير إلى الدمار أبداً۔
لن يشتَغِلَ حامدٌ باللعبِ أبداً۔
لن تكذبَ عائشة أبداً۔
لن تنسى من ظلم عليک أبداً۔
لن يَّرْجِعَ حامدٌ من الصِّينِ أبداً۔
لن يَّأكل الأحمدُ الأرُزَّ أبدا۔
لن تَفْشُلَ سُعادُ أبداً۔
لن تُقِيمَ سَلْمىٰ مع زَميلِها بَعْد زواجها أبداً۔

دوسری قسم کی مثالیں
[وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا](نساء : ۵۷)
[يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَن تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا] (النور : ۱۷)
[مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًاۙ](الکھف : ۳)

ہم نے اوپر کی مثالوں میں یہ دیکھا ہے کہ :

1. کلمہ ' أبداً' ہمیشہ جملے کے اخیر میں آتا ہے۔
2. کلمہ 'أبداً' پہلی قسم کی مثال میں نفی کے لئے آیا ہے۔
3. کلمہ 'أبداً' دوسر قسم کی مثال میں واجب کرنے کے لئے آیا ہے۔

پہلی قسم کی پہلی مثال: وَ اِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا میں أبداً جملہ منفیہ میں استعمال ہوا ہے،اور پورے مستقبل میں فعل کی نفی کر رہا ہے۔آیت کا معنیٰ یہ ہے کہ ان دعوت فائدہ نہیں دے گی اور ان کو ہدایت مستقبل میں کسی بھی وقت نہیں ملنے والی ہے کیوں کہ أبداً کا لفظ مستقبل کے پورے وقت کو گھیر تا ہے چاہے وہ مستقبل قریب ہو یا مستقبل بعید۔اوراسی طرح دوسری مثالیں ہیں۔

اور جب ہم دوسری قسم کی مثالوں پر غور کریں تو یہ ہر جگہ واجب کرنے کے لئے آیا ہے۔جیسا کہ پہلی مثال وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا میں ابداً جملے کے اخیر میں آیا ہے اوراس سے خالدین متعلق ہے توان کا جنت میں ہر جمانے کو گھیرے ہوئے ہے چاہے وہ مستقبل قریب ہو یا بعید،اوران کا جنت سے نکلنا مستقبل کے کسی بھی زمانے میں ممکن نہیں۔اس کا آیت کا معنی یہ ہوا کہ اللہ تبارک وتعالی مؤمنین کو جنت میں داخل کریں گے اور وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔

ان وضاحتوں سے کلمہ أبداً کی یہ خصوصیات معلوم ہوتی ہیں

- یہ مستقبل کے پورے زمانوں کا احاطہ کرتا ہے۔
- یہ ظرف زمان ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔
- اس کے نصب کی علامت فتحہ مع تنوین ہوتی ہے۔
- ابدا کا جملہ منفیہ کے بعد آنا حتمی نہیں ہوتا۔

'قَطُّ' کا معنی اور اسکا استعمال

اکثر ہم فعل ماضی کے ساتھ قط (ابھی تک) کا استعمال کرتے ہیں جو ماضی کے کسی بھی زمانے میں کسے فعل کے ہونے کی نفی کرتا

ہے۔مثال کے طور ماذھبت إلی مکّة قطُّ (میں ابھی تک مکہ نہیں گیا)،اس جملہ میں قط کا استعمال ماضی کی نفی کو مطلق کر دیتا ہے جس یہ سمجھ میں آتا ہے مکہ جانا ماضی میں کبھی واقع نہیں ہوا۔

- ما درس الأستاذُ هذاالدرسَ قط۔(استاد نے یہ سبق ابھی تک نہیں پڑھایا)
- ما أتی صدیقی الجامعةَ قط۔(میرا دوست جامعہ ابھی تک نہیں آیا)
- ما کَتَبَ الطلّابُ الدرسَ قط۔(طلبہ نے ابھی تک سبق نہیں لکھا)
- ما رَسَبَ خالدٌ قط۔(خالد ابھی تک فیل نہیں ہوا)
- ما کَتَبْتُ رسالةً بَیْتِی قط۔(میں نے ابھی تک اپنے گھر خط نہیں لکھا)

ان مثالوں سے ہمیں یہ سمجھ میں آتا ہے کہ کلمہ َقط، ماضی منفی جملہ کے آخر میں آتا ہے،وہ مبنی ہے، ظرف ہونے کی وجہ سے حالت نصبی میں ہوتا ہے۔اوپر کی ایک مثال ما درس الأستاذُ هذاالدرسَ قط پر ہم غور کریں تو یہ سمجھ میں آتا ہے کہ استاد نے یہ سبق ماضی کے کسی بھی زمانے میں نہیں پڑھایا چاہے وہ ماضی قریب ہو یا ماضی بعید۔

ان مثالوں میں قط کی یہ خصوصیات معلوم ہوتی ہیں۔

- یہ معنی ماضی کو شامل ہوتا ہے۔
- ضمہ پر مبنی ہوتا ہے۔
- ظرف زمان ہونے کی وجہ سے یہ منصوب ہوتا ہے۔
- یہ صرف جملہ کے اخیر میں ہی میں آتا ہے۔

ماضی اور مضارع میں نفی کرنے کا طریقہ

ہم نے اوپر درس میں قط اور ابداً کے بارے میں پڑھا ہے،ان میں سے ایک ماضی کی اور ایک مضارع کی نفی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اگر ماضی مضارع دونوں کی نفی ایک ساتھ کرنا ہے تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں ما أتی صدیقی الجامعةَ قط ولن یأتی أبداً،(میرا دوست ابھی تک جامعہ نہیں آیا اور کبھی آئیگا بھی نہیں)۔اس سے دوست کے جامعہ آنے کی نفی ماضی اور مستقبل دونوں میں ہو رہی ہے، کہ وہ نہ آیا ہے اور نہ آئیگا۔

- ماأحب الزاهدون المال قط ولن یحبوا أحداً۔ (زاہدوں نے مال سے نہ کبھی محبت کی اور نہ کریں گے)

- مارقصت قط ولن أرقص أبداً۔(میں نہ کبھی ناچا نہ کبھی ناچوں گا)
- ما رسب خالد قط ولن يَرْسُبَ أبداً۔(خالد نہ کبھی فیل ہوا نہ کبھی ہو گا)
- ما ضرب الأستاذ قط ولن يضربَ أبداً۔(استاذ نے نہ کبھی مارا ہے نہ ماریں گے)

ان مثالوں پر ہم غور کریں تو اس دو منفی فعل ہیں ایک ماضی منفی جو قط پر ختم ہوتا ہے اور ایک مستقبل منفی جو أبداً پر ختم ہوتا ہے۔ماضی منفی پورے ماضی کے زمانے کی نفی کرتا ہے، مضارع منفی پورے مستقبل کی نفی کر دیتا ہے۔

ان مثالوں میں ہمیں ماضی مضارع دونوں کی نفی کرنے کے اصول حسب ذیل ہیں:

- جملہ ماضی منفی اور مضارع منفی دونوں سے بنتا ہے۔
- ماضی منفی کا جملہ قط سے اور مضارع کا أبداً سے ختم ہوتا ہے۔
- دونوں جملوں کا ربط واو سے ہوتا ہے۔

نوٹ:لم يفعل قط‘اور’لم يفعل أبداً‘ سے بھی ماضی منفی کی تعبیر رائج ہے۔

12.5 سبق نمبر 19-اصل متن پر مبنی مشقیں

(۱)دیئے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

1. أين يريد أيوب أن يذهب فى عطلة الصيف؟
2. أين يعمل خاله؟
3. لماذا يريد إخوته أن يبقوا بالمدينة المنورة؟
4. لماذا تريد أخواته أن يذهبن إلى المكة؟
5. لزيارة من يذهبن إلى الرّياض؟

(۲)دیئے گئے جملوں کی تصحیح کیجیے۔

1. يريد عمرٌ أن يشترى كتاباً فرنسياً من الهند۔
2. جعفر من الهند۔
3. لن يرجع خالدٌ لأنَّه يريد أن يدرس الطبّ۔

(۳)دیئے گئے سوالوں کے جواب ’لن‘ کا استعمال کرتے ہوئے نفی میں دیجیے۔

1. أتذهب إلى بلدک فى عطلة الصيف؟
2. أتذهبون إليى الملعب هذا المساء يا إخوان؟
3. أيذهب زملائک إلى المتحف غداً يا على؟
4. أتلعبون كرّة القدم هذا المساء يا إخوان؟
5. أيرجع المدير من جدّة غداً يا أستاذ؟

(۴)دی گئی حروف نہی کی مثالوں پر غور کیجیے۔

1. ذهبت إلى السوقِ أمس۔ ماذهبت إلى السوق أمس۔
2. أذهب إلى السوق كل يومٍ۔ لا أذهب إلى السوق كل يوم۔
3. سأذهب إلى السوق غداً۔ لن أذهب إلى السوق غداً۔

(۵)دی گئی مثالوں کو پڑھیے۔

1. لن أذهب إلى قريتى فى عطلة الصيف هذا العام۔
2. إنى مُتْعَبٌ جدّاً۔ فلن أخرجَ من البيت اليوم۔
3. لن أتْرُكَ الصلاةَ أبداً۔
4. لن أحلق لحيتى أبداً
5. لن يرجعَ أبى من مكة قبل رمضان۔
6. لن نشربَ الخمرَ أبداً۔
7. قال اليهود لموسىٰ عليه السلام (يَا مُوْسىٰ لَنْ نَصْبِرَ عَلىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ) كما جاء فى سورة البقرة۔
8. قال النبىُّ ﷺ (مَنْ لَبِسَ الحرِيْرَ فِى الدُّنْيا فلن يَلْبَسَهُ فى الآخِرَةِ) رواه البخارى

(۶)دیئے گئے افعال پر 'لن' داخل کیجئے اور اس کے آخر کے اعراب کو درست کریں:

يخرجُ ، تكْتُبين ، يشرَبونَ ، يغسِلْن ، أدخُلُ ، تفْتَحْن ، تأكلِيْن ، تجلِسُ

12.6 سبق نمبر 19-اصل متن پر مبنی مشق کے جوابات

(۱)

1. يريد أيوب أنن يذهب إلى بغداد ليزور خاله۔ 2. خاله يعمل فى سفارة الهند۔
3. يريد إخوته أن يبقو فى المدينة المنورة ليحفظوا القرآن الكريم۔
4. تريد أخواتة أن يذهبن إلى مكة ليعتمرنَّ و يبقين هناك شهراً عند خالته۔
5. يذهبن إلى الرياض لزياره عمه۔

(۲)

1. يريد عمرٌو أن يشترى كتاباً أُرديَّةً من الهند۔ 2. جعفر من باكستان۔
3. لن يرجع خالد لأنه مريض وسيبقى فى الهند للعلاج۔

(۳)

١ـ لن أذْهَبَ	٢ـ لن نَذْهَبَ	٣ـ لن يَذْهَبُوْا	۴ـ لن نَلْعَبَ	۵ـ لن يَرْجِعَ

(٢)

لن يخرجَ	لن تكْتُبِينَ	لن يشرَبوا	لن يغسِلْنَ
لن أدخُلَ	لن تفْتَحْن	تأكلِيْ	لن تجلِسَ

12.7 سبق نمبر 20-اصل متن

الأب : كم سورة حفظت يا بشير؟

بشير : حفظت سورةً واحدةً۔

الأب : كم سورة حفِظت يا عمر؟

عمر : أناحفظتُ سورتَيْنِ۔

معاوية : يا أبتِ جاء اليوم مدرّسان جديدان، أحدهما للفقه والآخر للحديثِ۔

بشير : ياأبتِ قرأْتُ اليوم كَلِمَتَيْنِ جديدتين فِی هذا الكتاب۔

الأب : ما هما؟

بشير : هما ’المُشْطُ‘ و’المِخَدّةُ‘۔

الأب : أعرفت معناهما۔

بشير : نعم سألت المدرس فشرح لی معناهما۔

الأب : أنا الآن أذهب إلی السوقِ، أتريدون شيئاً؟

عمر : أريد دفتراً۔

معاوية : عندی دفتران وأريد دفترين آخرين۔

بشير : عندی مِلَفَّان صغيران و أريد مِلفَّين كبيرَيْنِ۔

الأب : من أين لک هذا القلم الجميل ذو اللونين يا بشير؟

بشير : إشتريته۔

الأب : بكم إشتريته؟

بشير : إشْتَرَيْتُهٗ بِريالين۔

12.8 سبق نمبر 20– متن کا ترجمہ

ابو : بشیر تم نے کتنے سورے حفظ کئے ؟

بشیر : میں نے ایک سورہ حفظ کیا۔

ابو : عمر تم نے کتنے سورے حفظ کئے ؟

عمر : میں نے دو سورے حفظ کئے۔

معاویہ : ابو جی آج مدرسے میں دو نئے استاد آئے ایک فقہ کے لئے اور ایک حدیث کے لئے۔

بشیر : ابو جی میں نے اس کتاب آج دو نئے جملے پڑھے،

ابو : وہ کیا؟

بشیر : وہ 'کنگھی' اور 'تکیہ' ہے

ابو : کیا تمہیں اس کے معنے معلوم ہیں؟

بشیر : ہاں میں نے استاد سے اسکا مطلب پوچھا اور انہوں نے بتایا۔

ابو : میں ابھی بازار جا رہا ہوں، تم لوگوں کو کچھ چاہئے ؟

عمر : مجھے ایک کاپی چاہئے۔

معاویہ : میرے پاس دو کاپیاں ہیں، مجھے دو اور چاہئے۔

بشیر : میرے پاس دو چھوٹی فائلیں مجھے دو بڑی فائلیں چاہئیں۔

ابو : یہ تمہارے پاس دو رنگوں والا خوبصورت قلم کہاں سے آیا بشیر ؟

بشیر : میں نے خریدا ہے۔

ابو : کتنے میں خریدا؟

بشیر : دو ریال میں۔

12.9 سبق نمبر 20- متن پر مبنی قواعد

ہم نے پچھلے اسباق میں پڑھا کہ اسم کی عدد کے اعتبار سے تین اقسام ہیں واحد ،تثنیہ ، اورجمع۔واحد کے بارے میں ہم تفصیل سے پڑھ چکے کہ اسکا اعراب حالت رفعی میں ضمہ ، حالت نصبی میں فتحہ اور حالت جری میں کسرہ ہوتا ہے۔ جیسے: کتابٌ ، کتاباً، کتابٍ۔ القلمُ، القلمَ، القلمِ۔

اس سبق میں ہم تثنیہ کے بارے میں پڑھیں گے۔ دوسری زبانوں کے برخلاف عربی میں واحد کے بعد دو کے لیے علاحدہ کلمہ استعمال ہوتا ہے اور جمع کا شمار تین یا تین سے زیادہ عدد کے لیے ہوتا ہے۔

مثنیٰ یا تثنیہ

تثنیہ وہ اسم ہے جو دو کے ہونے پر دلالت کرتا ہے، یہ اصل کلمہ (واحد) میں 'الف نون (ان)' یا 'یا نون (ین)' کی زیادتی کر کے بنایا جاتا ہے۔ جیسے: کتاب سے کتابانِ، عالم سے عَالِمَان ، طالب سے طالِبَیْنِ، طفل سے طِفْلَینِ۔ مکتب سے مکتبان، بنت سے بنتان

جب ہم مثالوں پر غور کریں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ تثنیہ کا صیغہ اصل صیغے کے اخیر میں حالت رفعی میں الف اور نون مکسورہ (زیر والا نون) کا اضافہ ہے جیسے مسلمٌ سے مُسْلِمَانِ، رَجُلٌ سے رَجُلَانِ۔ اور حالت نصبی اور جری یا اور نون مکسورہ کا اضافہ ہے جیسے: وَلَداً سے وَلَدَیْنِ، قَلَماً سے قَلَمَیْنِ، کِتابٍ سے کتابَیْنِ، بِنْتٍ سے بِنْتَیْنِ۔

تثنیہ کی علامتیں اور اعراب

حالت رفعی: الف اور نونِ مکسورہ۔ حالت نصبی: ی جس سے پہلے زبر ہو اور نونِ مکسورہ۔

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
أتَى فِی فَصْلِنا عَالِمَانِ	أتیتُ العالِمَیْنِ	هو مَعَ العالِمَیْنِ
هذان کتابان	قرأ حامدٌ کتابَیْنِ	کتب فِی الکِتَابَیْنِ
هما رَجُلانِ	أعْطَینا الرَّجُلَیْنِ	ذهب خالدٌ مع الرجُلَیْنِ

قاعدہ: جب تثنیہ مضاف ہوتا ہے تو اس کا نون حذف ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر قلَمَا سعدٍ (سعد کے دو قلم) اس میں قلمانِ مضاف بن رہا ہے جس کی وجہ سے نون حذف ہو کر قلَمَا ہو گیا۔

جاء <u>مُعلّما</u> الجامعةِ۔ (معلّمانِ) : (جامعہ کے دو استاد آئے)

<u>صدیقا</u> عبد الرحمن مجتهدان۔ (صَدِیْقَانِ) : (عبد الرحمان کے دو دوست محنتی ہیں)

جاء <u>أخا</u> أسیدٍ۔ (أَخَوَانِ) : (اسید کے دو بھائی آئے)

إشْتَرَیْتُ <u>کتابَیْ</u> عربیٍ۔ (<u>کتابَیْنِ</u>) : (میں نے دو عربی کی کتابیں خریدیں)

أخذتُ قلمَيْ زيدٍ ۔(قلمَیْ) : (میں نے زید کے دو قلم لئے)

إقْرأْ مثلَ وَلَدَیْ عامرٍ ۔(وَلَدَیْ) : (عامر کے دو بیٹوں کی طرح پڑھو)

نوٹ: تثنیہ بنانے کا یہ قاعدہ عام طور پر مفرد صحیح کے لئے ہے مفرد غیر صحیح جس کے اصل کلمہ کا آخری حرف حرفِ علت (الف، واو اور یا) ہو جیسے: عصا اس کا اصل عصوٌ ہے جب ان کی تثنیہ بنتی ہے تو الف نون اور یا نون اصل کلمہ کے آخر میں لگایا جاتا ہے۔ جیسے عَصْوٌ سے عَصْوَانِ۔

قاضٍ سے قاضی تثنیہ قاضِیَانِ قاضِیَینِ۔عاصٍ ، عاصی : عاصِیانِ، عاصِیَانِ۔

فَتاً ، فتی : فَتَیَانِ، فَتَیَیْنِ۔

جب کسی مفرد کلمہ کے اخیر میں ہمزہ ہو اور وہ ہمزۂ اصلی نہ ہو تو اس ہمزہ کو واو سے بدل کر تثنیہ بنئی جاتی ہے جیسے حسناء تو اس کی تثنیہ حسناوان ہو گی۔ اسی طرح غیر ثلاثی کے اخیر میں الف ہو تو اس کو بھی واو سے بدل دیا جائے گا جیسے مأویٰ اسکی تثنیہ ہو گی مأوِیَانِ۔

أحدهما۔۔۔ والأٰخر، إحداهما۔۔۔ والأخریٰ کا استعمال

اکثر ہم دو چیزوں کا تذکرہ کرتے ہیں لیکن ان کے بارے میں دو مختلف چیزیں بیان کرنا پڑتا ہے، جیسے عِنْدِی قَلَمَانِ أَحَدهما أحمر والأٰخر أَسْوَدُ۔ اس میں دونوں قلم کی صفات الگ الگ ہیں اس بتانے لئے أحدهما۔۔۔ والأٰخر کا تذکرہ کیا گیا ہے اسی طرح کسی تثنیہ شئ میں دونوں کی الگ الگ تفصیل بتانے میں أحدهما۔۔۔ والأٰخر مذکر کے لئے، إحداهما۔۔۔ والأخریٰ مؤنث کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

مؤنث	مذکر
لی صدیقتان : إحداهما عالمةٌ والأخری حافظةٌ۔	لی صدیقان : أحدهما عالم والآخر حافظٌ۔
هما بنتان : إحداهما مهنسةٌ والأخریٰ طبيبة۔	هما ولدان : أحدهما مهندس والآخر طبيبٌ۔
جاءت طالبتان : إحداهما فاطمة والأخریٰ عائشة۔	جاء طالِبانِ : أحدهما عامر والآخر زيد۔

کم اور اسکی قسمیں

کم کسی چیز کے عدد کو جاننے کے لئے استعمال کے لئے کیا جاتا ہے۔ اسکی دو قسمیں ہیں ایک استفہامیہ اور ایک خبریہ۔

کم استفہامیہ : یہ ایک اسم مبنی ہے جو سوالیہ طور پر کسی عدد کو جاننے کے لئے کیا جاتا ہے۔ جیسے کم تلميذ أتى للدرسِ ؟(درس کے لئے کتنے طلبہ آئے ؟)اسکا جو جواب دیا جائیگا، وہ طلبہ کے عدد کو بتائے گا،عشر تِلْميذ أتوا للدرسِ (درس کے لئے دس طلبہ آئے)،اس مثال میں عشر عدد کو بتاتا ہے جو کم استفہامیہ کا جواب ہے۔

کم استفہامیہ کی کی علامتیں

- یہ جملے کے شروع میں آتا ہے۔
- اس کے اخیر میں علامتِ استفہامیہ (؟)آتی ہے۔
- اس کے ذریعے سے مطلوبہ چیز کے عدد کو جانا جاتا ہے۔
- اس کے بعد والا اسم مفرد اور منصوب ہوتا ہے۔
- کم استفہامیہ اسمِ مبنی ہے جو ہر حالت میں ساکن ہوتا ہے۔

کم استفہامیہ	معنی
كم يوماً بقى للإختبارِ ؟	امتحان میں کتنے دن باقی ہیں ؟
بِكم دولاراً إشتريت هذا الجوَّالَ؟	یہ جوال تم نے کتنے میں خریدا؟
كم روبِيَّة كسبت بالتجارة؟	تجارت سے تم نے کتنے پیسے کمائے ؟
كم إخْوَانک؟	تمہارے کتنے بھائی ہیں ؟
كم صفحة كتبتَ فى كِتابِكَ؟	اپنی کتاب میں تم نے کتنے صفحے لکھے ؟

کم خبریہ

کم خبریہ اسم مبنی ہے، جو جو عدد کی کثرت بتانے کے لئے استعمال ہوتا ہے یہ جملہ اسمیہ میں آتا ہے۔ یہ عموماً حیرت ظاہر کرنے لئے استعمال ہوتا ہے۔مثال کے طور پر کم رَجُلٍ أتوا لمسجد فى الجمعةِ (کتنے سارے لوگ جمعہ کے دن مسجد آئے !)۔

اس جملہ میں ’کم ‘جمعہ کے دن لوگوں کے کثرت سے مسجد میں آنے کی دلالت کرتا ہے۔

اس کی علامتیں

- یہ جملہ کے شروع میں آتا ہے۔
- اس کے جملے کے اخیر میں علامت تاثر (!) آتی ہے۔
- کثرت عدد بتانے کے لئے استعمال ہوتا ہے، نہ کہ کسی چیز کے عدد کو جاننے کے لئے۔
- اس کو جواب کی ضرورت نہیں پڑتی۔
- اس کا اسم مفرد آتا ہے یا جمع جس کا عدد مبہم ہوتا ہے۔
- اس کے بعد والا اسم ہمیشہ مجرور ہوتا ہے کیوں کہ کم خبریہ مضاف بن کر آتا ہے۔
- کم خبریہ بھی 'کم استفہامیہ' کی طرح ہر حالت میں ساکن ہوتا ہے۔

کبھی 'کم' کی تمیز کسی دوسرے قرینے کی وجہ سے حذف ہو جاتی ہے جیسے کہ کم نَصَحْتُ لک (میں نے تمہیں کتنی نصیحت کی!)
اس جملے میں اسم حذف ہو گیا ہے اور فعل کم کی تمیز کی طرف اشارہ کر رہا ہے جملہ کے معنے یہ ہوں گے (کم مرّةً نصحت لک)۔

کم خبریہ کی مثالیں	معنی
كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ (بقرة : ٢٥٠)	کتنی دفعہ چھوٹی جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب آئی!
وَ كَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا (أعراف : ٤)	اور کتنی ہی بستیاں ہیں کہ ہم نے تباہ کر ڈالیں!
كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ (دخان : ٢٥)	کتنے ہی باغات اور چشمے وہ چھوڑ گئے!
کم طفلٍ يَلْعَبُوْنَ فِی المَلْعَبِ!	کتنے ہی بچے کھیل کے میدان میں کھیل رہے ہیں!

12.10 سبق نمبر 20- متن پر مبنی مشقیں

(ا) دیئے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

1.کم سورة حفظ بشیر؟ 2.کم سورة حفظ عمر؟ 3.بِکم اِشْتری بشیر القلمَ؟

۲۔ دیئے گئے جملوں پر غور کیجیئے۔

المرفوع	المنصوب	المجرور
جاء المدرسُ	رأیت المدرسَ	ذهبت إلی المدرسِ
جاء المدرسان	رأیت المدرسَیْنِ	ذهبتُ إلی المدرسَیْنِ

(۲) دیئے گئے سوالات کے جوابات تثنیہ کا استعمال کرتے ہوئے دیجیے۔

1. کم أخاً لک؟ 2. کم کتاباً عندک؟ 3. کم طالباً جدیداً جاء الیوم؟

4. کم درساً بقی فی الکتاب؟ 5. کم طالباً خرج من الفصل؟ 6. کم رجلاً مات فی الحادث؟

12.11 سبق نمبر 20 متن پر مبنی مشق کے جوابات

(۱)

1. حفظ البشیرُ سورةً واحدةً۔ 2. حفظ عمرُ سورتین۔ 3. إشتری البشیر القلم بریالین۔

(۳)

1۔أخوان	2۔ کتابان	3۔ طالبان	4۔ درسان	5۔ طالبان	6۔رجلان

12.12 اکتسابی نتائج

اس اکائی میں آپ نے درج ذیل نکات سیکھے :

- لن فعل مضارع کو مستقبل قریب میں نفی کے ساتھ قید کر دیتا ہے جیسے سین یا سوف مضارع مثبت کو مستقبل قریب میں قید کر دیتا ہے۔ فعل مضارع کو لن لگا کر نفی میں تبدیل کر رہے ہیں تو ضروری ہے کہ فعل کے بعد 'ابداً ' یا اس جیسے کلمات کا بھی استعمال کیا جائے، کیوں کہ فعل مضارع نفی بلن ہمیشہ کی نفی نہیں کرتا، اگر ہمیشہ کی نفی کرنا ہے تو جملہ کے اخیر میں ایسے کلمات استعمال کرنا پڑیگا جو دوام کی دلالت کرتے ہیں، مثال کے طور پر' لن أذهب إلی الصِّینِ أبداً ۔
- قط اور ابداً میں سے ایک ماضی کی اور ایک مضارع کی نفی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
- یہ وہ اسم ہے جو دو کے ہونے پر دلالت کرتا ہے، یہ اصل کلمہ میں الف نون یا یانون کی زیادتی کر کے بنایا جاتا ہے۔ جیسے کتابانِ، عَالِمَان ، طالِبَیْنِ، طِفْلَینِ۔ جب تثنیہ مضاف ہو تو اس کا نون حذف ہو جاتا ہے۔
- اکثر جب ہم دو چیزوں کا تذکرہ کرتے ہیں لیکن ان کے بارے میں دو مختلف چیزیں یا صفات بیان کرنا پڑے تو أحدهما اور أخر ی کا استعمال ہوتا ہے، أحدهما۔۔۔ والأُخر مذکر کے لیے اور ، إحداهما۔۔۔ والأخریٰ مونث کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- کم کسی چیز کے عدد کو جاننے کے لئے استعمال کے لئے کیا جاتا ہے۔ اسکی دو قسمیں ہیں ایک استفہامیہ اور ایک خبریہ۔ کم استفہامیہ : یہ ایک اسم مبنی ہے جو سوالیہ طور پر کسی عدد کو جاننے کے لئے کیا جاتا ہے۔ جیسے کم تلمیذ اُتی للدرسِ ؟۔ کم خبریہ بھی ایک اسم مبنی ہے جو عدد کی کثرت بتانے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اس کو جواب کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ عموماً حیرت ظاہر کرنے لئے استعمال ہوتا

ہے۔مثال کے طور پرکم رَجُلٍ أتوا لمسجد فی الجمعةِ!

12.13 جدید الفاظ

آسف: مجھے افسوس ہے	سفارة : سفارت	عام(ج أعوام): سال	هنديّ (ج هنود): ہندوستانی	حرير: ریشم	
خمر (ج خمور): شراب	موجود : موجود، حاضر		متعب: تھکا ہوا	الدنیا : دنیا	
الآخرة : آخری	بدْء : شروعات		أحد : ایک	أبداً : ہمیشہ	
لبس (يَلْبَسُ) : پہننا	صبر (يصْبِرُ): صبر کرنا		ترک (يَتْرُکُ): چھوڑنا	السیرة : زندگی	
اعتبر (يَعْتَبِرُ): بھروسہ کرنا	مشط (أمشاط) : کنگھی		مخدة (ج مخاد) : تکیہ	مفید : فائدہ مند	
زر (ج أزرار) : بٹن	مرْأة (مرايا) : آئینہ		ذبح (يذبح) : ذبح کرنا	التفسير : تفسیر	
لصٌّ (لصوص) : چور	جُنَيْه (جنَيْهات) :پاؤنڈ		شرح (یشرح) : سمجھانا		

12.14 نمونہ امتحانی سوالات

12.14.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. 'لن' کے کیا معنی ہیں؟
2. کلمہ قط اور ابدا کس فعل کے ساتھ آتے آتے ہیں؟
3. حروف ناصبہ کتنے ہیں اور کونسے ہیں؟
4. فعل ماضی کی نفی کے لیے کون سا کلمہ آتا ہے؟
5. کسی واحد اسم کو تثنیہ کس طرح بناتے ہیں؟
6. کم استفہامیہ کس پر دلالت کرتا ہے؟
7. أحدہما اور إحدہما میں کیا فرق ہے؟
8. تثنیہ کا نون کن حالتوں میں حذف ہو جاتا ہے؟
9. عربی میں جواب دیجیے۔1. کم لغة تعرف 2. بکم روبية اشتريت هذه المجلة يا مريم؟
10. ان الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے جملے بنایے۔ 1. کتابان 2. کتابين

12.14.2 مختصر جوابی سوالات

1. تثنیہ کی تعریف کیجیے اور اس کے قواعد پر مع مثال ایک نوٹ تحریر کیجیے۔
2. قط اور ابدا کے معنی اور اس کے قواعد پر ایک نوٹ لکھیے۔
3. کم خبریہ اور کم استفہامیہ میں کیا فرق ہے۔
4. دیئے گئے سوالات کے جوابات تثنیہ کا استعمال کرتے ہوئے دیجیے۔

1. کم أخاً لک؟ 2. کم دراجتا عندک؟ 3. کم طالباً جدیداً جاء الیوم؟

4. کم درساً بقی فی الکتاب؟ 5. کم صدیقاً یذهبون إلی المتحف ؟

ان کلموں پر 'لن' داخل کر کے قاعدے کے مطابق تحریر کریں۔ یخرجُ ، تکتبینَ، یفتحونَ، یغسلانِ، تنصرونَ

12.14.3 طویل جوابی سوالات

1. کم کی انواع بیان کرتے ہوئے بالتفصیل اس کی اقسام مع قواعد بیان کیجیے۔
2. ماضی اور مضارع کی نفی کرنے کے لیے استعمال ہونے والے حروف پر مع مثال بحث کیجیے۔
3. حروف 'لن' کے احکام بیان کرتے ہوئے ابدا کے استخدام کے ساتھ ہونے والے تبدیلیوں کو مثالوں کے ساتھ تحریر کیجیے۔

12.15 تجویز کردہ اکتسابی مواد

---

1. دروس اللغة العربیة لغیر الناطقین بها (حصه دوم) : ف۔ عبدالرحیم
2. جامع الدروس العربیۃ : مصطفی غلایینی
3. آسان عربی گرامر : اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح : علی جارم، مصطفی اَمین
5. معلم الانشاء : عبدالماجد الندوی
6. تمرین النحو : عبدالماجد الندوی

اکائی 13: کلمہ

اکائی کے اجزا:

13.0 تمہید

13.1 مقاصد

13.2 کلمہ کی تعریف اور اس کی اقسام

13.3 اسم کی تعریف، اس کی قسمیں

13.4 اسم کی اقسام

13.4.1 اسم باعتبار التعریف و تنکیر

13.4.2 معرفہ کے اقسام

13.4.3 اسم باعتبار الجنس

13.5 تمارین

13.5.1 اسم باعتبار عدد (واحد، تثنیہ، جمع)

13.6 فعل کی تعریف

13.7 حرف کی تعریف

13.8 تمارین

13.9 اکتسابی نتائج

13.10 جدید الفاظ

13.11 نمونہ امتحانی سوالات

13.11.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

13.11.2 مختصر جوابی سوالات

13.11.3 طویل جوابی سوالات

13.12 تجویز کردہ اکتسابی مواد

13.0 تمہید

کسی بھی زبان کی بنیاد اس کے حروف تہجی ہوتے ہیں۔ حروف کو باہم ملانے سے لفظ(word) بنتے ہیں۔ یہ لفظ کبھی بے معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ جو با معنی لفظ ہوتا ہے اسے عربی میں کلمہ کہتے ہیں۔ اس اکائی میں آپ کلمہ اس کی اقسام کو بالتفصیل مع مثال کے پڑھیں گے۔ ہماری گفتگو با معنی الفاظ پر مشتمل ہوتی ہے، ہر لفظ کو ایک نام دیا جاتا ہے جسے اجزاءالکلام(Parts of Speech) کہتے ہیں۔ ہر زبان میں اجزاء کلام کی تقسیم کا طریقہ کار مختلف ہوتا ہے۔ عربی میں تمام با معنی الفاظ کو کلمہ کہتے ہیں اور اس کو نحوی علما نے کلمہ کو تین انواع میں تقسیم کیا ہے۔

13.1 مقاصد

اس اکائی کا مقصد یہ ہے کہ آپ:

☆ کلمہ کے مفہوم اور معنی سے واقفیت حاصل کر لیں۔

☆ کلمہ کی اقسام کے بارے میں جان جائیں۔

☆ اسم اور اس کی اقسام سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

☆ فعل اور اس کی تعریف و قواعد کو جان سکیں

☆ حرف اور اس کی خصوصیت و انفرادیت کے بارے میں گفتگو کر سکیں۔

13.2 کلمہ کی تعریف اور اس کی اقسام

جس لفظ سے کوئی معنی سمجھ آتا ہو اسے نحو کی اصطلاح میں کلمہ کہتے ہیں۔ جیسے المطعم (ہوٹل) قلمٌ (ایک پین)، المکتبُ (میز)، علی (پر)، فی (میں)، أکلتُ (میں نے کھایا)، واحد (ایک)، وغیرہ۔ ان میں سے ہر لفظ ایک مفرد کلمہ (Individual Word) ہے۔ انہیں کلموں کو اگر ایک ترتیب میں بوا جائے تو یہ کلام بن جاتے ہیں اور ہر لفظ اس کا ایک جز۔۔ جیسے قلمٌ علی المکتبِ ، اکلتُ فی المطعم ۔

ترکیب نحو کے اعتبار سے عربی زبان میں کلمہ کی تین قسمیں ہیں

(1) اسم (2) فعل (3) حرف

جیسے: المطعم، المکتب اسم کو کہا جاتا ہے۔ اکلت کو فعل اور فی اور علی حرف شمار ہوتے ہیں۔

13.3 اسم کی تعریف، اس کی قسمیں

اسم سے مراد وہ لفظ ہے جو کسی شخص، چیز، جگہ وغیرہ کا نام ہو اور اس میں کوئی زمانہ (Tense) نہ پایا جائے، جیسے حامِدٌ (لڑکے کا نام)، زینبُ (لڑکی کا نام)، زَھْرَۃٌ (پھول)، کتابٌ (کتاب)، مدینۃٌ (شہر)، حیدرآبادُ (شہر حیدرآباد)۔

جیسا کہ ان مثالوں سے واضح ہے یہ سب الفاظ اسم ہیں۔ کیونکہ یہ اشخاص، اشیا اور جگہوں پر دلالت کرتے ہیں۔ اور ان میں کوئی زمانہ بھی نہیں پایا جاتا۔

اسم کی کچھ علامتیں ہیں جن سے اسم کو پہچانا جاتا ہے اور وہ یہ ہیں:

1۔ اس لفظ کے شروع میں ال آتا ہو۔ جیسے: الرجل، الکتاب، الزھرۃ

2۔ اس کے آخر میں تنوین آتی ہو۔ جیسے: قلمٌ، کرّاسۃٌ، جبلٌ

3۔ وہ کلمہ مضاف ہو۔ جیسے: فصل الصیفِ (گرما کا موسم)، درس العربیۃ (عربی کا سبق) ثمن الھاتف (ٹیلیفون کی قیمت)

4۔ اس پر حرف جر داخل ہو سکے۔ جیسے: من المسجدِ، الی المطار، بالسیارۃ

5۔ وہ کلمہ مسند الیہ بن سکتا ہو یعنی وہ مبتدا، فاعل، نائب فاعل واقع ہو۔ جیسے: خلیل ذھبَ (خلیل گیا)، أنا مجتھد (میں محنتی ہوں)، جاء الطالب (طالب علم آیا)، بکی الطفلُ (لڑکا رویا)۔ ضُرب السارقُ (چور کی پٹائی کی گئی)، کُتبت الرسالۃ (خط لکھا گیا)

6۔ اس پر حرف ندا آئے۔ جیسے: یا ابراھیم!، یا مریمُ!

7۔ اس کے آخر میں تائے مربوطہ آسکے۔ جیسے: طاولۃ، صادقۃ، شجرۃ

8۔ وہ کلمہ مثنی اور جمع بن سکے۔ جیسے عالمان، طالبان، مسلمون، قرّاء

9۔ اس لفظ کی تصغیر بن سکے۔ جیسے: طفل (بچہ) اس کی تصغیر طُفیل (چھوٹا بچہ)، عبد (بندہ) اس کی تصغیر عُبَیْدٌ (چھوٹا بندہ)

13.4 اسم کی اقسام

اسم کی مختلف اعتبار سے کئی اقسام ہیں جیسے: اسم باعتبار التعریف و التنکیر، باعتار جنس، با عتبار عدد، وغیرہ۔

1) معرفہ و نکرہ 2) مذکر و مؤنث 3) مفرد، مثنی جمع

اس اکائی میں ہم ان اقسام کے بارے قدرے تفصیل سے گفتگو کریں گے۔

13.4.1 اسم باعتبار التعریف و تنکیر

عربی میں تعریف و تنکیر کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہوتی ہیں: (1) معرفہ (Definite/proper noun) (2) نکرہ (Indefinite/ common noun)۔

معرفہ: اس سے مراد وہ اسم ہے جو مخصوص شخص، چیز اور جگہ پر دلالت کرے، جیسے أحْمَدُ (مخصوص لڑکے کا نام)، الکِتَابُ (مخصوص کتاب)، مَکَّۃُ (مخصوص شہر کا نام)، الْجَامِعَۃُ (مخصوص یونیورسٹی)۔ یہاں مخصوص سے مراد وہ شخص یا چیز جس کا ذہن میں لحاظ ہو، یعنی جو کہنے اور سننے والے کے نزدیک معروف ہو۔

نکرہ: اس سے مراد وہ اسم ہے جو عام افراد یا اشیا پر دلالت کرے یعنی جو مخصوص شخص یا چیز کے لیے نہ بولا جائے بلکہ غیر متعین طور پر کہا جائے، جیسے طالبٌ (کوئی طالب علم) جو متعین نہ ہو۔ جامعۃٌ (کوئی یونیورسٹی)۔

نکرہ اسم کے آخر میں تنوین کی علامت فتحتین یعنی دو زبرً، کسرتین یعنی دو زیرٍ، یا ضمتینٌ یعنی دو پیش کی علامت ہوتی ہے، جیسے ھٰذا کِتابٌ (یہ ایک کتاب ہے)، نَظَرْتُ فِی کِتابٍ (میں نے کسی کتاب میں دیکھا ہے)، قَرَأتُ کِتاباً (میں نے ایک کتاب پڑھی)۔

13.4.2 معرفہ کے اقسام

اسم معرفہ کے سات اقسام ہیں۔

1. اسمِ عَلَم: یعنی مخصوص اشخاص و جگہوں کے نام، جیسے حامِدٌ، سعیدٌ، مکۃُ (مخصوص شہر)، الھندُ (ہندوستان) وغیرہ۔

2. اسمِ ضمیر: یعنی وہ لفظ جو کسی اسم کے بجائے استعمال ہو، جیسے أنا (میں) اَنت (آپ) ھُوَ (وہ) وغیرہ۔

3. اسمِ اِشارہ: یعنی وہ لفظ جو کسی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے بولا جاتا ہو۔ جیسے ھٰذا (یہ)، ذالکَ (وہ)، ھؤلاء (یہ سب)، أُولٰئِکَ (وہ سب)۔

4. اسمِ موصول: یعنی وہ اسم جسے جملے کو جوڑنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہو، جیسے الَّذِی (وہ جو) مذکر واحد کے لیے، الَّتِی (وہ جو) مؤنث واحد کے لیے، الَّذِیْنَ (وہ سب جو) جمع مذکر کے لیے، اللَّاتِی (وہ سب جو) جمع مؤنث کے لیے۔

5. اسمِ مَنادی: یعنی وہ اسم جس سے پہلے حرف ندا لگایا جائے، جیسے یا أُستاذُ (اے استاد)، یا طبیبُ (اے طبیب)۔

6. مُعَرَّف باللام: یعنی وہ اسم جس کے شروع میں "اَلْ" لگا کر اسے معرفہ بنالیا گیا ہو، جیسے الکتابُ (مخصوص و متعین کتاب) المدینۃُ (مخصوص شہر)۔

کسی بھی اسمِ نکرہ کے شروع میں "ال" داخل کر کے اسے معرفہ بنالیا جاتا ہے۔ جیسے شَجَرَۃٌ (کوئی ایک درخت (a tree)، الشَّجَرَۃُ (مخصوص درخت)(The tree)، طالبٌ (کوئی ایک طالب علم)(a student)، الطالبُ (مخصوص طالب علم)(The

student)۔

واضح رہے کہ معرَّف باللام کے آخر میں تنوین --ٌ، --ٍ ، --ً ، نہیں ہوتی بلکہ ضمه --ُ، فتحه --َ یا کسره --ِ ہوتا ہے۔ جیسے الکتابُ جدیدٌ (کتاب نئی ہے)، نظرتُ فِي الکتابِ (میں نے کتاب میں دیکھا ہے)، قرأتُ الکتابَ (میں نے کتاب پڑھی)۔

7. مضاف الی المعرفۃ: وہ نکرہ اسم جو کسی معرفہ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہو، جیسے اِسْمُ الْجَامِعَةِ۔ یہاں لفظ "اسمٌ" الجامعۃ کی طرف اضافت سے پہلے نکرہ تھا۔ الجامعۃ چونکہ معرفہ ہے۔ لہٰذا اِسمٌ اس کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا۔

13.4.3 اسم باعتبار الجنس

عربی میں تذکیر و تانیث کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہوتی ہیں (1) مذکر (2) مؤنث

مؤنّث: جس لفظ کے آخر میں "ۃ" یعنی تائے مربوطہ، "یٰ" یعنی الف مقصورہ یا "آء" یعنی الف ممدودہ ہو وہ عموماً مؤنث ہوتا ہے، جیسے طاوِلةٌ (میز)، مدرسةٌ (اسکول)، صُغْریٰ (سب سے چھوٹی)، کُبْریٰ (سب سے بڑی)، صَحْرَاء (صحرا)، سَوْدآء، (کالی)۔ اسے مؤنث معنوی یا مجازی کہتے ہیں۔

وہ اسم جو انسانوں اور جانوروں میں سے مادہ پر دلالت کرتے ہو وہ مؤنث حقیقی کہلاتے ہیں، جیسے: امرأة (عورت)، عمّةٌ (پھوپھی) أُمٌّ (ماں)، أُخْتٌ (بہن)، بِنْتٌ (بیٹی) ناقة (اونٹنی) أتان (گدھی) وغیرہ۔ ان اسما کو مؤنث حقیقی کہتے ہیں۔

مذکّر: جن اسما کے آخر میں ان تینوں علامات میں سے کوئی علامت نہ ہو وہ عموماً مذکر کہلاتے ہیں۔ جیسے البابُ (دروازہ)، المِفْتاحُ (چابی)، الوَلَدُ (لڑکا)، الْکُرْسِیُّ (کرسی)۔

بعض مردوں کے نام ایسے ہیں جن کے آخر میں "ۃ" تائے مربوطہ ہوتی ہے۔ تاہم وہ مذکر کہلاتے ہیں جیسے طلحةُ (ایک صحابی کا نام)، حَمْزَةُ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا نام)۔ اسے تانیث لفظی کہتے ہیں۔

(الف)	(ب)
الطالبُ موجودٌ (طالب علم موجود ہے)	الطَّالِبَةُ مَوْجُودَةٌ (طالبہ موجود ہے)
الولدُ نائمٌ (لڑکا سو رہا ہے)	الأُمُّ نائِمَةٌ (ماں سو رہی ہے)
المفتاحُ کبیرٌ (چابی بڑی ہے)	الطاولةُ جدیدةٌ (میز نئی ہے)
الکرسیُ مَکْسُورٌ (کرسی ٹوٹی ہوئی ہے)	المدرسةُ بَعِیدةٌ (مدرسہ دور ہے)
البابُ مُغْلَق (دروازہ بند ہے)	النَّافِذَةُ مَفْتُوحَةٌ (کھڑکی کھلی ہے)

گروپ (الف) میں جو اسما ہیں وہ سب مذکر ہیں۔ اسی لیے ان کی خبر بھی مذکر ہے۔ اور گروپ (ب) میں مذکور اسما سارے کے

سارے مؤنث ہیں اس لیے ان کی خبر بھی مؤنث ہے۔

وضاحت: بعض اسما اردو میں مؤنث ہوتے ہیں لیکن عربی میں مذکر ہوتے ہیں، مثلاً چابی (المفتاح)، کرسی (الكرسي) کہ یہ اردو میں مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔ جبکہ عربی میں مذکر مستعمل ہیں۔ اور اس کے برعکس بعض اسما اردو میں مذکر استعمال ہوتے ہیں جب کہ عربی میں وہ مؤنث استعمال ہوتے ہیں، جیسے کمرہ (الغُرْفَةُ)، مدرسہ (الْمَدْرَسَةُ)، اردو میں یہ مذکر کے طور پر مستعمل ہیں جبکہ عربی میں بطور مؤنث کے استعمال ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان کے استعمال میں غلطی نہ کریں۔ مذکر ومؤنث میں غلطی سے بچنے کے لیے یہ دیکھیں کہ اس اسم کے آخر میں تائے تانیث، الف مقصورہ یا الف ممدودہ ہے۔ اگر نہ ہو تو وہ لفظ مذکر ہوگا اور اگر ان میں سے کوئی علامت ہو تو وہ لفظ مؤنث ہوگا۔

نوٹ: جس اسم کے آخر میں تائے تانیث (ۃ) ہوتی ہے، تو اس (ۃ) سے پہلے والا حرف ہمیشہ مفتوح (--َ) ہوگا۔ جیسے غرُفَةٌ۔ مدرسَةٌ۔ جامِعَةٌ وغیرہ۔

کسی بھی صفت کو مذکر سے مؤنث بنانا ہو تو اس کے آخر میں "ۃ" لگانے سے وہ مؤنث ہو جائے گی۔ جیسے

جالِسٌ (بیٹھا ہے)، جالِسَةٌ (بیٹھی ہے)

مفتوحٌ (کھلا ہے) مفتوحةٌ (کھلی ہے)

ذابِلٌ (مرجھایا ہوا ہے) ذابلةٌ (مرجھائی ہوئی ہے)

اب آپ یقیناً سمجھ گئے ہوں گے کہ اسم مؤنث کی تین علامتیں ہیں۔

(1) تائے مربوطہ (ۃ)، جیسے الزهرةُ، اسے تائے تانیث بھی کہتے ہیں۔

(2) الف مقصورہ (ىٰ)، جیسے الصُغْرىٰ۔ (3) الف ممدودہ (ائَ)، جیسے الصَّحْراء۔

ان کے علاوہ عربی میں کچھ اور اسما بطور مؤنث استعمال ہوتے ہیں حالانکہ ان کے آخر میں مؤنث کی مذکورہ بالا علامتوں میں سے کوئی بھی علامت نہیں ہوتی ہے، جیسے:

.1 خواتین کے لیے مخصوص نام: زَيْنَبُ، مَرْيَم، هِنْدٌ۔

.2 ایسے رشتے جو خواتین کے ساتھ مخصوص ہوں، جیسے أُمٌّ (ماں)، أُخْتٌ (بہن)، بِنْتٌ (بیٹی)

.3 شہروں اور ملکوں کے نام، جیسے حَيْدَرْآبادُ، دِلْهِی، الْهِنْدُ، مِصْرُ۔

.4 بعض الفاظ جنہیں اہل زبان ہمیشہ مؤنث ہی استعمال کرتے ہیں، جیسے الدَّارُ (گھر)، النَّار (آگ)، الأَرْضُ (زمین) السماءَ (آسمان)، الشمس (سورج) الریحُ (ہوا)۔ ایسے اسما کو مؤنث سماعی کہتے ہیں، یعنی اہل زبان سے انہیں مؤنث ہی سنا گیا۔

ان مثالوں پر غور کیجیے۔

1. مريم جميلةٌ (مریم خوبصورت ہے) 2. السَّمَاءُ صَافِيَةٌ (آسمان صاف ہے)

3. النَّارُ مُلْتَهِبَةٌ (آگ بھڑک رہی ہے) 4. الرِّيْحُ بَارِدَةٌ (ہوا ٹھنڈی ہے)

5. الْهِنْدُ كبيرةٌ (ہندوستان بڑا ہے) 6. الدارُ واسِعةٌ (گھر وسیع ہے)

13.5 تمارین

1۔درج ذیل اسما میں مذکر و مؤنث کو بتائیں۔

قلم درس حديقة تفاحة القطة حمرائ جبل

صفراء القمر القاموس بشرى ذكرى سرير سيارة

2۔ان جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے۔

1.میز خوبصورت ہے۔ 2.کتاب نئی ہے۔ 3.یونیورسٹی کھلی ہے۔ 4.قلم ٹوٹا ہوا ہے۔

5.کھڑکی بند ہے۔ 6.اسکول قریب ہے۔ 7.کرسی پرانی ہے۔ 8.پھول مرجھایا ہوا ہے۔

3۔خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجیے۔

1. اَلْوَلَدُ ...... 2. اَلبِنْتُ ...... 3. الطَّاوِلةُ ......

4. اَلْكِتابُ ...... 5. المُعَلِّمُ ...... 6. الزَّهْرَةُ ......

4.خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجیے۔

1. القمر...... 2. الشمسُ ...... 3. الدار ...... 4. الأرضُ......

5. زينب...... 6. حمزة......7 مصر ...... 8. حيدرآباد......

13.5.1 اسم باعتبار عدد (واحد، تثنیہ، جمع)

اسم کی ایک اور تقسیم تعداد کے اعتبار سے ہے، یعنی واحد، تثنیہ اور جمع۔ جو کہ موجودہ دور میں بولی جانے والی معروف زبانوں سے یکسر مختلف ہے۔ عربی زبان میں عدد، واحد کے بعد دو کو تثنیہ یا مثنہ کہا جاتا ہے اور تثنیہ کے لیے بھی ایک علاحدہ قاعدہ ہے اور تین اور تین سے زیادہ کو جمع شمار کرتے ہیں۔ایسا دنیا کی قدیم زبانوں جیسے کہ سنسکرت میں بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ لیکن انگریزی اردو وغیرہ میں یہ نہیں پایا جاتا۔

واحد: یعنی جو ایک شخص یا ایک چیز پر دلالت کرے، جیسے وَلَدٌ۔ شهْرٌ۔ قَبْرٌ۔ شاعِرٌ۔ عالمٌ، صَدِيقَةٌ، صَحِيفَة۔اس کو مفرد بھی کہتے ہیں۔

تثنیہ: یعنی جو دو اشخاص یا دو چیزوں پر دلالت کرے۔اسے مثنی بھی کہتے ہیں۔ عربی زبان کی ایک انفرادیت یہ ہے کہ اس میں دو اشخاص یا اشیا جمع نہیں کہلاتیں بلکہ ان کو مثنی یا تثینہ (Dual) کہتے ہیں۔ مثنی اردو، انگریزی وغیرہ میں نہیں پایا جاتا، البتہ سنسکرت میں اس کا

استعمال پایا جاتا ہے۔

عربی میں مثنیٰ بنانے کا طریقہ آسان ہے۔ جس مفرد کا مثنیٰ بنانا ہو اس کے آخر میں (انِ) یا (یْنِ) کا اضافہ کرنے سے وہ مثنیٰ بن جاتا ہے، جیسے

واحد	تثنیہ بنانے کا قاعدہ	تثنیه/مثنی	ترجمہ
وَلَدٌ	وَلَد + انِ /ین	وَلَدَانِ یا وَلَدَیْن	دو لڑکے
کتابٌ	کتاب + انِ /ین	کتابانِ یا کتابَیْنِ	دو کتابیں
حدیقةٌ	حدیقة + انِ /ین	حدیقتانِ یا حدیقتین	دو باغ
صحیفةٌ	صحیفة + انِ /ین	صحیفتانِ یا صحیفتین	دو اخبار

نوٹ: (انِ) اور (ینِ) سے پہلے والا حرف ہمیشہ مفتوح (---َ) رہے گا۔

درج ذیل مفرد اسماء کو مثنیٰ بنائیے

شَهْرٌ، مدینةٌ ، قلَمٌ، قَبْرٌ، شاعِرٌ۔ عالِمٌ۔ بابٌ، بنتٌ، أُخْتٌ، رسولٌ

جمع: عربی میں جمع کا اطلاق تین یا تین سے زیادہ اشخاص اور اشیاء پر ہوتا ہے۔ عربی زبان میں جمع بنانے کے قاعدہ کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں: جمع سالم اور جمع مکسر۔

جمع سالم کی مزید دو قسمیں ہیں 1. جمع مذکر سالم اور 2. جمع مونث سالم۔ ان دونوں قسموں کے بارے میں ہم پچھلی اکائیوں میں تفصیلا پڑھ چکے ہیں اس لیے ان کا مختصر اعادہ کرتے ہوئے ہم تفصیلا جمع مکسر کے بارے میں پڑھیں گے۔

جمع سالم مذکر بنانے کے قاعدہ کے بارے میں ہم نے پڑھا تھا کہ واحد مذکر اسم کے آگے حالت رفعی میں ون اور حالت نصبی اور جری میں ین کا اضافہ ہوگا۔ جیسے مسلم سے مسلمون َیا مسلمیں۔ساجد سے ساجدون، ساجدینَ۔ عامل سے عاملون ، عاملین۔ وغیرہ

جمع مونث سالم بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ واحد مونث سے علامت مونث (ة) کو حذف کرکے اس کے آگے 'ات' کا اضافہ کرنے سے اسم جمع مونث سالم بن جاتا ہے۔ جیسے: مسلمة سے مسلمات، کاتبة سے کاتبات، عابدة سے عابدات۔وغیرہ

عربی میں جمع مکسر کو مکسر اس لیے کہا جاتا ہے کیوں کہ اس میں واحد اسم کی شکل جوں کی توں برقرار نہیں رہتی بلکہ وہ ٹوٹ جاتی ہے کیوں کہ کبھی اس میں کچھ حروف ابتدا، درمیان یا اخر میں شامل کیے جاتے ہیں یا حذف کیے جاتے ہیں۔ جیسے ولد سے اولاد عربی میں کبھی کبھی ایک واحد لفظ کی جمع بلکل ایک نئے لفظ کی شکل میں ہوتی ہے۔ جیسے امرأة کی جمع نساء ہے۔

عربی میں جمع مکسر بنانے کا کوئی ایک قاعدہ، یا ایک وزن نہیں ہے، بلکہ جمع کے مختلف اوزان (Patterns) ہیں۔ یہاں کچھ درج کیے جارہے ہیں۔

1. كِتَابٌ (جمع) كُتُبٌ رَسُوْلٌ (جمع) رُسُل

مفرد کے تیسرے حرف یعنی الف یا واو کو حذف کر کے اس سے پہلے والے حرف کو ضمہ ---ُ- دے کر فُعُلٌ کے وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔

2. وَلَدٌ (جمع) اَوْلَادٌ قَلَمٌ (جمع) أقْلاَمٌ

مفرد کے پہلے ایک ہمزہ اور دوسرے حرف کے بعد الف کا اضافہ کر کے أَفْعَالٌ کے وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔

3. شَهْرٌ (جمع) شُهُوْرٌ قَبْرٌ (جمع) قُبُوْرٌ

مفرد کے دوسرے حرف کے بعد (واو) کا اضافہ، اور پہلے اور دوسرے حرف کو ضمہ ---ُ- دیکر فُعُوْلٌ کے وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔

4. شاعِرٌ (جمع) شُعَراء عالِمٌ (جمع)عُلَمَاء

مفرد کے دوسرے حرف یعنی (الف) کو تیسرے حرف کے بعد منتقل کر کے، اور پہلے حرف پر ضمہ ---ُ- اور دوسرے حرف پر فتحہ ---َ- کی علامت رکھ کر فُعَلَاء کے وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔

5. حَدِيْقَةٌ (جمع) حَدَائِقُ صَحَيْفَةٌ (جمع) صَحَائفُ

مفرد کے تیسرے حرف یعنی (ی) کو (الف) سے بدل کر اور اس کے بعد ہمزہ مکسورہ اضافہ کر کے فَعائِلُ کے وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔

6. جَبَلٌ (جمع) جِبَالٌ بَحْرٌ (ج) بِحَارٌ

مفرد کے دوسرے حرف کے بعد (الف) کا اضافہ کر کے اور پہلے حرف پر کسرہ لگا کر فِعال کے وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔

اوپر ذکر کیے گئے طرز پر کچھ اور مفرد اسما کی جمع:

سبيلٌ	(جمع) سُبُلٌ	(راستہ)	سِرَاجٌ	(جمع) سُرُجٌ	(چراغ)
سَفَرٌ	(جمع) اَسْفَارٌ	(سفر)	عِنَبٌ	(جمع) أعْنَابٌ	(انگور)
قَمَرٌ	(جمع)أقْمَارٌ	(چاند)	عُنُقٌ	(جمع) أعْناقٌ	(گردن)
خَبَرٌ	(جمع)اَخْبارٌ	(خبر)	حَجَرٌ	(جمع) اَحْجَارٌ	(پتھر)
بَيْتٌ	(جمع)بُيُوْتٌ	(گھر)	نَمِرٌ	(جمع) نُمُوْرٌ	(چیتا)

ضَيْفٌ	(جمع)ضُيُوفٌ	(مہمان)	وزيرٌ	(جمع) وُزَراءُ	(وزیر)
فَقِيرٌ	(جمع) فُقَرَاءُ	(حاجت مند)	شَهِيدٌ	(جمع) شُهَدَاءُ	(گواہ، شہید)
بَصِيرَةٌ	(جمع) بَصَائِرُ	(روشن دلیل)	فَرِيضَةٌ	(جمع) فَرائِضُ	(فرض، حکم)
حَقِيبَةٌ	(جمع) حَقَائِبُ	(بستہ، بیاگ)	كَتِيبَةٌ	(جمع) كتائِبُ	(فوجی دستہ)
كَلْبٌ	(جمع)كِلَابٌ	(کتا)	عَظيم	(جمع) عِظامٌ	(عظیم، بڑا)
حَبْلٌ	(جمع) حِبَالٌ	(رسی)	عَبْدٌ	(جمع) عِبادٌ	(بندہ)

بعض مذکر اسما جو اشخاص و صفات کے لیے مستعمل ہوں ان کے آخر میں (وْنَ) یا (يْنَ) کا اضافہ کر کے جمع بنائی جاتی ہے۔ جسے ہم جمع مذکر سالم میں پڑھ چکے ہیں۔

جیسے: مُحَمَّدٌ (جمع) مُحَمَّدُوْنَ یا مُحَمَّدِيْنَ زَيْدٌ (جمع) زَيْدُوْنَ یا زَيْدِيْنَ

مُسْلِمٌ (جمع) مُسلمُون ِیا مسلِمِيْنَ خَادِمٌ (جمع) خادِمُوْنَ یا خَادِمِيْنَ

13.6 فعل کی تعریف

عربی زبان میں فعل سے مراد وہ کلمہ ہے جو کسی کام کے ہونے یا کرنے کو بتائے اور اس میں کوئی زمانہ پایا جائے۔

زمانے کی تین قسمیں ہیں۔ ماضی (گزرا ہوا)(Past)، حال (موجودہ)(Present) مستقبل(آنے والا)(Future)

جیسے: ذَهَبَ وہ گیا ذَهَبْتُ میں گیا يَذْهَبُ وہ جاتا ہے أَذْهَبُ میں جاؤں گا

یہاں ذَهَبَ فعل ہے چونکہ یہ جانے کے عمل کو بتا رہا ہے اور یہ عمل ماضی کے ساتھ خاص ہے۔ یذھبُ بھی فعل ہے، جس میں زمانہ حاضر یا مستقبل پایا جاتا ہے۔

عربی میں بنیادی طور پر فعل کی دو قسمیں ہوتی ہیں (1) ماضی (2) مضارع۔ ہر ایک کے چودہ صیغے ہوتے ہیں۔ انھیں گردان بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں ماضی اور مضارع کی گردان بطور نمونہ درج کی جاتی ہے۔

ماضی		مضارع	
ذَهَبَ	وہ گیا	يَذْهَبُ	وہ جاتا ہے
ذهَبَا	وہ دونوں گئے	يَذْهَبانِ	وہ دونوں جاتے ہیں
ذَهَبُوا	وہ سب گئے	يَذْهَبُونَ	وہ سب جاتے ہیں
ذَهبَتْ	وہ گئی	تَذْهَبُ	وہ جاتی ہے

ذَهَبَتا	وہ دونوں گئیں	تَذْهَبَانِ	وہ دونوں جاتی ہیں
ذَهَبْنَ	وہ سب گئیں	يَذْهَبْنَ	وہ سب جاتی ہیں
ذَهَبْتَ	تم گئے	تَذْهَبُ	وہ جاتی ہے
ذَهَبْتُمَا	تم دونوں گئے	تَذْهَبَانِ	تم دونوں جاتے ہو
ذَهَبْتُمْ	تم سب گئے	تَذْهَبُونَ	تم سب جاتے ہو
ذَهَبْتِ	تم گئیں	تَذْهَبِينَ	تم جاتی ہو
ذَهَبْتُمَا	تم دونوں گئیں	تَذْهَبَانِ	تم دونوں جاتی ہو
ذَهَبْتُنَّ	تم سب گئیں	تَذْهَبْنَ	تم سب جاتی ہو
ذَهَبْتُ	میں گیا	أَذْهَبُ	میں جاتا ہوں
ذَهَبْنَا	ہم گئے	نَذْهَبُ	ہم جاتے ہیں

فعل مضارع میں دونوں زمانے یعنی حال و مستقبل پائے جاتے ہیں۔ سیاق و سباق کے لحاظ سے حال یا مستقبل کے معنی مراد لیے جاتے ہیں۔ جیسے أذهب الآن (میں اب جارہاہوں)۔ الآن کی وجہ سے یہاں حال کے معنی مراد لیے گئے۔ اور أذهب غداً (میں کل جاؤں گا)۔ غداً کی وجہ سے یہاں مستقبل کے معنی مراد لیے گئے۔ کبھی فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کرنے کے لیے اس سے پہلے ''سَ'' یا ''سَوْفَ'' لگایا جاتا ہے، جیسے سَأَكْتُبُ (میں لکھوں گا)، سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (تم جلد ہی جان لوگے)۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ ''سَ'' مستقبل قریب اور ''سَوْفَ'' مستقبل بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

فعل کی متفرق اقسام اور اس سے متعلق تفصیلی قواعد آپ پچھلی اکائیوں میں اسباق کے قواعد کے ضمن میں پڑھ چکے ہیں۔

13.7 حرف کی تعریف

حرف وہ لفظ ہے جس کے معنی کسی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں۔ یعنی حرف دو اسموں یا ایک اسم اور فعل کے درمیان ربط کا کام کرتا ہے اور اسی وقت اس کے معنی پوری طرح سمجھ میں آسکتے ہیں۔ جیسے مِنْ جس کے لفظی معنی ''سے'' ہیں۔ اگر ہم صرف مِنْ کہہ دیں تو ظاہر ہے کہ اس کا مفہوم پوری طرح واضح نہیں ہے۔ ہاں اگر ہم اس کو ایک اسم سے جوڑ دیں اور یوں کہیں مِنَ البيتِ (گھر سے) اب اسکے معنی سمجھ میں آرہے ہیں۔ اور اگر اس کو ایک فعل اور اسم سے باہم مربوط کردیں اور یوں کہیں خَرَجتُ مِن البيتِ (میں گھر سے نکلا)۔ تب اس کا مفہوم پوری طرح واضح ہورہا ہے۔ اسی طرح ان حروف پر غور کیجیے جب تک کسی دوسرے لفظ سے نہ ملیں اپنے معنی ادا نہیں کرسکتے۔

إلى (تک، طرف، کو)　　عَنْ (بارے میں، تعلق سے)　　فِي (میں)　　عَلٰی (پر، اوپر)

ذَهَبَ حامدٌ اِلی البیتِ۔(حامد گھر کی طرف گیا)　رجع رشید اِلی بِلادِہ۔ (رشید اپنے ملک کو واپس لوٹ گیا)

الولد یلعبُ فی البُسْتَانِ۔ (لڑکا باغ میں کھیل رہا ہے)　　الکتابُ عَلَی الطَّاوِلَةِ۔ (کتاب میز پر ہے)

13.8 تمارین

درج ذیل جملوں میں سے کلمہ کی اقسام (اسم، فعل اور حرف) کو متعین کیجیے۔

الف۔ ذَهَبَ الْأَوْلَادُ اِلی الْمَدْرَسَةِ۔　　ب۔ رَجَعَ حامِدٌ مِنْ سَفَرِہٖ۔

ج۔ اَللّٰہُ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ مِنَ السَّمَاءِ۔　　د۔ أَدْرُسُ فِي الْجَامِعَةِ۔

ھ۔ نَامَ الطِّفْلُ عَلَی السَّرِیْرِ۔　　و۔ یَکْتُبُ الْأُسْتاذُ بِالْقَلَمِ۔

13.9 اکتسابی نتائج

- عربی میں بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں اور اسکی تین قسمیں ہیں (1) اسم (2) فعل (3) حرف۔ یعنی ہم جو بھی بامعنی لفظ زبان سے ادا کرتے ہیں تو وہ ان تینوں میں سے کوئی ایک ہوگا، یعنی اسم، فعل یا حرف۔ اسم وہ لفظ ہے جو کسی شخص، چیز، جگہ یا کیفیت کو بتائے اور اس میں زمانہ کا ذکر نہ ہو جیسے الولد، الکتابُ، الھاتِف وغیرہ۔
- اسم کی دو قسمیں ہیں (1) نکرہ (2) معرفہ۔ جو کسی غیر متعین وعام شخص یا شئے پر دلالت کرے وہ نکرہ ہے۔ اور جو مخصوص و متعین شئے پر دلالت کرے وہ معرفہ ہے، جیسے مَدِیْنَةٌ اور المدینةُ کہ پہلا نکرہ ہے اور دوسرا معرفہ ہے۔
- اسم معرفہ کی سات قسمیں ہیں 1. اسمِ عَلَم 2. اسم ضمیر 3. اسمِ اشارہ 4. اسمِ موصول 5. اسمِ مُناذٰی 6. مُعرَّف باللام 7. مُضاف اِلی الْمَعْرِفَةِ۔
- جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: مذکر اور مؤنث۔ جس لفظ کے آخر میں مؤنث کی علامت نہ ہو وہ مذکر کہلاتا ہے جیسے رَجُلٌ، قلمٌ، کرسیٌّ۔ جس لفظ کے آخر میں مؤنث کی کوئی علامت ہو یا وہ مؤنث ہی کے لیے مخصوص ہو مؤنث کہلائے گا جیسے طَاوِلَةٌ، کُبْرٰی، صَحْرَاءُ، أُمٌّ، أخْتٌ۔ مؤنث کی علامتیں تین ہیں 1. تائے مربوطہ "ۃ" 2. الف مقصورہ "ی" 3. الف ممدودہ "ائ"۔ جیسے ساعةٌ، صُغْرٰی، صَحْرآء۔
- عدد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں واحد، تثنیہ اور جمع۔ عربی میں ایک کو واحد یا مفرد کہتے ہیں، دو کو تثنیہ یا مُثنّی کہتے ہیں، دو سے زیادہ یعنی تین اور اس سے آگے کو جمع کہتے ہیں۔

13.10 جدید الفاظ

ارتباط : مربوط ہونا ، دلالت کرنا ۔ بتانا		بَصِیْرَۃٌ : روشنی واضح دلیل
صَحِیْفَۃٌ : اخبار	جَبَلٌ : پہاڑ	السَّرِیْرُ : تخت ، پلنگ
حَمْرَاءُ : لال	صَفْرَاءُ : پیلی	بُشْریٰ : بشارت
شَھْرٌ : مہینہ	حَدِیْقَۃٌ : باغ	مَدِیْنَۃٌ : شہر
الْقَمَرُ : چاند	الْقَامُوْسُ: لغت	ذِکْریٰ : نصیحت

13.11 نمونہ امتحانی سوالات

13.11.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. بامعنی لفظ کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟

(a)کلمہ (b)اسم (c)فعل (d)حرف

2. اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(a)دو (b)تین (c)چار (d)پانچ

3. وہ کلمہ جس میں زمانہ کا پایا جانا ضروری ہے اس کیا کہتے ہیں؟

(a)اسم (b)فعل (c)حرف (d)سب صحیح

4. وہ کلمہ جسے اپنا مفہوم سمجھانے کے لیے دوسرے کلمہ کی ضرورت ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

(a)اسم (b)فعل (c)حرف (d)سب صحیح

5. مونث کی کتنی علامتیں ہیں؟

(a)دو (b)تین (c)چار (d)پانچ

6. 'مونث مجازی' کسے کہتے ہیں؟
7. فعل مضارع کی تعریف بیان کیجیے۔
8. اسم معرفہ کی کتنی قسمیں ہیں؟
9. معرف باللام سے کیا مراد ہے؟
10. حرف کی کیا خصوصیت ہے؟

13.11.2 مختصر جوابی سوالات

1. کلمہ کس کو کہتے ہیں؟ کلمہ کے اقسام بیان کیجیے۔
2. اسم سے کیا مراد ہے؟ مع مثال واضح کیجیے۔
3. معرفہ اور نکرہ کسے کہتے ہیں؟
4. عربی زبان میں جنس کے اعتبار سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟ انفرادی خصوصیات پر ایک نوٹ تحریر کیجیے۔
5. عدد کے اعتبار سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟ مع مثال تحریر کیجیے۔

13.11.3 طویل جوابی سوالات

1. اسم معرفہ کی تعریف کیجیے اور اسکی اقسام مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔
2. فعل سے کیا مراد ہے؟ واضح کیجیے۔
3. مؤنث کسے کہتے ہیں؟ اس کی علامتیں کیا ہیں؟ مثالوں کے ذریعہ وضاحت کیجیے۔

13.12 تجویز کردہ اکتسابی مواد

1. معلم الانشاء (حصہ اول)	:	عبدالماجد ندوی
2. عربی کا معلم (حصہ اول)	:	عبدالستار خاں
3. تحفۃ النحو	:	سراج الدین ندوی
4. تمرین النحو	:	محمد مصطفیٰ ندوی

اکائی 14: جملہ

اکائی کے اجزا:

14.0 تمہید

14.1 مقاصد

14.2 جملہ اسمیہ کی تعریف

14.2.1 مبتدا اور خبر کے احکام

14.3 جملہ فعلیہ

14.3.1 فعل

14.3.2 فاعل

14.3.3 مفعول

14.4 اکتسابی نتائج

14.5 کلیدی الفاظ

14.6 نمونہ امتحانی سوالات

14.6.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

14.6.2 مختصر جوابی سوالات

14.6.3 طویل جوابی سوالات

14.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد

14.0 تمہید

عربی میں جملہ کم از کم دو بامعنی کلموں سے مل کر بنتا ہے۔ جس مرکب الفاظ سے بات مکمل طور پر سمجھ میں آجائے اسے جملہ مفید کہتے ہیں۔ اسی کو کلام، یا مرکب تام بھی کہتے ہیں۔ جملہ مفیدہ کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ جس جملہ کی ابتدا اسم سے ہو وہ جملہ اسمیہ کہلاتا ہے اور جو جملہ فعل سے شروع ہو اس کو جملہ فعلیہ کہتے ہیں۔ جملہ اسمیہ کے دو جزء ہوتے ہیں جن کے بارے میں آپ اس اکائی میں تفصیلا جانیں گے۔۔ جملہ فعلیہ کے تین اجزا ہوتے ہیں۔ جن کے بارے میں آپ اس اکائی میں مختصرا پڑھیں گے۔

14.1 مقاصد

اس اکائی کا مقصد یہ ہے کہ اس کو پڑھنے کے بعد آپ کو:

☆جملہ اُسمیہ کی حقیقت سے واقفیت حاصل ہو جائے گی۔

☆جملہ اسمیہ کی مختلف شکلیں، مبتدا خبر کے احکام سیکھیں گے

☆جملہ اسمیہ کو اچھی طرح سمجھ جائیں گے اور اسکے صحیح استعمال پر قادر ہو سکیں گے۔

☆جملہ فعلیہ اور اس کے اجزا کے متعلق جانیں گے۔

☆ فعل، فاعل اور مفعول سے متعلق احوال و قواعد کا مطالعہ کریں گے اور اس کی مشق کریں گے۔

14.2 جملہ اِسمیہ کی تعریف

جیسا کہ آپ نے اوپر پڑھا کہ جملہ کی دو قسمیں ہیں: جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔ جملہ اسمیہ اس جملہ کو کہتے ہیں جس کی ابتدا اسم سے ہو۔ جملہ فعلیہ اس جملہ کو کہتے ہیں جس کی ابتدا فعل سے ہو۔ یہاں ہم آپ کو جملہ اسمیہ کے بارے میں بتائیں گے، جملہ اسمیہ چونکہ اسم سے شروع ہوتا ہے اس لیے اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ جیسے: الطالب مجتهدٌ (طالب علم محنتی ہے) اس جملہ میں الطالب اسم ہے۔ اور مجتہد اس اسم کے بارے میں اطلاع ہے۔

جملہ اسمیہ کے دو جز ہوتے ہیں: 1. مبتدا 2) خبر۔

جیسے: زیدٌ کاتبٌ (زید لکھنے والا ہے)۔ اس میں زید مبتدا ہے اور کاتبٌ اس کی خبر ہے۔

مبتدا اس اسم کو کہتے ہیں جس کے بارے میں کوئی خبر دی جاتی ہو یا کوئی بات بتائی جاتی ہو، اور خبر اس لفظ کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ بات پوری ہو۔ مبتدا کو مسند الیه بھی کہتے ہیں اور خبر کو مسند کہتے ہیں۔ کیونکہ کاتب کی اسناد یعنی نسبت زید کی طرف کی جارہی ہے، یعنی یہ بات بتائی جارہی ہے یا خبر دی جارہی ہے کہ لکھنے والا زید ہے، نہ کہ کوئی اور۔

مبتدا و خبر کا تعلق

مبتدا کے لیے خبر کا ہونا ضروری ہے۔ اگر خبر نہ ہو تو بات معلوم نہیں ہو سکتی۔ مثلاً کسی نے کہا زیدٌ تو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ شخص کہنا کیا چاہتا ہے۔ جب کاتبٌ کہا گیا تو بات واضح ہو گئی کہ زید کی لکھنے کی صلاحیت بتانا مقصود ہے۔ چنانچہ بات سمجھ میں آگئی کہ زید لکھتا ہے یا لکھنے والا ہے۔

اسی طرح السماء، ممطرةٌ کے بجائے اگر کسی نے صرف السماء کہا تو سننے والے کو بات سمجھ میں نہیں آئے گی کہ السماء سے کیا بتانا مقصود ہے۔ اب اگر ساتھ میں خبر لگائی جاتی ہے جیسے ممطرةٌ تو بات سمجھ میں آگئی کہ کہنے والا بتانا چاہتا ہے کہ آسمان برس رہا ہے یا بارش ہو رہی ہے۔

لہٰذا یہ ذہن نشیں کر لیں کہ مبتدا اور خبر کا تعلق لازم و ملزوم کا ہے، یعنی ایک دوسرے کے لیے ضروری ہے۔ مبتدا کے لیے خبر کا ہونا اور خبر کے لیے مبتدا کا ہونا ضروری ہے۔ دوسرے الفاظ میں مسند الیہ کے لیے مسند کا اور مسند کے لیے مسند الیہ کا ہونا ضروری ہے۔ غور کریں تو پتہ چلے گا کہ مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہیں کیونکہ ان دونوں کی اعرابی حالت رفع ہے۔ مثلاً

الحديقةُ جميلةٌ	(باغ خوبصورت ہے)،	الأرض مدوَّرةٌ ۔	(زمین گول ہے)
زيدٌ كاتبٌ	(زید لکھنے والا ہے)	السماءُ ممطرةٌ	(آسمان برس رہا ہے)
السحابُ أسودُ	(بادل سیاہ ہے)	الحياةُ فانيةٌ	(زندگی فانی ہے)

14.2.1 مبتدا اور خبر کے احکام

مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔ جیسے: حامد مهندسٌ (حامد انجینئر ہے)، الطبيب ماهرٌ (ڈاکٹر ماہر ہے)، لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مبتدا شکل کے اعتبار سے نکرہ ہوتا ہے تو اس حالت میں تخصیص کی ضرورت پیش آتی ہے۔ کیونکہ نکرہ تنہا مبتدا نہیں ہو گا۔ مثالیں تفصیل کے ساتھ آگے بیان کی جا رہی ہے۔ خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔ اور کبھی معرفہ بھی ہوتی ہے مثلاً: محمدﷺ رسول الله، الخلق عيالُ الله۔

مبتدا معرفہ کی مثال: ذیل کی مثالوں پر غور کریں۔

محمد رسولُ اللهِ۔	(محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں)	الصدّيق خليفة الرسول۔	(صدیق اکبر ﷺ کے خلیفہ ہیں)
عمر أميرٌللمؤمنين۔	(عمر فاروق مسلمانوں کے امیر ہیں)	هورجلٌ صالحٌ۔	(وہ ایک بھلا آدمی ہے)
هُمْ أتقياءُ۔	(وہ لوگ پرہیز گار ہیں)		

مبتدا کے نکرہ ہونے کی صورتیں

جیسا کہ آپ جان چکے ہیں کہ مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے لیکن مبتدا کبھی کبھی نکرہ بھی ہو سکتا ہے، لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے

کہ مبتدا سے تخصیص یا تعمیم کا فائدہ ہو، یعنی اس کی شکل ایسی ہو کہ اس میں ایک طرح کی خصوصیت یا عموم پیدا ہو جائے۔ مبتدا کی تخصیص اس وقت ہو گی جبکہ:

1۔ مبتدا موصوف ہو اور اسکے بعد اس کی صفت آئے، اس صورت میں اس کو نکرہ کی شکل میں لانا جائز ہے، چونکہ مبتدا صفت کی وجہ سے خاص ہو جائے گا مثلاً: وردةٌ حمرا ء تتفتح۔ (سرخ گلاب کھل رہا ہے)

ولعبدٌ مؤمنٌ خيرٌ من مشركٍ۔ (مومن بندہ شرک کرنے والے (آزاد) سے بہتر ہے)

مذکورہ بالا دونوں مثالوں پر غور کریں۔ پہلی مثال میں وردةٌ نکرہ ہے جو گلاب کے معنی میں ہے۔ اسکے ساتھ حمراءُ صفت لائی گئی جس کا معنی سرخ ہے۔ چنانچہ اس صفت کے ذریعہ گلاب کی تخصیص ہو گئی کہ کہنے والا سرخ گلاب کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہے۔ اب وہ کہنا کیا چاہتا ہے یہ اسکی خبر سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ تتفتح یعنی کھل رہا ہے۔ پورے جملہ کا معنی ہوا سرخ گلاب کھل رہا ہے۔ اسی طرح دوسری مثال میں غور کریں جو قرآن شریف کی آیت ہے کہ عبدٌ نکرہ ہے جو بندہ یا غلام کے معنی میں ہے۔ اس کی صفت لائی جارہی ہے مومنٌ یعنی ایمان رکھنے والا۔ چنانچہ اس صفت کے ذریعہ عبدٌ کی تخصیص کر دی گئی کہ ایمان رکھنے والا بندہ یا غلام۔ اس طرح موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا ہو گیا۔ چونکہ کہنے والا اس مخصوص بندہ کے متعلق کچھ بتانا چاہتا ہے۔ اس لیے وہ بات اب مبتدا کی خبر میں سامنے آئے گی کہ خيرٌ من مشركٍ یعنی شرک کرنے والے سے بہتر ہے۔ اس طرح مبتدا اور خبر کے ذریعہ پورے جملہ کا معنی سامنے آگیا کہ ایمان رکھنے والا غلام یا بندہ شرک کرنے والے آزاد سے بہتر ہے۔

2۔ مبتدا کسی نکرہ کی طرف مضاف ہو، اس صورت میں اسم نکرہ کا مبتدا بننا درست ہو جائے گا جیسے :

تاجرثوبٍ مسلمٌ (کپڑوں کی تجارت کرنے والا مسلمان ہے)۔

طالب احسان واقف (احسان کا طلب گار کھڑا ہوا ہے)

تاجرٌ نکرہ ہے اور ثوبٍ جو کہ خود نکرہ ہے اس کی طرف تاجر کی اضافت ہے۔ اس اضافت کی بنیاد پر نکرہ کی تخصیص ہو گئی۔ چنانچہ اس کا مبتدا بننا درست ہو گیا۔ اس کے بعد خبر آرہی ہے جس کے ذریعہ کہنے والا جملہ کا مقصود بتا رہا ہے کہ وہ مسلمان ہے۔

دوسری مثال میں طالب نکرہ ہے اور اس کی اضافت احسان کی طرف کی گئی جو خود نکرہ ہے، اس اضافت کی وجہ سے ایک طرح کی تخصیص پیدا ہو گئی، اسی لیے یہاں مبتدا نکرہ واقع ہو سکتا ہے۔

3۔ جب مبتدا سے پہلے حرف استفہام آئے تو نکرہ لانا ممکن ہے جیسے :

هل كريمٌ يبخلُ بماله (کیا کوئی سخی اپنے مال میں بخل کرتا ہے)

یہاں کریمٌ نکرہ ہے لیکن اس سے قبل حرف استفہام هل آگیا ہے اس لیے اس نکرہ کو تخصیص کے حکم میں لیں گے۔ چنانچہ اس کا مبتدا بننا ممکن ہو گیا، لہذا اس کا معنی ہو گا، کیا کوئی سخی۔ چونکہ مبتدا بذات خود کوئی بات واضح نہیں کرتا اس لیے خبر کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس

لیے آگے خبر آ رہی ہے۔ یبخلُ بماله یعنی اپنے مال میں بخل کرتا ہے۔ اس طرح بات کرنے والا سوالیہ انداز میں پوچھ رہا ہے 'کیا کوئی سخی اپنے مال میں بخل کرتا ہے'۔

أرجلٌ دخل البیت أم امرأۃٌ (کیا گھر میں کوئی مرد داخل ہوا یا عورت)

رجلٌ نکرہ ہے لیکن اس سے قبل حرف استفہام آیا ہے اس لیے رجلٌ کو تخصیص کے حکم میں لے لیا گیا۔ اس طرح رجلٌ کا مبتدا بننا ممکن ہو گیا۔ آگے خبر آ رہی ہے جس میں جملہ سے جو بات دریافت کرنا مقصود ہے اس کا ذکر ہے۔

4۔ مبتدا اپنی خبر سے مؤخر ہو اور اس کی خبر جار مجرور یا ظرف کی شکل میں ہو اور وہ مبتدا پر مقدم ہو۔ یعنی مبتدا بعد میں آئے اور خبر پہلے آجائے اور وہ خبر جار مجرور یا ظرف ہو تو اس حال میں نکرہ کی تخصیص ہو جائے گی، چنانچہ مبتدا نکرہ واقع ہو گا، جیسے:

فی الدار رجلٌ (گھر میں ایک آدمی ہے) فیک شَجاعۃٌ (تمہارے اندر بہادری ہے)

عندي کتابٌ (میرے پاس ایک کتاب ہے) عندک سیارۃ (تمہارے پاس کار ہے)

رجلٌ مبتدا نکرہ ہے اور وہ مؤخر ہے اس سے قبل اس کی خبر فی الدار آگئی جو جار مجرور ہے، جس کے سبب رجلٌ کی تخصیص ہو گئی۔ چنانچہ اس کا مبتدا بننا درست ہو گیا۔

شجاعۃٌ نکرہ ہے۔ لیکن اس سے قبل فیک آ رہا ہے جسکی طرف شجاعت منسوب ہے۔ چنانچہ اس نسبت کے ذریعہ شجاعۃٌ کی تخصیص ہو گئی۔

کتابٌ مبتدا نکرہ ہے اور وہ اپنی خبر سے مقدم ہے۔ اس کی خبر عندي ہے جو ظرف ہے یہاں بھی ایک طرح کی تخصیص پیدا ہو گئی۔ چنانچہ نکرہ اسم کا مبتدا بننا درست ہو گیا۔

اسی طرح سیارۃ مبتدا نکرہ ہے جو مؤخر ہے اور عندک خبر ظرف ہے جو مقدم ہے۔ یہاں بھی مبتدا میں ایک طرح کی تخصیص پیدا ہو گئی اور نکرہ کا مبتدا بننا درست ہو سکا۔

5۔ نکرہ مبتدا دعائے خیر کے لیے ہو یا شر کے لیے ہو تو ایسے نکرہ کا مبتدا بننا درست ہو گا۔ جیسے:

سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو) نکرہ مبتدا "سلام" دعا کے لیے ہے لہذا نکرہ کا مبتدا بننا درست ہو گیا۔

ویلٌ للخائنین (بربادی ہو خیانت کرنے والوں کی)، نکرہ مبتدا "ویل" بددعا کے لیے ہے لہٰذا اس کا مبتدا بننا درست ہے۔ مبتدا کی تعمیم اس وقت ہو گی یعنی مبتدا میں عموم اس وقت پیدا ہو گا جب کہ:

1۔ مبتدا سے پہلے حرف استفہام آئے تو اس صورت میں عموم پیدا ہو جاتا ہے، اور نکرہ کا مبتدا لانا ممکن ہو جاتا ہے۔ جیسے:

ھل کریم یبخل بماله (کیا کوئی سخی اپنے مال میں بخل کرتا ہے)

أ رجلٌ دخل البيتَ أم امرأةٌ ؟ (کیاگھر میں کوئی مرد داخل ہوایاعورت)

یہاں کریم نکرہ ہے لیکن اس سے قبل حرف استفہام "ھل" آگیا ہے، اس لیے اسکو عموم کے حکم میں لیں گے، یعنی کوئی بھی سخی۔ چنانچہ اس کا مبتدا بننا درست ہو گیا۔ اس کی خبر یبخل بمالہ ہے، اس طرح بات کرنے والا سوالیہ انداز میں پوچھ رہا ہے: کیا کوئی سخی اپنے مال میں بخل کرتا ہے۔ بالفاظ دیگر کوئی بھی سخی اپنے مال میں بخل نہیں کر سکتا۔

دوسری مثال میں رجل نکرہ ہے لیکن اس سے قبل حرف استفہام آیا ہے جس کی وجہ سے رجل میں عموم ہو گیا۔ اس طرح رجل کا مبتدا بننا ممکن ہو گیا۔ آگے خبر آرہی ہے جس میں جملہ سے جو بات دریافت کرنا مقصود ہے اسکاذکر ہے۔

2۔ مبتدا اسم نکرہ ہو اور اس سے قبل کوئی حرف نفی ہو جیسے

ما أحدٌ حاضرٌ۔ (کوئی بھی موجود نہیں ہے) أحدٌ نکرہ ہے۔ اس سے قبل حرف نفی ماؔ آیا ہے۔ اس طرح نکرہ کی تعمیم ہو گئی۔ اور اس کا مبتدا بننا درست ہو گیا۔

مامجتهدٌ غائبٌ (کوئی بھی محنتی غائب نہیں ہے) مجتهد نکرہ ہے اس سے پہلے ما نافیه ہے جس کی وجہ سے اس میں عموم پیدا ہو گیا اور اسکا مبتدا واقع ہونا جائز ہو گیا۔

یہ وہ شرائط ہیں جن کے ساتھ نکرہ کا مبتدا بننا درست ہو جائے گا۔ کیونکہ ان کی وجہ سے نکرہ کی تخصیص یا تعمیم ہو جاتی ہے۔ ورنہ ان شرائط کی عدم موجودگی میں نکرہ کے بجائے مبتدا کو معرفہ ہی لانا ہو گا۔

مبتدا کا مقدم ہونا

مبتدا اور خبر کی عمومی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مبتدا ہو گا اس کے بعد خبر آئے گی۔ لیکن یہاں ہم ان صورتوں کا تذکرہ کر رہے ہیں جہاں مبتدا کو وجوباً (لازمی طور پر) مقدم رکھنا ہے۔ اس طرح کی چار صورتیں ہیں۔

1۔ مبتدا ایسا کلمہ ہو جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہو جیسے مَنْ أبوک؟ (تمہارے والد کون ہیں)۔ یہاں مَن کلمہ استفہام ہے جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہے۔ اور یہ مبتدا ہے۔ مافي يدِک؟ (تمہارے ہاتھ میں کیا ہے)۔

یہاں ما ۔ کلمہ استفہام ہے جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہے اور یہ مبتدا ہے۔

2۔ مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں تو مبتدا لازمی طور پر مقدم ہو گا۔ جیسے: زیدٌ أخوک۔ (زید تمہارا بھائی ہے)۔

یہاں زیدٌ ایک شخص کا نام ہے۔ اسے معرفہ تسلیم کریں گے کیونکہ یہ اسم علم ہے یعنی کسی متعین شخص کا نام ہے، اور یہ مبتدا ہے۔ أخوک خبر ہے۔ أخو + ک ان دونوں کے درمیان مضاف و مضاف الیہ کا تعلق ہے۔ اضافت کی بنیاد پر یہ معرفہ ہو جائے گا۔ اب چونکہ مبتدا بھی معرفہ ہے اور خبر بھی معرفہ ہے اس لیے لازماً ترتیب باقی رکھی جائے گی یعنی مبتدا پہلے ہو گا اور خبر اس کے بعد آئے گی۔

اسی طرح ایک دوسری مثال لے لیں۔

ابراہیم خلیلُ اللہ۔ (ابراہیم علیہ السلام اللہ کے دوست ہیں)۔

ابراہیم چونکہ ایک متعین فرد کا نام ہے اس لیے معرفہ ہوگا۔ اور یہ مبتدا ہے۔ خلیلُ اللہ میں خلیل مضاف ہے اور اللہ مضاف الیہ۔ اس اضافت کی بنیاد پر خبر بھی معرفہ ہوگئی۔ اب چونکہ مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہیں اس لیے لازمی طور پر ترتیب باقی رکھی جائے گی۔ یعنی مبتدا پہلے آئے گا اور خبر اس کے بعد آئے گی۔

3۔ مبتدا اور خبر تخصیص میں برابر ہوں تو مبتدا لازمی طور پر مقدم ہوگا۔ جیسے

أفضلُ مني أفضل منک۔ (جو مجھ سے بہتر ہے وہ تم سے بھی بہتر ہے)۔

یہاں بتایا جارہا ہے کہ درجہ کے اعتبار سے دونوں یکساں ہیں اور فضیلت کسی تیسرے کو حاصل ہے۔ اس لیے چونکہ مبتدا اور خبر اپنے مقام پر یکساں درجہ کے حامل ہیں (یعنی دونوں کے مقابلہ میں کوئی تیسرا زیادہ فضیلت والا ہے)۔ اس لیے مبتدا اور خبر کی ترتیب باقی رکھی جائے گی۔ یعنی مبتدا پہلے آئے گا اور خبر اس کے بعد آئے گی۔

4۔ مبتدا کی خبر فعل ہو تو مبتدا لازمی طور پر مقدم ہوگا۔ جیسے:

زیدٌ ذھب۔ (زید چلا گیا)۔ سعیدۃُ تتعلّمُ (سعیدہ علم حاصل کررہی ہے)

چونکہ مبتدا خبر سے جملہ اسمیہ تشکیل پاتا ہے، اور جملہ اسمیہ اسم سے شروع ہوتا ہے۔ یہاں ایک اسم ہے اور ایک فعل ہے، اس کو جملہ اسمیہ بنانے کے لیے ضروری ہے کہ وہ جملہ اسم سے شروع ہو، لہذا یہاں مبتدا کو خبر سے پہلے لانا لازمی ہے۔ اس لیے کہ اگر ہم اس کو الٹ دیں اور ذھب زیدٌ یا تتعلم سعیدۃُ کہیں تو لفظ "زید" اور " سعیدہ" لازمی طور پر فعل کا فاعل بن جائے گا۔ اور یہ جملہ فعلیہ بن جائے گا۔ چنانچہ مبتدا اور خبر کی پہچان باقی رکھنے کے لیے مبتدا کا فعل سے پہلے ہی آنا لازمی ہے، اس طرح وہ فعل مبتدا کی خبر ہو جائے گا، لہذا یہ ذہن نشیں کرلیا جائے کہ مبتدا کی خبر اگر فعل ہے تو مبتدا لازمی طور پر فعل سے مقدم ہوگا۔

خبر کی شکلیں

ابھی تک مبتدا کے متعلق بحث ہوئی۔ اب خبر کے متعلق گفتگو شروع کرتے ہیں۔ خبر کی کئی شکلیں ہوتی ہیں۔ کبھی وہ مفرد ہوتی ہے کبھی شبہ جملہ یعنی جار مجرور اور ظرف اور کبھی جملہ کی شکل میں آتی ہے۔

خبر مفرد کی مثال

المجتھد محبوب (محنتی پسندیدہ ہوتا ہے) الکسلان مذموم (سست ناپسندیدہ ہوتا ہے)

خبر شبہ جملہ کی مثال

النجاحُ فی العلمِ (علم میں کامیابی ہے) الطفلُ فوق السطحِ (بچہ چھت پر ہے)

خبر جملہ کی مثال

الطلاب یذْهَبُوْنَ الَی الجامعةِ (طلبہ یونیورسٹی جارہے ہیں) زید أبوه طیّارٌ (زید کے والد پائلٹ ہیں)

خبر کے متعلق یہ واضح رہے کہ جب وہ اسم مشتق ہو یا منسوب ہو تو مذکر یا مؤنث ہونے کے اعتبار سے یا واحد، تثنیہ، جمع، ہونے کے اعتبار سے مبتدا کے موافق ہو گی۔اس کے لیے ذیل کی مثالوں پر غور کریں۔

واحد مذکر کے لیے خبر کی مثال:

البستان جمیلٌ۔ (باغ خوبصورت ہے) الرجل طویلٌ۔ (آدمی لمبا ہے)

زیدٌ طالبٌ۔ (زید طالب علم ہے) بکریکتب الرسالةَ۔ (بکر خط لکھ رہا ہے)

واحد مؤنث کے لیے خبر کی مثال:

البنت مہذبةٌ۔ (لڑکی تہذیب یافتہ ہے) الزھرة بہیجةٌ۔ (پھول دلکش ہے)

زینب حضرتِ الدرسَ۔ (زینب درس میں حاضر ہوئی) عائشةُ صدّیقةٌ۔ (عائشہ بہت سچی ہے)

تثنیہ مذکر کے لیے خبر کی مثال:

عامرٌو عثمانُ یتحدّثان۔ (عامر اور عثمان بات کر رہے ہیں)۔

سلمی و سلیم أکلا الطعامَ۔ (سلمی اور سلیم نے کھانا کھایا)۔

تثنیہ مؤنث کے لیے خبر کی مثال:

أمیمة و صبیحة معلمتانِ۔ (امیمہ اور صبیحہ معلمہ ہیں)۔

صغری و ثمینه تنامانِ۔ (صغری اور ثمینہ سو رہی ہیں)۔

سعاد و سعدیة طبختا اللحمَ۔ (سعاد اور سعدیہ نے گوشت پکایا)۔

جمع مذکر کے لیے خبر کی مثال

اللاعبون قائمون فی الصف۔ (کھلاڑی قطار میں کھڑے ہیں)۔

الرجال قوامون علی النساء ۔ (مرد عورتوں کا خیال رکھنے کے ذمہ دار ہیں)۔

عامر و خالد و هشام أصدقائ۔ (عامر خالد اور ہشام دوست ہیں)۔

الأ ساتذة يدخلون المدرسة ۔ (اساتذہ مدرسہ میں داخل ہورہے ہیں)۔

جمع مؤنث کے لیے خبر کی مثال

نساء الحي جميلات۔ (قبیلہ کی عورتیں خوبصورت ہیں)۔

التلميذات يجتہدن فی الدراسة۔ (طالبات پڑھائی میں محنت کرتی ہیں)۔

اٰمنة و رقية و صفية وصلنَ بالقطار۔ (آمنہ، رقیہ اور صفیہ ریل گاڑی کے ذریعہ پہونچیں)

خبر جار مجرور کی شکل میں

خبر کبھی جار مجرور کی شکل میں بھی آتی ہے، جیسے:

الكتابُ في الصندوقِ۔ (کتاب صندوق میں ہے)۔ القطارُ على الرصيفِ۔(ریل گاڑی پلیٹ فارم پر ہے)۔

پہلی مثال میں الکتاب مبتدا ہے، في حرف جار ہے اور الصندوق مجرور ہے۔ جار اور مجرور دونوں مل کر متعلق بن رہے ہیں شبہ فعل کا، یہ شبہ فعل محذوف ہے یعنی موجودٌ، ایسی حالت میں پوری عبارت اسطرح مانی جائے گی۔

الكتاب موجودٌ في الصندوقِ۔ (کتاب صندوق میں ہے۔ یا کتاب صندوق میں موجود ہے)

اسی طرح دوسری مثال میں القطار مبتدا ہے۔ علی حرف جار ہے اور الرصیف مجرور ہے۔ جار اور مجرور دونوں مل کر شبہ فعل کا متعلق بن رہے ہیں۔ یہ شبہ فعل محذوف ہے یعنی واقفٌ، ایسی حالت میں پوری عبارت اس طرح مانی جائے گی۔

القطار واقف على الرصيفِ۔ (ریل گاڑی پلیٹ فارم پر کھڑی ہے)۔

خیال رہے کہ جہاں بھی جار مجرور خبر بن رہے ہوں تو وہاں کوئی فعل یا شبہ فعل ضرور محذوف یعنی پوشیدہ مانا جائے گا۔

فعل کے پوشیدہ ہونے کی مثال ذیل میں ملاحظہ فرمایئے۔ زيد فی الدار۔ (زید گھر میں ہے)۔

یہاں زید مبتدا ہے۔ فی الدار جار اور مجرور ہیں جو خبر کی ضرورت پوری کر رہے ہیں۔ دراصل یہ جار اور مجرور مل کر متعلق بن رہے ہیں ایک فعل کا اور وہ ہے استقرَّ جو محذوف ہے۔ پوری عبارت اس طرح مانی جائے گی۔ زيدٌ استقرَّ فی الدارِ۔ (زید گھر میں موجود ہے)

خبر ظرف کی شکل میں

خبر کبھی ظرف کی شکل میں بھی آتی ہے۔ یہاں بھی وہی صورتحال پائی جائے گی جو ابھی جار مجرور کے سلسلہ میں زیر بحث آئی۔ یعنی کوئی فعل یا شبہ فعل خبر سے پہلے محذوف (پوشیدہ) مانا جائے گا، جیسے: السفينة فوق الماءِ۔ (کشتی پانی پر ہے)۔

یہاں السفینة مبتدا ہے۔ فوق ظرف کے لیے آیا ہے جو جگہ بتا رہا ہے یعنی اوپر، الماء کی طرف فوق کی اضافت ہو رہی ہے۔ مضاف الیہ سے مل کر جگہ کا تعین کر رہا ہے یعنی 'پانی کے اوپر' اس لیے اسے ظرف کہیں گے۔ یہ ظرف اپنے مبتدا کی خبر کے طور پر استعمال ہو رہا ہے اس لیے یہاں ایک فعل یا شبہ فعل محذوف مانیں گے یعنی استقرت یا مستقرۃ اور پوری عبارت اس طرح تسلیم کی جائے گی۔ السفینة استقرت فوق الماء (کشتی پانی کے اوپر ہے)

اسی طرح ایک دوسری مثال پر غور کریں۔ الحیة داخلَ الجُحر۔ (سانپ بِل میں ہے)۔

یہاں الحیة مبتدا ہے۔ داخل ظرف کے لیے آیا ہے جو جگہ بتا رہا ہے یعنی اندر کی جانب۔ جُحر کی طرف داخل کی اضافت ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا کے متعلق خبر کی ضرورت پوری کر رہا ہے۔ اسی لیے جملہ کا صحیح مفہوم حاصل کرنے کے لیے ایک فعل یا شبہ فعل یہاں محذوف مانا جائے گا۔ اور پوری عبارت اس طرح تسلیم کی جائے گی۔

الحیة تُوجَدُ داخل الجُحر یا الحیة موجودةٌ داخل الجُحر۔ (سانپ بل میں موجود ہے)۔

خبر جملہ کی شکل میں

خبر کبھی جملہ کی شکل میں بھی آتی ہے۔ اس صورت میں ایک ضمیر اس جملہ میں پائی جائے گی جو خبر بن رہا ہے۔ اور اس ضمیر کا مرجع مبتدا ہوگا یعنی وہ ضمیر مبتدا کی طرف اشارہ کر رہی ہوگی۔ ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے۔ خالدٌ یقرأُ۔ (خالد پڑھ رہا ہے)۔

یہاں خالدٌ مبتدا ہے اور یقرأ اسکی خبر ہے۔ یقرأ بذات خود ایک جملہ ہے جس میں فعل کے ساتھ ساتھ ایک فاعل پوشیدہ ہے اور وہ ہے ضمیر 'ھو'۔ اس طرح فعل اپنے فاعل سے مل کر مبتدا کی خبر ہوا۔ مبتدا سے اس فعل کا تعلق کیسے معلوم ہوا؟ تو وہ اس طرح کہ ضمیر 'ھو' کا اشارہ خالد کی طرف ہے۔ چنانچہ اس جملہ کا ربط مبتدا سے قائم ہو گیا اور جملہ اسکی خبر بن گیا۔ مذکورہ مثال تو جملہ فعلیہ کی تھی جو خبر بن رہا تھا۔

اسی طرح جملہ اسمیہ کی مثال دیکھیے۔ جبکہ وہ خبر بن رہا ہو۔ زیدٌ أبوہُ قائمٌ۔ (زید کے والد کھڑے ہیں)۔

یہاں زیدٌ مبتدا ہے۔ أبوہُ قائم (اس کے والد کھڑے ہیں)، یہ پورا جملہ زیدٌ کی خبر ہے۔ چونکہ خبر بھی جملہ ہے اور وہ جملہ اسمیہ ہے اس لیے یقینی طور پر اس میں بھی مبتدا خبر کی ترکیب ہوگی۔ لہذا أبوہُ مضاف و مضاف الیہ کی ترکیب کے ذریعہ مبتدا ہے اور قائمٌ خبر۔ اس طرح یہ جملہ مکمل ہو کر زیدٌ کی خبر بن رہا ہے۔ اس بات کو معلوم کرنے کے لیے کہ یہ کیسے زیدٌ کی خبر بن رہا ہے۔ بتایا جائے گا کہ أبوہُ کی ضمیر کا اشارہ زیدٌ کی طرف ہے۔ اس لیے اس جملہ کو زید کی خبر مانیں گے۔

اس ضمن میں ایک اور مثال پر غور کریں۔ الکتابُ أوراقُه جمیلةٌ۔ (کتاب کے اوراق خوبصورت ہیں)۔

الکتاب بذات خود مبتدا ہے۔ أوراقُه جمیلة پورا جملہ الکتاب کی خبر ہے۔ چونکہ خبر جملہ کی شکل میں ہے اور یہ جملہ اسمیہ ہے

اس لیے لازمی طور پر اس میں بھی مبتدا خبر کی ترکیب ہو گی۔اس لیے أوراقُه 'مضاف ومضاف الیہ مل کر مبتدا ہے جمیلةٌ اس کی خبر ہے۔یہ دونوں مل کر جملہ اسمیہ بنے اور پھر یہ جملہ مبتدا الکتاب کی خبر بنا۔اسکو سمجھنے کے لیے کہ الکتاب کا اس جملہ سے تعلق کیسے قائم ہوا، بتایا جائے گا کہ أوراقه میں جو 'هُ' کی ضمیر ہے اس کا اشارہ الکتاب کی طرف ہے۔ چنانچہ اس جملہ کا الکتاب سے ربط قائم ہو گیا۔اور اس جملہ کا خبر بننا درست ہو گیا۔

یہاں مزید کچھ مثالیں پیش کی جا رہی ہیں جن میں مبتدا کی خبر جملہ کی شکل میں آ رہی ہے۔

عائشة تأكلُ التفاحَ ۔ (عائشہ سیب کھا رہی ہے) علی یذهب الی المکتبة۔ (علی لائبریری جا رہا ہے)

الطیریطیر فی الہواء۔ (پرندہ ہوا میں اڑ رہا ہے) الحافلة تجري على الشارع (بس سڑک پر چل رہی ہے)

المروحةُ تدور بالطاقةِ الکہربائیةِ (پنکھا بجلی سے چلتا ہے)۔الکأس سعرها غالٍ (گلاس کی قیمت بہت زیادہ ہے)

المبنی جدرانُه زاهيةٌ۔ (عمارت کی دیواریں دلکش ہیں) البطاقة لونُها جیدٌ۔ (کارڈ کا رنگ اچھا ہے)

المیدان أعشابُه ناعمةٌ (میدان کی گھاس نرم ہے) الخطیب مواعظُه نافعةٌ (خطیب کی باتیں سود مند ہیں)

اوپر کی مثالوں میں غور کریں۔شروع کی پانچ مثالوں میں جملہ فعلیہ اپنے مبتدا کی خبر بن رہا ہے جبکہ آخر کی پانچ مثالوں میں جملہ اسمیہ اپنے مبتدا کی خبر بن رہا ہے۔

مبتدا کی ایک سے زیادہ خبر

کبھی ایک مبتدا کی خبر ایک سے زیادہ بھی آتی ہے۔جیسے: زید قاض عادل۔ (زید انصاف پسند جج ہے)۔

یہاں زید مبتدا ہے۔'قاض' خبر اول ہے اور 'عادل' خبر دوم ہے، اس طرح یہ دونوں مبتدا کی خبر ہیں۔

اسی طرح ایک دوسری مثال پر غور کریں: المروحةُ لامعةٌ خلابةٌ۔ (پنکھا چمکدار اور دلکش ہے)۔

المروحةُ مبتدا ہے۔ لامعةٌ خبر ہے، اور خلابةٌ بھی خبر ہے۔یہ دونوں المروحةُ کی خبر ہیں۔

14.3 جملہ فعلیہ

جملہ فعلیہ سے مراد وہ جملہ ہوتا ہے جس کی ابتداء فعل سے ہوتی ہے۔مثال کے طور پر

كتب الاستاذُ رسالةَ	استاد نے خط لکھا	انقطع المطرُ	بارش رک گئی
یذهب الطلاب الی الجامعةِ	طلبہ یونیورسٹی گئے	قطف الاطفالُ ازهارا	بچوں نے پھول توڑے
ضربت الشرطةُ اللص	پولیس نے چور کو مارا	تکتبُ رسالة	تم خط لکھ رہے ہو

ان مثالوں میں بیان کیا گیا ہر جملے کا پہلا کلمہ فعل ہے۔اس لیے یہ تمام جملے جملہ فعلیہ کہلائیں گے۔

فعل اور فاعل دونوں ہی اسم ہوا کرتے ہیں۔ فاعل ہمیشہ مرفوع اور مفعول ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ عربی زبان میں جملہ فعلیہ میں عموماً پہلے فعل، پھر فاعل اور اخر میں مفعول آتا ہے۔

14.3.1 فعل

فعل کے بارے میں آپ نے پچھلی اکائیوں میں پڑھا کہ فعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو اور زمانہ اس کلمہ کا جز ہو جیسے کہ ماضی، حال یا مستقبل۔ جلستُ۔ یکتبُ۔ وغیرہ۔ فعل کو پہچاننے کی علامتوں کے بارے میں بھی آپ نے پچھلی اکائیوں میں مطالعہ کیا۔

آپ نے فعل کی تفصیل کی اقسام کے ضمن میں فعل لازم اور فعل مرتعدی کے بارے میں پڑھا تھا کہ فعل لازم وہ فعل ہے جس میں فعل اور فاعل سے مل کر بات ہوری طرح سمجھ میں آجائے اور مفعول کی ضرورت نہ ہو تو اسے فعل لازم کہا جائے گا۔ جیسے: جاء الولدُ (لڑکا آیا)، انقطع المطر (بارش رک گئی)، یذھب الطلاب (طالب علم چلے گئے)، تضحک البنت (لڑکی ہنستی ہے)۔ان جملوں میں جاء، انقطع ، یذھب ، تضحک فعل لازم ہیں۔ فعل لازم کے ساتھ وارد ہونے والے جملہ فعلیہ کے دو اجزا ہوتے ہیں فعل اور فاعل۔

اور جس فعل کو فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول کی ضرورت ہو اور اس کے بغیر بات پوری طرح سمجھ میں نہ آئے تو ایسے فعل کو فعل متعدی کہا جائےگا۔ جیسے: اکل الولد الخبز (لڑکے نے روٹی کھائی)،، تفتحین الخادمة الباب (خادمۃ دروازہ کھولتی ہے)، شرب زید الماء البارد (زید نے ٹھنڈا پانی پیا)۔اگر جملہ فعلیہ فعل متعدی پر مشتمل ہو تو جملہ کے تین اجزا ہوں گے۔فعل، فاعل اور مفعول۔

14.3.2 فاعل

فاعل (SUBJECT) اس اسم کو کہتے ہیں جس سے کوئی کام صادر ہو۔ جیسے کتَبَ الاستاذُ (استاد نے لکھا) لکھنے کا عمل استاد سے صادر ہوا۔ ینامُ الطفلُ (بچہ سو رہا ہے) ۔ان جملوں میں بلا ترتیب استاد اور الطفل فاعل ہیں۔ عربی زبان میں فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے یعنی اس پر ہمیشہ ضمہ ہوگا۔اگر فاعل تثنیہ ہو تو ’ان‘ اور جمع مذکر سالم ہو تو ’ون‘ ہوگا۔

ان مثالوں کو پڑھیے

رکب المسافرِ	مسافر سوار ہوا	کتب الطلبانِ	دو لڑکوں نے لکھا
تنام الطفلُ	بچہ سو رہا ہے	کسرت الطاولة	میز ٹوٹ گئی
افطر الصائمون	روزہ داروں نے افطار کیا	نهضت فاطمة	فاطمہ اٹھ گئی

عربی میں فاعل کبھی ایک علاحدہ اور مستقل لفظ ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں واضح ہے (المسافر، الطلبان الصائمون) وغیرہ۔

اس طرح استعمال ہونے والے فاعل کو اسم ظاہر کہتے ہیں۔ کیوں کہ یہاں پر اسم فاعل بالکل واضح اور ظاہر ہے۔ فاعل اسم ظاہر تو اس کا فعل ہمیشہ واحد ہی ہو گا چاہے فاعل مفرد، مثنی ہو یا جمع ہو۔ البتہ تذکیر اور تانیث میں فعل فاعل کے مطابق ہو گا۔

خرج الطالب　　　خرج الطالبان　　　خرج الطلاب

خرجت الطالبة　　　خرجت الطالبتان　　　خرجت الطالبات

کتب المدرسُ (ایک استاد نے لکھا)　　　کتب المدرسان (دو استادوں نے لکھا)　　　کتب المدرسون (تمام استادوں نے لکھا)

جاءت طالبة (ایک طالبہ آئی)　　　طبخت اختان (دو بہنوں نے پکایا)　　　یقرئین البنات (لڑکیاں پڑھتی ہیں)

سافر حامد و علی و خالد (حامد، علی اور خالد نے سفر کیا)،

رکعت فاطمه و زینب و عائشه (فاطمہ، زینب، عائشہ نے رکوع کیا)۔

بعض دفعہ اسم فاعل عربی میں علاحدہ نہیں ہوتا بلکہ فعل میں مخفی ہوتا ہے اور ضمیر کی شکل میں ہوتا ہے وہ ضمیر فعل سے ملحق و متصل ہوتی ہے اس قسم کے فعل کو فاعل اسم ضمیر کہتے ہیں۔ جب فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل مفرد، مثنی و جمع میں نیز تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق ہو گا۔ یعنی جمع فاعل کے لیے فعل جمع اور مثنی کے فعل مثنی ہو گا۔ نیچے فاعل اسم ضمیر کی مثالوں کو بغور پڑھیے۔

النَّاسُ سَمِعُوا (لوگوں نے سنا)　　　أ أنتم یذھبون (کیا تم سب جا رہے ہو)　　　الطلبان رجعا (دو طالب علم لوٹے)

اگر کسی جملے میں دو کام بیان کرنے ہوں تو پہلے کام کو بیان کرنے کے لئے فعل صیغہ واحد آئے گا اور دوسرے کام کو بیان کرنے کے لئے فعل فاعل کی مناسبت سے آئے گا، یعنی اگر فاعل واحد ہے تو واحد آئے گا اور ایسے ہی اگر تثنیہ یا جمع ہے تو اسی مناسبت سے آئے گا۔ جیسے:

جاء الرجُلُ وَاَكَلَ (الرجل واحد ہے تو دوسرا فعل اکلا واحد ہی آرہا ہے)

قرأ الرجُلانِ وَ کتبا (یہاں فاعل الرجُلانِ تثنیہ ہے تو دوسرا فعل کتبا بھی تثنیہ آرہا ہے)

فتح الطلابُ وَ ذھبوا (اس میں فاعل الطلاب جمع ہے تو دوسرا فعل ذھبوا بھی جمع آیا ہے)

فاعل اگر غیر عاقل کی جمع ہو تو فعل واحد مونث آتا ہے، کیوں کہ عربی کا قاعدہ ہے کہ غیر عاقل کی جمع واحد مونث ہی آتی ہے۔

کچھ حالتیں ایسی ہیں کہ ان میں فعل واحد مذکر یا مؤنث دونوں آ سکتے ہیں۔ مثلاً اگر فاعل اسم ظاہر ہو اور عاقل کی جمع مکسر ہو۔ جیسے

'ضرب الرِجالُ'، 'رجال' رجل کی جمع مکسر ہے اور عاقل ہے اس لئے یہ اس طرح بھی ہو سکتا ہے 'ضربتِ الرِجالُ'۔ مذکر واحد اور مؤنث واحد میں سے کوئی بھی صیغہ آسکتا ہے۔

دوسری حالت اگر فاعل اسم ظاہر ہو اور اسم جمع ہو۔ مثال: غَلَبَ القَومُ (قوم بہت سارے لوگوں کی جمع ہے اس میں بھی واحد مذکر یا مؤنث دونوں صیغے استعمال ہو سکتے ہیں) اور غَلَبَتِ القَومُ۔

فاعل اسم ظاہر ہو اور مؤنث غیر حقیقی ہو۔ مؤنث غیر حقیقی سے مراد مونث سماعی یعنی کہ جس کو عرب مؤنث قرار دیں اور اس کا کوئی مذکر نہ ہو۔ جیسے کہ طَلَعَ الشمسُ /طَلَعَتِ الشمسُ ۔الشمسُ یہ مؤنث غیر حقیقی ہے اس لئے اس میں بھی واحد مذکر یا مؤنث دونوں صیغے استعمال ہو سکتے ہیں۔

14.3.3 مفعول

مفعول وہ اسم ہے جس پر فعل /کام کا اثر واقع ہو۔ جیسے کہ فتح زیدُ باباً زید نے دروازہ کھولا۔ اس میں فتح فعل، زید فاعل اور بابا مفعول ہے۔ مفعول ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ مفعول کی اپنے احوال کے اعتبار سے پانچ قسمیں ہیں۔

1.مفعول به 2 . مفعول مطلق 3 . مفعول فيه 4. مفعول له 5. مفعول معه

مفعول به

مفعول بہ وہ مفعول ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو۔ جیسے کہ کتبَ خالدٌ رسالةً (خالد نے خط لکھا)۔ کبھی کبھی مفعول فاعل پر مقدم بھی ہو جاتا ہے۔اس کی دو قسمیں ہیں۔ صریح اور غیر صریح۔

صریح وہ اسم ہے جو بغیر تاویل اور بلا واسطہ حرف جر مفعول بہ واقع ہو جیسے : اکلت خبزا (میں نے روٹی کھائی)۔

غیر صریح وہ اسم ہے جو بواسطہ حرف جر مفعول بہ واقع ہو۔ جیسے کہ علمت انک عالم (میں جانتا ہوں کہ آپ عالم ہیں)۔

عام طور پر مفعول بہ کی پانچ صورتیں ہوتی ہیں:

(۱)مفعول بہ اسم ظاہر ہو۔ جیسے يَطْلُبُ الْعَاقِلُ الْعِلْمَ۔ورث سُلَيْمَانُ دَاوُد

(۲)ضمیر متصل ہو۔ جیسے أكرمتك

(۳)ضمیر منفصل ہو۔ جیسے إِيَّاكَ نَعْبُدُ

(۴)مصدر مؤول ہو۔ جیسے عَلِمْتُ أنكَ مُجْتَہِد

(۵)اسم مبہم ہو۔ خواہ اسم اشارہ ہو، یا اسم موصول ہو، یا اسم استفہام ہو۔ جیسے خُذْ هَذَا، أُكْرِمُ مَنْ يَجْتَہِدُ، مَنْ أَكْرَمْتَ؟

مفعول مطلق

مفعول مطلق وہ مفعول ہے جو فعل کا ہم معنی ہو۔ مفعول مطلق فعل میں تاکید، عدد یا نعویت بیان کرنے کے لیے لایا جاتا ہے۔ عموماً مفعول مطلق اپنے فعل کا مصدر ہوتا ہے۔ جیسے کہ

تاکید کا ترجمہ اردو میں عموماً 'بہت زیادہ'، خوب، اچھی طرح واقعی کے الفاظ سے کیا جاتا ہے مفعول مطلق کا استعمال تاکید کی معنی میں۔ مثال:

مفعول مطلق عدد کی معنی میں

مفعول مطلق کیفیت/نوعیت کے معنی میں

مفعول مطلق اکثر اپنے ہی فعل مصدر ہوتا ہے جیسے کہ جیسے کلم الله موسى تكليما (اللہ نے موسیٰؑ سے واضح طور پر بات کی)۔ وثب القط وثوب الاسد (بلی شیر کی طرح جھپٹی)۔ کبھی کبھی خود مصدر مستقل نہیں ہوتا بلکہ کوئی دوسرا لفظ اس کا قائم مقام بن کر آتا ہے۔ اس کی کچھ مثالیں اس طرح ہیں۔

فعل کا مترادف (ہم معنی) لفظ جیسے کہ جلس على قعودا (علی بیٹھ گیا)۔

مصدر کی کوئی صفت جیسے کہ سرت احسن السير، اذكروا الله كثيرا ۔

کوئی ایسا لفظ جو مصدر کی ضمیر ہو جیسے کہ اجتهدت اجتهادا۔ اكرمته اكراماً۔

کوئی ایسا کلمہ جو مصدر کی نوعیت پر دلالت کرے۔ قعد الطفل القرفصاء۔ جلست جلسة القارى

کوئی ایسا لفظ جو مصدر کے عدد پر دلالت کرے جیسے نذهب اليوم مرتين ۔ جلست جلسات۔

وہ کلمہ جو آلہ فعل کو بتائے۔ جیسے ضربت اللص سوطا - یا - ضربت الحصان بالعصا

کلمہ کلّ-یا- بعض-یا- اَیّ جو مصدر کی طرف مضاف ہو۔ جیسے کہ فلا تميلوا كل الميل۔ نمت بعض النوم ".قاتل أي قتال

اسم اشارہ جو مصدر کی طرف مضاف ہو۔ جیسے کہ احسنت اليه ذلك الاحسان

مثالیں مفعول مطلق

الطيور تشقشق على الاشجار	پرندے درختوں پر چہچہاتی ہیں۔
فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً	وہ ایک ہی جھٹکے میں کچلے گئے
و يسلموا تسليما	اور انہیں مکمل سلام کرتے ہیں
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا	بے شک ہم نے تمہیں کھلی فتح دی ہے۔

مفعول معہ

مفعول معہ وہ اسم ہے جو واؤ بمعنی مع کے بعد واقع ہو، تاکہ اس چیز کو بتائے جس کے ساتھ فعل کا وقوع ہوا۔ جیسے کہ اذهب والشارع العام (عام سڑک کے ساتھ ساتھ چلتے جاو)، جاء ت فاطمة وكتب (فاطمہ کتابوں کے ساتھ آئی)۔سَافَر النَّاسُ و الظَّلاَ مَ لوگوں نے تاریک کے ساتھ ساتھ سفر کیا۔

ہر جملے میں پہلے ایک فعل اپنے معمول کے ساتھ آیا ہے۔اس کے بعد "واو" ہے جو مع کے معنی میں ہے۔اس کے بعد ایک اسم آیا

ہے فعل کا معمول نہیں بلکہ ساتھی بن کر آیا ہے۔

مثالیں مفعول معہ

جاءنی زید و عمرا (میرے پاس زید اور عمر (ساتھ ساتھ) آئے)

جئت انا و فاطمه (مین اور فاطمہ آئے)

سافرعلی و ہشام (علی اور ہشام نے ساتھ سفر کیا)

مفعول له

مفعول لہ وہ مفعول ہے جو کام کرنے کی وجہ بتائے۔ اردو میں اس کا مطلب اس لیے یا اس کی وجہ سے آتا ہے۔ جیسے عاقِبَ الاستاذُ التلمیذَ تادیباً۔۔استاد نے ادب سکھانے کے لئے شاگرد کو سزا دی۔

مفعول مطلق اور مفعول لہ دونوں مصدر ہوتے ہیں بظاہر ملتے جلتے نظر آتے ہیں لیکن ان میں لطیف فرق ہے۔ مفعول مطلق اپنے فعل کا مصدر ہوتا ہے یعنی فعل اور مفعول ایک ہی مصدر سے آتے ہیں۔ اور مفعول لہ اپنے فعل کے مصدر سے مختلف مصدر ہوتا ہے۔ مفعول مطلق تاکید، کیفیت یا تعداد بتاتا ہے۔ اور مفعول لہ وجہ یا سبب بتاتا ہے۔

مفعول لہ کی مثالیں

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ (اپنی اولاد کو تنگی کے خوف سے قتل نہ کرو)

مفعول فيه

مفعول فیہ وہ مفعول ہے جس سے فعل کے واقع ہونے کا وقت اور مکان کا علم ہو جس میں فعل واقع ہو، جیسے: جلست الفاطمة تحت الشجرة ۔ جاء عمر اليوم۔

مفعول فیہ ظرف زمان اور ضرف مکان کا دوسرا نام ہے۔ بشرط یہ کہ اس م سے پہلے حرف رنہ ہو۔ مثلاً سرت لیلا میں لیلا مفعول فیہ ہو گا لیکن سرت فی اللیل میں لیل مفعول فیہ نہیں ہو گا۔

ظرف زمان و مکان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: (۱) مبہم (۲) محدود۔

ظرف زمان مبہم: وہ ظرف ہے جس میں وقت کا معنی ہو اور اس کی کوئی معین حد نہ ہو۔ جیسے عاش نوح دھرا اس جملے میں دھرا مفعول فیہ واقع ہے کیوں کہ زمانے پر دلالت کر رہا ہے۔

ظرف زمان محدود؛ وہ ظرف ہے جس میں وقت کا معنی ہو اور اس کے لیے معین حد ہو۔ جیسے: صمت شھراً اس جملے میں شھراً ظرف ہے۔

جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کا فرق

جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کا تصور اردو میں نہیں ہے۔ لیکن عربی زبان الفاظ کی تقدیم وتاخیر نہت اہمیت رکھتی ہے اور اس کے اعتبار سے اس کے اصول و قاعداور معنی میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ فَتَحَ زیدٌ البَاب زیدنے دروازہ کھولا،اور زیدٌ فَتَحَ البَاب زیدنے دروازہ کھولا۔

اگرآپ دونوں مثالوں کو دیکھیں تواردو میں ترجمہ ایک جیسا ہے لیکن عربی میں کچھ نہ کچھ فرق ہے اور یہ فرق عربی گرامر کے حساب سے بہت اہم ہے۔پہلا جملہ جملہ فعلیہ ہے،اور دوسرا جملہ جملہ اسمیہ ہے۔

عربی زبان میں اگر فعل کے بارے میں کوئی بات پوچھی جائے، کیا کام یا عمل ہو رہا ہے، تو اس کا جواب عربی میں جملہ فعلیہ سے دیا جاتا ہے۔ مثلاا گر سوال ہو کہ مَا فَعَلَ زیدٌ ؟زیدنے کیا کیا؟تو اس کا جواب جملہ فعلیہ میں دیا جائےگا جیسے کہ 'فَتَحَ زیدٌ البَابْ۔زیدنے دروازہ کھولا۔ یعنی جو فعل ہوا اس پر زور دینا مقصود ہے۔

اگر اسم کے بارے میں پوچھا جائے کہ کس نے یہ کام کیا ہے یا کون یہ کام کر رہا ہے تو اس کا جواب جملہ اسمیہ سے دیا جاتا ہے۔ مثلاا گر سوال اس طرح ہو'من فتح الباب ؟' یہاں فاعل کے بارے میں جاننا مقصود ہے تو اس کا جواب جملہ اسمیہ میں دیا جائےگا۔ جیسے کہ زیدٌ فَتَحَ البَابِ۔ زیدنے دروازہ کھولا۔ کیونکہ اس میں جو فاعل ہے یعنی جو کھولنے والا ہے اس پر زور دینا مقصود ہوتا ہے۔

اب آپ جان گئے ہوں گے کہ فاعل پر اگر زور دینا ہے تو جملہ اسمیہ استعمال کریں گے اور فعل پر یعنی اگر کسی کام کے بارے میں بتانا ہے یا زور دینا ہے تو جملہ فعلیہ سے اس کو اجاگر کریں گے۔

جملہ فعلیہ کو اگر جملہ اسمیہ میں تبدیل کرنا ہو تو جملہ فعلیہ کی جو عام ترتیب ہے اس میں پہلے فعل پھر فاعل پھر مفعول اور پھر جار و مجرور وغیرہ لائیں گے۔ فاعل جملہ فعلیہ میں ہمیشہ فعل کے بعد میں آتا ہے اگر اس فاعل کو ہم فعل سے پہلے لے آئیں تو وہ جملہ اسمیہ بن جائے گا۔ جیسے کہ خَلَقَ اللهُ الارضَ، خلق" اس میں خلق فعل لفظ الله" فاعل ہے اور "الارض مفعول ہے ، یہ جملہ فعلیہ ہے اب اس کو اگر جملہ اسمیہ میں تبدیل کرنا ہے تو اس کا فاعل "لفظ الله پہلے لے آئیں گے اور مبتدا بنا دینگے۔" اللهُ خَلَقَ الارضَ " اب یہ جملہ اسمیہ بن گیا ہے۔

ترتیب تبدیل کرنے سے لفظ 'الله' پر زور دینا مقصود ہے، یعنی الله کی شان کو بیان کرنا مقصود ہے کہ وہ الله ہی ہے جس نے اتنا زبردست زمین کو پیدا کیا ہے,اور اگر الله کی خلقت پر زور دینا مقصود ہو کہ یہ کیسی زبردست ہے تو اس صورت میں فعل سے شروع کیا جائے گا اور فعل پر زور دیا جائے گا۔ اور آپ یہ جان چکے ہیں کہ جملہ فعلیہ کو جملہ اسمیہ میں تبدیل کرنے کا مقصد فاعل پر زور دینا اور اسے نمایاں کرنا ہوتا ہے۔

14.4 اکتسابی نتائج

اس اکائی میں آپ نے درج ذیل نکات سیکھے:

- جملہ اسمیہ کا پہلا جز مبتدا کہلاتا ہے اور دوسرا جز خبر ہوتی ہے۔ مبتدا کے لیے خبر کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔ مبتدا اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ کبھی نکرہ کی شکل میں بھی آتا ہے۔اس حالت میں اسکی تخصیص یا تعمیم کی جاتی ہے۔
- خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔ کبھی معرفہ بھی آجاتی ہے۔یوں تو عام حالات میں مبتدا اور خبر میں ایک کو دوسرے پر مقدم کرنا درست ہے، لیکن کچھ حالتوں میں مبتدا کا مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔
- خبر کبھی جملہ کی شکل میں آتی ہے اور کبھی شبہ جملہ بھی ہوتی ہے ایک مبتدا کی خبر کبھی ایک سے زیادہ بھی آجاتی ہے۔ جس طرح خبر ظرف کی شکل میں آتی ہے اسی طرح جار مجرور کی شکل میں بھی آتی ہے۔
- جو جملہ فعل سے شروع ہو اسے جملہ فعلیہ کہتے ہیں۔اس کے تین جز ہوتے ہیں فعل ، فاعل، اور مفعول۔
- جملہ فعلیہ کو جملہ اسمیہ میں تبدیل کیا جا سکتا ہے جب کہ اس کا مقصد فاعل پر زور دینا اور اسے نمایاں کرنا ہوتا ہے۔
- مفعول کی پانچ قسمیں ہیں: مفعول به، مفعول مطلق، مفعول له، مفعول معه اور مفعول فيه۔

14.5 جدید الفاظ

جزء	حصہ	السماء	آسمان	ممطرةٌ	برسنے والا

14.6 نمونہ امتحانی سوالات

14.6.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. جملہ کسے کہتے ہیں؟
2. جملہ اسمیہ کے کتنے اجزا ہوتے ہیں؟
3. مبتداء اور خبر میں کیا فرق ہوتا ہے؟
4. جملہ فعلیہ کسے کہتے ہیں؟
5. فاعل کا اعراب کیا ہوتا ہے؟
6. مفعول کسے کہتے ہیں اور اسکی کتنی اقسام ہیں؟
7. جملہ فعلیہ کے کتنے جز ہوتے ہیں؟

8. مبتدا کسے کہتے ہیں؟

9. درج ذیل جملوں میں مبتدا اور خبر کی شناخت کریں۔

(a) كتاب حامد جديد (b) فاطمة مجتهدة

10. درج ذیل جملوں ہیں فعل؛ فاعل مفعول کی شناخت کریں اور اس کے مطابق اعراب لگائیں۔

(a) ذهب استاد الى المدير (b) زميلى حفظت سورة الرحمن

14.6.2 مختصر جوابی سوالات

1. مبتدا اور خبر کی پہچان مع امثلہ بتائیے۔
2. کیا مبتدا سے پہلے حرف استفہام کا لانا ممکن ہے۔ اسکی کیا صورت ہوگی مثالوں کے ساتھ واضح کیجیے۔
3. مفعول کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اقسام پر مع مثال ایک نوٹ تحریر کیجیے۔
4. خبر جب جار مجرور کی شکل میں ہو تو کیا محذوف مانیں گے؟ کیوں؟
5. جملہ فعلیہ کو جملہ اسمیہ میں کس طرح تبدیل کر سکتے ہیں؟

14.6.3 طویل جوابی سوالات

1. جملہ اسمیہ کی پہچان کیا ہے؟ اسکے کتنے اجزا ہوتے ہیں؟ مع مثال بتائیے۔
2. مبتدا کی خبر کن کن شکلوں میں آتی ہے؟ مبتدا کن حالتوں میں نکرہ ہوگا؟ مثال کے ساتھ واضح کریں۔
3. جملہ فعلیہ کی تعریف کرتے ہوئے اس کے اجزا اور اسکی انفرادی خصوصیات پر مع مثال تبصرہ کیجیے۔

14.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد

1. معلم الانشاء : عبدالماجد ندوی
2. کتاب النحو : عبدالرحمن امرتسری
3. تمرین النحو : محمد مصطفیٰ ندوی
4. النحو الواضح : علی الجارم، مصطفیٰ امین

اکائی 15:   اسم اشارہ اور ضمائر

اکائی کے اجزا:

15.0 تمہید
15.1 مقاصد
15.2 اسم اشارہ کی تعریف
15.3 تمارین
15.4 ضمیر کی تعریف اور اس کے اقسام
15.4.1 ضمیر مرفوع متّصل
15.4.2 ضمیر مرفوع منفصل
15.4.3 ضمیر منصوب منفصل
15.4.4 ضمیر مجرور متصل
15.4.5 مثال ضمیر مجرور متصل
15.5 تمارین
15.6 کلیدی الفاظ
15.7 اکتسابی نتائج
15.8 نمونہ امتحانی سوالات
15.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات
15.8.2 مختصر جوابی سوالات
15.8.3 طویل جوابی سوالات
15.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد

15.0 تمہید

ہمیں اکثر اوقات کسی خاص چیز کی طرف اشارہ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے، اس کے لیے اردو زبان میں ہم چند کلمات استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: یہ لڑکا ہے، وہ لڑکی ہے، وہ گھر ہے، اس کتاب میں، اس یونیورسٹی میں وغیرہ

عربی زبان میں ایسے کلمات جن کے ذریعہ کسی خاص چیز یا خاص شخص کی طرف اشارہ کیا جارہا ہو اس کو اسما اشارہ کہا جاتا ہے۔

جیسے: **هذا ولدٌ، تلك بنتٌ**

جن الفاظ کے ذریعہ اشارہ کیا جاتا ہے ان کو اسما اشارہ کہتے ہیں، اور جن کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے ان کو مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔

بات کے دوران جب کسی چیز کے لیے اس کا اسم استعمال ہو جائے اور دوبارہ اس کا ذکر آئے تو اسم کے بجائے اس کی ضمیر استعمال کرتے ہیں، یہ بات کہنے کا بہتر انداز ہے اور دنیا کی تقریباً ہر زبان میں یہی طریقہ اپنایا جاتا ہے، مثلاً: اگر دو جملے اس طرح ہوں: کیا بغداد، ایک نیا شہر ہے، جی نہیں بلکہ بغداد ایک قدیم شہر ہے، بغداد اپنی خوبصورتی کے لیے مشہور ہے۔ بغداد میں بہت ساری مساجد ہیں۔ اسی بات کو کہنے کا بہتر انداز یہ ہوگا، کیا بغداد ایک نیا شہر ہے؟، جی نہیں بلکہ وہ ایک قدیم شہر ہے۔آپ نے غور کیا ہوگا کہ لفظ بغداد کی تکرار طبیعت پر گراں گزر رہی تھی، جب دوسرے جملے میں بغداد کی جگہ لفظ "وہ" آگیا تو بات میں روانی پیدا ہو گئی۔ اسی طرح عربی میں بھی بات میں روانی کی غرض سے ضمائر کا استعمال ہوتا ہے۔

15.1 مقاصد

اس اکائی کا مقصد ہے کہ اس کے مطالعہ کے بعد آپ:

☆ عربی زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے مخصوص کلمات اور ان کے استعمال کو جان لیں گے۔

☆ اسم اشارہ کی اقسام اور اس کی انفرادی خصوصیات کے بارے میں بھی جانیں گے۔

☆ عربی زبان میں ضمیر کی تعریف اور اس کے انواع سے واقف ہوں گے۔

☆ ضمیر کی مختلف حالتوں میں اعراب کی کیا صورت ہوگی اس سے بھی آگاہ ہوں گے۔

15.2 اسم اشارہ کی تعریف

اسم شارہ وہ اسم ہے جس سے کسی مخصوص و متعین چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، اور جس کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔

اسم اشارہ کی قسمیں

مشارٌ الیہ کے اعتبار سے اسم اشارہ کی دو قسمیں ہیں

(1)مشارٌ الیہ جنس اور عدد کے لحاظ سے (2) مشارٌ الیہ قرب وبعد کے لحاظ سے

مشارٌ الیہ کے جنس اور عدد کے لحاظ سے اسم اشارہ کے پانچ اقسام ہوتے ہیں:

(1)مفرد مذکر کیلیے جیسے: ذَا

(2)مفرد مونث کیلیے جیسے: ذِہِ، تِہِ

(3)تثنیہ مذکر کیلیے جیسے: ذانِ (حالتِ رفعی میں) ذَیْنِ (حالتِ نصبی وجری میں)

(4)تثنیہ مونث کیلیے جیسے: تَان ِ (حالتِ رفعی میں) تَیْن ِ (حالتِ نصبی وجری میں)

(5)جمع کیلیے جیسے: أوْلاء / أوْلٰی

مشارٌ الیہ کے قرب وبعد کے لحاظ سے اسم اشارہ کی دو قسمیں ہیں (1):اسم اشارہ قریب (2) اسم اشارہ بعید

مشارٌ الیہ قریب کے لیے مذکورہ الفاظ کے شروع میں "ھا" (جو حرفِ تنبیہ ہے) اس کا اضافہ کیا جاتا ہے۔اور مشارٌ الیہ بعید کے لیے مذکورہ الفاظ کے اخیر میں "کَ" اور کبھی "لکَ" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جس کی وضاحت مندرجہ ذیل مثالوں سے ہو رہی ہے۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ھٰذا	ھٰذان/ھذین	ھٰؤلاء
مونث	ھذِہٖ/ ھٰذِیْ/ ھَاتِہٖ/ ھَاتِي	ھاتانِ	ھٰؤلاء

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ذاک/ ذلک	ذانِکَ	اولئک
مونث	تِیک/ تلک	تانِک	اولئک

مثال اسمائے اشارہ قریب

واحد مذکر__________ ھذا تاجِرٌ أَمِینٌ (یہ ایک امانتدار تاجر ہے)

تثنیه مذکر	ــــــــــــ	هذان	هذان صديقان، رأيت هذَيْن الصّديقَيْنِ
جمع مذکر	ــــــــــــ	هٰؤلاء	هٰؤلاء قومٌ جاهلون
واحد مؤنث	ــــــــــــ	هذِهِ، هٰذِيْ، هَاتِهِ، هَاتِي	امرأةٌ مسلمةٌ
تثنیه مؤنث	ــــــــــــ	هاتانِ	هاتانِ الْمَرْأتانِ مُسْلِمَتَانِ، رأيت هاتَيْنِ المرأتَيْنِ
جمع مؤنث	ــــــــــــ	هٰؤلاء	هٰؤلاء نساءٌ مسلماتٌ

مثال اسمائے اشارہ بعید

واحد مذکر	ــــــــــــ	ذاک، ذلک	ذلک المُعَلِّمُ محبوبٌ (وہ استاد محبوب ہے)
تثنیه مذکر	ــــــــــــ	ذانِکَ	ذانِکَ الرجلان صالحان، رأيت ذيْنِک الرجلين
جمع مذکر	ــــــــــــ	اولئک	اولئک زعماءُ المُسلمين
واحد مؤنث	ــــــــــــ	تِيک/ تلک	تلک امرأةٌ مسلمةٌ
تثنیه مؤنث	ــــــــــــ	تانِکَ	تانِکَ المرأتان مُسلمتان، رأيت تَينِکَ المرأتين
جمع مؤنث	ــــــــــــ	أولٰئِکَ، اوللک	أولا لئکَ نِساءٌ مسلماتٌ

☆اسی طرح هُنا، هَاهُنا قریب کے لیے اور هناک، هنالک بعید کے لیے آتے ہیں اور ظرفیت پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے: ههُنا تُبْذَلُ الأرواحُ لِلّٰهِ، هُنَالِکَ دَعَا زكريّا ربَّه۔

☆قریب وبعید دونوں میں مذکر و مؤنث کے تثنیہ کے صیغے معرب ہیں اور حالتِ نصبی و جری میں ان کو تثنیہ کا اعراب آتا ہے، بقیہ سبھی اسماء اشارہ مبنی ہیں۔

☆مشارالیہ اگر غیر عاقل ہو تو اس کی جمع کے لیے اسم اشارہ واحد مونث استعمال ہو گا۔ مثال کے طور پر

یہ ایک کتاب ہے	هذا كتاب	یہ کتابیں ہیں	هذه كتب
وہ دروازہ کھلا ہے	ذلک الباب مفتوح	وہ سب دروازے کھلے ہیں	تلک الابواب مفتوحة

15.3 تمارین

1. ان جملوں کو مناسب اسم اشارہ سے مکمل کیجیے۔

1................ كتاب　　　2. .... بنت

3. .... مفتاح　　4. .... كراسة

5. .... بابان　　5. .... كتب

7. .... نجوم　　8. .... طلاب

9. .... القمر　　10. .... الشمس

2. ان اسمائے اشارہ کے اعتبار سے جملے بنائیے۔

1. هذا ....　　2. تلك ....

3. هاتان ....　　4. هولاء ....

5. اولئك ....　　6. هذه ....

7. تانك ....　　8. ذانك ....

9. هذان ....　　10. ذاك ....

3. عربی میں ترجمہ کیجیے۔

1. یہ دروازہ ہے۔　　2. وہ کھڑکی ہے۔

2. یہ دو طالب علم ہیں　　4. وہ دو کرسیاں

3. یہ سب مسافر ہیں۔　　5. وہ سب ایمان والیاں ہیں

4. وہ ستارہ ہے　　6. وہ درخت ہیں

5. یہ سب شیر ہیں　　8. یہ سب مہمان ہیں

6. وہ دو لڑکیاں ہیں　　10. یہ دو مچھلیاں ہیں

4. اردو میں ترجمہ کیجیے

1. هذا ملعب　　2. ذلك بستان　　3. تلك حدقة

4. تلك كتب　　5. اولئك تلاميذ　　6. هولاء طلاب

7. هذه نوافذ　　8. هاتان كراستان　　9. هذان قلمان

10. ذانك نجمان　　11. تانك امرءتان　　12. زاك معلم

15.4 ضمیر کی تعریف اور اس کے اقسام

ضمیر: وہ اسم ہے جو کسی متکلم، مخاطب یا ایسے غائب کو بتائے جس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہو۔ جیسے: أَنَا (میں)، نَحْنُ (ہم)، أَنْتَ (تو مفرد

مذکر)، أَنْتُمْ(تم جمع مذکر)،هُوَ (وہ ایک مذکر)هِيَ (وہ مفرد مؤنث)وغیرہ۔

ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ جب کسی اسم کے متعلق کوئی بات ہوتی ہے تو تین امکانات ہوتے ہیں:

- پہلا یہ کہ جس کے متعلق بات ہو رہی ہو وہ غائب ہو یعنی یا تو وہ غیر حاضر ہو، یا اس کو غیر حاضر فرض کر کے غائب کے صیغے میں بات کی جائے۔
- دوسرا امکان یہ ہے کہ جس کے متعلق بات ہو رہی ہو وہ آپ کا مخاطب ہو یعنی حاضر ہو۔
- تیسرا امکان یہ ہے کہ متکلم خود اپنے متعلق بات کر رہا ہو۔

آئندہ صفحات میں آپ مذکورہ بالا تینوں قسموں کے بارے میں تفصیل سے پڑھیں گے۔

ضمیر کی دو قسمیں ہیں: (۱) ضمير متّصل (۲) ضمير منفصل

ضمیر متّصل

اس ضمیر کو کہتے ہیں جو اپنے عامل سے ملے بغیر استعمال نہ ہوتی ہو۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجئے کہ جو کلام کے ابتدا میں نہ آسکے اور نہ إلّا کے بعد استعمال ہو سکے۔ جیسے: أَكْرَمْتُكَ میں ''تُ''اور ''كَ'' یہ دونوں ضمیر متصل ہیں لہٰذا مَا أَكْرَمْتُ إلَّاكَ کہنا صحیح نہیں۔

ضمیر متّصل کی تین قسمیں ہیں: (1)مرفوع متّصل (2) منصوب متّصل (3)مجرور متّصل

ضمیر منفصل

اس ضمیر کو کہتے ہیں جو اپنے عامل سے الگ ہو کر استعمال ہوتی ہو۔ یا یوں کہا جا سکتا ہے کہ جو کلام کے ابتدا میں آسکے اور جس کا ''إلَّا'' کے بعد آنا بھی صحیح ہو۔ جیسے: أَنَا مُجْتَهِدٌ، مَا اجْتَهَدَ إلَّا أَنا۔ان دونوں مثالوں میں لفظ ''أَنَا'' ضمیر منفصل ہے۔

پہلی مثال میں وہ کلام کی ابتدا میں ہے اور دوسری مثال میں ''إلَّا'' کے بعد ہے۔

ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہیں: (1)مرفوع منفصل (2)منصوب منفصل

15.4.1 ضمیر مرفوع متّصل

وہ ضمیر ہے جو حالت رفع میں ہو اور اپنے عامل کے ساتھ مل کر استعمال ہوتی ہو۔ یہ عام طور پر فاعل یا نائب فاعل بنتی ہے۔

مرفوع منفصل: وہ ضمیر ہے جو حالتِ رفع میں ہو اور اپنے عامل سے علیحدہ استعمال ہوتی ہو۔ یہ عموماً مبتدا یا خبر بنتی ہے۔

ضمیر مرفوع منفصل کو نیچے کے نقشہ سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

مذکر	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	هُوَ (وہ)	هُمَا(وہ دونو)	هُمْ (وہ سب)
مخاطب	أَنْتَ (تو)	أَنْتُمَا (تم دودونوں)	أَنْتُمْ (تم سب)
متکلم	أَنَا (میں)	نَحْنُ (ہم)	

مذکر	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	هِيَ (وہ)	هُمَا (وہ دونوں)	هُنَّ (وہ سب)
مخاطب	أَنْتِ (تو)	أَنْتُمَا (تم دونوں)	أَنْتُنَّ (تم سب)
متکلم	أَنَا (میں)	نَحْنُ (ہم)	

یہ کل بارہ ضمیریں ہیں۔ ان میں "هُمَا" تثنیہ مذکر غائب اور تثنیہ مؤنث غائب دو صیغوں کے لیے آتی ہے۔ اور "أَنْتُمَا" بھی دو صیغوں (تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر) کے لیے آتی ہے جب کہ "أَنَا" واحد مذکر متکلم اور واحد مؤنث متکلم کے لیے ہے اور "نَحْنُ" تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

مثال

انا طالب	میں طالب علم ہوں	نحن مدرسون	ہم استاد ہیں
ہم اصدقاء	وہ دوست ہیں	ہی طبیبہ	وہ ڈاکٹر (طبیبہ) ہے۔
انت مسافر	تم مسافر ہو	انتن صدیقات	تم سب سہیلیاں ہو

15.4.2 ضمیر مرفوع منفصل

مذکر	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	دَرَسَ وہ پڑھا	دَرَسَا وہ دو (مرد) پڑھے	دَرَسُوْا وہ پڑھے (سب مرد)
مخاطب	دَرَسْتَ تو پڑھا (ایک مرد)	دَرَسْتُمَا تم پڑھے (دو مرد)	دَرَسْتُمْ تم پڑھے (سب مرد)
متکلم	دَرَسْتُ میں پڑھا	دَرَسْنَا ہم سب پڑھے	

مونث	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	دَرَسَتْ وہ پڑھی (ایک عورت)	دَرَسَتَا وہ پڑھیں (دو عورتیں)	دَرَسْنَ وہ پڑھیں (سب عورتیں)
مخاطب	دَرَسْتِ تو پڑھی (ایک عورت)	دَرَسْتُمَا تم پڑھیں (دو عورتیں)	دَرَسْتُنَّ تم پڑھیں (سب عورتیں)
متکلم	دَرَسْتُ میں پڑھا/پڑھی	دَرَسْنَا ہم سب پڑھے	

اس میں پوشیدہ صیغوں کی وہی تفصیل ہے جو ضمیر منفصل میں گزر چکی۔

ضمیر منصوب متّصل

ضمیر منصوب متّصل: وہ ضمیر ہے جو حالتِ نصب میں ہو اور اپنے عامل کے ساتھ مل کر استعمال ہوتی ہو۔ یہ درج ذیل ہیں:

مذکر	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	ضَرَبْتُهُ - میں نے اسکو مارا	ضَرَبْتُهُمَا - میں نے ان دونوں کو مارا	ضَرَبْتُهُمْ - میں نے ان سب کو مارا
مخاطب	ضَرَبْتُکَ - میں نے تجھ کو مارا	ضَرَبْتُکُمَا - میں نے تم دونوں کو مارا	ضَرَبْتُکُمْ - میں نے تم سب کو مارا
متکلم	ضَرَبْتَنِيْ - تو نے مجھے مارا	ضَرَبْتَنَا - تو نے ہم سب کو مارا	

مذکر	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	ضَرَبْتُهَا - میں نے اس کو مارا	ضَرَبْتُهُمَا - میں نے ان دونوں کو مارا	ضَرَبْتُهُنَّ - میں نے ان سب کو مارا
مخاطب	ضَرَبْتُکِ - میں نے تجھ کو مارا	ضَرَبْتُکُمَا - میں نے تم دونوں کو مارا	ضَرَبْتُکُنَّ - میں نے تم سب کو مارا
متکلم	ضَرَبْتَنِيْ - تو نے مجھے مارا	ضَرَبْتَنَا - تو نے ہم سب کو مارا	

ان میں "ضَرَبْتُ" کے بعد جو ضمیر لگی ہوئی ہے وہی ضمیر منصوب متّصل ہے۔ یہ مفعول بہ بنتی ہے۔ اسی لیے اس کو "ضمیر مفعولی" بھی کہتے ہیں۔

15.4.3 ضمیر منصوب منفصل

ضمیر منصوب منفصل: وہ ضمیر ہے جو حالتِ نصب میں ہو اور اپنے عامل سے علیحدہ استعمال ہوتی ہو۔ یہ بھی مفعول بہ بنتی ہے۔ یہ درج ذیل ہیں:

مذکر	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	إِيَّاهُ	إِيَّاہُمَا	إِيَّاهُمْ
مخاطب	إِيَّاکَ	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُمْ
متکلم	إِيَّايَ	إِيَّانَا	

مونث	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	إِيَّاهَا	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُنَّ
مخاطب	إِيَّاکِ	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُنّ
متکلم	إِيَّايَ	إِيَّانَا	

15.4.4 ضمیر مجرور متصل

ضمیر مجرور متّصل وہ ضمیر ہے جو حالتِ جر میں ہو اور اپنے عامل کے ساتھ مل کر ہی استعمال ہوتی ہو۔ جیسے: لَہٗ۔ یا جو اسم مضاف کے بعد آتا ہے اور مضاف الیہ بنتا ہے۔ جیسے: غُلَامُہٗ اس کی دونوں صورتیں درج ذیل ہیں:

مذکر	**واحد**	**تثنیہ**	**جمع**
غائب	لَہٗ اس کا	لَہُمَا ان دونوں کا	لَهُمْ ان سب کا
مخاطب	لَکَ تمہارا	لَكُمَا تم دونوں کا	لَكُمْ تم سب کا
متکلم	لِيْ میرا	لَنَا ہمارا	

مونث	**واحد**	**تثنیہ**	**جمع**
غائب	لَهَا اس کا	لَہُمَا ان دونوں کا	لَهُنَّ
مخاطب	لَکِ تمہارا	لَكُمَا تم دونوں کا	لَكُنَّ
متکلم	لِيْ میرا	لَنَا ہمارا	

15.4.5 مثال ضمیر مجرور متصل

مذکر	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	دَرسُهٗ اس کا سبق	درسُہُمَا ان دونوں کا سبق	درسُهُمْ ان سب کا سبق
مخاطب	دَرسُکَ تمہارا سبق	درسُکُمَا تم دونوں کا سبق	درسُکُمْ تم سب کا سبق
متکلم	درسِيْ میرا سبق	درسُنَا ہمارا کا سبق	

مونث	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	دَرسُہا اس کا سبق	درسُہُمَا ان دونوں کا سبق	درسُهُن ان سب کا سبق
مخاطب	دَرسُکِ تمہارا سبق	درسُکُمَا تم دونوں کا سبق	درسُکُن
متکلم	درسِيْ میرا سبق	درسُنَا ہمارا کا سبق	

ضمیر مجرور کی مزید مثالوں کو بغور پڑھیں اور اس کا مطلب لکھیں۔

کِتَابِيْ .... کِتَابُنَا....................................

کِتَابُکَ .... کِتَابُکُمَا.................................... کِتَابُکُمْ ....

کِتَابُکِ.................................... کِتَابُکُمَا .... کِتَابُکُنَّ ....

کِتَابُهٗ .... کِتَابُہُمَا.................................... کِتَابُہُمْ............................

کِتَابُہَا .... کِتَابُہُمَا .... کِتَابُہُنَّ............................

15.5 تمارین

1. بغور پڑھیں اور اس کا مطلب لکھیں۔

حصانِيْ .... مساجدنَا .... قلبی ....

بیتکَ .... مدرستکُمَا .... مفاتیحکُمْ ....

محفظتکِ............................ سیوفکُمَا .... سیارتکُنَّ ....

جوالهٗ .... حدیقتہُمَا .... بلادُہُمْ ....

خمارہَا .... حجرتُہُمَا .... مصباحُہُنَّ............................

2. اردو میں ترجمہ کیجیے

1. لون دراجتی 2. لماذا ضربته؟ 3. إنه لکم عدو مبین 4. ایاک نعبد

5. انتما تلمیذات مجتهدات 6. نحن اطباء ماہرون 7. انت طالب ذکی

8. هذه ازهار حدیقتک 10. هذا کتاب اخیک

2. عربی میں ترجمہ کیجیے

1. ان دو طالب علموں کا کمرہ 2. میرے کالج کی بس 3. ان دو لڑکوں کی کار

4. ہم سب کے باغ کے پھل اور ان کا رس 5. تیرے کمرہ کا دروازہ اور اس کی لمبائی

6. زمزم کا کنواں اور اس کا پانی 7. رسولؐ کے ساتھی اور ان کی سیرت

8. مسجد کے منارے اور اس کا رنگ 9. بچوں کے کھلونے اور ان کی کتابیں

10. حسن کی سائکل اور اس کے دو پہیے 11. ہمارے دوست اور ان کے بھائی

15.6 کلیدی الفاظ

درس	اس نے پڑھا	ضرب	اس نے مارا
أُذْکر	یاد کرو	أعداء	دشمن
کلُوْا	تم سب کھاؤ	طَیِّبَات	پاکیزہ(اشیاء)
صَانِع	کاریگر	حَلَقَ، یَحْلِقُ	منڈانا
المُجَوَّدَة	تجوید کے ساتھ	المُمَرِّضَات	نرسیں
الخَصْلَةُ	عادت	المِسْطَرَةُ	اسکیل
المُجِدُّ (ج) المُجِدُّوْنَ	محنتی	ممارست	مشق

15.7 اکتسابی نتائج

اس اکائی میں آپ نے درج ذیل نکات سیکھے:

- اسم اشارہ وہ اسم ہے جس کے ذریعہ سے کسی متعین چیز یا شخص کی طرف اشارہ کیا جائے۔ کسی چیز یا شخص کی طرف اشارہ کرتے وقت ہمیں

مندرجہ ذیل تین باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

- اس شخص یا چیز کا موقع یا محل وقوع کیا ہے، یعنی کیا وہ بہت قریب ہے یا بہت دور ہے۔
- جس شخص یا چیز کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے، وہ مذکر ہے یا مؤنث ہے۔ مشارٌ الیہ مفرد ہے یا تثنیہ ہے یا جمع ہے۔
- اگرمشارٌ الیہ ایک ہو(مفرد) مذکر ہو اور دور ہو تو اس کیلیے عربی زبان میں "ذلک" کا لفظ خاص ہے۔ جیسے: ذٰلک الرجلُ تَاجِرٌ(وہ آدمی تاجر ہے)۔ذٰلک البیتُ واسعٌ (وہ گھر کشادہ ہے)
- lاگرمشارٌ الیہ مؤنث ہو اور دور ہو تو اس کے لیے عربی زبان میں "تِلک" کا لفظ خاص ہے۔ جیسے: تلکَ السَّیَّارَۃ جمیلۃٌ(وہ کار خوبصورت ہے)۔تلک الجامعۃُ شہیرۃٌ(وہ یونیورسٹی مشہور ہے)۔
- اگر مشارٌ الیہ قریب ہو مفرد اور مذکر ہو، تو اس کے لیے "ھذَا" اور اگر مؤنث ہو تو "ھذِہ" استعمال کریں گے۔ جیسے: ھذہِ ذا مَبْنَی الادارۃِ (یہ عمارتِ انتظامی ہے)۔ھٰذہِ قاعۃ البیتِ(یہ گھر کا ہال ہے)۔
- تثنیہ مذکر قریب کے لیے اسم اشارہ:ھٰذانِ (حالتِ رفعی) اور ھٰذیْنِ (حالتِ نصبی و جری میں) تثنیہ مذکر بعید کے لیے:ذانک (حالتِ رفعی میں)اور ذَیْنِکَ (حالتِ نصبی و جری میں)۔ تثنیہ مؤنث قریب کے لیے:ھاتانِ، ھاتَیْنِ۔ تثنیہ مؤنث بعید کے لیے:تانکَ، تینِکَ۔
- جمع مذکر و مؤنث کے لیے اسم اشارہ قریب: ھٰؤلاء آتا ہے۔ جمع مذکر و مؤنث کیلیے اسم اشارہ بعید: اولٰئک آتا ہے۔
- ہم نے جانا کہ وہ الفاظ جو کسی دوسرے اسم کی جگہ استعمال کیے جائیں وہ ضمیر کہلاتے ہیں، ضمیر کے استعمال سے کلام میں اسم کی تکرار سے بچا جاتا ہے، اور کلام دلکش معلوم ہوتا ہے۔ ضمیر اسم معرفہ کی ایک قسم ہے۔ ضمیر کو تین اہم قسموں میں بانٹا جاسکتا ہے:

ضمیر غائب　　　ضمیر حاضر　　　ضمیر متکلم

- ضمیر کے استعمال اور کلمے کے ساتھ اس کے جڑنے کے اعتبار سے بھی اس کی دو قسمیں ہیں: ضمیر متصل اور ضمیر منفصل
- اسم ضمیر اور اس کی مختلف صورتوں کا علم عربی قواعد کے علم کا ایک اہم جز ہے۔ اس کی مشق اور ممارست طالب علم کو اچھی طرح کلام کو سمجھنے اور اچھی زبان کے انتخاب میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

15.8 نمونہ امتحانی سوالات

15.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. ھذا-------------------؟

(a)مکتب　　(b) سیارۃ　　(c)بنت　　(d)إمراۃ

2. اسم اشارہ کی کتنی قسمیں ہیں۔

(a) ایک (b) دو (c) تین (d)چار

3. غیر عاقل کی جمع کیا ہوتی ہے؟

(a)مشار الیہ کے اعتبار سے (b)واحد مونث (c)جمع مذکر (d)جمع مونث

4. عربی زبان میں ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں؟۔

(a)دو (b)تین (c)چار (d)پانچ

5. ضمیر کی اہم قسمیں کون سی ہیں؟

(a)ضمیر غائب (b)ضمیر حاضر (c)ضمیر متکلم (d)سب صحیح

6. ضمیر متصل کی تعریف بیان کیجیے۔

7. مشار الیہ کسے کہتے ہیں؟

8. غیر ذوی العقول کی جمع کا کیا قاعدہ ہے؟

9. حالت جری میں اسم اشارہ قریب تثنیہ کے لیے کیا ہوگا؟

10. مناسب اسم اشارہ لکھیے۔ تُعرف حماقۃ الرجل في__________ الخصلتین کلامہ فیما لا یعنیہ وجوابہ عما لا یُسأل عنہ۔

15.8.2 مختصر جوابی سوالات

1. اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ کی تعریف مثالوں کے ساتھ لکھیے۔

2. خالی جگہوں کو مناسب اسم اشارہ سے پُر کیجیے۔

يذهب_____الصانع إلى مصنعه، يجيد______الطباخان الطبخ

حلقتْ_____الطائر تان فى الجوّ۔ ______العالم عامل بعلمهٖ

_____التلاميذ مُجِدّون _______القادمون هم إخوتک،

_____الأمهات يرضعن أبنائهن _______المدينتان عظيمتان

_____الأزهار جميلةٌ أ تَسْمَع______ التلاوة المُجَوَّدَة

3. مندرجہ ذیل آیتوں میں ضمائر منفصلہ اور متصلہ کی نشاندہی کیجیے۔

أ)وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْكُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًاج

(ب) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَه

4. نیچے لکھے جملوں میں ضمیروں کو بقیہ تمام صیغوں میں بدلیے اور جملے میں مناسب تبدیلی کیجیے۔

هو يقول الحق، هو يعرف صديقهٗ

5. آیتِ کریمہ میں ''نا''ضمیر کی مختلف حالتیں بتایئے۔ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَه۔

15.8.3 طویل جوابی سوالات

1. ضمیر کی تعریف کیجیے، اور اس کی اقسام کو مثالوں سے واضح کیجیے۔
2. اسم اشارہ قریب اور اسم اشارہ بعید کی وضاحت کرتے ہوئے چند مثالیں تحریر کیجیے۔
3. نیچے لکھے الفاظ کو مشارٌ الیہ بنا کر جملوں میں استعمال کیجیے۔

الكتابان، الأقلام، المسطرتين، البنت، الرجال،
العينين، المروحتان، الاقلام المرضات۔ الأطباء

15.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد

1. تمرین النحو : محمد مصطفیٰ ندوی
2. عربی کا معلم : عبدالستار خان
3. تحفۃ النحو : سراج الدین ندوی
4. منھاج العربیۃ : سید نبی حیدر آبادی
5. جامع الدروس العربیۃ : مصطفی غلاییني
6. النحوالواضح (حصہ دوّم) : علی جارم، مصطفیٰ امین
7. مصباح الانشا : مولانا نفیس احمد مصباحی
8. فیض النحو : شیر افگن ندوی

اکائی 16:   مرکب اضافی و مرکب توصیفی

اکائی کے اجزا:

16.0 تمہید
16.1 مقاصد
16.2 مرکب کی تعریف واقسام
16.3 مرکبِ اضافی (مضاف، مضاف الیہ)
16.4 تمارین
16.4.1 مرکب اضافی بہ حیثیت جزء جملہ
16.5 مرکب وصفی (صفت موصوف)
16.5.1 صفت موصوف جمع
16.6 تمارین
16.7 مرکب وصفی بہ حیثیت جزء جملہ
16.8 تمارین
16.9 اکتسابی نتائج
16.10 نمونہ امتحانی سوالات
16.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات
16.10.2 مختصر جوابی سوالات
16.10.3 طویل جوابی سوالات
16.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد

16.0 تمہید

مرکب کی دو قسمیں ہیں: 1. مرکب تام (Sentence) 2. مرکب ناقص (Phrase)

مرکب تام وہ مرکب ہے جس میں کسی خبر یا حکم کا پتہ چلے یا کوئی خواہش معلوم ہو یعنی پوری بات سمجھ میں آجائے۔ اس کو جملہ یا کلام بھی کہتے ہیں۔ جیسے هذِهِ السَّاعَةُ جَدِيدَةٌ (یہ گھڑی نئی ہے)، اِنْقَطَعَ الْمَطَرُ (بارش رک گئی)، هَاتِ الْمَاءَ (پانی لاؤ)، اُرِيدُ أَنْ أَذْهَبَ اِلَى السُّوقِ (میں بازار جانا چاہتا ہوں)

مرکب ناقص وہ مرکب ہے جس میں نہ کسی خبر یا حکم کا پتہ چلے اور نہ ہی کوئی خواہش معلوم ہو۔ یعنی جس سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے بلکہ ادھوری رہ جائے۔ جیسے لَوْنُ الزَّهْرِ (پھول کا رنگ)، اَلْمَاءُ الصَّافِي (صاف پانی)، فِي الْبَيْتِ (گھر میں)، هذا الْكِتابُ (یہ کتاب)، أحَدَ عَشَرَ (گیارہ)۔ یہ سب مرکب ناقص ہیں۔ یعنی یہ جملے کے اجزا ہیں جملہ نہیں ہیں۔ ان کو جملے کی شکل دینے کے لیے ان کے آگے یا پیچھے کچھ الفاظ کا اضافہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بات مکمل ہو سکے۔ جیسے لون ُ الزَّهرِ جَميلٌ (پھول کا رنگ خوبصورت ہے)۔ المَاءُ الصَّافِي ثَمِينٌ جِدًّا (صاف پانی بہت گراں ہے)۔

پچھلی اکائی میں آپ نے مرکب تام کے بارے میں تفصیل سے پڑھا اور اس کے اقسام کے بارے میں واقفیت حاصل کی۔

اس اکائی میں آپ مرکب ناقص اور اس کی اقسام کا بالتفصیل مطالعہ کریں گے اور مشقوں کے ذریعہ اس میں مہارت حاصل کر سکیں گے۔

16.1 مقاصد

اس اکائی کا مقصد یہ ہے کہ آپ:

☆ عربی زبان میں مرکبات اور اس اجزائے ترکیبی کا اعادہ کر سکیں۔

☆ مرکب ناقص کا مفہوم اور اس کی اقسام سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

☆ مرکب اضافی اور اس کے ترکیب و استعمال سیکھیں اور

☆ مرکب وصفی کے اجزا و خصوصیات کا جائزہ لے سکیں۔

☆ مرکب اضافی اور مرکب توصیفی کی تمارین کی مشق کر سکیں۔

16.2 مرَكب کی تعریف واقسام

اگر تنہا لفظ ہو تو اس کو مُفْرَد کہتے ہیں۔ اور جب دو یا دو سے زیادہ مفرد الفاظ آپس میں جوڑ دیے جائیں تو اس کو مُرَكَّب کہتے ہیں۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں۔ (1)مرکبِ تام (2)مرکبِ ناقص

مرکبِ تام

مرکب تام اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں کسی خبر، خواہش یا حکم کا پتہ چلتا ہے۔اس کو جملہ بھی کہتے ہیں، جیسے

الکتابُ عَلَى الطَّاوِلَةِ۔(کتاب میز پر ہے)۔أذْهَبُ اِلَى الْجَامِعَةِ۔(میں یونیورسٹی جاتا ہوں)۔

اِغْسِلْ يَدَيْكَ۔ (اپنے ہاتھ دھولو)۔ اَلْجَوُّحَارٌّ (موسم گرم ہے)۔

مرکبِ ناقص

وہ مرکب ہے جس میں بات پوری طرح واضح نہ ہو، مکمل مفہوم جاننے کے لیے مزید الفاظ درکار ہوں۔ دوسرے الفاظ میں مرکبِ ناقص جملہ نہیں ہوتا ہے بلکہ جملہ کا ایک جزء ہوتا ہے۔ جیسے اسمُ الولدِ (لڑکے کا نام)،الهَاتِفُ الجَدِيْدُ (نیا فون)۔

مرکب ناقص کی کئی قسمیں ہیں۔ جن میں دو قسمیں کثیر الاستعمال ہیں۔

(1)مرکب اضافی (Possessival Phrase) (2)مرکب وصفی (Adjectival Phrase)

ہم پہلے مرکب اضافی کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے پھر مرکب وصفی کے بارے میں پڑھیں گے۔

16.3 مرکبِ اضافی (مضاف، مضاف الیہ)

مرکب اضافی اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں دو لفظ ایک خاص ترتیب کے ساتھ آپس میں جوڑ دیے جاتے ہیں جس سے تخصیص یا تعیین کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔اس طرح دو لفظوں کو آپس میں ترتیب دینے کے عمل کو اضافت کہتے ہیں۔ نیچے دی گئی مثالوں پر غور کیجیے۔

اِسْمُ الْوَلَدِ	(لڑکے کا نام)	سيارة المدير	(مینیجر کی کار)
لَوْنُ الْوَرْدَةِ	(گلاب کا رنگ)	قلم الطبيب	(ڈاکٹر کا پین)
سِعْرُ الْكِتَابِ	(کتاب کی قیمت)	ابن محمود	(محمود کا بیٹا)

ان مثالوں میں پہلے لفظ کی اضافت یا نسبت دوسرے لفظ کی طرف کی گئی۔یعنی "اسم" کی اضافت "الولد" کی طرف۔اور اسی طرح دیگر مثالوں میں بھی پہلے لفظ کی اضافت دوسرے لفظ کی طرف کی گئی ہے۔ یہ تمام مرکب اضافی کی مثالیں ہیں۔ مرکب اضافی کے پہلے لفظ کو مضاف کہتے ہیں۔اور دوسرے لفظ کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔

پہلی مثال اسمِ الولدِ میں اسمُ مضاف کہلاتا ہے اور الولدِ کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔اس طرح لونُ الوردةِ میں لون مضاف ہے اور الوردة مضاف الیہ ہے۔اور سعرُ الکتابِ میں سعر مضاف واقع ہے اور الکتابِ مضاف الیہ۔

مرکب اضافی کو مضاف، مضاف الیہ بھی کہتے ہیں۔ اضافت سے ایک طرح تخصیص اور تعیین کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

مثلاً جب ہم سِعْرُالْکِتَابِ کہیں گے تو مراد کتاب کی قیمت ہو گی، کسی اور چیز کی نہیں۔اسی طرح لَوْنُ الْوَرْدَةِ میں رنگ کی خصوصیت گلاب کے ساتھ ہو گی۔یعنی گلاب کا رنگ، کسی اور چیز کا نہیں۔

یعنی صرف سِعْر کہا جائے گا تو کسی بھی چیز کی قیمت مراد ہو سکتی ہے، میز کی، قلم کی، بیاگ کی۔ لیکن جب ہم نے الکتاب کہہ کر سعر کی اضافت اس کی طرف کر دی تب یہ بات متعین ہو گئی کہ کتاب کی قیمت مراد ہے کسی اور چیز کی نہیں۔اور اسی طرح جب ہم صرف لون کہیں گے تو کس چیز کا رنگ مراد ہے متعین نہیں ہو گا۔ لیکن جب اس کے آگے الوردۃ ذکر کر دیا گیا تو اب متعین ہو گیا کہ گلاب کا رنگ۔ اس اضافت یا نسبت کو اردو میں عام طور پر "کا" "کی" یا "کے" جیسے الفاظ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

اوپر دی ہوئی مثالوں پر غور کرنے سے ایک اور بات سمجھ میں آتی ہے۔ مرکب اضافی کے پہلے لفظ یعنی مضاف پر کہیں بھی "ال" نہیں ہے اور دوسرے لفظ یعنی مضاف الیہ کے آخری حرف پر تمام مثالوں میں کسرہ (ــِـ) یعنی زیر کی علامت ہے۔

اس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ مضاف پر 'ال' نہیں آتا اور نہ ہی اس پر تنوین ــٌـ ــٍـ ــًـ آتی۔ بلکہ اس پر صرف ــُـ، ــَـ یا ــِـ آئے گا۔اور اگر مضاف تثنیہ یا جمع کا صیغہ ہو تو اس کے آخر سے "ن" حذف ہو جائے گا، جیسے

بَابَا الْبَیْتِ (گھر کے دو دروازے)۔ عقربا الساعةِ (گھڑی کی دو سوئیاں)۔

نافذتا الغرفة (کمرے کی دو کھڑکیاں) حدیقتا الصدیق (دوست کے دو باغ)

بابا اصل میں بابان تھا جو بَابٌ کا تثنیہ ہے، اضافت کی وجہ سے نون گر گیا۔ دوسری مثال میں بھی عقربان تثنیہ سے نون حذف ہو گیا۔

مُسْلِمُو الْهِنْدِ (ہندوستان کے مسلمان)۔ سائقو القطارِ (ٹرین کے ڈرائیور)

عاملوالشركة (کمپنی کے عامل) زائرو المسجد النبوی (مسجد نبوی کے زائرین)

مسلمو اصل میں مسلمون تھا جو مسلم کی جمع ہے۔اضافت کی وجہ سے "ن" حذف ہو گیا۔

مضاف الیہ کے آخر حرف پر کسرہ ہو گا۔یعنی مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہو گا۔دوسری مثال میں سائقون جمع کے صیغے سے نون حذف ہو گیا۔

مضاف الیہ کے آخر حرف پر کسرہ ہو گا یعنی مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہو گا۔البتہ مضاف کے آخر پر عامل کے اعتبار سے ضمہ (ــُـ) فتحہ (ــَـ) اور کسرہ (ــِـ) آئے گا۔اور اگر اس سے پہلے اگر فتحہ (ــَـ) یا کسرہ (ــِـ) دینے والا کوئی عامل (سبب) نہ ہو تو مضاف الیہ کے آخر میں ضمہ (ــُـ) ہی آئے گا۔

ان مثالوں پر غور کیجیے۔ یہ سب مضاف، مضاف الیہ کی مثالیں ہیں۔

عُطْلَةُ الصَّيْفِ	گرما کی چھٹی	بَيْتُ اللهِ	اللہ کا گھر
يَوْمُ الْجُمُعَةِ	جمعہ کا دن	بابُ الجَامِعَةِ	یونیورسٹی کا دروازہ
فَصْلُ الشِّتاءِ	سرما کا موسم	سِنُّ الطَّالِبِ	طالب علم کی عمر
لاعبو البلادِ	ملک کے کھلاڑی	منارتا المسجدِ	مسجد کے دو منار
كتابا حامدٍ	حامد کی دو کتابیں	مهندسو اليابان	جاپان کے انجینیر

مرکب اضافی کی ایک ہی ترکیب میں کئی مضاف الیہ ہو سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں درمیانی درمیانی مضاف الیہ چوں کہ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوتا ہے اس لیے اس پر کسرہ ہوگا مگر تنوین اور ال داخل نہیں ہوگا۔ ان کی مثالیں سمجھیے۔

باب مدرسة أخي	(میرے بھائی کے مدرسے کا دروازہ)	ورق كراسة فاطمة	(فاطمہ کی کاپی کا ورق)
طاعةاحكام الرسول	(رسول کے احکام کی اطاعت)	عظمت بيت الله	(اللہ کے گھر کی عظمت)

پہلی مثال میں باب مضاف ہے مدرسة کی طرف اور اسی طرح مدرسہ آخی کی طرف مضاف ہے۔ دوسری مثال میں بھی ورق کا مضاف الیہ کراسۃ ہے اور کراسۃ مضاف ہے فاطمہ کی طرف اس طرح فاطمه مضاف الیہ ہے اور كراسة مضاف بھی ہے اور مضاف الیہ بھی ہے۔

16.4 تمارین

1۔ درج ذیل الفاظ سے پہلے مناسب مضاف لگائیے۔

1. .... المُعَلِّم
2. .... القلَمِ
3. .... الكتاب
4. .... الشَّجَرَةِ
5. .... اَلْاِمْتِحانِ
6. .... الصيفِ
7. .... اللهِ
8. .... حامدٍ
9. .... الغُرْفَةِ
10. .... اليَدِ

2۔ درج ذیل الفاظ کے آگے مناسب مضاف الیہ لگائیے۔

1. بابُ ....
2. كتابُ ....
3. هاتِفُ ....
4. اِسْمُ ....
5. لونُ ....
6. قلبُ ....

7. نُورُ .... 8. طَعْم، ....

9. سَيَّارَةُ .... 10. غُرْفَةُ ....

3۔ دیے گئے لفظوں کو باہم اس طور پر جوڑیے کہ وہ مرکب اضافی بن جائیں۔

درس	سيارة	الامتحان	الهاتف	رقم
المدير	الكتاب	عطلة	نتيجة	الصيف

4۔ اردو میں ترجمہ کیجیے۔

1. مَبْنَى الْجَامِعة 2. طُولُ الْغُرْفَةِ 3. جَوُّ الْمَدينةِ

4. سَاعَةُ الْيَدِ 5. دَرْسُ الْكِتابِ 6. حَقِيبَةُ الطَّبِيبِ

7. سَيَّارَةُ الْمُهَنْدِسِ 8. زَعِيمُ الْهِنْدِ 9. حَرْبُ ألاِسْتِقْلالِ

10. مَوْعِدُ الْقِطَارِ 11. خريطة الهند 12. فراسة المومن

13. طول منشفة حامد 14. ظل شجر الانبج 15. لون خمار العروسة

5۔ عربی میں ترجمہ کیجیے۔

1. گرمی کا موسم 2. ٹیلیفون کی قیمت 3. حامد کی گھڑی

4. پرنسپل کی کار 5. لڑکی کا بیاگ 6. معلم کی کرسی

7. دروازہ کا رنگ 8. تخت کی لمبائی 9. یونیورسٹی کی عمارت

10. اللہ کی کتاب 11. اللہ کے گھر کی عظمت 12. صالحؑ کی اونٹنی کا بچہ

13. اللہ کی محبت کا رنگ 14. خالد کی قمیص کا رنگ 15. لائبرری کے کمرے کی میز

6۔ درج ذیل الفاظ کو اضافی ترکیب میں تبدیل کیجیے۔

1. السيارتان الجامعة۔ 2. المعلمون المدرسة 3. شفتان البنت

4. سائقون السيارة 5. الرسالتان الوالد 6. لاعبون الهند

7. اتقون فراسة المومن 8. معمارون البيت الطبيب 9. ابنان إبراهيم

10. حافظون الصلوة 11. زائرون بيت المقدس 12. قارئون القران

7۔ عربی میں ترجمہ کیجیے۔

1. دوست کے دو خط 2. لڑکے کے دو ہاتھ 3. یونیورسٹی کے ملازمین

4. گھڑی کی دونوں سوئیاں 5. علم دوست افراد 6. عربی کے معلمین

7.نوحؑ کی کشتی کے مسافر　　8.وطن سے محبت کرنے والے　　9.بات کے سچے

10.مدینہ کے دو مہاجر　　11.ہاتھی کے دو دانت　　12.درخت کے پھل

13.انگور کا رس　　14.ہندوستان کے کسان　　15.یونیورسٹی کے اساتذہ

16.4.1 مرکب اضافی بہ حیثیت جزء جملہ

مضاف، مضاف الیہ جملہ نہیں ہوتے بلکہ جملہ کا جزء ہوتے ہیں۔ یہ بطور مبتدا اور خبر اور مفعول بہ وغیرہ استعمال ہوتے ہیں۔

مضاف، مضاف الیہ بطور مبتدا:

حقيبة الطبيب كبيرةٌ	ڈاکٹر کا بیاگ بڑا ہے۔
سَيَّارَةُ الْمُدِيرِ واقِفَةٌ۔	پرنسپل کی کار کھڑی ہے۔
رَقْمُ الْهَاتِفِ جديدٌ۔	ٹیلیفون کا نمبر نیا ہے۔
مَبْنَى الْجامِعَةِ فَخْمٌ۔	یونیورسٹی کی عمارت شاندار ہے۔
دَرَّاجَةُ خالِدٍ قَدِيمَةٌ۔	خالد کی سائیکل پرانی ہے۔

ان مثالوں میں مرکب اضافی یعنی مضاف، مضاف الیہ مبتدا واقع ہے۔اور ان کے بعد آنے والا لفظ ان کی خبر واقع ہو رہا ہے۔

مضاف، مضاف الیہ بطور خبر:

هذا قلُم الحبرِ	یہ فونٹن پن ہے۔
محمد رسولُ اللهِ	محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں
أنا ابنُ المدرسِ	میں مدرس کا لڑکا ہوں۔
القرآن كتاب اللهِ	قرآن اللہ کی کتاب ہے۔
هذه سيارةُ المديرِ	یہ پرنسپل کی کار ہے۔
نحن طلاب العربيةِ	ہم عربی کے طلبا ہیں۔
هوسائق السيارةِ	وہ کار کا ڈرائیور ہے۔
العلماء ورثة الأنبياءِ	علما انبیا کے جانشین ہیں۔

ان مثالوں میں مرکب اضافی خبر واقع ہے، اور ان سے پہلے والا لفظ ان کا مبتدا واقع ہو رہا ہے۔

مضاف، مضاف الیہ بطور مفعول بہ:

رأيتُ هلالَ العيد (میں نے عید کا چاند دیکھا)

اشترى سعيدٌ قلمَ الحبرِ (سعید نے فونٹین پن خریدا)

تسلّمَ راشدٌ رسالةَ الوالدِ (راشد کو اپنے والد کا خط ملا)

هل سمعتَ أذانَ الفجرِ (کیا آپ نے فجر کی اذان سنی)

أسمع نصيحةَ الأستاذِ (میں استاد کی نصیحت کو سنتا ہوں)

سألتُ رقمَ الهاتفِ (میں نے فون نمبر دریافت کیا)

16.5 مرکب وصفی (صفت موصوف)

آپ نے پچھلے صفحات میں مرکب ناقص کے بارے میں پڑھا۔ اور یہ بھی پڑھا ہے کہ مرکب وصفی بھی مرکب ناقص کی ایک قسم ہے۔ جس مرکب میں دوسرا لفظ پہلے لفظ کی کوئی صفت بتائے وہ مرکب وصفی ہے۔ مرکب وصفی کو صفت۔ موصوف بھی کہتے ہیں۔

ان مثالوں پر غور کیجیے۔

.1كتابٌ مُفيدٌ ایک مفید کتاب

.2مَيْدَانٌ فَسِيْحٌ ایک وسیع میدان

.3قَلَمٌ جَدِيدٌ ایک نیا قلم

.4وَرْدَةٌ جَمِيلَةٌ ایک خوبصورت گلاب

.5تُفَّاحَةٌ حُلْوَةٌ ایک میٹھا سیب

.6حَدِيقَةٌ نَظِيفَةٌ ایک صاف ستھرا باغ

7۔الكتابُ المفيدُ مفید کتاب

.8الميدان الفسيحُ وسیع میدان

.9القلمُ الجديدُ نیا قلم

.10الوردةُ الجميلةُ خوبصورت گلاب

.11التفاحةُ الحلوة میٹھا سیب

.12الحديقةُ النظيفةُ صاف ستھرا باغ

ان مثالوں پر غور کرنے سے ہمیں کچھ ضروری باتوں کا پتہ چلتا ہے۔

.1 عربی میں موصوف یعنی وہ اسم جس کی کوئی صفت بیان کی جارہی ہو پہلے آتا ہے اور صفت اس کے بعد آتی ہے۔ جیسے ”کتابٌ“ موصوف ہے اور ” مفیدٌ“ اس کی صفت ہے۔ اسی طرح میدانٌ موصوف ہے اور فسیحٌ اس کی صفت ہے۔

موصوف کو منعوت اور صفت کو نعت بھی کہتے ہیں۔

.2 صفت ہر حال میں اپنے موصوف کی تابع ہوتی ہے۔ جیسا موصوف ہوگا ویسی ہی صفت بھی ہوگی۔ دوسرے الفاظ میں صفت

اعراب میں، تذکیر وتانیث میں، تعریف و تنکیر میں، واحد تثنیہ اور جمع میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ یعنی موصوف مذکر ہو توصفت بھی مذکر ہو گی، موصوف مؤنث ہو توصفت بھی مؤنث ہو گی۔ موصوف معرفہ ہو توصفت بھی معرفہ ہو گی، موصوف نکرہ ہو توصفت بھی نکرہ ہو گی۔ موصوف واحد ہو توصفت بھی واحد، موصوف تثنیہ ہو توصفت بھی تثنیہ، موصوف جمع ہو توصفت بھی جمع ہو گی۔

پہلی مثال کتابٌ مفیدٌ میں چونکہ موصوف کتابٌ مذکر ہے اس لیے اس کی صفت مفیدٌ بھی مذکر ہے۔ کتابٌ واحد ہے اس لیے مفیدٌ بھی واحد کا صیغہ ہے۔ کتابٌ نکرہ ہے۔ اس لیے مفیدٌ بھی نکرہ ہے۔

وردۃٌ جمیلۃٌ میں وردۃٌ موصوف چونکہ مؤنث ہے اس لیے اسکی صفت جمیلۃٌ بھی مؤنث ہے، موصوف واحد ہے اس لیے صفت بھی واحد ہے، موصوف نکرہ ہے اس لیے اس کی صفت بھی نکرہ ہے اور وردۃٌ کے آخر میں ضمتین (--ٌ) ہے اسی لیے جمیلۃٌ کے آخر میں بھی ضمتین (--ٌ) ہے۔ اس کے بر خلاف الکتابُ المفیدُ میں موصوف الکتابُ معرفہ ہے۔ چونکہ اس سے پہلے "ال" موجود ہے، اس لیے اس کی صفت پر بھی " ال" لگا کر اسے معرفہ بنالیا گیا ہے۔ چونکہ الکتابُ کے آخر میں ضمہ --ُ ہے لہذا المفیدُ کے آخر میں بھی ضمہ --ُ ہے۔ اسی طرح ساری مثالوں پر غور کیجیے۔

صفت موصوف تثنیہ

1 . وَلَدَانِ نَشِيطَان   .5 اَلْوَلَدَانِ النَّشِيطَانِ

.2 قَلَمَانِ جَمِيلان   6۔اَلْقَلَمانِ الْجَمِيلانِ

.3 بِنْتَانِ نَشِيطَتَان   .7 اَلْبِنْتَانِ النَّشِيطَتَانِ

.4 حَدِيْقَتَانِ كَبِيْرَتَانِ   .8 اَلْحَدِيْقَتَانِ الْكَبِيْرَتَانِ

ان مثالوں میں موصوف ولدان، قلمان وغیرہ تثنیہ ہیں لہذا ان کی صفت کو بھی آخر میں "انِ" لگا کر تثنیہ بنا دیا گیا ہے۔ اور جہاں موصوف پر "ال" ہے اس کی صفت پر بھی "ال" لگا دیا گیا ہے تاکہ صفت اور موصوف کے درمیان پوری مطابقت پائی جائے۔

16.5.1 صفت موصوف جمع

.1 الطُّلَّابُ الْمُجْتَهِدُوْنَ   محنتی طلبہ

.2 الْمُعَلِّمُوْنَ الْمَاهِرُوْنَ   ماہر اساتذہ

.3 الْمُهَنْدِسُوْنَ الْكِبَارُ   بڑے انجینیر

.4 اَلاَعْضَاء الْجُدُدُ   نئے ارکان

.5 البَنَاتُ الْمُسْلِمَاتُ   مسلم لڑکیاں

.6 الأُمَّهاتُ الْمُشْفِقَاتُ   شفیق مائیں

7.طَالِباتٌ ذَكِيَّاتٌ		ذہین طالبات

ان مثالوں میں موصوف جمع کا صیغہ ہے جیسے الطلابُ جو طالب ؑ کی جمع ہے اور وہ مذکر ہے۔اس کی صفت المجتهدون بھی جمع کا صیغہ ہے جو المجتهد کی جمع ہے۔ الأعضاء موصوف عُضْوٌ کی جمع ہے۔لہذا اس کی صفت جُدُدٌ بھی جمع ہے، جس کا واحد جدیدٌ ہے۔اسی طرح ساری مثالیں ہیں۔چونکہ یہاں موصوف مذکر ہے لہذا صفت بھی مذکر ہے۔

موصوف البناتُ جمع مؤنث کا صیغہ ہے جس کا واحد البنتُ ہے۔اس کی صفت المسلماتُ بھی جمع ہے، جس کا واحد المسلمة ہے۔ چونکہ البنات معرفہ ہے لہذا المسلمات بھی معرفہ ہے۔طالباتٌ موصوف جمع مؤنث ہے اور نکرہ ہے لہذا اس کی صفت ذکیاتٌ بھی جمع مؤنث اور نکرہ ہے۔

جب موصوف تثنیہ یا جمع ہو تو اس کی صفت بھی تثنیہ یا جمع ہو گی،البتہ اگر موصوف غیر ذوی العقول کی جمع ہو جو غیر عاقل ہو، یعنی جن میں عقل وشعور نہیں ہے تو ان کی صفت عموماً واحد مؤنث آتی ہے۔جیسے:

الأقلامُ الجديدة	نئے قلم	الحَدَائِقُ الْفَسِيحَةُ	وسیع باغات
الكُتُبُ الْمُفِيدَةُ	مفید کتابیں	التَّمَارِينُ السَّهْلَةُ	آسان مشقیں
البقراتُ السمِيْنَةُ	موٹی گائیں	الجبال الراسية	مضبوط جمے ہوئے پہاڑ

یہاں چونکہ موصوف الأقلام (قلم کی جمع)، الكتُب (کتاب کی جمع)، الحدائق (الحديقة کی جمع)، التمارين (تمرین کی جمع) البقرات (البقرة کی جمع)، اور الجبال (الجبل کی جمع) ایسے اسما ہیں جو غیر ذوی العقول پر دلالت کرتے ہیں۔لہذا ان کی صفت واحد مؤنث لائی گئی ہے جیسے: الجديدة، المفيدة، الفسيحة، السهلة، السمينة اور الراسية۔البتہ تاکید کی خاطر کبھی ان کی صفت جمع مؤنث بھی لائی جاتی ہے۔جیسے: البقراتُ السِّمَانُ اور الجبالُ الراسياتُ۔

16.6 تمارین

1۔درج ذیل اسما کے آگے مناسب صفات لگا کر ان کو مرکب وصفی بنائیں

1. هاتفٌ	2. طالبٌ ....
3. كتابٌ	4. بنتٌ ....
5. طاولةٌ	6. الحديقةُ ....
7. الولد	8. المسجد ....
9. الوردة	10. الساعة ....
11. الجامعة..................	12. المعلم ....

2۔ درج ذیل صفات سے پہلے مناسب موصوف ذکر کریں۔

1. .... جميلةٌ
2. .... المفيدُ
3. .... الجديدُ
4. .... الماهرُ
5. .... القديمة
6. .... المفتوح
7. .... ذَكِيٌّ
8. .... فسيحةٌ
9. .... سَهْلٌ
10. .... الكبير

3۔ مندرجہ ذیل موصوف کے لیے مناسب صفت تجویز کریں۔

1. الرجالُ ....
2. الأُمَّهاتُ ....
3. البنتان ....
4. الطُّلَّابُ ....
5. طالبات ....
6. كتابان ....
7. حديقتان ....
8. البابان ....
9. الأَقْلامُ ....
10. سَاعَاتٌ ....
11. تَمَارِيْنُ ....
12. طَاوِلَاتٌ ....
13. الأَطِبَّائُ ....
14. السَّمَائُ ....
15. المَسَاجِدُ ....
16. الجَامِعَاتُ ....

4۔ عربی میں ترجمہ کیجیے۔

1. نئی کتاب
2. محنتی طالب علم
3. خوبصورت قلم
4. کھلا ہوا گلاب
5. خوبصورت باغیچہ
6. ٹھنڈا پانی
7. تازہ ہوا
8. وسیع میدان
9. پرانی میز
10. میٹھا سیب
11. مومن عورت
12. بہتی نہر
13. قومی ترانہ
14. دو محنتی طالب علم
15. دو چمکدار ستارے
16. دو قیمتی کتابیں

5۔ اردو میں ترجمہ کیجیے۔

1. الأَزْهَارُ المُفَتَّحةُ
2. الدُّرُوسُ الْمُفِيدَةُ
3. المَسَاجِدُ القَديمَةُ
4. الحَرُّالشَّدِيْدُ
5. السَّماءُ الصَّافِيَةُ
6. كُرْسيٌّ مُرِيحٌ
7. مِصْبَاحٌ كَهْرَبَائِيٌّ
8. الحُجْرَةَ الضَّيِّقَةُ
9. المَاءُ الْعَذْبُ
10. الهَوَاءُ الطَّلْقُ
11. المسلمون الصادقون
12. البقراتُ الصفراءُ
13. التلميذاتُ المجتهداتُ
14. الملابسُ الجديدةُ
15. وردةٌ حمراءُ
16. لحمٌ طريٌّ

6۔ عربی میں ترجمہ کیجیے

1. وسیع مساجد	2. ماہر اطبا	3. مفید کتابیں	4. سستے قلم
5. کھلے ہوئے پھول	6. آسان اسباق	7. تیز رفتار کاریں	8. روشن ستارے
9. تعلیم یافتہ لڑکیاں	10. میٹھے پھل	11. تازہ ترکاریاں	12. مہنگی کرسیاں
13. کاہل طلبہ	14. تاریک راتیں	15. روشن صبحیں	16. مفید کتابیں

16.7 مرکب وصفی بہ حیثیت جزء جملہ

جس طرح مرکب اضافی جملہ کا جز ہوتا ہے اسی طرح مرکب وصفی بھی جملے کا جز ہوتا ہے جملہ نہیں ہوتا ہے۔ اسی لیے ان کو مرکب ناقص کہتے ہیں۔

1. هذا كتابٌ مفيدٌ۔	یہ ایک مفید کتاب ہے۔
2. تلك حديقةٌ فسيحةٌ۔	وہ ایک وسیع باغ ہے۔
3. ذهبتُ إلى الجامعةِ المفتوحةِ۔	میں اوپن یونیورسٹی کو گیا۔
4. أخَذْتُ قلَماً جديدًا۔	میں نے ایک نیا قلم لیا۔
5. الطالبُ المُجْتَهِدُ ناجحٌ۔	محنتی طالب علم کامیاب ہوتا ہے۔
6. الوردة الجميلة مُفَتَّحَةٌ۔	خوبصورت گلاب کھلا ہوا ہے۔

پہلی مثال میں مرکب وصفی **كتابٌ مفيدٌ** جملے کا جزء یعنی خبر ہے۔

دوسری مثال میں **حديقةٌ فسيحةٌ** مرکب وصفی ہے اور وہ بھی خبر واقع ہے۔

تیسری مثال میں الجامعة المفتوحة مرکب وصفی مجرور واقع ہوا کیونکہ اس پر حرف جر "إلى" داخل ہوا۔ اس لیے موصوف اور صفت مجرور ہیں یعنی دونوں کے آخر میں کسرہ (ـِـ) ہے۔

چوتھی مثال میں **قلماً جديدًا** مرکب وصفی مفعول بہ واقع ہے۔ چونکہ اس سے پہلے **أخذتُ** فعل بافاعل موجود ہے۔ اسی لیے **قلماً** منصوب ہے اسی طرح اس کی صفت جدیداً بھی منصوب ہے۔

پانچویں مثال میں **الطالبُ المجتهدُ** مرکب وصفی مبتدا واقع ہے اور **نَاجِحٌ** اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر دونوں مذکر ہیں۔

چھٹی مثال میں **الوردةُ الجميلةُ** مرکب وصفی مبتدا واقع ہے اور **مُفَتَّحةٌ** اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر دونوں مؤنث ہیں۔

واضح رہے کہ ان تمام مثالوں میں مرکب وصفی جملہ کا ایک جزہے۔ خواہ وہ مبتدا یا خبر کی شکل میں ہو خواہ مفعول یا مجرور کی شکل میں ہو۔

16.8 تمارین

1۔ مناسب خبر کے ذریعہ جملہ مکمل کیجیے۔

1. الطالب المجتهدُ-------------------	2. الساعةُ اليَابَانِيّةُ-----------------
3. النّجم الصغيرُ----------------------	4. القُرآنُ الكريْمُ------------------
5. الأشجار الطويلةُ-------------------	6. الحدائقُ الفسيحةُ-------------
7. البناتُ المؤدباتُ------------------	8. المعلمونَ المشفقونَ--------
9. الصُحف اليومية--------------------	10. الفواكه الطازجة----------

2۔ خالی جگہوں کو مناسب لفظ کے ذریعہ پُر کیجیے:

1. ------------ بلدةٌ مباركةٌ	2. ---------------- كتابا جديدا
3. ------------ رسالة قصيرة	4. ---------------- مهندس كبيرٌ
5. ------------ ولد زكي	6. ---------------- بالخطِّ الجميلِ
7. ------------ سيّارة جديدة	8. ---------------- في بيت قديم
9. ------------ تفّاحةً حلوةًٍٍ	10---------------- هاتف ذكيٌّ

16.9 اکتسابی نتائج

اس اکائی میں آپ مے درج ذیل نکات سیکھے:

- آپ نے جانا کہ مرکب اضافی اور مرکب وصفی دراصل مرکب ناقص کی قسمیں ہیں۔ مرکب اضافی اور مرکب وصفی دونوں جملے کا جز ہوتے ہیں پورا جملہ نہیں ہوتے۔ انہیں جملہ کی شکل دینے کے لیے مزید ایک یا کچھ اجزا درکار ہوتے ہیں۔
- مرکب اضافی مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنتا ہے، مرکب اضافی میں پہلے لفظ کی اضافت دوسرے لفظ کی طرف کی جاتی ہے، جس سے ایک طرح کی تخصیص یا تعیین پیدا ہوتی ہے۔ مضاف پر "ال" اور تنوین نہیں آتی جبکہ مضاف الیہ کے آخر میں کسرہ ہوتا ہے۔ اس پر ضرورت ہو تو "ال" داخل کیا جاتا ہے۔ ہاں اگر وہ اسمِ علم ہو یا اسے نکرہ استعمال کرنا مقصود ہو تو اس پر "ال" داخل نہیں کیا جائے گا۔
- مرکب وصفی موصوف اور صفت سے مل کر بنتا ہے۔ موصوف کو منعوت اور صفت کو نعت بھی کہتے ہیں۔ عربی میں پہلے موصوف ہوگا پھر صفت آئیگی جبکہ اردو میں عموماً پہلے صفت کا ذکر ہوتا ہے اس کے بعد موصوف ذکر کیا جاتا ہے۔

- صفت ہر معاملہ میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے، یعنی اگر موصوف مذکر ہو تو صفت بھی مذکر ہو گی، موصوف مؤنث ہو تو صفت بھی مؤنث ہو گی، موصوف واحد یا تثنیہ کا صیغہ ہو تو صفت بھی اسی طرح کا صیغہ ہو گی۔ موصوف اگر جمع ہو تو صفت بھی جمع ہو گی، تاہم اگر موصوف غیر ذوی العقول اسم کی جمع ہو تو عموماً صفت واحد مؤنث ہو گی۔ اسی طرح صفت اعراب میں بھی موصوف کے مطابق ہو گی۔

16.10 نمونہ امتحانی سوالات

16.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. مرکب کسے کہتے ہیں؟
2. مرکب ناقص سے کیا مراد ہے؟
3. مضاف کس کو کہتے ہیں؟
4. مضاف الیہ کا اعراب کیا ہوتا ہے؟
5. مندرجہ ذیل اسماء کے آگے صفت لگا کر مرکب وصفی بنائیں۔ 1. ھاتفٌ ------------------ 2. طالبٌ ------------------
6. مندرجہ ذیل موصوف کے لیے مناسب صفت تجویز کریں۔ 1. الاقلام --------------- 2. الطلاب -----------------
7. اِسْمُ الْوَلَدِ کس مرکب ناقص کی مثال ہے؟
8. صفت کی کیا خصوصیت ہوتی ہے؟
9. موصوف کسے کہتے ہیں؟
10. غیر ذوی العقول سے کیا مراد ہے؟

16.10.2 مختصر جوابی سوالات

1. مرکب وصفی کی مثالوں کے ذریعہ تشریح کیجیے۔
2. مرکب اضافی سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کیجیے۔
3. صفت کن امور میں موصوف کے تابع ہوتی ہے؟ بیان کیجیے۔
4. مرکب وصفی پر مشتمل پانچ جملے بنائیے۔
5. پانچ جملے اس طرح بنائیے کہ مضاف مضاف الیہ ان میں مبتدا واقع ہوں۔

16.10.3 طویل جوابی سوالات

1. مرکب کی تعریف بیان کیجیے اوراس کی اقسام پر مع مثال روشنی ڈالیے۔
2. مرکب ناقص کی تعریف مع اقسام وامثال تحریر کیجیے۔
3. موصوف اور صفت کی تعریف کرتے ہوئے مندرجہ ذیل عبارت میں موصوف وصفت کی نشاندہی کیجیے اور عبارت کا ترجمہ کیجیے۔

ذهب خليل الى الحديقة العامة مع صديق حميم له، فوصلا هناك في الساعة الخامسة مساءً، رأيا هناك رجلا مسكينا يمدّ يدَه الى الناسِ فدفع له خليل خمسين روبية۔ دعا ذلک المسكينُ له وشكر شكرا جزيلا۔

16.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد

1. تمرین النحو : محمد مصطفی ندوی
2. عربی کا معلم : عبدالستار خان
3. تحفۃ النحو : سراج الدین ندوی
4. منھاج العربیۃ : سید نبی حیدرآبادی

ایم۔اے، اسلامک اسٹڈیز

سولہواں پرچہ- عربی زبان

MAIS412DST

جملہ نمبرات:70 **وقت:3 گھنٹے**

ہدایات:

1. حصہ اول میں 10 لازمی سوال ہیں جو کہ معروضی سوالات/خالی جگہ کو پر کرنا/مختصر جوابات والے سوالات ہیں۔ہر سوال کا جواب لازمی ہے۔ہر سوال کے لیے ایک نمبر مختص ہے۔

10x1=10

i. کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(a) تین (b)پانچ (c).سات (d).نو

ii. حروف جر.....................ہیں؟

(a) تیرہ (b). سترہ (c).چودہ (d). تین

iii. درج ذیل جملوں میں صحیح جملہ کو نشان زد کریں؟

(a). أحد عشر طالباً (b). أحد عشر طالبةً (c). أحد عشرة طالباً (d).سب غلط

iv. يا فاطمة! ماذا -------------؟

(a).تكتب (b). تكتبين (c). يكتبن (d). أكتب

v. "قال جابر: يا محمد! أين تذهب؟"اس جملہ میں "محمد"کا اعراب ہوگا؟

(a)."محمداً"،منصوب مع تنوین (b)."محمدُ"،مضموم بلا تنوین (c)."محمداً"،منصوب بلا تنوین (d)ان میں سے کوئی نہیں

vi. درج ذیل افعال میں سے فعل امر پر مشتمل افعال کی نشاندہی کریں۔

(a). ذهب، يذهب، ذهبنا (b).ترجعين، يرجعن

(c).اكتب،ارجعى، انصروا (d).لا تذهب ، لا تشكر، لا تكتب

vii. هؤلاء۔۔۔۔۔ہے ۔

(a).اسم اشارہ (b).اسم نکرہ (c).ادوات استفہام (d). حرف جر

viii. أحمد وجابر وعثمان۔۔۔۔۔۔۔ الطعام۔

(a). أكل (b). أكلا (c).أكلوا (d).أكلتن

ix. ....اعراب میں،تذکیر وتانیث میں، تعریف و تنکیر میں،واحد تثنیہ اور جمع میں اپنے............کے مطابق ہوتی ہے۔

(a). صفت۔ موصوف (b)مضاف۔ مضاف الیہ (c). مبتدا۔ خبر (d)سب صحیح

x. کس کا استعمال جملہ غیر استفہامیہ میں دو یا زیادہ چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے یا ان میں برابری ظاہر کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

(a). واو (b)ام (c)او (d). ان میں کوئی نہیں

(ب)حصہ دوم آٹھ سوالات پر مشتمل ہے اور پانچ سوالات کے جوابات دینے ہیں ہر سوال کا جواب تقریباً دو سو لفظوں پر مشتمل ہو گا۔ہر سوال کے لیے6 نمبر مختص ہیں۔ 6x1=6

2. اسم تفضیل کی تعریف کریں اور اس کی کسی دو حالتوں کو مثالوں کیساتھ تحریر کریں۔
3. فعل ماضی کی گردان ضمیر منصوب متصل کے ساتھ لکھیں۔
4. جمع سالم کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اقسام کو مثال کیساتھ بیان کریں۔
5. معرفہ کی تعریف کرتے ہوئے اس کی قسموں کو مع امثلہ بیان کریں۔
6. حروف جارہ کسے کہتے ہیں؟اور کتنے ہیں؟ مع مثال تحریر کریں۔
7. درجہ ذیل جملوں کے سامنے دو صیغے ہیں، صحیح صیغہ منتخب کیجیے اور پھر جملوں کو مکمل لکھ کر ان کا بامحاورہ ترجمہ کیجیے۔

١۔ أ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ القرآن اليوم يا أبنائي؟ (قرأتم، قرأتنّ)

٢۔ من أي باب۔۔۔۔۔۔۔۔ المسجد يا بناتي؟ (دخلتم، دخلتنّ)

٣۔ لم۔۔۔۔۔۔ النوافذ يا إخواني؟ (فتحتم، فتحتنّ)

۴۔ أ۔۔۔۔۔۔۔۔ وجوهكنّ بالصابون (غسلتم، غسلتنّ)

۵۔متى ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ من مكة يا إخواني؟ (رجعتم، رجعتنّ)

8. درج ذیل جملوں پر اعراب لگائیے اور ترجمہ کیجیے۔

١۔ ما أجمل هذه الوردة الناضرة ٢۔ في كم يوم تعلمت هذه اللغة؟
٣۔ذهب حامد إلى المصنع بعد صلاة الظهر أحيانا۔٤۔ إخوتي يدرسون في الجامعة و أخواتي يدرسن في المدرسة۔ ٥۔ خذ دفترک هذا واكتب فيه سورة العلق۔

9. ”حفظ“ ، ”سأل“ اور ”رفع“ سے **فعل مضارع معروف** کی گردان کے ساتھ لکھیے۔

(ج) حصہ سوم میں پانچ سوالات ہیں۔ان میں سے طالب علم کو کوئی تین سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کا جواب تقریبا 500 لفظوں پر مشتمل ہو گا۔ ہر سوال کے لیے 10 نمبر مختص ہیں۔

10. کلمہ کی تعریف کریں اور اس کی اقسام پر مع مثال ایک جامع مضمون قلمبند کریں

11. فعل ماضی مبنی اور فعل مضارع معرب ہونے کے اسباب اور احوال مثال کیساتھ تحریر کریں۔

12. مرکب کی تعریف کرتے ہوئے جملہ اسمیہ اور فعلیہ کے اجزاء پر ایک تحقیقی مضمون مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

13. مرکب اضافی و مرکب توصیفی کو مرکب ناقص کیوں کہا جاتا ہے؟ ہر دو جز کی خصوصیت مع مثال تحریر کریں۔

14. ایک سے سو تک عدد اور معدود کے ستعمال کا طریقہ اور اعراب کو مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔